ترجمہ بھگوت گیتا

Bhagwat Geeta
Lahore.

اتھ

شریمد بھگوت گیتا

کا

آسان اُردو ترجمہ - نثر اور دوہوں میں معہ تشریح وغیرہ

مترجمہ

شریمان پرمارتھی - ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ

و مترجم مہابھارت اُردو وغیرہ

ملنے کا پتہ

رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

قیمت صرف .... اڑھائی روپے

باہتمام لالہ موتی رام منیجر مفید عام پریس واقع جین جی روڈ لاہور میں چھپی اور رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور نے شائع کی

اوم
اتھ

شریمد بھگوت گیتا

بیج - شکتی اور کیلک

१-ॐ अस्य श्रीभगवद्गीतामाला मन्त्रस्य २ श्रीभगवान वेद-
व्यास ऋषिः ३ अनुष्टुप छन्दः ४ श्रीकृष्णः परमात्मा देवता ५॥

اردو میں

اوم اسیہ شریمد بھگودگیتا مالا منتر سیہ (۲) بھگوان ویدویاس رشی (۳) انشٹپ چھندہ (۴) شری کرشن پرماتما دیوتا

ترجمہ (۱) اس شریمد بھگوت گیتا کے منتروں کی مالا کے (۲) شری بھگوان ویدویاس رشی ہیں (۳) اور اس مالا منتر کا انشٹپ چھند ہے اور (۴) شری کرشن پرماتما دیوتا ہیں۔

تشریح اوم یہ مہاواکیہ (اسم اعظم) ہے۔ پرماتما کا سب سے افضل نام ہے۔ ویدوں۔ اُپنشدوں اور ہر متبرک گرنتھ کے آغاز میں آیا ہے۔ اور پرم منگل کارک ہونے کی وجہ سے منگلاچرن کے پہلے اس کا اُچارن کرتے ہیں۔

شریمد بھگوت گیتا کے ۷۰۰ شلوک گویا مالا کے منکوں کی مانند ہیں۔ اور ذیل کے تین منتر دانہ سمیر کی مانند ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا کے کل اصول ان میں بیج روپ سے موجود ہیں۔ زمانہ قدیم میں یہ رواج تھا۔ کہ کتاب کے شروع میں رشی یعنی مصنف کا نام چھند یعنی وزن بحر اور دیوتا یعنی جس کی توصیف کی جاتی ہے۔ درج کیا کرتے تھے۔ یہ بات ویدوں و دیگر پراچین گرنتھوں سے ظاہر ہے

(۱) بیج منتر

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे। इति बीजम्॥

اردو میں اشوچیان - انوشوچہ - توم - پرجنیہ - وادان - بھاسسے - اِتی بیجم

ترجمہ تم ایسی باتوں کی چنتا کر رہے ہو جن کی چنتا نہیں کرنی چاہیئے۔ اس پر پنڈتائی جھاڑتے ہو۔ یہ بیج منتر ہے (۱)

(۱) واضح ہو۔ کہ مہابھارت میں بھگوت گیتا بھیشم پرب کے پچیسویں ادھیائے سے شروع ہوتی ہے۔ یہ دیباچہ مہابھارت کا حصہ نہیں ہے جس وقت گیانی مہاتماؤں نے بھگوت گیتا کو مہابھارت سے نکال کر علیحدہ شاستر کی صورت ترتیب دیا تھا۔ اس وقت انہیں رشیوں نے یہ دیباچہ بھی شریمد بھگوت گیتا کے ساتھ جوڑ دیا۔ (۲) اوم کے پورے ارتھ اور مہما جاننے کے لئے ہماری تیار کردہ کتاب **اوم اور گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی** پڑھیے قیمت ۔/۱۲ [illegible]

تشریح جیسے بیج میں درخت کی شاخ - پتے پھول پھل وغیرہ سب اجزا پوشیدہ طور سے موجود ہوتے ہیں - اور بونے سے نشوونما پاتے ہیں - ویسے ہی بیج منتر اُن الفاظ کو کہتے ہیں - جن کے معنی یا سار اگر منتر مخفی طور پر موجود رہتا ہے - یہ منتر دوسرے ادھیائے کے گیارھویں منتر کا نصف حصہ ہے - وہیں اس کی پُوری تشریح کی جاوے گی -

شکتی منتر

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ॥ इति शक्तिः १॥

اُردو میں

سرو - دھرمان - پری تیجیہ - مام - ایکم - شرنم - وُرج - اِتی شکتی (۲)

ترجمہ سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آجاؤ - یہ شکتی منتر ہے (۲)

تشریح یہ منتر اٹھارہویں ادھیائے کے منتر ۶۶ کا نصف حصہ ہے - اس کا مطلب یہ نہیں ہے - کہ انسان سب دھرم کے کرم چھوڑ دے - بلکہ یہ مطلب ہے - کہ سب دھرم کرم کرتے ہوئے اس میں اہنکار کو ترک کر دے - دھرم کرم تو سب کرتا ہے مگر اس میں میں پن (اہم بھاو) نہ رکھے - اس کا پھل سب ایشور پر چھوڑ دے - یہ بات یہاں ایک مثال سے واضح کی جاتی ہے - ایک راجہ برہم ودیا کے حصول کے واسطے ایک رشی کے پاس گیا - رشی نے پوچھا - اگر میں تجھے برہم ودیا کا اُپدیش دوں - تو اس کے بدلے میں تم مجھے کیا دو گے ؟ راجہ نے کہا - راج پاٹ سب حاضر ہے - رشی بولے - راج دراصل تیرا نہیں ہے - اس کے مالک دراصل تیرے بزرگ تھے - اور آئندہ تیری اولاد کا حق ہے - راجہ نے کہا - تب میرا جسم لے لیجئے - رشی نے کہا - اوّل تو یہ جسم گوشت اور ہڈی وغیرہ کا بنا ہوا ہے - اور فانی ہے - دوسرے اس پر تمہارے ماں باپ کو دعویٰ فرزندی ہے - اور اولاد کو دعوے ولدیت ہے - اور استری کو دعوے شوہری ہے - یہ تو مجھے کیونکر دے سکتا ہے - تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا - اس نے سوچا کہ میرا تو کچھ بھی نہیں ہے (اہنکار ٹوٹا) تب اس نے کہا - ہے رشی ! مجھے تو اپنا کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا - رشی راج بولے - تیری بھی ایک چیز ہے - بشرطیکہ وہ مجھے دیدے - اور پھر اس کا استعمال نہ کرے - تو میں برہم وِدیا تمہیں بتاؤنگا - راجہ نے کمال اشتیاق سے کہا - جو مانگو - میں دینے کو تیار ہوں - رشی بولے - تو اپنا **من** مجھے دیدے - راجہ نے حسب وعدہ اپنا من سنکلپ کر دیا - تب رشی چھٹکر وہاں سے چل دئے - راجہ کو دل میں تعجب ہوا - کہ میں نے تو حسب وعدہ اپنا من سنکلپ کر دیا - مگر رشی نے برہم ودیا نہ بتائی مگر غور کرنے کے بعد راجہ نے سوچا - کہ بغیر من کے خیال کا پیدا ہونا ممکن نہیں اور من اپنا میں رشی کو دے چکا ہوں - اب اس سے کوئی کرم کرنا خلاف وعدہ ہے - بس وہ خاموش بیٹھ گیا - اور ایسی شانتی کی حالت میں لایا - کہ کوئی خیال من میں پیدا نہ ہوا - جب تین دن اس طرح گذر گئے - تب رشی جن کا مقصد راجہ کو صرف خواب غفلت سے بیدار کرنا تھا - وہاں پر آیا - اور اس نے راجہ کو بالکل شانت پایا - اس نے راجہ کو آشیرباد دی - مگر راجہ چونکہ من رشی کو دے چکا تھا - اس لئے جواب نہ دے سکا - تب رشی نے مخاطب ہوکر کہا - اے راجہ ! تو اپنا من مجھے دیدے چکا ہے - اور اب وہ میرا ہے - میرے من سے میرے سوال کا جواب دے - اس کے بعد اس نے راجہ کو برہم ودیا کا اُپدیش دیا - حقیقت میں سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آ جانے سے یہی مقصود ہے - کہ من کی حرکات روکنے سے سب دھرموں کا تیاگ ہو جاتا ہے -

کیلک منتر

अहं त्वा सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥ इति कीलकम् ॥ १ ॥

اُردو میں

اہم توا - سرو - پاپے بھیو - موکشیشیامی - ما - شچاہ - اِتی - کیلکم (۳)

ترجمہ - میں تمہیں سب پاپوں سے چھڑا دُونگا - تم فکر مت کرو - یہ کیلک منتر ہے (۳)

تشریح - جب حسب ہدایت یہ منتر کے اپنی اگیانتا و بے علمی کی حالت سے آگاہ ہو کر شکتی منتر کے مطابق عمل کرے گا۔ تب تُو توہمات سے رہائی پاکر بھگوان کے بھروسے ہو کر رہے گا۔ اور یہ بھگوان کا بچن ہے ۔ کہ وہ ایسے بھگت کو سب آفات (پاپوں) سے نجات دلاتے ہیں ۔

کرنیاس

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः इत्यंगुष्ठाभ्यां नमः १॥

اُردو میں

نہ - انیم - چھندنتی - شستراݨی - نہ انیم دہتی پاوکاہ - اِتی - انگشٹابھیام نمہ (۱)

ترجمہ اس آتما کو ہتھیار نہیں کاٹ سکتے ہیں - اور آگ اس کو نہیں جلاتی ہے ۔ (۱)

ودھی یہ منتر پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ترجنی انگلی سے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کا سپرش کرتے ہیں - انگوٹھے کے پاس کی انگلی کا نام ترجنی ہے ۔

न चैनं क्लेदयंत्यापो न शोषयति मारुतः इति तर्जनीभ्यां नमः १॥

اُردو میں

نہ - چ - انیم کلیدنیتی - آپو - نہ - شوشئیتی - ماروتاہ

ترجمہ پانی اس کو گلا نہیں سکتا - اور ہوا اس کو سکھا نہیں سکتی - (۱)

ودھی یہ منتر پڑھ کر دونوں انگوٹھوں سے دونوں ترجنی انگلیوں کا سپرش کرتے ہیں

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च इति मध्यमाभ्यां नमः १॥

اردو میں

اچھیدیہ - ایم - اُداہیہ - ایم - اکلیدیہ - اشوشیہ - ایو - چ - اِتی - مدھیمابھیام نمہ

ترجمہ یہ آتما کاٹا نہیں جا سکتا - جلایا نہیں جا سکتا - اور سکھایا نہیں جا سکتا - (۲)

ودھی دونوں انگوٹھوں سے دونوں مدھیما کا سپرش کرتے ہیں ۔

नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः इत्यनामिकाभ्यां नमः १॥

اردو میں

نتیہ - سروگتاہ - ستھانو - اَچلا - ایم - سناتناہ (۱)

ترجمہ | (کیونکہ یہ آتما) سدا رہنے والا - سب جگہ ویاپک (بھرا ہوا) ستھر (اٹل) اچل اور سناتن (قدیم) ہے ۔(۱)
ودھی | دونوں انگوٹھوں سے دونوں انامکا کو سپرش کرتے ہیں ۔

पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः इति कनिष्ठिकाभ्यां - नमः ।१।।

اردو میں

پشیہ - مے - پارتھ - رُوپانی - شت شہ - اتھ - سہسر شہ - اِتی - کنشٹکا بھیام نمہ

ترجمہ | ہے ارجن - میرے سینکڑوں ہزاروں دِویہ رُوپوں کو دیکھ ۔(۱)
ودھی | دونوں انگوٹھوں سے دونوں کنشٹکا (چھوٹی انگلیوں) کو سپرش کرتے ہیں ۔

नाना विधानि दिव्यानि नाना वर्णाकृतीनि च इति करतल कर पृष्ठा- भ्यां नमः ।१।।

اردو میں

نانا - وِدھانی - دِویانی - نانا ورن - آکرتینی چہ - اِتی - کرتل کر پرشٹھا بھیام نمہ (۱)

ترجمہ | جو کہ نانا پرکار کے بھیدوں والے اور بہت طرح کے نیلے پیلے وغیرہ رنگ کی شکلوں والے (میرے رُوپ) ہیں ۔ (۱)
ودھی | یہ منتر پڑھ کر پہلے داہنے ہاتھ کے نیچے بائیاں ہاتھ رکھتے ہیں ۔ پھر بائیں ہاتھ کے نیچے داہنا ہاتھ رکھتے ہیں ۔

کرنیاس سماپت ہُوا

انگ نیاس

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणीति हृदयाय नमः ।१।।

اردو میں

نَینم - چھِندنتی - شستراتی - اِتی - ھِردیائے نمہ "(۱)

ودھی | یہ منتر پڑھ کر پانچوں انگلیوں سے ھِردے کا سپرش کرے ۔

न चैनं क्लेदयंत्यापः इति शिरसे स्वाहा ।१

اردو میں

نہ چہ اینم - کلیدینتی - آپہ - اِتی شِرسے سواہا

ودھی | - یہ منتر پڑھ کر پانچوں انگلیوں سے سر کا سپرش کرے ۔

अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमिति शिखायै वषट् ।१।।

اردو میں

اچھیدیہ - ایم ادا ہیہ ایم اِتی شِکھائے وَشٹ

ودھی | - منتر پڑھ کر پانچوں انگلیوں سے شِکھا (چوٹی) کا سپرش کرے ۔

नित्यःसर्वगतः स्थाणुरिति कवचाय हुम् १॥

اردو میں

نِتیہ ۔ سرب گتاہ ۔ ستھانُو ۔ اِتی کوچائے ہُم (۱)

وِدّھی ۔ یہ منتر پڑھ کر داہنے ہاتھ سے بائیں بھجا کا اور بائیں ہاتھ سے دائیں بھجا کا سپرش کرے۔

पश्य मे पार्थ रूपाणीति नेत्रयाय वौषट् १॥

اُردو میں

پشیہ مے پارتھ رُوپانی ۔ اِتی نیتریائے وَوشٹ (۱)

وِدّھی ۔ اس منتر کو پڑھ کر داہنے ہاتھ سے دونو آنکھوں کو چھوئے

नाना विधानि दिव्यानीत्यस्त्राय फट् १॥

اردو میں

نانا وِدھانی دِویانی اِتی استرائے پھٹ

وِدّھی ۔ یہ منتر پڑھ کر داہنے ہاتھ کی ترجنی اور مدھیما ۔ یہ دونو انگلیاں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھتے ہیں

اَتھ وِنیوگ

श्री कृष्ण प्रीत्यर्थे जपे विनियोगः इति संकल्पः ॥१॥

اردو میں

اوم ۔ شری کرشن پریتی آرتھے جپے وِنیوگا اِتی ۔ سنکلپاہ (۱)

ترجمہ میں یہ جپ (گیتا پاٹھ) شری کرشن (پرماتما) کے پرسن کرنے کے لئے کرتا ہوں ۔ (۱)

وِدّھی یہ سنکلپ پڑھ کر ایسا ہی چنتن کرے۔

اَتھ

دھیان

سنکلپ کے بعد شری کرشن چندر جی مہاراج کا دھیان کرنا چاہیئے۔ کورو کشیتر میں جیوتیشور تیرتھ پر دونو فوجوں کے درمیان رتھ پر سوار بھگوان شری کرشن ارجن کو برہم گیان کا اُپدیش دے رہے ہیں۔ ان کا تیج سینکڑوں ہزاروں سورجوں کی روشنی کو بھی مات کرتا ہے۔ گویا تیج مجسم ہیں۔ گلے میں پنج رنگی موتیوں کی مالا اور بہت طرح کے رنگ برنگے پھولوں کی مالا پہنے ہوئے ہیں۔ گلناری دوپٹے سے کمر کسی ہے۔ گھونگھر والے بالوں میں عطر پھلیل لگا ہے۔ سر پر بسنتی دوپٹہ [illegible] ہے۔ کانوں میں لال۔ سفید اور ہرے رنگ کے موتیوں کے بالے پڑے ہیں۔ ایک ہاتھ میں چھڑی ہے۔ دوسرے میں گیان



بھگوان کرشن

لگے ہیں۔ کوئی چودہ پندرہ برس کی سی اوستھا معلوم ہوتی ہے۔ مند مند مسکراتے ہوئے ارجن کو سمجھا رہے ہیں۔ بجلی کی
طرح دانتوں کی چمک ہے۔ پراتہ کال کے سورج کی طرح ہونٹوں پر لالی ہے اور کمل کی طرح بڑے بڑے نیتر ہیں۔ بھرا ہوا چہرہ۔
چوڑی اُبھری ہوئی چھاتی ہے۔ شیام ورن ہے۔ پرسن مکھ مستک پر منوہر تلک لگا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شری کرشن چند
میرے ہردے میں واس کریں۔ ارتھات اپنے ہردے میں ایسے سُوروپ کو بٹھانا چاہیئے

دھیان کے منتر

पार्थाय प्रतिबोधितां भगवता नारायणेन स्वयं व्यासेन ग्रथितां पुराणमुनिना मध्येमहाभारतम्॥ अद्वैतामृतवर्षिणीं भगवती-मष्टादशाध्यायिनीमंब त्वामनसा दधामि भगवद्गीते भवद्वेषिणीम्॥

اُردو میں

پارتھائے پرتی بودھتام۔ بھگوتا۔ نارائنین۔ سویم۔ دیاسین۔ گرتھتام۔ پُران۔ منی نا۔ مدھیے
مہابھارتم۔ ادویت۔ امرت ورشنیم۔ بھگوتیم۔ اشٹادش۔ ادھیائے نیم۔ امب۔ توامنسا۔ ودھامی
بھگودگیتے۔ بھودویشنیم (۱)

ترجمہ ہے ماتا بھگوت گیتے! میں تم کو اپنے من میں دھارن کرتا ہوں۔ بھگوان نارائن نے خود ارجن کو تمہارا اُپدیش کیا اور
پراچین منی ویاس دیو نے مہابھارت کے بیچ میں تم کو نظم کی صورت میں منسلک کیا۔ (ارتھات ویاس جی نے مہابھارت
کے بھیشم پرب میں گیتا رُوپی برھم ودیا کہی ہے) ہے ماتا! تو اَدویت (واحد لاشریک) کی امرت ورشا کرنے والی ہے
ہے بھگوتی! تیرے اٹھارہ ادھیائے ہیں۔ اور تو سنساری موہ مایا کو نشٹ کرتی ہے۔ اس لئے سنسار سے تیرا دویش ہے

تشریح مطلب یہ ہے کہ شریمد بھگوت گیتا شاستر کا پڑھنے والا پہلے گیتا جی کا دھیان اور استتی کرتا ہے۔ کہ ہے
ماتا! تم کو ساکھشات شری کرشن چندر نے اُپدیش کیا۔ اور ویاس جی نے مہابھارت میں نظم کیا۔ تم ماتا سے
بڑھ کر منش کا کلیان کرنے والی ہو۔ اور دُکھ رُوپی سنسار ساگر سے پار اُتارنے والی ہو۔ اٹھارہ رُوحانی وِدیائیں تیرے
اٹھارہ ادھیاؤں میں کہی ہیں۔ اور تو ادویت (واحد لاشریک) رُوپی امرت کی ورشا کرتی ہے۔ ارتھات تیرے پاٹھ
کرنے۔ وچار کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہے ماتا! میں تم کو اپنے ہردے
میں سچے دل سے دھارن کرتا ہوں۔

नमोऽस्तु ते व्यास विशालबुद्धे फुल्लारविंदायत पत्रनेत्र॥ येन त्व
भारत तैलपूर्णः प्रज्वालितो ज्ञान मयः प्रदीपः॥ २॥

اُردو میں

نمو۔ استُو۔ تے۔ ویاس۔ وِشال بُدھے۔ پھلا روندایت پتر نیتر
یے ن۔ توَیا بھا۔ [illegible]

ترجمہ ہے مہان بدھی والے (پرم گیانی) پھولے کمل کے چوڑے پتے کی مانند آنکھوں والے (کمل نیتر) بھگوان وید ویاس جی!
آپ کو نمسکار ہووے جن آپنے گیان رُوپی تیل سے بھرپور مہابھارت رُوپی دیپک کا پرکاش کیا۔ (۲)

تشریح مہاتما ویاس دیوجی ماضی۔ حال اور مستقبل تینوں زمانوں کے جاننے والے پرم گیانی ہیں۔ اگرچہ شریمد بھگوت گیتا
خود بھگوان نے کہی ہے۔ مگر یہ امول رتن ہمیں بھگوان وید ویاس جی کی کرپا سے ہی پراپت ہوا ہے۔ اس لئے
انہیں بہت ہی بھگتی بھاؤ سے پرنام کرنا چاہیئے۔ اور ان کی کرپا کا دل سے قائل ہونا چاہیئے۔
بھگوان وید ویاس جی نے گیان رُوپی تیل سے بھرپور بہت بڑا مہابھارت رُوپی دیپک جلایا ہے۔ ارتھات گیان کے
بھنڈار پرم منوہر مہابھارت کو رچ کر انہوں نے اس کے بیچ میں ہی گیتا شاستر کو بھی رکھا ہے۔ یہ مہابھارت سچ مچ گیان کا
اپار سمندر ہے۔ اس کی مہما وہی لوگ جانتے ہیں جنہوں نے اس مہان گرنتھ کو شروع سے آخیر تک پڑھا ہے۔ ہم نے مکمل سنسکرت
گرنتھ مہابھارت کا لفظی مکمل ترجمہ آٹھ سال کی سخت محنت اور سرگرمی سے کیا ہے۔ جو ۲۰۰۰ صفحات کلاں پر پانچ جلدوں
میں مکمل ہوا ہے۔ پانچوں جلدوں کی قیمت ۲۸ روپے ہے۔ اہل حیثیت پریمی بھائی ضرور منگا کر پڑھیں۔ اس کے الگ
الگ پرب بھی مل سکتے ہیں۔ ایک مہابھارت گرنتھ کا پڑھ لینا ہزار گرنتھوں کے پڑھنے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

प्रपन्न पारिजाताय तोत्रवेत्रैकपाणये। ज्ञानमुद्राय कृष्णाय गीतामृत दुहे नमः ॥ ३॥

اُردو میں

پدچھید پرپنّ پاری جاتائے۔ توتر ویتر ایک پانئے
گیان مُدرائے کرشنائے۔ گیتا امرتم دُہے نمہ (۳)

ترجمہ بھگوان شری کرشن چندر آنند کند کو نمسکار ہے۔ جو کہ اپنے بھگتوں کے لئے کلپ برکش کی مانند ہیں۔ یعنی اپنے بھگتوں کی
سب شبھ کامناؤں کو پورا کرتے ہیں۔ جن کے ایک ہاتھ میں بیت کی چھڑی ہے (مہابھارت کے یدھ میں بھگوان نے ہتھیار گرہن
نہ کرنے کی پرتگیا کی ہوئی تھی) اور دوسرے ہاتھ میں گیان مدرا ہے۔ ارتھات ترجنی انگلی سے انگوٹھا ملائے ہوئے
ارجن کو سمجھا رہے ہیں۔ اور جن بھگوان نے گیتا رُوپی امرت دوہا ہے۔ کہاں سے دوہا ہے۔ اس کا جواب اگلے شلوک میں ہے

सर्वोपनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः पार्थो वत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत् ॥ ४॥

اُردو میں

پدچھید سرود اپنشدا گاوہ دوگھدا - گوپال نندنا
پارتھا - ولتساہ - سُدھی - بھوگتا - دُگدھم - گیتا امرتم - مہت (۴)

ترجمہ - سارے اپنشد گائیوں کی مانند ہیں۔ ان گائیوں کو دوہنے والے گوپی کمار (بھگوان کرشن چندر جی مہاراج)
ہیں ارجن۔ اُدتم بُدھی والا بچھڑا ہے۔ جو اس گیتا رُوپی مہان امرت سروپ دودھ کا پینے والا ہے

تشریح مطلب یہ کہ بھگوان نے سب اپنشدوں کا [illegible] ارجن کو اُپدیش دینے کے

شدھ انترکرن والے جگیاسو سجنوں کے کلیان کے لئے اس شریمد بھگوت گیتا میں کہا ہے - چونکہ اس گیتا شاستر کے پڑھنے اور وچار سے سب شکوک مٹ جاتے ہیں اس لئے اسکو مہان کہا ہے - اور اس کا وچار پوروک منن کرنے سے مکتی روپی امرت ارتھ پراپت ہوتا ہے - اس لئے اس کو امرت کہا ہے -

वसु देव सुतं देवं कंस चाणूर मर्दनम्।
देवकी परमानंदं कृष्णं वन्दे जगद्गुरुम् ॥ ५ ॥

پدچھید
وسو دیو ستم دیوم کنس چانور مردنم
دیوکی پرم آنندم کرشنم بندے جگت گورم

ترجمہ وسو دیو کے بیٹے - دیو - دیو اگیان سوروپ اور پرکاش مان) کنس اور چانور وغیرہ دشمنوں کا ناش کرنے والے ماتا دیوکی کو پرم آنند کے دینے والے - جگت کے گورو شری کرشن بھگوان کو بار بار نمسکار کرتا ہوں - (۵)

भीष्म द्रोण तटा जयद्रथजला गांधार नीलोपला शल्यग्राहवती कृपेण वहनी कर्णेन वेलाकुला। अश्वत्थामविकर्णघोरमकरा दुर्योधनावर्तिनी सोत्तीर्णा खलु पांडवै रणनदी कैवर्तकः केशवः ॥ ६ ॥

پدچھید
بھیشم دروں تٹا - جیدرتھ جلا - گاندھار نیل اوپلا شلیہ گراہ وتی
کرپین وہنی کرنین ویلا کلا - اشوت تھاما وکرن گھور مکرا
دریودھن آورتنی - سا - اُوتیرنا کھلو - پانڈوئی - کرو ندی - کیئو ورتکے کیشوے (۶)

ترجمہ دریودھن وغیرہ کورو روپی ایک مہان ندی ہے - بھیشم پتامہ اور درون چاریہ اس ندی کے کنارے ہیں - جیدرتھ پانی ہے - گاندھاری کے سو بیٹے نیلے کمل ہیں - شلیہ گراہ ہیں - کرپا چاریہ اس ندی کا بہاؤ ہے - کرن لہر ہے - اشوت تھاما اور وکرن مگر مچھ ہیں - دریودھن چکر ہے - ایسی مہان ندی کو پار کرنا بہت ہی مشکل تھا - مگر بھگوان شری کرشن چندر کے ملاح ہونے سے ہی یقینی طور پر پانڈوؤں نے اس گھور ندی کو پار کیا - ارتھات پانڈو لوگ شری کرشن چندر کی کرپا سے ہی کورووں پر فتحیاب ہوئے - (۶)

पाराशर्य वचः सरोजममलं गीतार्थगंधोत्कटं नानाख्यानककेसरं हरिकथासंबोधनाबोधितम्। लोके सज्जनषट्पदैरहरहः पेपीयमानं मुदा भूयाद्भारतपंकजं कलिमलप्रध्वंसि नः श्रेयसे ॥ ७ ॥

پدچھید
پاراشریہ - وچہ سروجم - املم - گیتا ارتھ گندھ اوتکٹم - نانا - آکھیان کیسرم
ہری کتھا سمبودھنا - بودھتم لوکے - سجن - ششٹ پدی - اہر ہا پے پییہ مانم
مُدا - بھویات - بھارت پنکجم - کلی مل پردھونسی - نہ - شرے یاسے (۷)

ترجمہ مہا بھارت روپی کمل ہمارے کلیان کے لئے ہووے - یہ کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والا مہا بھارت روپی کمل بھگوان وید ویاس جی کے بچن روپی سرودر میں اگا ہے - گیتا جی کے ارتھ (معانی) (اسرار) اس

کمل کی تیز خوشبو ہے ۔ بہت طرح کی کتھائیں اس کا کیسر ہیں ۔ ہری کتھا رُوپی پھولوں سے یہ بھارت رُوپی کمل کھل رہا ہے
اس دنیا میں سجن رُوپی بھونرے ہی آنند پُوروک دن رات اس کمل کے رس کو پیتے ہیں ۔ مطلب یہ کہ جو مہا بھارت (دھرم
ارتھ ۔ کام اور موکھش کی ہزاروں کتھاؤں سے بھرپور ہے ۔ جس میں ہری (بھگوان شری کرشن) کی منوہر کتھا درج ہے
اور شریمد بھگوت گیتا کا منوہر اُپدیش جس میں ہے ۔ اس مہا بھارت کے پڑھنے سے ہم سب کا کلیان ہووے

मूकं करोति वाचालं पंगुं लंघयते गिरिम्। यत्कृपा तमहं वन्दे परमानन्दमाधवम् ॥ ८॥

پدچھید

مُوکم کروتی ۔ واچالم ۔ پنگُم ۔ لنگھیہ تے ۔ گرم
یت کرپا ۔ تم ۔ اہم بندے پرمانندم مادھوم

ترجمہ

میں اُس پرم آنند کے دینے والے (پرم آنند سوروپ) مادھو (بھگوان شری کرشن چندر) کو نمسکار کرتا ہوں ۔
جن کی کرپا گونگے کو اُتم بانی والا کر دیتی ہے ۔ ارتھات جن کی کرپا سے گونگا بہت ہی عمدہ تقریر کر سکتا ہے اور
لنگڑا پہاڑ کو پار کر سکتا ہے ۔ ارتھات جن کی کرپا لنگڑے کو پہاڑ پار کرا دیتی ہے
ہر ایک انسان کو ہمیشہ بل اور بُدھی کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کرنی چاہیئے کیونکہ بھگوان کی اگر کرپا ہو جاوے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو
جاتے ہیں (۸)

यं ब्रह्मा वरुणेन्द्ररुद्रमरुतः स्तुन्वन्ति दिव्यैः स्तवैर्वेदैः साङ्गपदक्रमोपनिषदैर्गायन्ति यं सामगाः। ध्यानावस्थिततद्गतेन मनसा पश्यन्ति यं योगिनो यस्यान्तं न विदुः सुरासुरगणा-देवाय तस्मै नमः ॥ ९॥

پدچھید

یم ۔ برھما ورن ۔ اِندر ۔ رُدر ۔ مروتاہ ۔ ستوونتی ۔ دویہ ای ستوئی ۔ ویدئی ۔ سانگ پد
کرم ۔ اُپنشدی ۔ گاینتی ۔ یم ۔ سامگا ۔ دھیان اوستھت ۔ تدگتین ۔ منسا پشینتی
یم ۔ یوگنو ۔ یسیہ ۔ انتم ۔ نہ ۔ ودو ۔ سراسر گناہ ۔ دیوائے ۔ تسمئی ۔ نمہ (۹)

ترجمہ

برہما ۔ ورن ۔ اندر ۔ رُدر ۔ مروت دیوتا ۔ دویہ ستوتروں سے جس کی استتی کرتے ہیں ۔ سام وید کے گانے
والے انگ ۔ پد ۔ کرم (سلسلہ) اور اُپنشدوں کے سہت وید منتروں سے جس کے یش کو گاتے ہیں ۔ یوگی
لوگ دھیان میں من کو ٹھیرا کر ۔ مگن ۔ تد رُوپ ہو کر جس کو دیکھتے ہیں دیوتا اور اسر لوگ جس کے انت کو نہیں جانتے اس
پرم دیو (پرماتما) کے لئے نمسکار ہے ۔ (۹)

دھیان ختم

اس طرح کا دھیان کر کے شُدھ چیت ہو کر شریمد بھگوت گیتا کا پاٹھ ارتھ سہت وچار پُوروک کرنا چاہیئے

اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ کہ گیتا کے تتو کو ہم نے اپنے جیون میں ڈھالنا ہے ۔ بھگوان شری کرشن کی آگیا کے مطابق
اپنا جیون بنانا ہے ۔ تبھی گیتا کے پاٹھ اور منن سے حقیقی فائدہ ہوگا ۔ سیوک ۔ پر مارتھی

اوم

شریمد بھگوت گیتا کا ماہاتمیہ

درحقیقت گیتا کا مہاتم بیان کرنے کی کسی میں شکتی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہت ہی اوبھت گرنتھ ہے۔ اس میں سمپورن ویدوں (اپنشدوں) کا لب لباب سنگرہ کیا گیا ہے۔ اگر تمام زندگی بھر کوئی اس کا ابھیاس کرے۔ تو بھی اس کا انت نہیں پا سکتا۔ روزانہ نئے نئے بھاو پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لئے یہ شاستر جب پڑھو۔ تب نیا ہی معلوم ہوگا۔ پرماتما کے گن۔ پربھاو اور مرم کا ایش جس طرح اس گیتا میں گایا گیا ہے۔ ویسا دوسرے شاستروں میں ملنا مشکل ہے۔ اس لئے اس ایک گیتا کے بھلی پرکار پڑھ لینے اور سمجھ لینے کے بعد کسی دوسرے شاستر کے پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ یہی بات مہرشی وید ویاس جی نے مہابھارت میں گیتا کا بیان ختم کرنے کے بعد کہی ہے۔

اس گیتا شاستر کو منش ماتر پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ کوئی بھی ورن یا آشرم والا ہو۔ خواہ استری ہو۔ سب کو گیتا کے پڑھنے کا ادھکار ہے۔ مگر بھگوان میں شردھا اور بھگتی ضرور ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اپنے بھگتوں میں ہی اس کا پرچار کرنے کی بھگوان نے آگیا دی ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ استری۔ ویش۔ شودر اور پاپی انسان بھی میرا آشرہ لے کر پرم گتی کو پراپت ہو سکتے ہیں (ادھیائے ۹۔ شلوک ۳۲) اور اپنے اپنے سوبھاوک کرموں کے ذریعے میری پوجا کر کے پرم سدھی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ادھیائے ۱۸ شلوک ۴۶

جو لوگ اپنا کلیان کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ غفلت کو چھوڑ کر بڑی شردھا اور بھگتی سے ارتھ اور بھاو سہت خود گیتا کا پاٹھ کیا کریں۔ اور اپنی سنتان کو بھی اس کا ابھیاس کراویں۔ کیونکہ یہ منش جنم دُرلبھ ہے۔ اس میں ایک لمحہ بھی بھگوان کی بھگتی کے بنا نہیں کھونا چاہیئے یہ بھوگ تو دوسری جونیوں میں بھی بہت بھوگے جا سکتے ہیں۔ مگر بھگوان کا ساکشاتکار صرف اسی منش جنم میں ہی ہو سکتا ہے۔

اوم

شریمد بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

ارجن وِشاد یوگ (ارجن کی اُداسی)

(धृतराष्ट्र उवाच)

धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः। मामकाः पाण्डवाश्चैव
किमकुर्वत संजय ॥१॥

دھرت راشٹر اوواچ

دھرم کھشیترے کُرو کھشیترے سم ویتا یُیُتسوہ- مامکا پانڈواُشچیؤ-کِم اکُروت سنجے (۱)

(راجہ دھرت راشٹر بولے)

ترجمہ- ہے سنجے! دھرم بھومی کروکھیشتر میں اکٹھے ہوئے یدھ کی خواہش والے میرے اور پانڈوؤں کے بیٹوں نے کیا کیا؟ (۱)

دوہا

دھرم بھومی کُروکھشیتر میں یُدھ ابھلاشی ہو- سنجے مم اُرو پانڈو سُت کہو کرت ہیں جو (۱)

تشریح سنجے راجہ دھرت راشٹر کا سارتھی اور ویاس جی کا شاگرد تھا۔ راجہ اندھے ہونے کی وجہ سے میدان جنگ میں نہیں گئے تھے۔ اس لئے سنجے بھی ان کے ساتھ راجدھانی میں رہا۔ اس زمانہ میں تار یا ٹیلیفون تو تھا ہی نہیں۔ اور راجہ یدھ کا حال جاننا چاہتے تھے۔ اس لئے دھرشی ویاس جی نے اپنے تپوبل سے سنجے کو ایسی دویہ شکتی دی۔ کہ وہ راجدھانی میں بیٹھا ہوا جنگ کا حال صاف طور پر دیکھتا تھا۔ اور اسے راجہ کو سُناتا تھا۔

(संजय उवाच) दृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दुर्योधनस्तदा।
आचार्यमुपसंगम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥२॥

(اُردو میں)

سنجے اوواچ

درِشٹوا تُو پانڈوانیکم ۔ وِیُوڑھم ۔ دُریودھن استدا ۔ آچاریم اُپ سنگ مئے راجہ بچنم ابرویت (۲)

ترجمہ اس پر سنجے نے جواب دیا ۔" اس وقت راجہ دریودھن نے ویوہ رُوپ (حلقہ بندی) سے کھڑی ہوئی پانڈوؤں کی فوج کو دیکھ کر اور درونا چاریہ کے پاس جا کر یہ بچن کہا ۔ (۲)

دوہا

دُریودھن نے دیکھی جب پانڈو فوج تیار (۲) بولا جا گورو درون سے من میں بچن وِچار

تشریح درونا چاریہ کوروؤں اور پانڈوؤں دونوں کے گورو تھے ۔ اور فنون جنگ میں ماہر کامل تھے ۔ وہ اگرچہ پانڈوؤں سے بھی خوش تھے ۔ اور ارجن پر انہیں بہت پیار تھا ۔ مگر یدھ میں وہ کوروؤں کی طرف سے لڑنے کو تیار ہوئے ۔

دریودھن نے جب پانڈوؤں کی آراستہ فوج کو دیکھا ۔ تب وہ درونا چاریہ کے پاس آیا ۔ اور بولا

पश्यैतां पांडुपुत्राणामाचार्य महतीं चमूम् ॥
व्यूढां द्रुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥ ३ ॥

پشیہ ایتام ۔ پانڈو پُترانام ۔ آچاریہ ۔ مہتیم ۔ چمُوم ۔ وِیُوڑھام ۔ دُرپد پُترین ۔ تو شِشیئن ۔ دھی متا (۳)

ترجمہ ہے آچاریہ ! آپ کے بُدھیمان شاگرد دُرپد کے بیٹے (دہرشٹ دیومن) کے ذریعے آراستہ کر کے کھڑی کی گئی ۔ پانڈوؤں کی اس بڑی بھاری فوج کو دیکھیے ۔ (۳)

دوہا

دیکھیے سینا پانڈوی ویُوہ رُوپ مہاراج (۳) رچی آپ کے شِشیہ جو دہرشٹ دیومن نے ساج

تشریح دہرشٹ دیومن دُرپد راجہ کے بیٹے دروپدی کے بھائی اور پانڈوؤں کے سالے تھے ۔ پانڈوؤں کی فوج کے کمانڈر انچیف تھے ۔ بچپن میں راجہ درپد اور درون آچاریہ کی گاڑھی دوستی تھی ۔ مگر ایک بار جب راج ملنے پر درپد کے پاس درون آچاریہ گئے ۔ تب درپد نے ان کا اپمان کیا ۔ بدلہ کے طور پر درون نے بھی انہیں خوب ہرایا ۔ اس وقت سے اُن میں دشمنی ہو گئی ۔ اس شلوک میں دریودھن نے اسی پُرانی دشمنی کی بات درون آچاریہ کو یاد دلائی ہے ۔ کہ یہ دہرشٹ دیومن آپ کے دشمن کا بیٹا ہے ۔ اور آپ کا شاگرد بھی ہے ۔ مگر آپ کے ہی خلاف لڑنے کے لئے تیار ہوا ہے ۔ اس نا شکرے کو شکست دینے کے لئے آپ بھی میری فوج کو اچھی طرح آراستہ کیجئے ۔

अत्र शूरा महेष्वासा भीमार्जुनसमा युधि ॥
युयु, धानो विराटश्च द्रुपदश्च महारथः ॥ ४ ॥
धृष्टकेतुश्चेकितानः काशीराजश्च वीर्यवान् ॥
पुरुजित्कुंतिभोजश्च शैब्यश्च नरपुंगवः ॥ ५ ॥
युधामन्युश्च विक्रांत उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ॥
सौभद्रो द्रौपदेयाश्च सर्व एव महारथाः ॥ ६ ॥

اَترا شُورا - مہیش واسا - بھیم - ارجن سماہ یدھی
دہرشٹ کیتو شچیکتانہ - کاشی راج شچ ویریہ وان
یُدھامنیو شچ وِکرانت - اُدتم اوجا شچ ویریہ وان
یُیودھانو وراٹ شچ - درپد شچ - مہارتھاہ (۴)
پُروجت کُنتی بھوج شچ - شیویہ اشچ نرپنگوا (۵)
سوبھدرو - درَوپدیے آشچ سروا ایہ مہارتھا (۶)

ترجمہ (پانڈوؤں کی) اس فوج میں بڑے بڑے دھنش دھاری یودھا بھیم اور ارجن کی طرح بل والے بہت سے شور بیر ہیں (جیسے) ساتیکی اور وراٹ اور مہارتھی - راجہ درپد (۴) دہرشٹ کیتو چیکتان اور بلوان کاشی کے راجہ - پروجت کنتی بھوج اور آدمیوں میں سریشٹ راجہ شیبیہ (۵) پراکرمی یُدھامنیو اور بلوان اُتّم اوجا سبھدرا کے بیٹے ابھمنیو اور دروپدی کے پانچوں بیٹے (یہ) سب ہی بڑے بڑے مہارتھی ہیں (۶)

دوہا

بیر دھنش دھاری سبھی ارجن بھیم سمان (۴) درپد مہارتھی اور بھی ہیں وراٹ یُیودھان
دہرشٹ کیتو کاشی پتی چیکتان بلوان (۵) کنتی بھوج پُروجت بلی شیو نروتم جان
یُدھامنیو یودھا اُردھ - اُتّم اوج بلوان (۶) ابھمنیو اَرُو دروپدی کے سُت بیر مہان

تشریح دریودھن درونا چاریہ سے کہہ رہا ہے - کہ پانڈوؤں کی اس فوج میں دہرشٹ دیومن کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے شور بیر ہیں - خود پانڈو ہی ترلوکی میں پرسدھ یودھا ہیں - میں نے جن تھوڑے سے یودھاؤں کا ذکر کیا - وہ سب رتھی یعنی دس دس ہزار یودھاؤں سے لڑ سکتے ہیں - اس کے علاوہ اردھ رتھیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں - آپ ان کو ہرانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجئے - مگر آپ اس سے یہ بھی نہ سمجھیئے، کہ پانڈوؤں کے ان بیروں کو دیکھ کر میں ڈر گیا ہوں - نہیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے - کیونکہ ہماری فوج میں بھی تو شور بیروں کی کمی نہیں ہے

अस्माकं तु विशिष्टा ये तान्निबोध द्विजोत्तम ॥
नायका मम सैन्यस्य संज्ञार्थं तान्ब्रवीमि ते ॥ ७ ॥

اسماکم تو وِشِشٹا یے - تان نِبودھ دوِج اُتّم (۷) نائیکا مم سَینیَسیہ - سنجیارتھم - تان بروِمی تے (۷)

ترجمہ ہے براہمن سریشٹ! ہماری فوج میں بھی جو بڑے بڑے (یودھا) ہیں - ان کے نام بھی سن لیجئے - آپ کی واقفیت کے لئے میں اپنی فوج کے سیناپتیوں (سپہ سالاروں) کے نام آپ کے سامنے کہتا ہوں (۷)

دوہا

اور ہماری فوج کے بڑے بڑے بلوان (۷) یودھاؤں کے نام بھی سنئے کرپا ندھان (۷)

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिंजयः ॥
अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैव च ॥ ८ ॥

بھوان بھیشم - اشچ - کرن اشچ - کرپ اشچ سمِت اِنجے - اشوت تھاما وِکرن اشچ سوم دتّس تتھیو چا (۸)

ترجمہ (میری فوج میں) آپ ہیں - پتامہ بھیشم اور کرن اور جنگ میں فتح پانے والے کرپاچاریہ اور ویسے ہی (بیر) اشوت تھاما وکرن اور سوم دت کے بیٹے بھوری شروا ہیں (۸)

دوہا

بھیشم ۔ آپ اُرو کرن ہیں کرپا جت سنگرام   اشوت تھاما وِکرن اُرو سوم دت گُن دھام (۸)

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः ॥
नानाशस्त्रप्रहरणाः सर्वे युद्धविशारदाः ॥ ९ ॥

اَنیے چا بہوا شُورا مدرتھے تیکت جیوتا   نانا شستر پرہرنا ہا سروے یُدھ وِشاروا (۹)

ترجمہ اور بھی بہت سے شور بیر کئی طرح کے ہتھیاروں کے چلانے والے میرے لئے زندگی کی بازی لگائے ہوئے سب کے سب فنون جنگ میں ماہر ہیں (۹)

دوہا

اور بہت سے سُورما ۔ مو پر دیویں پران   بہُو ودھی شستر دھار کے کھڑے یُدھ میں آن (۹)

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम् ॥
पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम् ॥ १० ॥

اپریاپتم ۔ تدا سماکم ۔ بلم بھیشم آ بھی رکھشتم   پریاپتم تودم اے تے شام بلم بھیم آبھی رکھشتم (۱۰)

ترجمہ بھیشم جی جس کے سیناپتی ہیں ۔ وہ ہماری فوج سب طرح سے اپریاپت (مکمل) ہے ۔ اور بھیم جس کے سیناپتی ہیں ۔ وہ پانڈوؤں کی فوج پریاپت (آسانی سے جیتی جاسکتی) ہے ۔ (۹)

۲؎ ناکافی

دوہا   ۱؎ بے اندازہ

بھیشم رکھشت بل مرا اپریاپت[1] ہے بیر   بھیم سُور کھشت پانڈو بل ہے پریاپت[2] دھیر (۱۰)

تشریح دریودھن گورو سے کہتا ہے ۔ کہ ہے گورو! میری فوج بھی پانڈوؤں کے مقابلے میں کم نہیں ہے ۔ اس میں بھی بڑے بڑے شور بیر یودھا ہیں ۔ اور وہ سب میرے لئے زندگی کی بازی لگا کر پانڈوؤں سے لڑنے کے لئے آئے ہیں ۔ میری فوج گیارہ اکشوہنی ہے ۔ اور پانڈوؤں کی صرف سات اکشوہنی ۔ اس لئے ہر لحاظ سے ہماری طاقت زیادہ ہے ۔ مگر ہماری فوج کے سپہ سالار بھیشم جی (اگرچہ لاثانی یودھا ہیں ۔ پھر بھی) بوڑھے ہیں ۔ اور پانڈوؤں سے پیار بھی رکھتے ہیں ۔ جس سے مجھے کھٹکا ہے ۔ کہ وہ کہیں میری فوج کی حفاظت پوری طرح سے نہ کرسکیں

अयनेषु च सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः ॥
भीष्ममेवाभिरक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥ ११ ॥

اَیے نیشو چا سرویشو ۔ یتھا بھاگم اوستھتا   بھیشم ایوا آبھی رکھشنتو ۔ بھونتا سروا ایوا ہی (۱۱)

ترجمہ اس لئے سب مورچوں پر اپنی اپنی جگہ کھڑے رہ کر آپ لوگ سب کے سب بھیشم جی کی سب طرف سے رکھشا کریں (۱۱)

دوہا

آپ لوگ ہشیار ہے بیتھ بھاگ استھان   بھیشم کی رکھشا کریں سب [illegible] (۱۱)

تشریح — جنگ شروع ہونے سے پہلے مشرق مغرب وغیرہ سب اطراف۔ ما سپہ سالاروں کے لیے جگہیں مقرر کردی جاتی ہیں۔ اور سپہ سالار اعظم ساری فوج کا کمانڈر ہن کر فوج کے درمیان میں رہتا ہے۔ دریودھن درونا چاریہ کو تاکید کرتا ہے۔ کہ آپ کرن۔ کرپاچاریہ اور دیگر سب سپہ سالار بھیشم جی کی حفاظت کریں۔ یا ان پر نگاہ رکھیں۔ ایسا نہ ہو۔ بوڑھے ہونے کی وجہ سے دشمن انہیں دبائے۔ یا وہ خود ہی جان بوجھکر اپنی فوج کو نقصان نہ پہنچا دیں۔

तस्य संजनयन्हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः ॥
सिंहनादं विनद्योच्चैः शंखं दध्मौ प्रतापवान् ॥ १२॥

تسیہ سنجنینن۔ ہرشم۔ کروورِدھا پتامہا سنگھ نادم۔ وِندیوچیہی شنکھم ددھمو پرتاپوان (۱۲)

ترجمہ — (اس طرح) درونا چاریہ سے کہتے ہوئے دریودھن کے۔ بھنوں کو سن کر بوڑھے پرتاپی پتامہا بھیشم نے دریودھن کے دل میں خوشی پیدا کرتے ہوئے اونچی آواز سے سنگھ ناد کی طرح گرج کر شنکھ (بگل) بجایا (۱۲)

دوہا

دُریودھن کے ہرش کو پتا مہا بلوان شنکھ بجایو زور سے گرجے سنگھ سمان (۱۲)

ततः शंखाश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः ॥
सहसैवाभ्यहन्यंत स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥ १३॥

تتا شنکھاش چ بھیرش چ۔ پنوانک گومکھا سہ سیوابھے ہنینت۔ سا شبد ستمولو ابھوت (۱۳)

ترجمہ — اس کے بعد شنکھ اور نقارے اور ڈھول مردنگ اور نرسنگھا وغیرہ باجے ایک ساتھ ہی بج اٹھے ان کا وہ شور بڑا خوفناک ہوا (۱۳)

دوہا

شنکھ نقارے ڈھول اور نرسنگھے سب اور بجنے لگے سہسا وہاں شبد بھیانک گھور (۱۳)

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यंदने स्थितौ ॥
माधवः पांडवश्चैव दिव्यौ शंखौ प्रदध्मतुः ॥ १४॥

تتا۔ شویتیر۔ ہیر یکتے۔ مہتی سئیندنے ستھتو۔ مادھوا پانڈوش چیو۔ دِویو شنکھو پر ددھمتو (۱۴)

ترجمہ — اس کے بعد سفید گھوڑوں والے اُتم رتھ میں بیٹھے ہوئے مادھو (شری کرشن مہاراج) اور ارجن وغیرہ نے بھی اپنے اپنے دِویہ (سندر) شنکھ بجائے (۱۴)

دوہا

شویت اشو رتھ بیٹھ کے مادھو ارجن بیر اپنے اپنے شنکھ دِویہ لگے بجانے دھیر (۱۴)

पांचजन्यं हृषीकेशो देवदत्तं धनंजयः ॥
पौंड्रं दध्मौ महाशंखं भीमकर्मा वृकोदरः ॥ १५॥

پانچ جنیم ہرشی کیشو دیودتم دھننجیہ پونڈرم ددھمو مہا شنکھم بھیم کرما ورکودرا (۱۵)

ترجمہ ان میں ہرشی کیش (شری کرشن مہاراج) نے پانچ جنیہ نامی شنکھ اور ارجن نے دیودت نامی شنکھ بجایا۔ اور خوفناک کرم کرنے والے بھیم سین نے پونڈر نامی مہا شنکھ بجایا۔

دوہا

دیودت کو پارتھ اُرو پانچ جنیہ بھگوان ۔ پونڈر کو پورت بھئے بھیم سین بلوان (۱۵)

تشریح ہرشی کیش۔ ہرشیک یعنی اندریاں اور ایش معنی سوامی۔ اندریوں کا سوامی۔ جس نے اندریوں کو پورے طور سے جیت لیا ہو۔ اندریوں (حواس) کا سوامی ہونے کی وجہ سے یہ شری کرشن مہاراج کا نام ہے۔

دھننجے ۔ سب راجاؤں کو جیت کر بے شمار دھن پراپت کرنے والا یہ ارجن کا نام ہے۔

دیودت ۔ یہ ارجن کے شنکھ کا نام ہے۔ جو اسے دیوتاؤں نے دیا تھا۔

پانچ جنیہ ۔ شری کرشن جی نے پانچ جن نامی دیت کو مار کر اس کے پیٹ سے یہ شنکھ نکالا تھا۔ اس لئے اس کا نام پانچ جنیہ ہوا۔ ارتھات پانچ جنیہ دیت سے ملا تھا۔

درکودر ۔ یہ بھیم سین کا نام ہے۔ اس کے معنی ہیں بیل کے سے پیٹ والا۔ چونکہ بھیم سین سب بھائیوں سے زیادہ کھاتے تھے۔ اور خوب بلوان تھے۔ اس لئے ان کا یہ نام پڑا۔

अनन्तविजयं राजा कुन्ती पुत्रो युधिष्ठिरः ।
नकुलः सहदेवश्च सुघोषमणिपुष्पकौ ॥ १६ ॥

اننت وجیم راجہ کنتی پترو یدھشٹرا ۔ نکل سہدیوش چ سگھوش منی پشپکو

ترجمہ کنتی کے بیٹے راجہ یدھشٹر نے اننت وجے نامی شنکھ اور نکل و سہدیو نے سگھوش اور منی پشپک نام کے شنکھ بجائے (۱۶)

دوہا

اننت وجے پورت بھئے کنتی سُت نردیو ۔ نکل سگھوشک پوریا منی پشپک سہدیو

काश्यश्च परमेष्वासः शिखंडी च महारथः ।
धृष्टद्युम्नो विराटश्च सात्यकिश्चापराजितः ॥ १७ ॥
द्रुपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवी पते ॥
सौभद्रश्च महाबाहुः शंखान्दध्मुः पृथक्पृथक् ॥ १८ ॥

اردو میں

کاشیہ اشچ پرمیشواس شکھنڈی چا مہارتھا ۔ دھرشٹ دیومنو وراٹ اشچ ساتیکی شچ اپراجتا (۱۷)
دُرپد و دروپدے آشچ سروشاہ پرتھوی پتے ۔ سوبھدر شچ مہا باہو شنکھان ددھموہ پرتھک پرتھک (۱۸)

ترجمہ ہے مہاراج۔ کاشی کے راجہ اور مہارتھی شکھنڈی اور دھرشٹ دیومن اور راجہ وراٹ اور کبھی نہ جیتے جانے والے ساتیکی (۱۷) راجہ دروپد اور دروپدی کے پانچوں بیٹے ... سب نے الگ الگ

اپنے اپنے شنکھ بجائے۔ (۱۸)

دوہا

کاشی راج مہا دھنر دھر شکھنڈی رتھ بیر — دہر شٹ دیومن وراٹ اروبلی ساتیکی دھیر (۱۷)
دُرپد دروپدی سُت بلی ابھیمنیو شہ زور — اپنا اپنا شنکھ سب لگے بجانے گھور (۱۸)

تشریح شکھنڈی اُسے کہتے ہیں۔ جس کے منہ پر مونچھیں نہ ہوں۔ یہ پنجاب کے راجہ تھے۔ (مفصل دیکھو مہابھارت)
(۲) مہا باہو۔ جس کی بھجائیں گھٹنے تک پہنچ جائیں۔ اسے مہا باہو کہتے ہیں۔

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत ।
नभश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥१९॥

اُردو میں

ساگھوشو دھارت راشٹرانام ہردیانی ویادارئیت — نبھاشچ پرتھویم چیئو۔ تمولو ویئنونادئین (۹)

ترجمہ اور (بڑے بڑے شنکھوں کے) اس خوفناک شور نے آکاش اور پرتھوی کو گونجاتے ہوئے دہرت راشٹر کے بیٹوں کے دل زخمی کر دیئے۔ (۱۹)

دوہا

پرتھوی اور آکاش میں بھیو شور گھمسان — دریودھن کی فوج کے چھوٹ گئے اوسان

ارجن کا دشمن کی فوج پر نظر ڈالنا

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्कपिध्वजः ।
प्रवृत्ते शस्त्रसम्पाते धनुरुद्यम्य पांडवः ॥२०॥
हृषीकेशं तदा वाक्यमिदमाह महीपते ॥
अर्जुन उवाच । सेनयोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्युत ॥२१॥

اُردو میں

اتھ۔ ویوستھان درشٹوا دھارت راشٹران کپی دھوجا۔ پرورتے ششتر سنپاتے دھنر اُدیہ مے پانڈوا (۲۰)
ہرشی کیشم۔ تدا واکیم۔ اِدماہا۔ مہی پتے۔ سینیورُوبھیورمدھئے۔ رتھم ستھاپیہ مے اچیُت (۲۱)

ترجمہ ہے راجن! اس کے بعد بندر کے جھنڈے والے ارجن نے دہرت راشٹر کے بیٹوں کو یدھ کے لئے کھڑے ہوئے دیکھ کر۔ اُس ہتھیار چلنے کے وقت دھنش اٹھا کر ہرشی کیش (شری کرشن) سے یہ بچن کہے۔ ہے اچیت! میرے رتھ کو دونو فوجوں کے درمیان میں کھڑا کیجئے۔ (۲۰-۲۱)

دوہا

اے راجن! ہونے لگے جب شستر پرہار دھنش اٹھا ارجن ہوئے لڑنے کو تیار (٢٠)
بولے شری بھگوان سے کپی دھوج ارجن بیر دو فوجوں کے بیچ میں لے چلیئے رتھ دھیر (٢١)

यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धुकामानवस्थितान् ॥
कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन् रणसमुद्यमे ॥ २२ ॥
योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः ॥
धार्तराष्ट्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥ २३ ॥

اردو میں

یاوَدِ ایتان نِرِیکھشے اہم ۔ یودھ کامان اوستھتان (٢٢) کیر میا سہہ یودھویم ۔ اسمن رن سمودیمے (٢٢)
یوتسیہ مان اویکھشے اہم ۔ یا ایتے اَتر سماگتا (٢٣) دھارت راشٹرسیہ دُربُدھیر یدھے پریہ چکیرشوا (٢٣)

ترجمہ ناکہ میں ان کھڑے ہوئے یدھ کی کامنا والوں کو اچھی طرح دیکھ لوں۔ کہ اس میدان جنگ میں مجھے کن کن کے ساتھ یدھ کرنا ہوگا۔ (٢٢) کم عقل دریودھن کا یدھ میں بھلا چاہنے والے (اس کے خیر خواہ) جو جو یہ راجہ لوگ اس میدان جنگ میں آئے ہیں۔ ان سب لڑاکوں کو میں دیکھوں گا (٢٢ - ٢٣)

دوہا

دیکھوں اپنی آنکھ سے ان بیروں کو ناتھ! (٢٢) رن میں کرنے آئے جو یدھ ہمارے ساتھ
یدھ ابھلاشی ہوئے کے کون کون سردار (٢٣) دُریودھن کم عقل کے بن آئے غم خوار

سنجے بولا

(संजय उवाच) एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशेन भारत ॥
सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थापयित्वा रथोत्तमम् ॥ २४ ॥
भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम् ॥
उवाच पार्थ पश्यैतान्समवेतान् कुरूनिति ॥ २५

اردو میں

ایوم ۔ اُکتو ۔ ہری کیشو گڈاکیشین بھارت (٢٤) سیین یور ابھیور مدھیے ستھاپیتوا رتھ اُوتمم (٢٤)
بھیشم درون ۔ پرمکھتا ہا ۔ سرویشام چا مہی کھشتام (٢٥) اُوواچ پارتھ پشیہ ایتان ۔ سم ویتان کُرون اِتی (٢٥)

ترجمہ

سنجے بولا۔ ہے بھارت! گڈاکیش (ارجن) نے جب اس طرح شری کرشن مہاراج سے کہا۔ تب وہ دونوں فوجوں کے درمیان بھیشم اور درون اور دیگر سب راجاؤں کے سامنے اُوتم رتھ کو کھڑا کر کے ارجن سے بولے۔ کہ ہے پارتھ! ان سب اکٹھے ہوئے کورؤں کو دیکھ۔ (٢٥)

دوہا

سُن کے ارجن بیر کے بچن شری گوپال - رن بھومی میں لے گئے اُوتم رتھ تت کال
بولے دیکھو سامنے اے ارجن! کُروبیر - بھیشم درون آدی کھڑے یودھا سب رندھیر

تشریح گڈاکیش ۔ گڈاکا - ایش - نیند کا مالک - جس نے نیند کو بس میں کر لیا ہو - ارجن نے نیند کو بس میں کیا ہوا تھا اس سے اس کا یہ نام ہوا -

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितॄनथ पितामहान् ॥
आचार्यान्मातुलान्भ्रातॄन्पुत्रान्पौत्रान्सखींस्तथा ॥ २६ ॥
श्वशुरान्सुहृदश्चैव सेनयोरुभयोरपि ॥
तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धूनवस्थितान् ॥ २७ ॥
कृपया परयाऽऽविष्टो विषीदन्निदमब्रवीत् ॥

اُردو میں

تتراپشیت ستھتان پارتھ - پترن اتھ پتامہان (۲۶) آچاریان ماتُلان بھراترن پُتران - پوتران سکھین ستھا
شوشران سُوہرد - شچیو - سینیو رُو بھیو رپی (۲۷) تان سمیکھشیے - س کونتیے - سروان بندھون اوستھتان
کرپیا - پرایا وِشٹو وِشیدن اِدم - ابرویت

ترجمہ اس کے بعد پارتھ (ارجن) نے چاچا - دادا - ماما - بھائی - بندھو - بیٹے - پوتے - سکھا - سُسر اور دوست ہی ان دو نو فوجوں میں کھڑے ہوئے دیکھے - ان سب کو یدّھ کے لئے کھڑے ہوئے دیکھ کر ارجن کا دل بھر آیا - اور وہ دُکھی ہو کر شری کرشن سے اس طرح بولے - (۲۶ - ۲۷)

دوہا

ارجن نے دیکھے وہاں چاچے دادے بھائی - ماما گُرو مِتر سکھا سُت ناتی کے داتی (۲۶)
سُسر سالے - بندھو جن دو نو سینا ماہیں - کھڑے دیکھ بولے بچن - ارجن یُوں ہری تائیں (۲۷)
دُکھی ہو کہنے لگے - سُنئے اے مہاراج

ارجن اُوواچ

दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्सं समुपस्थितम् ॥ २८ ॥
सीदन्ति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्यति ॥
वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जायते ॥ २९ ॥

اردو میں

درِشٹ وے مم سوجنم کرشن - یُیُتسم سم اُپستھتم - سیدنتی مم گاترانی مکھم - چا پری شُشیتی (۲۸)
ویپتھش شریرے مے روم ہرش شچ جایتے (۲۹)

ترجمہ ہے کرشن! اس یدھ کی خواہش رکھنے والے کھڑے ہوئے رشتہ داروں کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے پڑتے جاتے ہیں۔ اور منہ بھی سوکھتا جاتا ہے۔ میرا جسم کانپنے لگا ہے اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (۲۹)

دوہا

لڑنے مرنے کے لئے رن بھومی ہیں آج (۲۸)
دیکھت ہی یہ بندھو جن کھڑے یدھ ہیں بیر (۲۹) انگ شتھل لب خشک مم۔ کانپے سکل شریر

गांडीवं स्रंसते हस्तात्त्वक्चैव परिदह्यते ॥
न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥ ३० ॥

اردو میں

گانڈیوم سرنستے ہستات توکچیو پری دہیتے نہ چا شکنومی اوستھاتم۔ بھرم تیو چہ مے مناہ (۳۰)

ترجمہ اور میرے ہاتھ سے گانڈیو دھنش گرا جاتا ہے۔ میرا سارا جسم جلا جاتا ہے۔ من چکر کھا رہا ہے۔ اور مجھ میں کھڑے رہنے کی بھی طاقت نہیں ہے (۳۰)

دوہا

گانڈیو گرنے لگا کر سے جلتی گات کھڑا رہا جاتا نہیں من چکراوے تات (۳۰)

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ॥
न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥ ३१ ॥

اردو میں

نمتانی چہ پشیامی وپریتانی کیشو - نہ چا شریو۔ انوپشیامی ہتوا سوجنم آہوے (۳۱)

ترجمہ ہے کیشو! میں لکشن (آثار یا شگون) بھی اچھے نہیں دیکھتا ہوں۔ لڑائی میں اپنے ہی بھائی بندوں کو مارنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں دیکھتا (۳۱)

دوہا

برے دکھائی دے رہے کرشن مجھے آثار - ہوگا نہ کلیان کچھ بندھو جنوں کو مار (۳۱)

تشریح کیشی دیت کو مارنے کی وجہ سے بھگوان کا نام کیشو ہے۔ یا سورج اور چاند کی کرنیں ہی جن کے بال ہیں۔ ان بھگوان کا نام کیشو ہے۔

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ॥
किं नो राज्येन गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ॥ ३२
येषामर्थे काङ्क्षितं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ॥
ते इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणांस्त्यक्त्वा धनानि च ॥ ३३ ॥

اردو میں شلوک

نہ کانکھشے وجیم کرشن نہ چہ راجیم سکھانی چہ - کم نو راجیئن گوبند کم بھوگئی رجیوتین وا (۳۲)
ییے شام ارتھے کانکھشتم نو راجیم بھوگا سکھانی چہ - تے امے اوستھتا یدھے پرانانس تکتوا دھنانی چہ (۳۳)

ترجمہ ہے کرشن! میں فتح نہیں چاہتا اور راج سکھوں کو بھی نہیں بھوگنا چاہتا۔ ہے گوبند! ہمیں راج سے کیا فائدہ ہے۔ اور بھوگ بھوگنے اور زندگی سے بھی کیا فائدہ ہے؟ (۳۲) کیونکہ جن کے لئے ہم راج بھوگ اور سکھ وغیرہ کی خواہش کرتے ہیں۔ وہی (یہ سب رشتہ دار) دھن اور پران کی بازی لگا کر میدان جنگ میں لڑنے مرنے کو تیار کھڑے ہیں (۳۳)

دوہا

وجے راج اور سکھ مجھے نہ چاہیئے بھگوان - ہوگا ان کو پائے کے کیا میرا کلیان (۳۲)
راج بھوگ سکھ کی کریں اچھا جن کے ہیت - دھن اور پران تیاگ وہ بندھو کھڑے رن کھیت (۳۳)

आचार्याः पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः ॥
मातुलाः श्वशुराः पौत्राः श्यालाः सम्बन्धिनस्तथा ॥ ३४ ॥
एतान्न हंतुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ॥
अपि त्रैलोक्यराजस्य हेतोः किं नु महिकृते ॥ ३५ ॥

اردو میں

آچاریہ پترا پتراس تتھئو چہ پتامہا - ماتلا شوشورا پوترا شیالا سمبندھن استھتا (۳۴)
ایتان نہ ہنتم اچھامی گھنتو اپی مدھوسودن - اپی تری لوکیہ راجیسیہ ہیتوہ کم نو مہی کرتے (۳۵)

ترجمہ یہ میرے آچاریہ تاؤ چاچے وغیرہ بزرگ لڑکے اور ویسے ہی دادا۔ ماما سسر پوتے سالے نیز اور بھی سب رشتہ دار لوگ کھڑے ہیں۔ (۳۴) اے مدھوسودن! یہ خواہ مجھے مار ڈالیں۔ مگر میں تو تری لوکی کے راج کے لئے بھی ان کو مارنا نہیں چاہتا۔ پھر اس پرتھوی کے (معمولی) راج سکھ کی تو بات ہی کیا ہے؟ (۳۵)

دوہا

گرو پتر پتر اور پتا ماما سالے سسر اور پوتے بہر مہان (۳۴)
میں ان کو ماروں نہیں خواہ ماریں یہ موہے - تین لوک کے راجیہ کو بھومی راج کیا ہے (۳۵)

निहत्य धार्त्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दन ॥
पापमेवाश्रयेदस्मान्हत्वैतानाततायिनः ॥ ३६ ॥
तस्मान्नार्हा वयं हंतुं धार्त्तराष्ट्रान्स्वबांधवान् ॥
स्वजनं हि कथं हत्वा सुखिनः स्याम माधव ॥ ३७ ॥

اردو میں

نہتیا دھارت راشٹران نا کا پریتی سیات جناردن - پاپم ایوا شرئیت اسمان ہتوئی تان آتتائنا (۳۶)

تسمان نہ ارہاویَم ہنتم دھارت راشٹران سوباندھوان - سوجنم ہی کتھم ہتوا سُکھنا سیام - مادھو (۳۷)

ترجمہ ہے جناردن! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مار کر ہمیں کیا سُکھ ملے گا۔ اِن مہا پاپیوں کے مارنے سے تو ہمیں پاپ ہی لگیگا۔ (۳۶) اس واسطے اپنے ہی بھائی بند دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ ہے مادھو! بھلا اپنے ہی پیاروں کو مار کر ہمیں کیا خوشی ہوگی؟ (۳۶ - ۳۷)

دوہا

اِن بندھوؤں کو مار کیا سُکھ ہوگا؟ جگدیش! - اُلٹا بھاگی پاپ کا بن جاؤں گا ایش (۳۶)
بندھو ہنن اتی پاپ ہے اس کارن بلوان - مارا نہیں کلیان کچھ نہ ہوگا بھگوان (۳۷)

ارجن کا یُدھ کی بُرائیاں بیان کرنا

यद्यप्येते न पश्यंति लोभोपहत चेतसः ॥
कुलक्षय कृतं दोषं मित्र द्रोहे च पातकम् ॥३८
कथं न ज्ञेयमस्माभि पापादस्मान्निवर्तितुम ।
कुलक्षय कृतं दोषं प्रपश्यद्भिर्जनार्दन ॥ ३९॥

اُردو میں

یدیپ ایتے نہ پشئنتی - لوبھواپ ہت چیتساہ - کُل کھشئے کرتم دوشم متر دروہے چا پاتکم (۳۸)
کتھم نہ گیئم اسمابھی - پاپا داسمان نورتیتُم - کُل کھشئے کرتم دوشم پرپشئدبھی جناردن (۳۹)

ترجمہ اگرچہ راج کے لوبھ سے ان کی عقل ماری گئی ہے۔ اُنہیں کُل (خاندان) کی تباہی میں پاپ اور متروں (یگانوں) سے دُشمنی کرنے میں دوش (گناہ) نہیں دکھائی دیتا۔ تو بھی اے جناردن! ہم تو جانتے ہیں۔ کہ کُل کے ناش سے کیا کیا بُرائیاں ہوتی ہیں (کیسے کیسے انرتھ ہوتے ہیں) پھر ہم ہی اس (کل ناشک یُدھ) سے بچنے کی کوشش کیوں نہ کریں؟ (۳۸ - ۳۹)

دوہا

یہ لوبھی نہیں دیکھتے یدپی کچھ بھی دوش - بندھو ہنن کُل ناش میں پاپوں ہی کے کوش (۳۸)
پر ہم دیکھتے ہیں۔ پربھو! بھلے بُرے کا گیان - پھر کیوں ایسے پاپ میں پھنسیں اے بھگوان (۳۹)

कुलक्षये प्रणश्यंति कुलधर्मा सनातनाः ॥
धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिभवत्युत ॥ ४०॥

اُردو میں

کُل کھشئے پرنشئنتی کُل دھرما سناتناہ (۴۰) دھرمے نشٹے کُلم کرتسنم ادھرموا بھی بھوتی یت

ترجمہ ۔ کل (خاندان) کے ناش ہونے سے سناتن کل دھرم نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ اور کل دھرم کے ناش ہونے سے سارے کل کو پاپ جلد دبا لیتا ہے (۴۰)

دوہا

کل وناش سے اے کرشن دھرم نشٹ ہو جائے　　دھرم ناش سے کل سکل ہری رساتل جائے

अधर्माभि भवात्कृष्ण प्रदुष्यंति कुल स्त्रियः ॥
स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्णेय जायते वर्ण संकरः ॥४१॥

اردو میں

ادھرما بھی بھوات کرشن ۔ پردشینتی کل استریا　　استری شو دشٹاسو وارشنئے جائتے ورن سنکرا (۴۱)

ترجمہ اے کرشن ! ادھرم (پاپ) کے زیادہ بڑھ جانے سے کل کی استریاں خراب ہو جاتی ہیں ۔ اور ہے وارشنئے (ورشنی بنس میں پیدا ہوئے شری کرشن چندر) استریوں کے خراب ہونے پر ورن سنکر (بدچلن) اولاد پیدا ہوتی ہے (۴۱)

دوہا

جگ میں بڑھے ادھرم جب دوشت ہوں کل ناری (۴۱) جن سے پیدا ہوں کرشن ورن شنکر وبھچاری

संकरो नरकायैव कुलघ्नानां कुलस्य च ॥
पतंति पितरो ह्येषां लुप्त पिंडोदकक्रियाः ॥४२॥

اردو میں

سنکرو ۔ نرکائے ایو ۔ کل گھنانام ۔ کل اسیہ چہ (۴۲) پتنتی پترو ہیئے شام لپت پنڈ ادک کریا (۴۲)

ترجمہ یہ ورن سنکر کل گھاتیوں کو اور کل کو نرک میں لے جانے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں ۔ لپت ہوئے پنڈ اور جل کی کریا والے ان کے پتر نرک میں گرتے ہیں ۔ مطلب یہ کہ پنڈ کرم اور جل کریا نہ ہونے سے ان کے پتر نرک میں گرتے ہیں (۴۲)

دوہا

ورن شنکر کل گھاتکی پتر نرک موں جاہیں　　پنڈ اودک جب نہ ہوئے کیسے سورگ ہوں جاہیں (۴۲)

दोषैरेतैः कुलघ्नानां वर्णसंकर कारकैः ॥
उत्साद्यंते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः ॥४३॥

اردو میں

دوشئی ایتئی کل گھنانام ورن سنکر کارکئی　　اُتسادینتے جاتی دھرماہ کل دھرماشچ شاشوتا (۴۳)

ترجمہ کل کے ناش کرنے والے (کل گھاتیوں ۔ ناخلفوں) کے ان ورن سنکر پھیلانے والے دوشوں سے جاتی اور کل کا سناتن دھرم نشٹ ہو جاتا ہے (۴۳)

دوہا

کل گھاتیوں کے دوشن ورن شنکر پھیلائیں جاتی دھرم اور کل دھرم سبھی نشٹ ہو جائیں (۴۳)

उत्सन्न कुलधर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ॥
नरके नियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥४४॥

اردو میں

اُتسن کُل دھرما نام منشیا نام جنار دن نرکے اِنی ئیتم واسو ۔ بھوتی اِتی انوشُشرم (۴۴)

ترجمہ ہے جنار دن! جن کے کُل دھرم نشٹ ہو گئے ہیں ۔ ایسے لوگ اننت کال تک نرک میں واس کرتے ہیں ۔ ایسا ہم نے سُنا ہوا ہے (۴۴)

دوہا

نشٹ ہوئے کُل دھرم جن کیشو نِس سندیہہ واس کرت ہیں نرک میں سُنا ہوا ہے یہ (۴۴)

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ॥
यद्राज्यसुख लोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यता: ॥ ४५ ॥

اردو میں

اہوبت مہت پاپم کرتُم ۔ ویہ وستا ویم یدراجیہ سُکھ لوبھین ہنتُم ۔ سوجنم اُدیتا (۴۵)

ترجمہ اہو! شوک (بڑا افسوس) ہے ۔ کہ ہم لوگ بُدھیمان ہو کر بھی بہت بڑا پاپ کرنے کو تیار ہوئے ہیں ۔ کہ راج اور سکھ بھوگ کی خاطر اپنے ہی کُل والوں (رشتہ داروں) کو مارنے کے لئے کمر کس رہے ہیں (۴۵)

دوہا

ہا شوک! ہم لوبھ وش بندھو جنوں کو مار اَتی گھور اپرادھ پر کرشن ہوئے تیار (۴۵)

यदि माम प्रतीकारमशस्त्रं शस्त्रपाणय: ॥
धार्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेमतरं भवेत् ॥ ४६ ॥

اردو میں

یدی مام اپرتی کارم ۔ اشسترم شستر پانیا دھارت راشٹرا ۔ رنے ہنیوس تنمے ۔ کھشیم ترم بھویت (۴۶)

ترجمہ دھرت راشٹر کے بیٹے ہاتھوں میں ہتھیار لے کر (مسلح ہو کر) اگر مجھ نہتے اور سامنا نہ کرنے والے کو مار بھی ڈالیں ۔ تو یہ میرے لئے بہت اچھا ہو گا (۴۶)

دوہا

کورو گن گر یدھ میں ہنن کریں مو پران میں نِش شستر ہی مروں اس میں ہی سُکھ جان (۴۶)

تشریح ہے شری کرشن چندر! دریودھن وغیرہ کورو یُدھ سے ہونے والی بُرائیوں کا خیال نہیں کرتے ۔ لوبھ نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے ۔ ان پاپیوں کو کچھ بھلا بُرا نہیں سوجھتا ۔ مگر کُل ناش سے ہونے والی تباہی کو میں تو اچھی طرح محسوس کرتا ہوں ۔ پھر میں جان بوجھ کر یا پ کیوں بٹوروں؟ مہاراج! اس خانگی جنگ سے بڑے بڑے انرتھ ہو جاتے ہیں ۔ یدھ میں جب کُل کے بوڑھے لوگ مر جاتے ہیں ۔ تب کُل کے اگنی ہوتر وغیرہ کرم بند ہو جاتے ہیں ۔ گھر میں کوئی

دھرم کی راہ بتلانے والا نہیں ہوتا۔ تب بچے اور استریاں دھرم سے گر کر پاپ کے مارگ پر چلنے لگتی ہیں۔ سر پر کسی کے نہ رہنے سے (خاوندوں کے یُدھ میں مارے جانے سے) استریاں پتی برت دھرم کو چھوڑ کر وبھچارنی ہو جاتی ہیں۔ اس وقت استریاں اونچ نیچ کا وچار نہ کر کے جس تس کے تعلق سے سنتان پیدا کرتی ہیں۔ تب براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر سب ایک ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ ورن سنکر (بدچلن) سنتان اُن کُل کا ناش کرنے والوں کو (لڑنے والوں کو) اور کُل کے پِتروں کو نرک میں لے جاتی ہے۔ یعنی ماتا پِتا کو بہت دُکھ دیتی ہے۔ ورن سنکر پیدا ہونے سے جاتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی کُل دھرم بھی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ پھر بیچارے پِتروں کو سدا نرک میں رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے سخت افسوس ہے کہ ہم یہ کُل ناش کرنے کا پاپ کرنے کو تیار ہو گئے۔ اس سے تو یہی اچھا ہے۔ کہ میں سب ہتھیار ہاتھ سے رکھ دوں اور کوروؤں سے یُدھ ہی نہ کروں۔ ایسی حالت میں اگر کورو مجھے مار بھی دیں گے۔ تو بھی میرا بھلا ہی ہوگا۔ کیونکہ میں کُل ناش کے پاپ سے بچ جاؤنگا۔

संजय उवाच।एवमुक्त्वाऽर्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ॥
विसृज्य सशरं चापं शोकसंविग्नमानसः ॥ ४७॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اُکتوا ارجنا سنکھئے۔ رتھوا اُپستھ اُپاوِشت (۴۷) وِسرجیہ سشرم چاپم شوک سن وِگن مانسا (۴۷)

ترجمہ میدان جنگ میں اس طرح کی باتیں کہہ کر دھنش بان کو ایک طرف پھینک کر شوک سے دُکھی ہو کر ارجن رتھ میں پیچھے کی طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ (۴۷)

دوہا

ایسا کہہ ارجن دیئو دھنش ارُ بان گرائے (۴۷) شوک آتُر ہو بیٹھیو رتھ کے پیچھے جائے (۴۷)

تشریح ہے شری کرشن! ایک تو کُل کو نشٹ ہونے سے بچانا میرا دھرم ہے۔ دوسرے اہنسا (کسی کو دُکھ نہ دینا) بھی سب سے بڑا دھرم ہے۔ راج پانے کے لوبھ سے اپنے ہی بھائی بندوں کو مارنا اور کُل کا ناش کر کے ورن سنکر پیدا کرنا۔ یہ سب باتیں مجھے بہت بُری معلوم ہوتی ہیں۔ یہ اس لوک میں بدنامی اور پرلوک میں نرک کے دینے والی ہیں۔ اس لئے مجھے تو اس یُدھ میں کچھ لابھ نظر نہیں آتا۔ اگر کورو لوگ دھرم کو نہ جان کر اور لوبھ میں پڑ کر یُدھ کرنا چاہیں۔ تو بھلے ہی کریں اور مجھ ہنتے کو ہی مار ڈالیں۔ مگر میں تو اب ان کے برخلاف ہاتھ میں ہتھیار نہ پکڑوں گا۔ اور نہ اپنا بچاؤ ہی کرونگا کیونکہ میں اہنسا دھرم کی رُو سے مارنے کی نسبت مرجانا بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ ایسا کہہ کر دھنش پھینک کر ارجن رتھ کے پیچھے کی طرف تکئے کے سہارے بیٹھ گیا۔ اس نے لڑنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا۔

بھیشم پرب میں ادھیائے پچیس ختم اور شریمد بھگوت گیتا میں پہلا ادھیائے
ارجن وِشاد یوگ نامی
ختم ہوا

ॐ

دوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ

ارجن یدھ کے منظر کو دیکھ کر اُداس ہو گیا۔ اس کا جو دھرم کا راج قایم کرنے کا وچار تھا۔ وہ اس اُداسی کی رو میں نہ معلوم کہاں بہ گیا۔ اسے اپنے کھشاتر دھرم کا بھی گیان نہ رہا۔ اور اُسے یہ سُوجھنے لگا کہ اس یُدھ میں اپنے ہی کُل کا ناش کرنے سے میں ادھرمی یا ورن سنکر پیدا کرنے والا اور اپنے کُل اور پِتروں کو نرک میں ڈالنے والا ہونگا ارجن دھرماتما تھا۔ اس میں شک نہیں۔ مگر اس کی دھرم بدھی پر موہ کا پردہ پڑ گیا۔ اس لئے وہ اپنے کرتویہ کرم کو بھول کر سست پڑ گیا۔ اس کے اس موہ کو دُور کرنے کے لئے یوگیشور شری کرشن نے اُسے پہلے کھشاتر دھرم کا اپدیش دیا۔ اور پھر جس وجہ سے اُسے موہ ہوا تھا۔ کہ میرے گورو پُوجنیہ (قابل تعظیم) اور بوڑھے رشتہ دار بھائی بند مارے جائیں گے۔ اس کی اصلیت دکھانے کے لئے بھگوان نے اُسے آتما کا حقیقی سروپ بتلایا۔ چونکہ اس میں آتم گیان کا اُپدیش کیا ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام سانکھیہ یعنی گیان یوگ ہے

بھگوان کا ارجن کی بُزدلی کی نِندا کرنا

(संजय उवाच) तं तथा कृपयाविष्टम श्रुपूर्णा कुलेक्षणाम् ॥
विषीदंतमिदं वाक्यमुवाच मधुसूदनः ॥१॥

(سنجے اوواچ)

تَم تتھا کرِپیا وِشٹم۔ اشرُو پُورناکُلیکھشم (ا) وِشیدنتم اِدم واکیم۔ اُوواچ مدھو سُودنا (ا)

ترجمہ اس طرح دیا (رحمت) سے بھرے اور آنسوؤں بھری بیاکل آنکھوں والے۔ اداس ارجن سے بھگوان مدھوسودن (کرشن جی) یہ کہنے لگے (ا)

دوہا

دَیا مگت آنسو بھرے اور ویاکُل چت   ارجن سے بولے۔ شری مدھُو سودن کرہت

تشریح ارجن کو اس طرح موہ میں پھنسے اور مایوس دیکھ کر شری کرشن بھگوان دلیل اور یُکتی کے ساتھ یہ بچن بولے۔ کہ

(श्रीभगवानुवाच।) कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ॥
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यम कीर्तिकरमर्जुन ॥२॥

(شری بھگوان اوواچ)

کُتستوا۔ کشمل اِدم۔ وِشمے۔ سم اُوپستھم ۔ اناریہ جُشٹم۔ اسورگیم اکیرتی کرم۔ ارجن (۲)

ترجمہ ہے ارجن! اس (نازک) یُدھ کے وقت میں تجھ میں یہ بُزدلی (موہ) کہاں سے آگئی؟ اس لڑائی سے مُنہ موڑنا آریوں (سجن پُرشوں) کا کام نہیں ہے۔ اس سے نہ سُورگ نہ ملتا ہے اور نہ کیرتی (ناموری) پھیلتی ہے۔(۲)

دوہا

کیسا یہ کائرپنا۔ ارجن تجھ میں آیا؟ (۲) جو دُکھوں کا مُول ہے۔ دُشٹوں کے من بھایا

क्लैव्यं मा स्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते ॥

क्षुद्रं हृदय दौर्बल्यं त्यक्त्वोतिष्ठ परंतप ॥ ३ ॥

اردو میں

کلئی ویم ماسم گما پارتھ نہ اتیتو اُپ پدیہ تے ۔ کھشدرم ہردے دَوربلیم تیکتو د اُتشٹھ پرنتپ(۳)

ترجمہ ہے پارتھ (ارجن)! ایسے کائر مت ہو۔ یہ بُزدلی تمہارے لیے یہ (شان کے شایان) نہیں ہے۔ ہے دشمن کو تپانے والے! دل کی کمزوری کو تیاگ کر یُدھ کے لئے کھڑا ہو۔ (۳)

دوہا

اے ارجن اُٹھ یُدّھ کر چھوڑ نپنسک بھاو ۔ دیت نہیں شوبھا تجھے کائرتا کے بھاو (۳)

تشریح ہے ارجن! اپنے بھائی بندوں کو اپنا اور اپنے کو ان کا سمجھ کر تم موہ اور شوک میں ڈوب گئے ہو۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر جو کمزوری اور بُزدلی اس وقت تم دکھا رہے ہو۔ یہ تم میں کہاں سے آگئی؟ لڑائی سے مُنہ موڑنا کھشتریوں کا کام نہیں۔ اور تیرے جیسے بہادر کو تو یہ ہرگز شوبھا نہیں دیتا۔

ارجن بھگوان سے اُپدیش دینے کی پرارتھنا کرتا ہے

(अर्जुन उवाच) कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ॥

इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हौ वरिसूदन ॥ ४ ॥

اردو میں

کھتم بھیشم اہم سنکھئے۔ دروئم۔ چا مدھوسُودن (۴) اِشو بھی پرتی یوتسامی پُوجا آرہا۔ اری سُودن(۴)

ترجمہ ہے مدھوسُودن! میں میدان جنگ میں بھیشم پتامہ اور دروناچاریہ کے اوپر کس طرح بان برسا کر یُدھ کروں گا۔ کیونکہ ہے دشمن کے ناش کرنے والے! وہ دونوں ہی میرے پُوجنیہ ہیں (۴)

دوہا

کیسے بھیشم درون سے یُدھ کروں مدھوسُودن؟ ۔ یہ تو پُوجا یوگیہ ہیں میرے اَے اری سُودن (۴)

ارجن کہتا ہے ... [illegible] ... کی وجہ سے یُدھ سے مُنہ موڑنا

ہوں۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ اس یدھ میں مجھے سوائے ادھرم (پاپ) کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ بھیشم درون تمہارے لئے قابل پرستش ہیں۔ آپ ہی کہئے۔ میں ان پر کیسے ہتھیار اٹھا سکتا ہوں؟ ان پر ہتھیار چلانا تو دور کی بات ہے میں اس بات کا خیال کرنا بھی مہا پاپ سمجھتا ہوں۔

गुरुनहत्वा हि महानुभावाञ्छ्रेयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके।
हत्वाऽर्थकामांस्तु गुरूनिहैव भुञ्जीय भोगान् रुधिर प्रदिग्धान्॥ ५॥

اردو میں

گورون ہنتوا ہی مہا انو بھاوان - شریے - او بھوکتم بھیکشیئم اپی - راپہہ - لوکے
ہنتو ارتھ کامان تو - گرون - ہیو - بھنجی یا - بھوگان - ردھر - پردگدھان (۵)

ترجمہ

مہاراج! میں تو ان مہا انو بھاو (مہاتما) گورو جنوں (بزرگوں) کو نہ مار کر اس لوک میں بھیک مانگ کر گذارہ کر لینا اچھا سمجھتا ہوں۔ کیونکہ گورو جنوں کو مار کر بھی اس لوک میں (ان کے) خون سے لبڑے ہوئے (سنے ہوئے) کام اور ارتھ روپی بھوگوں کو ہی تو بھوگوں گا؟

دوہا

ان گوروؤں کے خون سے لبڑے بھوگ اڑاؤں اس سے تو یہ ہے بھلا۔ بھیک مانگ کر کھاؤں (۵)

تشریح

ہے کرشن! اگرچہ ان میرے بھائی بندوں اور بزرگوں نے لوبھ کے باعث دھرم کا کچھ بھی خیال نہیں کیا ہے تو بھی یہ بڑے گنی اور میرے لئے قابل عزت ہیں۔ ان کے ذرا سے دوش (قصور) سے ان سے لڑنا مجھے پسند نہیں ہے ان کو مار ڈالنے سے اگر میں جیت گیا۔ تو مجھے راج دھن اور سکھ ضرور ملیں گے۔ مگر اس طرح راج اور سکھ بھوگ کے حاصل کرنے سے اس دنیا میں میری نندا ہوگی۔ اور پرلوک بھی بگڑ جائے گا پھر ان بزرگوں کے خون سے بھرے ہوئے راج سکھ بھوگ کس کام کے؟ اس سے تو یہی اچھا ہے کہ میں بھیک مانگ کر کھاؤں۔ اور یدھ کا خیال ہی چھوڑ دوں۔

न चैतद्विद्मः कतरन्नो गरीयो यद्वा जयेम यदि वा नो जयेयुः।
यानेव हत्वा न जिजीविषामस्तेऽवस्थिताः प्रमुखे धार्तराष्ट्राः॥ ६॥

اردو میں

نہ چیتد ودما کترنو گری او - یدوا - جیےم - یدی - وا - نو جیےیو
یان ایو ہتوا نہ ججی وشام استے اوستھتا پرمکھے دہارت راشٹرا (۶)

ترجمہ

میں نہیں جانتا۔ کہ ہمارے لئے کونسی بات اچھی ہے۔ ہم ان کو جیتیں گے یا وہ ہم کو جیتیں گے۔ جن کو مار کر ہم جینا بھی نہیں چاہتے۔ وہی دہرت راشٹر کے بیٹے (ہمارے بھائی) ہی ہمارے سامنے (یدھ) کے لئے کھڑے ہیں (۶)

دوہا

کیا ہوگا اس میں بھلا ہم جیتیں یا وہ؟ (۶) مار جنہیں ہم نہ جئیں کھڑے سامنے وہ؟

تشریح

ہے شری کرشن! اس بھائی بھائی کے یُدھ میں فتح نہ ہماری اچھی ہے نہ اُن کی۔ اگرچہ فتح سب جگہ اچھی ہوتی ہے۔ مگر یہاں ہمارے مقابلے میں تو ہمارے ہی بھائی بند کھڑے ہیں۔ جنہیں مار کر ہم خود بھی زندہ رہنا نہیں چاہتے پھر ہمیں اپنی فتح سے کیا حاصل ہوگا؟ دوسرا ارتھ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا۔ کہ دونوں میں سے فتح کس کی ہوگی لیکن فرض کرو۔ کہ فتح ہماری ہی ہوئی۔ تو بھی اس سے کیا حاصل ہوا؟ کیونکہ مقابلے میں ہمارے ہی عزیز بھائی اور رشتہ دار کھڑے ہیں۔ جن کو مار کر ہم جینا نہیں چاہتے۔ اب مان لو۔ کہ فتح اُن کی ہوئی۔ اور ہم اس یُدھ میں ہار گئے۔ اگر مارے گئے۔ تب تو خیر۔ لیکن اگر جیتے بچے تو پہلے کی طرح ہی بھیک مانگ کر گذران کرنی پڑے گی۔ دونوں حالتوں میں یدھ کرنا مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

कार्पण्यदोषोपहतस्वभावः पृच्छामि त्वां धर्मसंमूढचेताः ।
यच्छ्रेयः स्यान्निश्चितं ब्रूहि तन्मे शिष्यस्तेऽहं शाधि मां त्वां प्रपन्नम् ॥ ७ ॥

اردو میں

کارپنیہ دوشو۔ اُپ ہت سوبھاواہ۔ پرچھامی توام۔ دھرم۔ سمُوڑھ۔ چیتاہ
یچ چھریے آہ۔ سیان نشچتم۔ برُوہی۔ تنمے۔ ششیہ۔ تے اہم شادھی مام توام پرپنّم (۷)

ترجمہ

موہ (اگیان) سے میری عقل ماری گئی ہے۔ میرا دھرم (کرتویہ) کیا ہے۔ اس بارے میں مجھے کچھ نہیں سوجھتا اس لئے جو دھرم ہو۔ اور جس کے کرنے سے میرا بھلا ہو۔ اس کے بارے میں میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ جو بالکل ٹھیک ہو۔ وہی مارگ مجھے بتلائیے۔ میں آپ کا ششیہ ہوں۔ آپ کی شرن میں ہوں۔ مجھے اُپدیش کیجئے (۷)

دوہا

دُربل چت اُرو موڑھ ہوں آیا شرن تمہار۔ ششیہ تمہارا ہوں پربھو دکھ شوک دو ٹار (۷)

تشریح

ہے مہاراج! اگرچہ میں سب دھرم (فرائض منصبی) کو جانتا ہوں۔ مگر شوک اور موہ نے میرے سب گیان کو ڈھک لیا ہے۔ بھیشم درون وغیرہ بزرگوں میں مجھے موہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور ان کی موت کا خیال آنے سے بھی رنج ہوتا ہے۔ اس لئے میں کھشاتر دھرم کو بھول کشمکش و پنج میں پڑ گیا ہوں۔ دھرم کیا ہے۔ ادھرم کیا ہے۔ اور مجھے اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ بڑے ہیں۔ یوگی ہیں۔ گیانی ہیں۔ اور سدا سے میری بھلائی کرتے آئے ہیں۔ اس لئے آپ کا شاگرد بن کر آپ کی شرن لیتا ہوں۔ آپ کا سچا بھگت ہوں۔ کرپا کر کے مجھے ایسی کوئی راہ بتلائیے۔ کہ جس سے یہ شوک موہ دُور ہو کر مجھے شکھ ملے۔

नहि प्रपश्यामि ममापनुद्याद्यच्छोकमुच्छोषणमिन्द्रियाणाम् ।
अवाप्य भूमावसपत्नमृद्धं राज्यं सुराणामपि चाधिपत्यम् ॥ ८ ॥

اردو میں

نہ ہی پرپشیامی۔ مماپنُدیاد۔ یچ۔ چھوکم۔ اُدچ چھوشنم۔ اِندریانام
اَواپیہ بھُوماو۔ اَسپتنم۔ ردّھم۔ راجیم۔ سُرانام۔ اَپی چا۔ ادھی۔ پتیم (۸)

ترجمہ

پرتھوی (ساری دنیا) کا نِش کنٹک راج یا دیوتاؤں کا راجیہ بھی اگر مِل جائے - تو بھی یہ شوک (بے چینی یا اشانتی کا دُکھ) جو میری اندریوں کو جلا رہا ہے - اس کے دُور کرنے کا کوئی سادھن مجھے دکھائی نہیں دیتا (۸)

دوہا

تین لوک کا راج بھی یدی مجھے مل جائے - تو بھی میرے ہیئے کا روگ شوک نہ جائے

تشریح

ارجن شری کرشن سے کہتا ہے - مہاراج! اس بے چینی کی وجہ سے میری اندریاں جل رہی ہیں - حواس باختہ ہو رہے ہیں - میں بہت دکھی ہو رہا ہوں - مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اگر میں ساری دنیا کا خود مختار بادشاہ بن جاؤں - یا دیوتاؤں کے لوک کا بھی راجہ بن جاؤں - تو بھی میرے دل کی اشانتی (بے چینی) کم نہ ہوگی - اس لئے میں آپ کی شرن میں آیا ہوں - میرا اُدّھار کیجئے -

بات یہ ہے - کہ خواہ کوئی کتنا ہی عالم فاضل (وِدوان) کیوں نہ ہو جائے - اور خواہ ساری دنیا کا چکرورتی راجہ ہی کیوں نہ ہو جائے - مگر جب تک اُسے آتما کا گیان نہیں ہوتا - اس کے دل کو شانتی نہیں ملتی - شانتی اور سچا آنند تو صرف آتم انوبھو میں ہے - دنیا کے بھوگوں میں نہیں - پُرانوں میں ایک کتھا ہے - کہ مہرشی ناردجی نے سنک وغیرہ رشیوں کے پاس جا کر سوال کیا - بھگون! مجھ کو سب ودیائیں آتی ہیں اور ساری دُنیا کی نعمتیں (سُکھ) بھی حاصل ہیں - پھر بھی میرا دل بے چین رہتا ہے - مجھے شانتی نہیں ملتی - رشیوں نے جواب دیا - نارد! تم نے دنیوی علوم اور دنیوی بھوگوں کے حصول کے لئے کوشش کی ہے - سو وہ تمہیں مل گئے ہیں - مگر من کی شانتی کا تعلق آتما سے ہے - کیا تم نے آتم ودیا سیکھی ہے؟ ناردنے کہا - مہاراج! میں نے تو اس وِدیا کا نام بھی آج ہی سنا ہے - تب رشیوں نے ناردجی کو آتم ودّیا سکھائی - جس سے ان کے من کو شانتی مل گئی - کہنے کا مطلب یہ کہ ارجن کو آتم ودیا کا گیان نہیں ہے - اس لئے تین لوک کا راج بھی خواہ مل جائے - تو بھی اسے شانتی نہیں ہو سکتی - جب راج اور بھوگ سے شانتی نہیں مل سکتی تب عبث بھائی بندوں کو یدھ میں مارنے سے کیا فائدہ؟ ایسا سوچ کر ارجن بولا -

(संजय उवाच) एवमुक्त्वा हृषीकेशं गुडाकेशः परंतप ॥
न योत्स्य इति गोविन्दमुक्त्वा तूष्णीं बभूव ह ॥ ९॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اُکتوا ہرشی کیشم - گُڈا - کیشہ پرم تپاہ - نہ یوتسیہ اِتی گوبندم اُکتوا تُوشنیم ببھوو ہا (۹)

ترجمہ

سنجے بولا - ہے راجہ دھرت راشٹر! نیند کو جیتنے والا ارجن انتریامی بھگوان شری کرشن مہاراج سے اس طرح کر پھر صاف طور پر سے یہ کہہ کر کہ "ہے گوبند! مَیں یدھ نہیں کرونگا" - چُپ ہو گیا (۹)

دوہا

ایسا کہہ شری کرشن سے بولیو ارجن بیر - ناہیں لڑوں گوبند مَیں" کہہ بھیو چُپ دھیر (۹)

تشریح

ہے مہاراج! میں تو اب لڑنا نہیں چاہتا - یہ بات میں کچھ ہٹ کر کے آپ سے نہیں کہہ رہا ہوں - میرا مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ [illegible] اپدیش سے میرے دل کی بے چینی کو دُور کر دیں - اور مجھے

اپنے دھرم (فرض) سے آگاہ کردیں۔ کیونکہ اگر میں اس بے چینی کو لئے ہوئے اور دھرم ادھرم کا فیصلہ کئے بغیر ہی یُدھ میں شامل ہو گیا۔ اور میری جیت بھی ہو گئی۔ تو بھی ساری عمر میرے دل سے یہ دکھ دُور نہ ہوگا۔ کہ میں نے اپنے پُوجنیہ بزرگوں اور بھائیوں کو مار کر یہ راج حاصل کیا ہے۔ آپ کے اُپدیش سے اگر میری یہ بے چینی دور ہو گئی۔ موہ نشٹ ہو گیا۔ تب آپ جو فرمائیں گے۔ وہی میں کروں گا (۹)

तमुवाच हृषी केशः प्रहसन्निव भारत ॥
सेनयो रुभयोर्मध्ये विषीन्दतमिदं वचः ॥ १० ॥

اُردو میں

تَم اُوواچ ہرشی کیشاہ۔ پرہسن اِو بھارت۔ سینیو رُو بھیو رَمدھیے وِشیدنتم اِدم وَچاہ (۱۰)

ترجمہ — اے دھرت راشٹر! اسی طرح دونوں فوجوں کے درمیان شوک کرتے ہوئے (دُکھی) ارجن سے بھگوان شری کرشن مُسکرا کر یہ بچن بولے۔ (۱۰)

دوہا

اے بھارت! دُکھی کھڑے دُو سینا کے ماہیں۔ ہرشی کیش مُسکائے کے بولے ارجن تائیں (۱۰)

آتم گیان سے ہی دکھ کا ناش ہوتا ہے

اپنے سگے سمبندھیوں کو یُدھ کرنے کے لئے تیار کھڑے دیکھ کر ارجن کو موہ ہوا۔ اس نے سوچا۔ میں ان کا ہوں اور یہ میرے ہیں۔ ہائے ان سب سے مجھے الگ ہونا پڑے گا۔ جب تک ارجن پر اس طرح سے شوک اور موہ کی بدلی نہیں چھائی تھی۔ تب تک وہ کھشاتر دھرم کے مطابق لڑنے مرنے کو تیار تھا۔ مگر جوں ہی موہ نے آکر اس کی عقل پر پردہ ڈالا۔ وہ لڑنے سے صاف انکار کر گیا۔ اس وقت اس نے اپنے کھشاتر دھرم کو بھی تلانجلی دے کر بھیک مانگ کر کھانے کو ترجیح دی۔ یعنی وہ اپنے فرض منصبی سے گمراہ ہو گیا۔

ارجن کی طرح ہی بہت سے لوگ جب کہ ان کی بدھی شوک اور موہ سے ماری جاتی ہے۔ اپنا اصلی دھرم تیاگ کر (فرض سے گمراہ ہو کر) اُلٹے راستے پر چل پڑتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو دھرم تو کرتے ہیں۔ مگر اس میں اہم بھاو رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ کام میں نے کیا ہے اور مجھے اس کا پھل ملنا چاہیئے۔ اس طرح کے خیالات سے وہ دھرم ادھرم کی گٹھڑی باندھتے ہیں۔ دھرم ادھرم کے جمع ہونے سے انہیں بار بار اچھی بُری جُونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔ اور سکھ دکھ بھوگتے پڑتے ہیں۔ ان کا سنسار بندھن سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوتا۔ "یہ میرا ہے" "میں اس کا ہوں" "یہ کام کرنے سے پاپ ہوگا۔" "اس کے کرنے سے پُن ہوگا" اس قسم کے خیالات سے شوک اور موہ کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور یہ شوک اور موہ ہی سنسار کے بندھن ہیں۔ بیج رُوپ ہیں۔ ان کو نشٹ کئے بغیر جنم مرن وغیرہ دکھوں سے نجات نہیں مل سکتی۔ مگر اس شوک اور

موہ کا ناش بنا آتم گیان کے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سارے سنسار کے کلیان کے لئے شری بھگوان ارجن کو اس دوسرے ادھیائے کے گیارہویں شلوک سے آتم گیان کا اپدیش کرتے ہیں

अशोच्यानन्वशोचस्त्वं प्रज्ञावादांश्च भाषसे ॥
गतासूनगतासूंश्च नानुशोचन्ति पण्डिताः ॥ ११ ॥

شری بھگوان اوواچ

اشوچیان اَن وشوچ استوم۔ پرگیا وادانشچ بھاشے۔ گتا سون۔ اگتا سونشچ۔ نہ۔ انو شوچنتی پنڈتا (۱۱)

ترجمہ تم اُن کے لئے شوک کر رہے ہو۔ جن کے لئے شوک نہ کرنا چاہیئے۔ اور باتیں پنڈتائی کی کرتے ہو۔ مگر پنڈت لوگ کبھی جیتے ہوئے اور مرے ہوئے کا شوک نہیں کرتے (۱۱)

دوہا

شوک کرو تم اشوک میں بن کے پنڈت دھیر۔ مرے جئے کا شوک پر پنڈت کریں نہ بیر (۱۱)

تشریح جو شوک کرنے لایق نہ ہوں۔ ان کو اشوچیہ کہتے ہیں۔ بھیشم درون وغیرہ سدا چاری اور آتم گیانی ہونے کی وجہ سے اشوچیہ ہیں۔ ایسے شوک نہ کرنے لایق مہاتماؤں کے لئے تو شوک کرتا ہے۔ کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے جائیں گے۔ اور اُن سے بچھڑ کر میں راجیہ اور بھوگ کو لے کر کیا کروں گا۔ ایسا تو تو اگیانی ہے۔ مگر پنڈتائی کی باتیں کرتا ہے مطلب یہ کہ اگیان اور پنڈتائی۔ یہ دو مخالف بھاؤ تم اپنے میں دکھا رہے ہو۔ کیونکہ جو مر گئے ہیں۔ ان کے لئے اور جو جیتے ہیں۔ ان کے لئے بھی پنڈت (آتم گیانی) لوگ شوک نہیں کرتے۔

آتم وِشیک بُدھی (آتما کو جاننے والی عقل سلیم) کا نام پنڈا ہے۔ اور وہ بُدھی جس میں ہو۔ وہ پنڈت ہے۔ ارتھات آتم گیانی ہی پنڈت ہے (شنکر آچاریہ)

ہے ارجن! مرنا جینا تو لگا ہوا ہی ہے۔ اس میں رنج کرنے یا خوشی منانے کی کوئی بات نہیں۔ مرنا نام آتما کے مرنے کا نہیں ہے۔ نہ جینا ہی آتما کے جینے کا نام ہے۔ یہ جسم جو پنچ مہا بھوتوں (یعنی زمین۔ پانی۔ ہوا۔ آگ اور آکاش) سے بنا ہے۔ وہی مرتا ہے۔ اور وہی جیتا ہے۔ آتما مرنا جینا نہیں۔ وہ جسم دھارن کر لیتا ہے۔ اور پھر چھوڑ بھی دیتا ہے۔ جب وہ مرتا نہیں۔ تو اس کے لئے دُکھ کیوں؟ آتما امر اور اجنما ہے۔ ہمارے جسم کے اندر جو آتما ہے۔ وہ ہمیشہ رہتا ہے۔ اور وہی آتما ہم ہیں حقیقت میں بھیشم وغیرہ جن کے لئے تُو شوک کرتا ہے۔ شوک کے قابل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ نتیہ ہیں۔ نتیہ کیسے ہیں؟

न त्वेवाहं जातु नासं न त्वं नेमे जनाधिपाः ॥
न चैव न भविष्यामः सर्वे वयमतः परम् ॥ १२ ॥

اردو میں

نہ توے واہم جاتُو۔ ناسم نہ توم۔ نیمے جنا دِھپا۔ نہ چیو نہ بھوشیاما۔ سروے ویم اتہ پرم (۱۲)

ترجمہ نہ تو ایسا ہی ہے۔ کہ میں کسی وقت نہیں تھا۔ یا تُو نہیں تھا۔ یا یہ سب راجہ لوگ نہیں تھے۔ نہ ایسا ہی ہے

کہ اس سے آگے ہم سب نہیں رہیں گے ۔ مطلب یہ ہے ۔ کہ میں تُم اور یہ سب بھیشم وغیرہ راجہ لوگ پہلے بھی تھے ۔ اب بھی ہیں ۔ اور آگے بھی رہیں گے (اس لئے رنج کرنا فضول ہے (۱۲)

دوہا

کیا ہم تُم یا اور یہ پہلے سب بھوپال (۱۲) نہ تھے ؟ ہیں ۔ پھر ہوئیں گے ۔ اے ارجن سب کال

تشریح بھگوان کہتے ہیں ۔ اے ارجن ! اننت کال سے ہم تم اور یہ سب راجہ لوگ جنم لیتے اور مرتے چلے آرہے ہیں ہم ہزاروں بار مرے اور ہزاروں بار جنے ۔ آگے بھی اسی طرح سلسلہ چلتا رہے گا ۔ اس لئے بھی ان کے مرنے کا رنج کرنا فضول ہے ۔ ہم تم اور ان سب راجاؤں میں جو آتما ہے ۔ وہ ننت ۔ امر اور اوناشی ہے ۔ ماضی حال اور مستقبل تینوں کال میں اس کا ناش نہیں ہوتا ۔ اگر کہو ۔ کہ جیو کو تو میں ہر روز مرتے اور پیدا ہوتے دیکھتا ہوں ۔ پھر یہ امر اور اوناشی کیسے ہوسکتا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ :-

देहिनोऽस्मिन्यथा देहे कौमारं यौवनं जरा ॥
तथा देहांतर प्राप्तिर्धीरस्तत्र न मुह्यति ॥ १३॥

اردو میں

دیہی نو ۔ اسمن یتھا ۔ دیہے کو مارم ۔ یووُنم جرا ۔ تتھا ۔ دیہانتر پراپتی ۔ دھیرا ۔ تتر نہ موہیتی (۱۳)

ترجمہ جیسے جیو آتما کے اس جنم میں بچپن ۔ جوانی اور بڑھاپا ہوتا ہے ۔ ویسے ہی دوسرے جسموں کی پراپتی ہوتی ہے ۔ اس بارے میں دھیر (سمجھ دار) لوگ موہ نہیں کرتے ۔ (۱۳)

دوہا

جیسے ہوں اس دیہہ میں یوون ۔ جرا ۔ کمار ۔ تیسے ہی یہ دیہہ ملے دھیر نہ کریں وچار (۱۳)

تشریح جیسے ہماری اس دیہہ میں بچپن ۔ جوانی اور بڑھاپا تین طرح کی حالتیں آتی ہیں ۔ مگر آتما ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے مرنہیں جاتا ۔ یہی حالت ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم کو اختیار کرنے کی ہے ۔ مگر جن لوگوں کو آتم گیان نہیں ہے ۔ وہ جسم کی اس تبدیلی سے دھوکہ کھا جاتے ہیں ۔ وہ مرا ہوا جان کر بڑے دُکھی ہوتے ہیں ۔ روتے دھوتے ہیں ۔ مگر آتم گیانی لوگ دھوکہ نہیں کھاتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں ۔ کہ یہ بچپن ۔ جوانی اور بڑھاپا اور مرنا جینا شریر کا دھرم ہے آتما کا نہیں ۔ آتما سدا ایک رس رہتا ہے ۔ جس طرح مسافر ایک سرائے کو چھوڑ کر دوسری سرائے میں جا رہتا ہے ۔ یا کرایہ دار ایک مکان کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں جا رہتا ہے ۔ اور اپنے کو مرا ہوا نہیں سمجھتا ہے ۔ اسی طرح آتما مسافر اور جسم سرائے کی مانند ہے ۔ ایسا جان کر جسم کے چھوٹنے کا رنج نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ آگے بہت سی جسم رُوپی سرائیں مل جائیں گی ۔ پُرانے مکان سے نئے مکان میں جانے سے جیسے انسان گھبراتا نہیں ۔ بلکہ خوش ہوتا ہے ۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے پُرانے جسم کو چھوڑتے وقت خوش ہونا چاہیئے ۔ کہ آگے نیا مکان رہنے کے لئے ملے گا ؟

(۱) ارجن نے کہا ۔ ہے مہاراج ! یہ تو میں نے مانا ۔ کہ آتما جسم سے الگ ہے ۔ اور اوناشی ہے ۔ اور جسم کے ناش سے آتما کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا ۔ کیونکہ ایک جسم کے ناش ہونے پر دوسرا اپنا جسم مل جاتا ہے ۔ اس لئے بھیشم

ودوان وغیرہ کے لئے رنج کرنا عبث ہے۔ کیونکہ ان کو موجودہ جسم سے اچھا اور تازہ جسم مل جائے گا۔ مگر ایک بات کا دُکھ مجھے ضرور ہوگا۔ کہ میں انہیں آیندہ دیکھ نہ سکوں گا۔ انہیں بغلگیر نہ کر سکوں گا۔ اور اُن سے بات چیت بھی نہ کر سکوں گا۔ اور ان کے دیکھنے۔ سننے اور ان سے بات چیت کرنے سے مجھے جو سکھ ہوتا ہے۔ ان کے نہ رہنے سے میرا وہ سکھ نشٹ ہو جائے گا۔ اور ان کا کٹا ہوا جسم دیکھ کر مجھے دُکھ ہوگا۔

(۲) پھر اس میں بھی شک ہے۔ کہ وہ دُوسرا جسم اچھا ہو یا بُرا۔ اس میں گرمی۔ سردی کا آرام ہو یا نہ ہو۔ ایسی اچھی چیزیں کھانے کو ملیں یا نہ ملیں۔ اس لئے مجھے پیاری چیزوں کی جدائی سے دُکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سب بھی جسم کے ناش ہوتے ہی مجھ سے چھُوٹ جائیں گی۔

(۳) ان سب اعتراضات کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں۔

मात्रा स्पर्शास्तु कौन्तेय शीतोष्णसुखदुःखदाः ॥
आगमापायिनोऽनित्यास्तांस्तितिक्षस्व भारत ॥ १४ ॥

اُردو میں

ماترا سپرشا ستُو کَونتے شِیت اُوشن سُکھ دُکھدا ۔ آگما پائنو۔ اَنِتیا ستان۔ تتکشو۔ سوَ بھارت (۱۴)

ترجمہ ہے کُنتی پتر! اندریوں کے ساتھ وشیوں کا سنیوگ (تعلق) ہونے سے ہی سکھ دکھ اور سردی گرمی ہوتے ہیں۔ وہ سدا قایم نہیں رہتے۔ آتے ہیں۔ اور جاتے ہیں۔ ہے بھارت! تو اُن کو برداشت کر (۱۴)

دوہا

وِشیوں کے سمبندھ سے سُکھ دُکھ اُوشن شِیت ۔ آتے جاتے ہیں سدا۔ سہن کرو سب میت (۱۴)

تشریح وشیوں اور اندریوں کے ملاپ کو ماترا سپرش کہتے ہیں۔ پانچ گیان اندریاں آنکھ[1]۔ کان[2]۔ زبان[3]۔ ناک[4] اور تُوچا[5] (چمڑا) ہیں۔ اور رُوپ[1]۔ شبد[2]۔ رس[3]۔ گندھ[4] اور سپرش[5] یہ ان کے پانچ وِشے ہیں۔ ان اندریوں کے وِشیوں یعنی دیکھنے۔ سننے۔ کھانے۔ پینے۔ سُونگھنے اور چھُونے وغیرہ سے ہی جیو آتما کو سُکھ دُکھ کا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک جیو کا جسم کے ساتھ تعلق ہے۔ ان کو دلیری کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے اور حتی الوسع ان سے سُکھ ملنے پر رنج کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ یہ اِندریوں کے وِشے آنے جانے والے ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں۔ پرسوں پھر آموجود ہوتے ہیں۔ ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ کب آئیں اور کب چلے جائیں۔ اس لئے ان کی پرواہ نہ کر کے بھلے آدمی کو آتم گیان کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو انسان اِن وشیوں میں پھنس کر دکھی ہوتا ہے۔ اُسے بھی یہ برداشت کرنے پڑتے ہیں اور جو ان سے بے پرواہ رہتا ہے۔ اسے بھی سہنے پڑتے ہیں۔ فرق اتنا ہے۔ کہ جو آدمی ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُسے یہ وِشے دُکھ نہیں دے سکتے۔ مطلب یہ کہ سُکھ دُکھ اندریوں کے وِشے ہیں اور فانی ہیں۔ آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں اور ناش ہوتے ہیں۔ اس لئے بدھی مان آدمی کو ان کی وجہ سے خوشی یا رنج نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو خواب کی طرح فانی سمجھ کر برداشت کرنے میں ہی بُدھیمانی ہے۔

سوال۔ جو اِن سُکھ [illegible] دکھ کو خوشی [illegible] برداشت کرتا ہے۔ اور بحالت ان میں خوشی اور رنج نہیں مانتا۔ اسے

کیا پھل ملتا ہے ۔ سو بھگوان کہتے ہیں ۔

यं हि न व्यथयन्त्येते पुरुषं पुरुषर्षभ ॥
समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ॥ १५

اردو میں

یم ہی نہ وئیتھئنتی ایتے پُرشم پُرش ارشبھا ۔ سم دُکھ سُکھم دِھیرم سوامرتتوائے کلپتے (۱۵)

ترجمہ کیونکہ ہے پُرش سریشٹ! جس دِھیر (گیانی) پرش کو یہ (ماترا سپرش) بیاکل نہیں کر سکتے ۔ جو سکھ اور دُکھ کو سمان (یکساں) سمجھتا ہے ۔ وہ موکھش پانے کے قابل ہو جاتا ہے (موکھش کا ادھکاری بنتا ہے) (۱۵)

دوہا

اِندریوں کے سُکھ دُکھ جسے کریں بیاکل ناہیں ۔ ایسے سم درشی پُرش مُکتی یوگیہ ہو جائیں (۱۵)

موکھش کا ادھکاری

تشریح وہ آدمی جسے سکھ دکھ یکساں ہے ۔ جو سُکھ کی حالت میں خوشی سے پھولتا نہیں ۔ اور دُکھ کی حالت میں اُداس نہیں ہوتا ۔ جو گرمی سردی وغیرہ سے آتما کو بالکل الگ سمجھتا ہے ۔ اور خوشی سے گرمی ۔ سردی سکھ دکھ کو برداشت کرتا ہے ۔ وہ مُکتی پانے کا ادھکاری ہو جاتا ہے ۔ یعنی جو مان اپمان سُکھ دُکھ وغیرہ کو پہلے کئے ہوئے کرموں کا بھوگ سمجھ کر شانتی سے برداشت کر لیتا ہے ۔ اور اپنی آتما کو نہیں گنواتا ۔ اِندریوں کے وِشیوں کی پرواہ نہ کرکے آتم گیان کے حصول میں لگا رہتا ہے ۔ وہ گیانی ہے ۔ اور وہی موکھش کا ادھکاری ہے ۔ ایسے مہاتما پرش کی موت نہیں ہوتی جس کی موت ہوتی ہے ۔ وہ اس کا جسم ہے ۔ جیسے وہ اپنا آتما (اپنا آپ) نہیں سمجھتا جسم تو مٹی ۔ پانی ۔ ہوا ۔ آگ اور آکاش وغیرہ سے بنا ہے ۔ آتما مٹی یا پانی یا آگ سے نہیں بنا ہے ۔ جس مٹی کو پیروں تلے روندتے ہوئے ہم چلتے ہیں ۔ اور جو پانی ۔ آگ ۔ آکاش ۔ ہوا ہم ہر روز کام میں لاتے ہیں ۔ وہی مٹی ۔ پانی ۔ آگ ۔ آکاش (خلا) اور ہوا اس جسم میں ہے ۔ انہیں کا یہ جسم بنا ہے ۔ یہی پانچ تتو مل کر جسم بن جاتے ہیں ۔ جیسے وہ الگ الگ پانچ تتو ہیں ۔ ویسے ہی ملے ہوئے بھی ہیں ۔ اگر ان کے الگ الگ رہتے ہمیں اُن کی پرواہ نہیں ۔ تو ان کے ایک جگہ میں ایک شکل بنتے ہی ہم ان کی پرواہ کیوں کرتے ہیں ؟ یہ جسم ہی ہم نہیں ہیں ۔ اس بات کا گیان نہ رہنے سے ہم اپنے جسم کو ہی آتما سمجھتے ہوئے اپنے آپ (آتما) کو بھول جاتے ہیں ۔ سچی بات بھول کر جھوٹی گلے لگا لیتے ہیں ۔ آتما جو ستیہ (برحق) ہے ۔ وہ بھول جاتا ہے ۔ اور جسم جو متھیا (فانی) ہے ۔ اس کو آتما مان لیا جاتا ہے ۔ مگر سچ آخر سچ ہے ۔ اور جھوٹ جھوٹ بقول سو گز جھوٹے ٹانکا اوڑک سچ رہی ۔ جو چیز سچ ہے ۔ وہی سدا رہتی ہے ۔ اور جو جھوٹ ہے ۔ اس کے پاؤں نہیں ۔ وہ نہیں ہی ہے بھگوان کہتے ہیں ۔

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ॥

उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्वदर्शिभिः ॥१६॥

اردو میں

نا استو وِدیہ تے بھاوو۔ نا ابھاوو وِدیہ نے ستا۔ ابھیورپی۔ درشٹو۔ انت۔ استیہ اس تتو درشی بھی (۱۶)

ترجمہ

است (متھیا یا جھوٹ) کی تو ہستی ہی نہیں ہے۔ اور ستیہ (وستو) کا ابھاو نہیں ہے (یعنی ست ترکال میں ایک رس رہتا ہے) تتو گیانی مہاتماؤں نے ان دونو کی یہی اصلیت دیکھ لی ہے (۱۶)

دوہا

ست وستو قائم رہے اور است مٹ جائے ست پُرشوں نے تتو یہ کھول دیا سمجھائے (۱۶)

تشریح

گیانی پُرشوں نے اچھی طرح وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ جو چیز است ہے حقیقت میں نہیں ہے۔ وہ نہیں ہے اور جو ست ہے۔ حقیقت میں ہے۔ اس کا کبھی ناش نہیں ہو سکتا۔ پس جو چیز سچ مچ ہے۔ وہ سدا رہیگی۔ اور جو چیز نہیں ہے۔ وہ نہیں ہی ہے۔ یہ جسم است ہے۔ حقیقت میں نہیں ہے۔ اس لئے یہ فانی ہے اور آتما ست ہے۔ حقیقت میں ہے۔ اس لئے اس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ غلطی سے یہ جسم سچا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اصل میں سچا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ اصل میں حقیقی ہوتا۔ تو سدا بنا رہتا۔ اور اسی طرح گرمی۔ سردی اور سکھ دُکھ وغیرہ بھی است ہیں۔ کیونکہ سدا رُوپ بدلتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ صرف آتما ہی ستیہ ہے۔ کیونکہ اوناشی ہے۔ باقی جو کچھ ہے۔ وہ است ہے اور فانی ہے

جیسے مٹی ستیہ ہے اور اس کے برتن است ہیں۔ ویسے ہی یہ آتما ستیہ ہے۔ اور اس کے اجسام۔ سکھ دُکھ وغیرہ استیہ ہیں۔ یہ تتو حقیقت شناس آتم گیانیوں نے جانا ہے۔ تو بھی اُن گیانیوں کے انوبھو کا آشرہ لے کر شوک۔ موہ کو چھوڑ دے اور سردی۔ گرمی سکھ۔ دُکھ کے وکار جو آنے جانے والے ہیں۔ ان کو متھیا (است) جان کر برداشت کر اور ست وستو جو آتما ہے۔ اس کو جاننے کی کوشش کر۔

تتو درشی بمعنی حقیقت شناس۔ تت نام سرب برہم کا ہے۔ اس برہم کے بھاو ارتھات برہم کے یتھارتھ سوروپ کو تتو (تت۔ تو) کہتے ہیں۔ اس تتو کو برہم کے سوروپ کو جو دیکھتے ہیں۔ وہ تتو درشی ہیں

अविनाशि तु तद्विद्धि येन सर्वमिदं ततम् ।

विनाशमव्ययस्यास्य न कश्चित्कर्तुमर्हति ॥२७॥

اُردو میں

اَوِناشی تُو تد وِدھی۔ ییَن۔ سَروم۔ اِدم تتم وِناشم اویہ اسیہ۔ اسیہ نہ کشچت کرتُم اَرہتی (۱۷)

ترجمہ

ہے ارجن! جس سے یہ سارا جگت بھر رہا ہے۔ اُسے تو اوناشی (ناش رہت) جان۔ اُس اوناشی کا کوئی ناش نہیں کر سکتا ہے (۱۷)

دوہا

جان اوناشی تو اُسے تنا یہ جس نے جال اُس اوناشی کا نہیں ناش ہوت ترکال (۱۷)

تشریح ہے ارجن - جو اس سارے برہمانڈ میں چھایا ہوا ہے - اور جس نے یہ سارا جال تنا ہوا ہے - وہ آتم سروپ برہم ہے وہ برہم ہی ست اوناشی ہے - کبھی گھٹتا بڑھتا نہیں ہے - کسی چیز کی کمی ہو جانے سے وہ کم نہیں ہوتا - کیونکہ اس کی اپنی کوئی چیز ہی نہیں ہے - اور نہ اس اوناشی برہم کا کوئی ناش ہی کر سکتا ہے - انسان کی تو بات ہی کیا ہے - خود ایشور پرماتما بھی اس آتما کا ناش نہیں کر سکتا - کیونکہ آتما ہی سویم برہم ہے - نشٹ نہ ہونا جس کا سوبھاؤ ہے - وہ اوناشی ہے جیسے مکڑی اپنے گرد جالا تن لیتی ہے - اسی طرح جس نے اپنے گرد یہ جسم وغیرہ کا جال تنا ہوا ہے - وہ تننے والا آتما اوناشی ہے - یا جس سے یہ جسم زندہ ہے - جو جسموں کے اندر رہتا ہے - وہ اوناشی ہے - کوئی ایسی طاقت نہیں - جو آتما کا ناش کر سکے - یہ تینوں زمانوں میں یکساں رہتا ہے - یہاں آتما سے مراد جیو آتما اور پرماتما دونو ہیں -

اس کو تو اوناشی جان - کس کو ؟ جس ست سروپ برہم سے یہ آکاش سمیت سارا وشو آکاش کے ذریعے گھٹ کی مانند ویاپت ہے - یعنی جس طرح آکاش گھٹ کے اندر باہر سب طرف ویاپت ہے - ویسے ہی یہ آتما اجسام کے اندر باہر سب طرف ویاپت ہے (شنکر آچاریہ) اوّیہ - جس میں سے کچھ ویہ (خرچ) نہ ہو سکے - اس کا نام اوّیہ ہے - آتما کبھی گھٹتا بڑھتا نہیں - اس لئے اوّیہ کہلاتا ہے -

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ॥
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत ॥ १८ ॥

اردو میں

انت ونت اِمے دیہا نتیسیئہ - اوکتا - شریرنی اناشنو - اپرمئے اسیہ - تسمات - یدھ اسو بھارت (۱۸)

ترجمہ اوناشی - کسی سے پیدا نہ ہونے والے - نتیہ سروپ - آتما کے یہ سب شریر ناشوان کہے گئے ہیں - اس لئے ہے بھارت تو یدھ کر (۱۸)

دوہا

اوناشی یہ جیو ہے نتیہ رہت پرمان !! - ناشی کیول دیہہ ہے یدھ کرو بلوان (۱۸)

تشریح آتما جسم میں رہنے والا اور جسم ...... اس کے رہنے کا استھان (گھر) ہے - آتما نراکار اور نروکار ہے - اور سدا ایک رس رہتا ہے - وہ سوکھشم سے سوکھشم ہونے کی وجہ سے بدھی وغیرہ سے بھی جانا نہیں جا سکتا - مگر یہ جسم فانی ہے اور ناش ہوتا اور پیدا ہوتا رہتا ہے - مطلب یہ کہ اصل چیز آتما ہے - جو کبھی ناش نہیں ہوتا - مگر اس کا مکان (جسم) ناپائیدار ہے - تب اس میں افسوس کرنے کی کیا بات ہے - کیونکہ پرانا مکان جب ٹوٹ پھوٹ جائے گا - تو اس مکان میں رہنے والا آتما نئے مکان میں جا رہے گا - اس لئے ارجن ! تیرا شوک کرنا فضول ہے - امید ہے - اب تو اصل اور نقل کو سمجھ گیا ہوگا - اور تجھے آتما کے اوناشی ہونے کا گیان ہو گیا ہوگا - اور تو یہ بھی سمجھ گیا ہوگا - کہ یہ اجسام اصل میں کچھ چیز نہیں ہیں - اصل چیز آتما ہے - اس لئے اب سب فکر اور شوک چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہو اور یدھ کر

آتما نہ کسی سے مرتا ہے اور نہ کسی کو مارتا ہے

بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! تو اپنے من میں یہ سمجھے بیٹھا ہے۔ کہ بھیشم وغیرہ بزرگوں کو مارنے والا میں ہوں گا۔ اور ان کے مارنے کا پاپ مجھے لگے گا۔ مگر تیرا یہ خیال باطل ہے۔ کیونکہ

य एनं वेत्ति हन्तारं यश्चैनं मन्यते हतम् ॥
उभौ तौ न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते ॥ १९

اردو میں

یا اینم ویتی ہنتارم۔ یش چینم منیہ تے ہتم اُبھؤ تَو نہ وِجانیتو۔ نایم ہنتی نہ ہنیہ تے (۱۹)

ترجمہ جو اس آتما کو مارنے والا سمجھتا ہے۔ اور جو اس کو مرا ہوا مانتا ہے وہ دونو ہی اگیانی ہیں۔ آتما نہ تو کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی سے مارا جاتا ہے مطلب یہ کہ جو شریر کے مٹنے سے آتما کو "میں مارنے والا ہوں یا" میں مرتا ہوں اس طرح جانتے ہیں۔ وہ دونو ہی آتما کے سوروپ کو نہیں جانتے۔ کیونکہ یہ آتما وکار رہت ہونے سے نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ کسی سے مارا جاتا ہے آتما نہ کرتا ہے اور نہ کرم (شنکر آچاریہ)

دوہا

مارن والا جو کہیں اتھوا مرنے یوگیہ اگیانی ہیں جیو یہ مرے نہ مرنے یوگیہ (۱۹)

تشریح جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ آتما اس آتما کو مارنے والا ہے۔ یا یہ آتما اس آتما سے مارا گیا ہے۔ وہ دونو ہی کچھ نہیں جانتے۔ یا جو جسم کے ناش کو ہی مرا ہوا یا مارا ہوا سمجھتا ہے۔ وہ اگیانی ہے۔ آتما کے حقیقی سروپ کو نہیں جانتا۔ (۲) جیسے لوہے کا گولا آگ کے تعلق سے جلانے والا بنتا ہے نہ کہ خود۔ اسی طرح وشیوں وغیرہ کے تعلق سے آتما (مرنے جینے وغیرہ کرموں) کا قائل ہوتا ہے۔ نہ کہ بذاتِ خود۔ اس لئے مرنا جینا وشیوں کا دھرم ہے۔ نہ کہ آتما کا۔ جسم وغیرہ وکاروں کے ساتھ تعلق ہونے سے ہی یہ مرتا یا پیدا ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اصل میں نہ یہ مرتا ہے۔ نہ پیدا ہوتا ہے۔ آتما میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ (نیل کنٹھ)

न जायते म्रियते वा कदाचिन्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः ॥
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ २० ॥

اردو میں

نہ جایتے۔ مری آتے وا۔ کداچن نایم بھوتوا۔ بھویتا۔ وا۔ نہ بھویاہ + اجہ۔ نتیہ۔ شاشوتو۔ ایم۔ پُرانو۔ نہ ہنیہ تے ہنیہ مانے شریرے (۲۰)

ترجمہ یہ آتما کسی کال میں نہ تو پیدا ہوتا ہے اور نہ (کبھی) مرتا ہے۔ اور نہ آتما (پیدا) ہو کر (مرتا اور مرکر) پھر (پیدا) ہونے والا ہے۔ کیونکہ یہ اجنما (جنم رہت) نتیہ (ابدی) شاشوت (کم نہ ہونے والا) اور پُرانا (قدیم) ہے۔ جسم کے ناش ہونے پر اس کا ناش نہیں ہوتا ہے (۲۰)

دوہا

جیو مرے جنمے نہیں۔ نتیہ شدھ اوناش مر جانے پر دیہہ کے ہوت نہ اس کا ناش (۲۰)

تشریح پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ پورا ہونا۔ گھٹنے لگنا اور پھر نشٹ ہو جانا وغیرہ دھرم جسم کے ہیں، آتما کے نہیں۔ آتما تو جیسا ہے۔ سدا ویسا ہی رہتا ہے۔ جسمانی تبدیلیوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ تینوں کال میں اجنما ہے اور سدا ایک حالت میں رہتا ہے۔ اس لئے شاشوت اور نتیہ کہا ہے۔ جب یہ بات ہے تب :۔

वेदाविनाशिनं नित्यं य एनमजमव्ययम् ॥
कथं स पुरुषः पार्थ कं घातयति हन्ति कम् ॥ २१ ॥

اردو میں

ویدا اوناشی۔ نم۔ نتیم یا۔ اینم۔ اجم۔ اویہ ام کتھم سا۔ پُرشاہا۔ پارتھ۔ کم۔ گھاتیتی۔ ہنتی کم (۲۱)

ترجمہ ہے پارتھ! جو شخص اس آتما کو ناش رہت نتیہ (سدا رہنے والا) اجنما (جنم نہ لینے والا) اور اویہ (نراکار) جانتا ہے۔ وہ پُرش کیسے کسی کو مار یا مروا سکتا ہے؟ ارتھات آتما کسی کو کسی طرح بھی (تین کال میں بھی) مارنے یا مر جانے والا نہیں ہو سکتا (۲۱)

دوہا

جو جانت ہے آتما نتیہ۔ امر۔ اوناش کس سے مرے مارے کسے؟ پارتھ وہ اوناش (۲۱)

تشریح ہے ارجن۔ شاید تم سمجھتے ہوگے کہ جسم کے جدا ہونے پر آتما کو کشٹ ضرور ہوتا ہوگا۔ نہیں۔ یہ بات بھی نہیں ہے۔

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ॥
तथा शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥ २२ ॥

اردو میں

واسانسی۔ جیرنانی۔ یتھا۔ وہائے نوانی۔ گرہناتی۔ نرواپرانی۔ تتھا۔ شریرانی۔ وہائے جیرنانی۔ انیانی۔ سنیاتی۔ نوانی دیہی (۲۲)

ترجمہ جیسے انسان پرانے کپڑوں کو اُتار کر دُوسرے نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ویسے ہی یہ جیو آتما پرانے جسموں کو چھوڑ کر دُوسرے نئے جسموں کو اختیار کر لیتا ہے (۲۲)

دوہا

دھارے نئے منش جیوں جیرن وستر تیاگ (۲۲) تیسے دھارے جیو نئے جیرن دیہہ تیاگ (۲۲)

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! آتما کے جسم سے الگ ہونے پر تجھے رنج نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ جسم کو چھوڑنے پر آتما کو اُسی طرح کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ جس طرح انسان پرانے کپڑے اُتار کر پھینک دیتا ہے اور نئے پہن لیتا ہے۔ اور اس میں اُسے کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ ارجن! اس آتما کے بارے میں اور بھی ادبھت بات سُن۔ کہ:۔

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ॥

न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ॥२३॥
अच्छेद्योऽयमदाह्योऽयमक्लेद्योऽशोष्य एव च ॥
नित्यः सर्वगतः स्थाणुरचलोऽयं सनातनः ॥ २४ ॥

اُردو میں

نَینم چھندنتی شسترانی - نَینم دَہتی - پاوکا (۲۳) نہ چَینم کلیدینتی آپو - نہ شوشیتی ماروتا
اَچھیدیو - ایم - آدہیو - ایم - اکلیدیو اشوشیا ایو چا - نتیہ سروگتاہ استھانو - اچلو ایم - سناتنا (۲۴)

ترجمہ اس آتما کو ہتیار نہیں کاٹ سکتے - اور اس کو آگ نہیں جلا سکتی ہے - اور اس کو پانی نہیں بھگو سکتا ہے - اور ہوا نہیں سکھا سکتی ہے (۲۳) یہ آتما کاٹا نہیں جا سکتا - یہ آتما جلایا نہیں جا سکتا - یہ آتما ڈبویا نہیں جا سکتا - یہ آتما سکھایا نہیں جا سکتا - یہ آتما بلاشبہ نتیہ - سروویاپک - اچل - اٹل (اپنی ذات سے قائم) اور سناتن ہے (۲۴)

دوہا

شستر اسے کاٹ نہیں سکے نہ آگ جلائے (۲۳) گیلا کرے نہ جل اسے سکے نہ پون سکھائے
چھیدا جائے نہ جل سکے بھیگ سکے نہ یہ (۲۴) نتیہ - سناتن تھیر - اچل سروگت ہے یہ

تشریح ٹکڑوں میں مادی (کثیف یا مرکب) چیز ہی کاٹی جا سکتی ہے - اور مادی چیز کو ہی آگ جلا سکتی ہے - پانی بھی مادی (مرکب) چیز کو ہی بھگو سکتا ہے - اور ہوا بھی مادی چیز کو ہی سکھا سکتی ہے - مگر آتما مادی - کثیف - مرکب یا اعضا والی چیز نہیں ہے - بلکہ مفرد اور سوکشم ہے - اس میں کسی اور چیز کے سمانے یا داخل ہونے کو جگہ ہی نہیں ہے - اس لئے ہتھیار - آگ - پانی وغیرہ اس میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں؟ جب ہتھیار وغیرہ اسے چھو ہی نہیں سکتے - تب یہ کیسے کاٹا - جلایا یا سکھایا جا سکتا ہے؟ آتما نتیہ ہے - کسی سے بنا نہیں اور کسی نے بنایا نہیں - سروگت ہے - سب جگہ موجود اور سب جگہ جا سکتا ہے - سب مادی چیزوں میں سما سکتا ہے - ایک رس رہتا ہے - نئے نئے جسم اختیار کر سکتا ہے - اچل ہے - اڈول ہے - اسے کوئی بھلا کیسے نشٹ کر سکتا ہے؟ چونکہ یہ آتما اندریوں سے پرے اور وکار سے رہت ہے - اس لئے اسے ایسا سمجھ کر تجھے شوک نہیں کرنا چاہیئے (مگر آتما کا گیان ہونا بہت کٹھن ہے - سہج میں سمجھ میں آنے والا نہیں ہے - اس لئے بار بار لفظوں کا ہیر پھیر کر کے بھگوان اس تتو کا نروپن کرتے ہیں - یہ سوچ کر کہ کسی طرح مشکل سے جاننے یوگیہ آتم تتو سنساری پرش کے بدھی گوچر ہو کر سنسار کی نورتی کا کارن ہو - (شنکر آچاریہ)

अव्यक्तोऽयमचिन्त्योऽयमविकार्योऽयमुच्यते ॥
तस्मादेवं विदित्वैनं नानुशोचितुमर्हसि ॥ २५ ॥

اردو میں

اویکتو - ایم - اچنتیو - ایم - اوکاریہ - ایم اُچیتے - تسماد - ایوم - ودتوینم - نہ انوشوچیتم ارہسی (۲۵)

ترجمہ یہ آتما اویکت (اندریوں کے وشے سے پرے) اور یہ آتما اچنتیہ (من کے وشے سے پرے) (غور و فکر سے بالاتر) اور یہ آتما اوکار رہت (نہ بدلنے والا) ... کہا جاتا ہے ... [illegible] ... ٹھیک نہیں ہے (۲۵)

دوہا

اپرگٹ اور اُچنتیہ ہے کہت اسے اُوکار ایسا اس کو جان کر تیاگو شوک اپار (۲۵)

تشریح آتما کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اس لئے آنکھ وغیرہ اندریاں اُسے دیکھ نہیں سکتیں۔ وہ غور و فکر (من کی ورتّیا) سے بھی بالاتر ہے اس لئے اس کی صورت بھی دھیان میں نہیں آتی۔ جو چیز اندریوں سے جانی جا سکتی ہے اسی کا دھیان انسان کر سکتا ہے۔ آتما وکار رہت ہے۔ یعنی ایک رس ہے۔ مفرد ہے۔ اس کے حصے (ٹکڑے) نہیں ہو سکتے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اے ارجن! تو آتما کو ایسا نتیہ۔ سروویاپک۔ اٹل۔ اچل۔ سناتن۔ اَدیکت۔ اچنتیہ اور وکار رہت سمجھ کر شوک کو چھوڑ دے۔ اور یہ بھی مت خیال کر۔ کہ تُو ان (بھیشم وغیرہ) کو مارنے والا ہے یا وہ تیرے ذریعے مارے گئے ہیں۔ یہاں تک بھگوان نے بتلایا۔ کہ آتم گیانیوں کے نکتہ خیال سے رنج کرنا ٹھیک نہیں مگر جو آتم گیانی نہیں ہیں۔ اور آتما پیدا ہوتا مرتا ہے۔ ایسا مانتے ہیں۔ ان کے لئے بھی رنج کرنا ٹھیک نہیں۔ ایسا بھگوان آگے کہتے ہیں۔

अथ चैनं नित्यजातं नित्यं वा मन्यसे मृतम् ॥
तथापि त्वं महाबाहो नैवं शोचितुमर्हसि ॥२६॥

اردو میں

اَتھ چَینم نتیہ جاتم۔ نِتیم وا منیہ سے مرِتم (۲۶) تتھاپی توَم مہاباہو۔ نیوم۔ شوچِتُم۔ ارہسی

ترجمہ اور اگر تو اس (آتما) کو سدا پیدا ہونے والا اور سدا مرنے والا بھی مانے۔ تو بھی ہے ارجن! تجھے اس طرح رنج نہ کرنا چاہیئے (۲۶)

دوہا

نت جنمے اَرو نت مرے ایسا مانے جو ئے تو بھی اے ارجن تیرا شوک اُچت نہ ہوئے

تشریح اے ارجن! اگر تُو اوِدیا (جہالت) سے اس آتما کو ہی بار بار پیدا ہونے اور مرنے والا مانتا ہے۔ تو بھی تمہارے لئے رنج کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ۔

जातस्य हि ध्रुवो मृत्युर्ध्रुवं जन्म मृतस्य च ॥
तस्मादपरिहार्येऽर्थे न त्वं शोचितुमर्हसि ॥ २७ ॥

اُردو میں

جاتسیہ ہی دُھرُو۔ مرتیُور۔ دُھروم۔ جنم مرتسیہ چا۔ تسماد اپری ہاریو ارتھے۔ نہ توم شوچیتم ارہسی [illegible]

ترجمہ کیونکہ جو پیدا ہوا ہے۔ اس کی موت بھی یقینی ہے اور جو مر گیا ہے۔ اس کی پیدائش بھی یقینی ہے۔ اس لئے اس نہ رُکنے والی بات میں رنج کرنا تیرے لئے مناسب نہیں ہے (۲۷)

دوہا

جو جنمے نشچے مرے [illegible] پیدا ہوگے ایسا اٹل کاریہ [illegible] شوک تمہیں کیوں ہوئے (۲۷)

تشریح اے ارجن! سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ آتما نہ پیدا ہوتا اور نہ مرتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے رنج کرنا عبث ہے لیکن اگر تو اس کو پیدا ہونے والا اور مرنے والا ہی سمجھتا ہے۔ تو بھی تیرے لئے رنج کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ جو پیدا ہوا۔ وہ ضرور ہی مرے گا۔ اب رہی یہ بات کہ جو مر گئے ہیں یا مریں گے وہ پھر جنم لیں گے یا نہ لیں گے چونکہ انہوں نے اپنے پہلے جنم کے کرموں کے بھوگنے کے لئے یہ موجودہ جنم لیا ہے۔ جب ان کے پہلے جنم کے کرموں کا ناش ہو گیا۔ تب وہ مر گئے۔ اب اس جنم میں جو انہوں نے کرم کئے ہیں۔ ان کو وہ بنا پھر جنم لئے نہ بھوگ سکیں گے اور بغیر کرموں کے بھوگے پنڈ نہیں چھوٹے گا۔ اس لئے انہیں ضرور جنم لینا پڑے گا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب تک انسان کرم بندھن میں پڑا رہتا ہے۔ اور جب تک اس کی موکش نہیں ہو لیتی تب تک اُسے بار بار پیدا ہونا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے پیدا ہونا اور مرنا اٹل ہے۔ اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ پھر جو کام ضرور ہونے والا ہے جو کسی طرح سے بھی ٹل نہیں سکتا۔ اس کے لئے رنج کرنے سے کیا حاصل؟ جو ہونا ہے۔ وہ ضرور ہوگا۔ اور جو نہیں ہونا ہے۔ وہ کبھی نہ ہوگا۔ اگر ہونے والی بات ٹل سکتی۔ تو راجہ نل۔ شری رام چندر اور مہاراج یدھشٹر کو کیوں اتنا دُکھ ہوتا؟ بس ہونی اٹل ہے۔ اس کے لئے رنج مت کر۔

بھگوان کے اتنا سمجھانے بجھانے پر ارجن دل میں کہنے لگا۔ اب میں خوب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ آتما نتیہ ہے۔ اس کا ناش نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں اب آتما کے لئے رنج نہ کروں گا۔ مگر مجھے ان پرتھوی جل۔ اگنی وغیرہ سے بنے ہوئے بھیشم درون وغیرہ کے جسموں کا رنج تو ضرور ہی ستاتا رہے گا۔ ارجن کے من کی بات سمجھ کر بھگوان اسے سمجھاتے ہیں۔ کہ ہے پیارے! سب شریروں (اجسام) میں ایک ہی آتما ہے۔ اور اس آتما کا نہ نام ہے۔ اور نہ رُوپ ہے۔ جب آتما جسم میں آتا ہے۔ تب جسم کا نام اور رُوپ ہوتا ہے۔ جسم کو ہی چچا۔ بھائی گورو اور سالا وغیرہ کہتے ہیں۔ آتما کا نہ کوئی چچا نہ بھائی نہ سالا اور نہ گورو ہے۔ ارجن یدھشٹر وغیرہ نام بھی جسم کے ہیں۔ ان جسموں کے لئے تو رنج مت کر۔ کیونکہ

अव्यक्तादीनि भूतानि व्यक्तमध्यानि भारत ॥
अव्यक्तनिधनान्येवतत्र का परिदेवना॥ २८॥

اردو میں

اَویکتا دینی۔ بھوتانی۔ ویکت۔ مدھیانی بھارت۔ اَویکت ندھنانی۔ ایو۔ تتر کا۔ پری دیونا (۲۸)

ترجمہ ہے بھارت (ارجن)! سارے پرانی جنم سے پہلے بنا جسم کے اور مرنے کے بعد بھی بنا جسم والے ہی ہیں۔ صرف درمیانی حالت میں ہی جسم والے معلوم ہوتے ہیں۔ پھر اس بارے میں چنتا یا رونا دھونا کیسا؟ (۲۸)

دوہا

آدی میں اَویکت تھے۔ انت ویکت نہ ہوئے (۱۸) ورتمان کے ویکت پر تو کیوں پرچھتا دے

تشریح یہ انسانوں کے جسم پنچ مہا بھوتوں (آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک۔ آکاش) سے بنے ہوئے ہیں۔ جو پہلے بے معلوم تھے۔ اور آخر میں بھی اپنے ... عنصروں میں مل جائیں گے۔ صرف پیدا ہونے و مرنے

کے درمیان ہی نظر آتے ہیں۔ ایسے فانی اجسام کے لئے رنج کیوں کرتا ہے؟ غیب سے آیا۔ اور پھر غیب میں مل گیا نہ وہ تیرا ہے۔ اور نہ تو اس کا۔ پھر عبث رونا دھونا کیسا؟ (مہابھارت استری پرب ۲ - ۱۳)

پیدائی جنم لینے سے پہلے کہاں تھے؟ یہ معلوم نہیں۔ مرنے کے بعد کہاں جائیں گے؟ یہ بھی معلوم نہیں۔ صرف درمیانی حالت معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ جنم کے پہلے کیا تھا۔ اور مرنے کے بعد کیا ہونے والا ہے تب اس درمیانی حالت میں تم شوک کس بات کا کرتے ہو؟ مگر اس میں تمہارا بھی قصور نہیں۔ کیونکہ حقیقت میں آتما کا گیان بہت کٹھن ہے۔ سب کوئی اسے نہیں جان سکتے۔ اس آتما کو تو کوئی خوش قسمت انسان ہی جان سکتا ہے۔

आश्चर्यवत्पश्यति कश्चिदेनमाश्चर्यवद्वदति तथैव चान्य॥
आश्चर्यवच्चैनमन्यः शृणोति श्रुत्वाऽप्येनं वेद न चैव कश्चित् ॥२६॥

اردو میں

آشچریہ وت پشیتی۔ کشچدانیم آشچریہ وت ودتی۔ تتھیو چا انیا!
آشچریہ وت چا اینم انیہ شرنوتی۔ شرتوا۔ اپی اینم ویدنہ چا ایو کشچت (۲۹)

ترجمہ کوئی مہاتما اس آتما کو آشچریہ (حیرت) کی مانند دیکھتا ہے۔ اور ویسے ہی دوسرا کوئی مہاتما۔ آشچریہ (حیرت) کی مانند اس کے تتو (اصلیت) کو کہتا ہے۔ اور دوسرا کوئی ادھیکاری اس آتما کو آشچریہ (حیرت) کی مانند سنتا ہے اور کوئی کوئی سن کر بھی اس آتما کو نہیں جانتا (۲۹)

دوہا

اچرج سم دیکھت کوؤ۔ اچرج سم بتلائے　　اچرج سم کوؤ سنے سن کر بھید نہ پائے (۲۹)

تشریح ہے ارجن! اس آتما کے متعلق اپدیش دینے والے بہت ہیں۔ جو ایک عجوبہ کے طور پر آتما کا ذکر کرتے ہیں۔ اور سننے والے بھی اسے ایک عجوبہ سمجھ کر سنتے ہیں۔ لیکن ان مادی آنکھوں سے آتما دیکھا یا سنا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس آتما کا حقیقی اپدیش دینے والے شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ مگر وہ مہاتما ایسے ہوتے ہیں جنھوں نے آتم گیان کا انوبھو کیا ہوتا ہے۔ چونکہ آتما ان مادی آنکھوں یا کانوں سے دیکھا یا سنا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس کو آتم گیان کے ذریعے جاننا چاہیئے۔ اور اس کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ (۱) پہلے جو نہ دیکھا گیا ہو اور اچانک دکھائی دیا ہو۔ اس ادبھت پدارتھ کا نام آشچریہ ہے۔ اور اس کی مانند چیز کا نام آشچریہ وت ہے۔ اس طرح آشچریہ کی مانند اس آتما کو کوئی مہاپرش ہی جان سکتا ہے۔ اور کوئی ایک مہاتما ہی اس کو آشچریہ کی مانند سنتا ہے۔ اور کوئی اس آتما کو سن کر اور دیکھ کر اور کہہ کر بھی نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ آتما کو جاننے والا ہزاروں لاکھوں میں سے کوئی ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وہ مہاتما دھنیہ ہے (شنکر آچاریہ)

بھگوان نے اس ادھیاے کے گیارھویں شلوک سے آتما (اناتما جسم) کا اپدیش دیا۔ اب اس تیسویں شلوک میں سارے اپدیش کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔

देही नित्यमवध्योऽयं देहे सर्वस्य भारत।

तस्मात्सर्वाणि भूतानि न त्वं शोचितुमर्हसि ॥३०॥

اردو میں

دیہی نِتیم اَبدھیو ایم ۔ دیہے سروسیہ بھارت ۔ تسمات سروانی ۔ بھوتانی ۔ نہ توم شوچیتم ارہسی (۳۰)

ترجمہ ہے ارجن ! سب اجسام میں رہنے والا یہ آتما نِتیہ (ازلی و ابدی) ہے ۔ اس کا کوئی بدھ (ناش) نہیں کر سکتا ۔ اس لیے کسی بھی پرانی کے لئے تمہیں شوک (رنج) نہ کرنا چاہیئے ۔ (۳۰)

دوہا

دیہی سدا اَبدھیہ ہے سب دیہوں میں بھارت ۔ یہ گیہ نہیں ہونا تجھے دیہہ ناش پہ آرت

تشریح آتما سب جسموں میں ابدھیہ ہے ۔ مارا نہیں جا سکتا ۔ اس لئے آتما کے لئے رنج کرنا فضول ہے ۔ اور اجسام سب کے فانی ہیں ۔ اس لئے ایک نہ ایک دن ضرور ان کا ناش ہوگا ۔ پس ان کے لئے رنج کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اس لئے اے ارجن ! ہر حالت میں سب رنج والم چھوڑ کر یُدھ کرنا ہی تیرا فرض ہے

ارجن نے کہا ۔ مہاراج ! آتما ابدی اور غیر فانی ہے ۔ یہ مر نہیں سکتا ۔ اور ہمارے اجسام ناشوان (فانی) ہیں بیرہ نہیں سکتے ۔ اس لئے ان دونو کے لئے تو آپ کے اُپدیش کے مطابق رنج نہ کرنا چاہیئے ۔ مگر دنیوی طور پر تو اپنے بزرگوں سے جنگ کرنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا ۔ اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ؟

کھشاتر دھرم کا اُپدیش کر کے شری بھگوان ارجن کے اس بھرم کو بھی دور کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकम्पितुमर्हसि ॥
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥३१॥

اردو میں

سودھرم اَپی چاویکھشیہ نہ وِکمپتم ارہسی ۔ دھرمیادھی یُدھاچ چھرے ۔ او اینیت کھشتریسیہ نہ ودیہ تے

ترجمہ اپنے دھرم کو دیکھ کر بھی تجھے یُدھ سے پیچھے نہ ہٹنا چاہیئے کیونکہ کشتریوں کے لئے دھرم یُدھ سے بڑھ کر دوسرا کوئی کلیان کاری کرتویہ (اچھا کام) نہیں ہے (۳۱)

دوہا

تیرے دھرم انوسار بھی شوک اُچت نہ ہوئی ۔ دھرم یُدھ سم ہے نہیں کھشتری شُبھ کر کوئی (۳۱)

تشریح پہلے ادھیائے میں ارجن نے کہا تھا ۔ کہ اپنے ہی بھائی بندوں اور رشتہ داروں کو یُدھ میں مارنے کی نسبت بھیک مانگ کر کھا لینا اچھا ہے ۔ بھگوان نے پہلے تو آتم گیان کے اُپدیش سے ارجن کے اس بھرم کو دور کیا اب کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! تمہاری ان باتوں سے کہ بھیشم وغیرہ کو ترلوکی کے راجیہ کے لئے بھی نہیں مار سکتا" معلوم ہوتا ہے کہ تم موہ میں پڑ کر اپنے کھشاتر دھرم (سوبھاک دھرم) کو بھی بھول گئے ہو ۔ دھرم یُدھ کرنا کھشتریوں کا پرم دھرم ہے ۔ اس لئے اپنے کھشاتر دھرم کا خیال کر کے بھی تم کو لڑائی سے منہ نہ موڑنا چاہیئے ۔

ہے ارجن ! کھشاتر دھرم تمہارا سوبھاوک دھرم ہے ۔ اس لئے دشمنوں کے ناش کرنے اور پرتھوی کے پالن کرنے کے لئے یُدھ کرنا تمہارا فرض منصبی [illegible] تجھے [illegible] چاہیئے کیونکہ اس کے سوا تیرے لئے کلیان کا

دوسرا مارگ نہیں ہے۔

دھرم یدھ کرنے سے کھشتری کو کیا پھل ملتا ہے۔ اس بارے میں بھگوان کہتے ہیں۔

यद्दच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ॥
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥ ३२ ॥

اردو میں

یدِ رچھیا ۔ چوپ پنّم ۔ سوَرگ دوارم ۔ اَپاورِتم سُکھنا کھشتریا پارتھ ! لبھنتے یدھم ایدرشم (۳۲)

ترجمہ

ہے پارتھ ! وہ کھشتری بڑے خوش قسمت ہیں ۔ جو کھلے ہوئے سوَرگ دوار کے طور پر اپنے آپ حاصل ہوئے ایسے دھرم یدھ کو پاتے ہیں (۳۲)

دوہا

دھرم یدھ تو ہے کھلا پارتھ سوَرگ دوار ۔ بڑبھاگی کھشتری لہیں ایسو یدھ جھوجھار (۳۲)

تشریح

اے ارجن ! یہ دھرم یدھ تو تیرے لئے گویا سوَرگ کا کھلا ہوا دروازہ ہے ۔ ایسا موقعہ بڑے خوش قسمت کھشتریوں کو ملتا ہے ۔ اسے ہاتھ سے مت دے ۔ کھشتری ہمیشہ دھرم یدھ کے شائق رہتے ہیں ۔ اگر انہیں بنا کوشش ہی ایسا دھرم یدھ کرنے کو مل جائے ۔ تو ان کی خوش قسمتی میں شک ہی کیا ہے ۔ اگر تو اس دھرم یدھ سے منہ موڑے گا ۔ اپنے کھشاتر دھرم کو پورا نہ کرے گا ، تو نتیجہ کیا ہوگا ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ॥
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥ ३३ ॥

اردو میں

اَتھ چیت توَم اِمم دھرمیَم سنگرامم نہ کرشیسی ۔ تتا سودھرم کیرتم ۔ چاہتوا ۔ پاپم اَواپسیسی (۳۳)

ترجمہ

اور اگر تو اس دھرم یدھ کو نہیں کرے گا ۔ تو اپنے (کھشاتر) دھرم کو اور شہرت کو مٹا کر پاپ کو پراپت ہوگا ۔ (پاپ ہی بٹورے گا) (۳۳)

دوہا

دھرم روپ یہ یدھ تو یدی کرے گا ناہیں تج کرتویہ اَرو کیرتی کیول پاپ کماہیں (۳۳)

تشریح

ہے ارجن ! صرف اتنا ہی نہیں ۔ کہ تو اپنے دھرم سے گر جاوے گا ۔ اور تیری شہرت کو بٹہ لگے گا ۔ بلکہ اس کا نتیجہ اور بھی خراب ہوگا ۔ سُن ۔

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम् ॥
संभावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥ ३४ ॥

اردو میں

اکیرتم چاپی ۔ بھوتانی کتھئیشینتی تے اَویّیام سمبھاوِتسیہ چاکیرتی مرناداتی رچیہ تے (۳۴)

ترجمہ

اور سب لوگ بہت عرصہ تک (ہمیشہ) رہنے والی تیری بدنامی کو کہیں گے - اور تمہارا نام سدا کے لئے بدنام ہو جاوے گا - اور وہ بدنامی معزز آدمی کے لئے موت سے بھی بڑھ کر دُکھدائی ہوتی ہے (۳۴)

دوہا

نندا تیری کریں گے جگ نرناری جوئے (۳۴) مانیہ پُرش کو مرن سم دُکھ نندا سے ہوئے

تشریح

مطلب یہ کہ اپنے کھشاتر دھرم انوسار اگر تم یدھ نہ کرو گے - تو دھرم اور کیرتی (ناموری) دونوں سے ہاتھ دھوکر پاپ کے بھاگی بنو گے۔ سب لوگ تمہاری ایسی نندا (مذمت) کرینگے جس کی کوئی حد نہیں اور بھلے آدمی کے لئے بدنامی اُٹھانے کی نسبت مرجانا ہی اچھا ہے۔

भयाद्रणादुपरतं मंस्यन्ते त्वां महारथाः॥
येषां च त्वं बहुमतो भूत्वा यास्यसि लाघवम्॥ ३५॥

اُردو میں

بھیاد رناد اُپرتم منسئنتے توام مہارتھا (۳۵) یے شان چا توم بہو متو بھوتوا - یاسیہ سی لاگھوم

ترجمہ

مہارتھی لوگ سمجھیں گے - کہ ارجن ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ گیا - جن لوگوں کے دلوں میں آج تمہاری عزّت ہے - انہیں کی نظروں سے تم گر جاؤ گے (۳۵)

دوہا

بھے کر کے رن تج گیو - سبھی کہیں گے بیر (۳۵) ان کی درشٹی میں سدا گِر جاؤ گے دھیر

تشریح

اے ارجن! اگر تو جنگ نہ کرے گا - تو لوگ یہی کہیں گے - کہ ارجن ڈر کر میدان جنگ سے بھاگ گیا - یہ نہ کہیں گے کہ اپنے رشتہ داروں اور بھیشم وغیرہ بزرگوں پر ہتھیار چلانا اور ہنسا کرنا پاپ سمجھ کر ہٹ گیا - اگر تو یہ کہے - کہ وہ کہتے رہیں - ان کے کہنے سے اپنا کیا بگڑتا ہے - اس کے لئے شری بھگوان کہتے ہیں - کہ جن یودھاؤں کی نظروں میں تُو اس وقت بڑا شور بیر اور دلاور سمجھا جاتا ہے - وہ تجھے کائر بُزدل اور نکما سمجھ کر تیری ہتک کیا کرینگے - اور اس سے تیری ہُبکی ہوگی - معزز آدمیوں کے لئے اس طرح کی بدنامی موت سے بھی بڑھ کر دکھدائی ہوتی ہے - یہی نہیں - بلکہ

अवाच्य वादांश्च बहून् वदिष्यन्ति तवाहिताः॥
निन्दन्तस्तव सामर्थ्यं ततो दुःखतरं नु किम्॥ ३६॥

اردو میں

اَواچیا وادنشچ - بہون وَدِشئنتی تو آہتا (۳۶) نندن تس تو سامر تھیئم - تتو - دُکھترم نو کم

ترجمہ

تمہارے دُشمن (دریودھن وغیرہ) تمہاری مردانگی کی نندا کرتے ہوئے (تمہیں نامرد اور ڈرپوک بتلاتے ہوئے) تمہارے لئے ایسی ایسی نامناسب باتیں کہیں گے - جو کسی طرح بھی نہ کہنی چاہئیں - (طعنے مارینگے اور طرح طرح کی الٹی سیدھی باتیں سنا دینگے) اس سے بڑھ کر تیرے لئے اور کیا دُکھ ہوگا (۳۶)

دوہا

شترو جن نندا کریں۔ بہ لیں شبد کٹھور (۳۶) اس سے ادھک تیرے لئے کیا ہوگا دکھ اور؟

تشریح جب تیرے دشمن دریودھن کرن وغیرہ تجھے ہیچ سمجھیں گے۔ تو نہ کہنے لائق بات بھی تیرے منہ پر کہیں گے وہ کہیں گے کہ ارجن۔ ہیچ۔ بزدل اور نامرد ہے۔ اس لئے جنگ سے بھاگ گیا۔ وہ تیرے سورما بھاو کو نہ مانیں گے۔ اور نہ تیرے دیا بھاو کی ہی کچھ قدر کرینگے۔ پس بھیشم۔ درون وغیرہ کو مارنے سے جو دکھ تجھے ہوگا۔ وہ اس بدنامی کے دکھ کے سامنے کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ دشمن جس آدمی کی نندا کریں طعنے ماریں اور طرح طرح کی نامناسب باتیں کہیں۔ اس کے لئے جینے سے مرجانا ہی ہزار درجہ اچھا ہے۔ کیونکہ اس طرح کی بدنامی کے دکھ سے بڑھ کر اور کوئی دکھ ہی نہیں ہے۔

اب تک بھگوان نے یہ تبلایا۔ کہ اگر تو جنگ نہ کرے گا۔ تو تیری بدنامی ہوگی۔ اور اپنے کھشاتر دھرم سے گر کر پاپ کا بھاگی ہوگا۔ لیکن اگر تو کرن وغیرہ کے ساتھ یدھ کرے گا۔ تو تجھے کیا پھل ملے گا۔ یہ بھی سن۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्॥
तस्मादुतिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः॥ ३७॥

اردو میں

ہتو وا پراپسیہ سی سورگم۔ جتوا وا۔ بھوکھشیسے مہیم۔ تسماد اُتشٹھ کونتیے یدھائے کرت نشچیاہ (۳۷)

ترجمہ اگر تو یدھ میں مرگیا۔ تو تجھے سورگ ملے گا۔ اور اگر جیت گیا۔ تو پرتھوی کا راج کرے گا (یدھ کرنے میں دونو طرح سے ہی تمہارا فائدہ ہے) اس لئے اے کنتی کے بیٹے! یدھ کے لئے پکا وچار کرکے اٹھ کھڑا ہو (۳۷)

دوہا

مرجاوے تو سورگ اور جیتے پاوے راج۔ درڑھ نشچے کر کھڑا ہو یدھ ہیت بلراج (۳۷)

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! جنگ کرنے میں تو ہر طرح سے تمہارا کلیان ہی ہے۔ اگر تم دھرم یدھ میں مارے گئے۔ تو سیدھے سورگ کو جاؤ گے۔ کیونکہ تم اپنے دھرم (کرتویہ) کا پالن کرتے ہوئے مروگے۔ اور اگر جیت گئے۔ تو خود مختار ہوکر روئے زمین کا راج کروگے۔ اس لئے اب یہ ارادہ کرکے کہ "یا تو میں دشمن کو جیتونگا یا مرہی جاؤنگا۔ لڑنے کیلئے اٹھ کھڑا ہو۔ عبث کی چنتا مت کر۔ اگر اتنا سمجھانے بجھانے پر بھی تیرے دل سے بھیشم وغیرہ کے مارنے کے پاپ کا بھوت نہیں نکلا۔ تو میری اس دوستانہ نصیحت کو غور سے سن!

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ॥
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि॥ ३८॥

سکھ دکھے سمے کرتوا لابھا لابھو۔ جیا جیو۔ تتو یدھائے یجیسو نیوم پاپم واپسیہ سی (۳۸)

ترجمہ سکھ دکھ۔ لابھ۔ ہانی (نفع و نقصان) اور جے پراجے (فتح و شکست) کو یکساں سمجھ کر یدھ کے لئے تیار ہو۔ اس طرح یدھ کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا (۳۸)

دوہا

سکھ دکھ ہانی لابھ اور جے پراجے سم جان۔ یدھ کرو نہ ہوگا اس میں پاپ نشان

تشریح

بھگوان نے اس ادھیائے کے شلوک ۱۲ سے ۳۰ تک آتم گیان کا اُپدیش دے کر ارجن کے موہ کو دُور کرنے کی کوشش کی۔ پھر شلوک ۳۱ سے ۳۸ تک کھشاتر دھرم کے مطابق ارجن کو اس کے دھرم سے آگاہ کیا۔ اب اخیر میں کہتے ہیں۔ کہ ہے ارجن! اگر تو اب بھی یُدھ میں ان بزرگوں کو مارنے میں پاپ سمجھتا ہے۔ تو یہ تیری صریحاً بھول ہے۔ کیونکہ پاپ اُس وقت لگتا ہے۔ جب کہ انسان راج یا دولت وغیرہ کے لوبھ سے اپنے بھائی بندوں کو مارتا ہے۔ لیکن تو سُکھ دُکھ نفع نقصان اور فتح یا شکست سب کو یکساں سمجھ کر ارتھات ان میں راگ دویش نہ کر کے صرف دھرم (فرض) کا خیال کر کے یُدھ کر۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا۔

ایک گیانی آدمی کو اس کے فرض سے آگاہ کرنے کے لئے اسی قدر اُپدیش کافی تھا۔ لیکن ارجن کا اتنے اپدیش سے موہ دُور نہیں ہوا۔ نہ یُدھ کے لئے تیار نہ ہو کر بدستور اُداس ہی بیٹھا رہا۔ اس لئے بھگوان اب اس کو کرم یوگ کا اُپدیش دے کر اس کی اُداسی کو دُور کرنا چاہتے ہیں

एषा तेऽभिहिता सांख्ये बुद्धिर्योगे त्विमां शृणु ॥
बुद्ध्या युक्तो यया पार्थ कर्मबन्धं प्रहास्यसि ॥ ३९ ॥

اُردو میں

ایشاتے ابھی ہتا سانکھیے۔ بدھریوگے تو ماں شرنو۔ بُدھیا یُکتو یَیا پارتھ۔ کرم بندھم پرہاسیسی (۳۹)

ترجمہ

ہے ارجن! یہاں تک میں نے تجھے آتم گیان (کا اُپدیش) دیا۔ اب کرم یوگ کا گیان سُن جس کو حاصل کر کے تم کرموں کے بندھن کو اچھی طرح سے نشٹ کر سکو گے (۳۹)

دوہا

اے پارتھ! یہ تو کیا تجھے گیان اُپدیش - توڑے بندھن کرم کے جو سُن یوگ اُپدیش (۳۹)

تشریح

جب آتم گیان سے ارجن کا موہ دُور نہ ہوا۔ تو بھگوان نے اسے کرم یوگ کا اُپدیش کرنا شروع کیا۔ کیونکہ گیان نشٹھا کا سادھن کرم یوگ ہی ہے۔ جسے نشکام کرم بھی کہتے ہیں۔ اب اس کا بالتشریح ذکر ہوگا جس سے بڑے بڑے اگیانیوں کا بھی موہ دُور ہو جائے گا۔ اس کرم یوگ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ پھل کی کامنا سے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ بندھن میں ڈالتے ہیں۔ مگر پھل کی کامنا سے آزاد ہو کر نشکام بھاو سے جو کرم کئے جاتے ہیں وہ سنسار کے بندھن کو کاٹتے ہیں۔ دُوسرے لفظوں میں اپنے کرتویہ کرم (دھرم) کو ادا کرتے ہوئے چت کو پرماتما میں لگائے رکھنا اور سُکھ دُکھ نفع و نقصان کا خیال نہ کرنا ہی کرم یوگ ہے۔ کسی پنجابی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ کہ

ہتھ کار وَل۔ چت یار وَل

اس کرم یوگ کی بڑی مہما ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔

नेहाभिक्रमनाशोऽस्ति प्रत्यवायो न विद्यते ॥
स्वल्पमप्यस्य धर्मस्य त्रायते महतो भयात् ॥ ४०

اُردو میں

نیہا ابھی کرم ناشو استی - پرتیہ وایو نہ ودیہ تے - سوالپم اپ اسیہ دھرم اسیہ - ترایتے مہتو بھیات (۱)

ترجمہ اس نشکام کرم یوگ میں آرنبھ (بیج) کا ناش نہیں ہے۔ اس میں (ودھی کے) ٹوٹ جانے کا بھی پاپ نہیں ہے۔ اس دھرم کا تھوڑا سا سادھن بھی بہت بڑے بھئے سے بچاتا ہے (۴۰)

دوہا

پرتیہ وائے کرم ناش نہ کرم اکام ہوں ہو (۴۰) تھوڑا سایہ دھرم بھی ہو بھئے رکھشک ہو

تشریح ہے ارجن! پھل کی کامنا والے (سکام) کرموں میں خواہ دُنیوی ہوں یا دھارمک! جب تک سارے انگ پُورے نہ ہوں۔ تب تک پھل کی پراپتی نہیں ہوتی۔ جیسے کھیتی میں ہل جوتتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں۔ پانی دیتے ہیں۔ اور سینکڑوں طرح کی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں۔ اگر پھل کاٹنے سے پہلے ہی پالا مار جائے۔ پانی کی باڑھ آ جائے یا ضرورت سے زیادہ مینہ برسے یا ٹڈی آ جائے۔ تو سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ویدک کرم کانڈ بھی جب تک ودھی کے مطابق پُورا نہیں کیا جاتا۔ پھل نہیں دے سکتا۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص نے بیٹے کی خواہش سے پُتریشٹی یگیہ شروع کیا۔ جبتک اس کا یگیہ شروع سے آخیر تک ودھی انوسار نروگھن سماپت نہ ہو گا۔ تب تک اُسے پھل کی پراپتی نہ ہو گی۔ اور اگر کوئی وگھن ہو گیا۔ تو پھل تو ملے گا ہی نہیں۔ اُلٹا نقصان ہو گا۔ جس طرح بیماری کی اچھی طرح تشخیص کئے بغیر بھُول سے دوا دی جاوے۔ تو اس سے فایدہ ہونے کی بجائے اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ مریض کی جان تک خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ٹھیک یہی حال کامیہ کرموں (پھل کی خواہش والے کرموں) کا ہے مگر نشکام کرم یا کرم یوگ میں یہ بات نہیں ہے۔ جب پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کیا جاتا ہے۔ تب وہ کسی رکاوٹ کے پڑ جانے پر نہ ہو سکنے یا ادھورا رہ جانے پر بھی عبث نہیں جاتا۔ کیونکہ اس کے تھوڑے سے انوشٹھان کو بھی گھٹ گھٹ کے باسی انتریامی پرماتما بہت مانتے ہیں۔

مطلب یہ کہ اگر نشکام کرم میں کسی قسم کا وگھن پڑ جائے۔ تو بھی اس کے آغاز کا ناش نہیں ہوتا۔ جیسے آج اگر کسی نے نشکام بھاؤ سے کوئی نیک کام شروع کیا۔ دُوسرے دن بیمار پڑ جانے سے وہ اس نیک کام کو جاری نہ رکھ سکا۔ تو اس کا پہلے دن کا کیا ہوا نیک کام عبث نہ جائے گا۔ اگر کچھ دن بیمار رہ کر تندرست رہنے کے بعد وہ پھر اسی نیک کام کو شروع کر دے۔ تو اس کو سارے کام کا پھل ملے گا۔ بیچ میں جو وگھن پڑ گیا تھا۔ اُس کی وجہ سے اُسے ادھورا پھل نہیں ملے گا۔ مطلب یہ کہ کامیہ کرموں میں ہی ودھی کے ٹوٹنے یا پھل کے نہ ملنے کا ڈر رہتا ہے نشکام کرموں میں یہ بات نہیں ہے۔ اس لئے نشکام کرم کی مہما بہت بڑی ہے۔ اور یہ شاہراہ بالکل محفوظ ہے اے ارجن! اس کرم یوگ میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ

व्यवसायात्मिका बुद्धिरेकेह कुरुनन्दन ॥
बहुशाखा ह्यनन्ताश्च बुद्धयोऽव्यवसायिनाम् ॥ ४१ ॥

ویوسایاتمکا بُدھیرایکیہ کُرونندن - بہوشاکھا ہی اننتا آشچ بدھیوا اویوسائینام (۱)

ترجمہ ہے کرو نندن (ارجن!) اس (نشکام کرم یوگ) میں نشچے آتمک بدھی ایک ہی ہے اور اگیانی (کامناوالے) لوگوں کی بدھیاں بہت بھید والی اننت (بے شمار) ہوتی ہیں (۴۱)

دوہا

نِھر بدھی ہے ایک ہی کرو نندن نشکام (۴۱) بہو بھانت بدھی ہوئے کرم جو کریں سکام

تشریح اس نشکام کرم یوگ میں انسان کا منتہائے مقصود ایک ہوتا ہے۔ یعنی ایشور کی پراپتی کے لئے نشکام کرم کرنا۔ کرم یوگی سارے کرم ایشور کے لئے ہی کرتا ہے۔ اس لئے اس کی بدھی ایک نِشچے والی ہوتی ہے کیونکہ ایشور ایک ہے اور ستیہ گیان بھی ایک ہے۔ مگر جن آدمیوں کی بدھی کامیہ (سکام) کرموں میں پھنسی رہتی ہے۔ جن کے دل میں بے شمار کامنائیں اٹھتی رہتی ہیں۔ جو ایک لمحہ میں ایک خواہش کرتے ہیں۔ اور دوسرے لمحہ میں دوسری۔ جن کا من کبھی دھن چاہتا ہے۔ کبھی مکان۔ کبھی مویشی۔ کبھی اولاد وغیرہ۔ ان کی بدھی ان کی بے شمار کامناؤں کی وجہ سے بہت قسم کی اور بھرم میں ڈالنے والی ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جو نشکام کرمی مہاتما ہے۔ اس کی بدھی اڈول ہوتی ہے۔ اور وہ بھلے برے کرم کو فوراً تاڑ لیتی ہے۔ مگر جن کے دلوں میں بڑی بڑی دنیوی خواہشات کی لہریں دوڑا کرتی ہیں۔ ان کی بدھی سچ جھوٹ کی تمیز نہیں کر سکتی۔ وہ کبھی ایک وشے کی طرف دوڑتی ہے۔ اور کبھی دوسرے کی طرف۔ ایسے آدمیوں کا چت ہمیشہ ڈانواں ڈول رہتا ہے۔ اور کیا کرنا چاہیئے۔ کیا نہ کرنا چاہیئے۔ اس بات کا وہ کچھ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ ان کی بے شمار دنیوی خواہشات انہیں بار بار جنم مرن کے چکر میں ڈال کر دکھ دیا کرتی ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں:-

यामिमां पुष्पितां वाचं प्रवदन्त्यविपश्चितः ॥
वेदवादरताः पार्थ नान्यदस्तीति वादिनः ॥ ४२॥
कामात्मानः स्वर्गपरा जन्मकर्मफलप्रदाम् ॥
क्रियाविशेषबहुलां भोगैश्वर्यगतिं प्रति ॥ ४३ ॥
भोगैश्वर्यप्रसक्तानां तयाऽपहृतचेतसाम् ॥
व्यवसायात्मिका बुद्धिः समाधौ न विधीयते ॥ ४४॥

اردو میں

یامِمام پُشپِتام۔ واچم۔ پرَودنتی۔ اَوی پشچِتا (۴۲) وید واد۔ رتا پارتھ۔ نہ انیدستی اِتی وادِنا (۴۲)
کاماتمانا سورگ پرا۔ جنم کرم پھل پردام (۴۳) کریا وِشیش۔ بہولام۔ بھوگ ایشوریہ گتم پرتی (۴۳)
بھوگ ایشوریہ پرسکتانام۔ تیا اپہرت چیتسام (۴۴) ویوسا آتمکا بدھی۔ سمادھو نہ ودھی یتے (۴۴)

علہ۔ ویوساے آتمکا ارتھات نشچے سو بھاو والی بدھی۔ ستھر۔ شانت اڈول بدھی اس کے سوا باقی جو بدھیاں ہیں۔ جن کے پھیلنے سے سنسار اننت اپار ہو جاتا ہے۔ ان اننت بھید والی بدھیوں کا وویک بدھی سے اننت ہو جانے پر سنسار کا بھی انت ہو جاتا ہے۔ (شنکر آچاریہ)

ترجمہ جو لوگ ویدوں کے کرم کانڈ میں ہی پریتی رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے جو کامناؤں یعنی خواہشات سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور سورگ پراپتی کو ہی پرم پرشارتھ مانتے ہیں۔ وہ بے سمجھ (الپ بدھی والے) ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ یگیہ آدی کرموں کے پھل سے جنم ملتا ہے۔ اور ایسے ایسے کرم کرنے سے یہ سکھ اور ایشوریہ (دھن) ملتا ہے۔ حقیقت میں یہ لوگ طرح طرح کی خواہشات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور سورگ کو ہی پرم پرشارتھ مانے بیٹھے ہیں۔ ایسے لوگوں کا چت سدا بھوگ اور سکھ کی کامناؤں میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ اس لئے ان کی بدھی آتما کے ساکھشاتکار میں ستھر نہیں ہوتی۔ یعنی اُن کی سمادھی نہیں لگ سکتی (۴۲ - ۴۳ - ۴۴)

دوہا

مُورکھ جن ہی رہت ہیں ویدواد میں لین (۴۲) کوئی پھل اس سے ادھک مانیں نہ متی ہین
بھوگ ایشوریہ کی چاہ میں ڈوبا جن کا چت (۴۳) چنچل بدھی وہ نہیں ہوت ایکاگر چت
بھوگ ایشوریہ میں مگن ہیں ارجن جو سب کال (۴۴) نشچل بدھی نہ ملے ایسوں کو ترکال

تشریح جو لوگ دُنیوی کاموں یعنی خواہشات میں ہی بندھے رہتے ہیں۔ اور نِشکام بھاو پر نہیں پہنچ سکتے۔ ایسے لوگوں کو مریادا میں رکھنے کے لئے وید نے کامیہ کرم (ایسے کرم جو پھل کی خواہش سے کئے جائیں) بتلائے ہیں اور نتیہ نیمتک کرموں کے بھی کئی طرح کے دُنیوی پھل بتلائے ہیں۔ جو سنسارک بھوگوں میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ وہ وید کے ان سُہاونے بچنوں پر ہی موہت رہتے ہیں۔ وہ اس بات کا وچار نہیں کرتے۔ کہ وید نشکام بھاو سے کرم کرنے کا بھی اُپدیش کرتے ہیں۔ اور نشکام کرموں سے ہی مکتی کا ہونا بتلاتے ہیں۔ ایسے لوگ کئی طرح کی کامناؤں کی پورتی کے لئے طرح طرح کے یگیہ آدی کرم کرتے ہیں۔ جن کا پھل جنم ہوتا ہے۔ یہ برہد آرنیک ۴ - ۴ - ۶ میں لکھا ہے۔ کہ جو کچھ یہ جیو کرتا ہے۔ اس کے پھل کو بھوگ کر اُس لوک سے اس لوک کی طرف پھر آتا ہے۔ کرم کرنے کے لئے اس طرح وہ لوگ طرح طرح کے کامیہ کرم کر کے سکھ اور ایشوریہ پراپت تو کر لیتے ہیں۔ مگر ان کے من کو کبھی شانتی نہیں ملتی کیونکہ ان کی خواہشات کبھی سیر نہیں ہو سکتیں۔ دل کے ڈانواں ڈول رہنے سے ان کا چت آتم گیان کی طرف نہیں جھکتا۔ اسی وجہ سے انہیں آتم گیان سے ہونے والا سکھ بھی نہیں مل سکتا۔ اس طرح یہ ویوک بدھی (ستھر بدھی) سے رہت ہیں۔ ان سکام کرم کرنے والے پُرشوں کے بارے میں کہہ کر اب گیانی کا کرتویہ بتلاتے ہیں:۔

گیانی کو کیا کرنا چاہیئے

त्रैगुण्यविषया वेदा निस्त्रैगुण्यो भवार्जुन ॥
निर्द्वन्द्वो नित्यसत्त्वस्थो निर्योगक्षेम आत्मवान् ॥ ४५ ॥

اُردو میں

ترَیگُن وِشیا ویدا۔ نِس تریگُنیو بھوارجُن۔ نِردوندو۔ نتیہ ستو ستھو۔ نِریوگ کھشیم آتم وان (۵۱

ترجمہ ویدوں میں (ست - رج اور تم) تینوں گنوں کے وِشیوں کا ذکر ہے - مگر ہے ارجن! تم ان تینوں کو پار کرکے گن اَتیت ارتھات (تینوں گنوں کے بندھن سے آزاد) ہو جاؤ - یعنی کامنا رہت ہو جاؤ - سُکھ دُکھ کا کچھ خیال مت کرو - دھیرج رکھو اور یوگ کھشیم سے رہت ہو ارتھات جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے - اس کے لئے رنج نہ کرو - اور جو ہے اس کیلئے خوشی بھی مت کرو - اس طرح وِشیوں سے رہت ہو کر آتم گیان کا ابھیاس کرو (۴۵)

دوہا

ترگُن وِشئے یہ وید ہیں گن اتیت کر بھاو (۴۵) یوگ کھشیم نِردوند ہو ست سُو آتم بھاو

تشریح بھگوان کہتے ہیں - اے ارجن! وید تو سب وِدیاؤں کا بھنڈار ہیں - چونکہ ست رج اور تم ان تینوں گنوں کی کمی بیشی سے ہی پرانیوں کی توجہ دُنیوی بھوگوں کی طرف ہوتی ہے - اس لئے ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو تینوں گنوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے قدرتاً ان کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں - ویدوں میں بہت سے ستوتر پائے جاتے ہیں - اور کئی طرح کے یگیہ آدی کرم کانڈ کا بھی ویدوں میں ذکر ہے - ان کے انوشٹھان سے وہ لوگ بہت جلدی دھن دولت اور اولاد وغیرہ اپنی من چاہی چیزوں کو حاصل کر لیتے ہیں - مگر ہے ارجن! تم ویدوں کے اس کرم کانڈ بھاگ کو دیکھ کر غلط فہمی میں نہ پڑو - اور نہ ہی یہ خیال کرو - کہ یہی (دھن - دولت اولاد وغیرہ) کا حصول ہی انسانی زندگی کا بڑا مقصد ہے نہیں نہیں - انسان کا حقیقی مقصد تو پرم آنند یعنی موکھش کی پراپتی ہی ہے - جو ست - رج اور تم ان تینوں گنوں سے اوپر چڑھنے سے ملتی ہے - اس لئے تم ان دُنیوی خواہشات سے اوپر اُٹھو اور تینوں گنوں سے پار ہو جاؤ -

سوال - تینوں گنوں سے اوپر کس طرح اُٹھ سکتے ہیں؟

جواب - اس کے لئے سردی گرمی اور سکھ دکھ وغیرہ دوندوں کو برداشت کرنا چاہیئے - دُنیوی بھوگوں اور سُکھوں کے ملنے پر پھول نہ جانا چاہیئے - اور نہ ان کے جانے پر دکھی ہونا چاہیئے - ہار جیت کو یکساں سمجھ کر کسی حالت میں من کو ڈانواں ڈول نہ ہونے دینا چاہیئے - ہمیشہ ایک رس (ایک حالت) میں رہنا چاہیئے - اور اس بات سے ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیئے - کہ کوئی کامنا یا دُنیوی وِشئے گھس کر ہمارے چت کو ملین (گندہ) نہ کر دے - اس کے لئے اپنا چت سدا پرماتما کے دھیان میں لگائے رکھنا چاہیئے - اور دُنیا دار لوگوں کی طرح اپنی پیٹ پوجا کے لئے کمانے اور کمائے ہوئے کی حفاظت کی فکر نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ جو لوگ ایشور پراین ہو جاتے ہیں - ان کی ضروریات پوری کرنے کی فکر ایشور خود کرتے ہیں -

وید تینوں گنوں والے ہیں - ارتھات تینوں گنوں کے کاریہ رُوپ سنسار کو پرکاشت کرنے والے ہیں - مگر ہے ارجن! تو اسنساری یعنی نشکام ہو - (۲) نِردوند ہو - سُکھ دُکھ وغیرہ اہم متضاد بھاوؤں سے رہت (۳) نِر یوگ کھشیم - جو چیز ہمیں پراپت نہیں ہے - اس کے پراپت کرنے کا نام یوگ ہے - اور حاصل شدہ چیز کی رکھشا کا نام کھشیم ہے - یہ دونوں ہی جن کی زندگی کا مقصد ہیں - ان کا کلیان مارگ یعنی موکھش مارگ میں چلنا بہت ہی مشکل ہے - اس لئے لوگوں کو کھشیم سے رہت ہونا چاہیئے - (شنکر اچاریہ)

تعلق۔ سارے ویدوکت کرموں کے جو اننت پھل ہیں۔ اُن پھلوں کو اگر کوئی نہ چاہتا ہو۔ تو وہ کرموں کا اُنشٹھان ایشور کے لئے کیوں کرے؟ اس پر کہتے ہیں۔ سُن

यावानर्थ उदपाने सर्वतः संप्लुतोदके ॥
तावान् सर्वेषु वेदेषु ब्राह्मणस्य विजानतः ॥ ४६ ॥

اردو میں

یاوان آرتھ اُدپانے سروتہ سمپلُتودکے (۴۶) تاوان سرویشو ویدیشو براہمنسیہ وجانتاہ

ترجمہ چاروں طرف سے لبالب پانی ہی پانی بھرا ہوا ہو۔ تو کنوئیں کا جتنا پریوجن ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی برہم گیانی براہمن کو ویدک کامیہ (کامنا والے) کرم کانڈ سے پریوجن رہتا ہے۔ (۴۶)

دوہا

گیانی براہمن بید سے اتنا لیوے سار ۔ پیاسا جیسے لیت ہے جل ترشنا انوسار

تشریح کنوئیں۔ تالاب وغیرہ چھوٹے چھوٹے جل آشیوں سے جتنا سنان دپان وغیرہ کا کام نکل سکتا ہے۔ وہ سارے کا سارا بلکہ اس سے بہت زیادہ کام ایک بہت بڑے اور لبالب بھرے ہوئے سمندر سے نکلتا ہے۔ اس طرح ویدوکت کرم کانڈ سے انسان کو سکھ بھوگ اور سُورگ وغیرہ کے جتنے سُکھ مل سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایک نشکام بھاو گیانی براہمن کو برہم گیان سے ہی مل جاتے ہیں۔ مگر اس سنسارک سکھ بھوگ کے آنند اور اس برہم آنند میں اتنا فرق ہے۔ کہ سُورگ سکھ بھوگ استری پتر وغیرہ سے جو آنند ملتا ہے۔ وہ آنند تھوڑے دن رہنے والا اور آخر میں دُکھدائی ہوتا ہے۔ مگر جو آنند نشکام بھاو اور برہم گیان میں ملتا ہے۔ وہ پرم آنند ہے۔ اور سدا رہنے والا ہے۔ تھوڑی دیر میں رہنے والا آنند سچا آنند نہیں ہے۔ آنند وہی، اچھا ہے۔ جو سدا بنا رہے۔ اس لئے سکام کرم کرنے کی نسبت نشکام کرنا بہت اچھا ہے۔ اور کامیہ کرم کرنے والے سے برہم گیانی کا درجہ بہت اونچا ہے۔ اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ تم ناپائیدار اور تھوڑی دیر کے لئے سکھ دینے والے سکام کرموں کو تیاگ کر ہمیشہ نشکام ہو کر کرم کیا کر۔ اس سے تجھے سکام کرم سے ہونے والے سکھ بھی مل جائیں گے۔ اور برہم آنند کی پراپتی بھی ہوگی۔

(۲) اگرچہ کنوئیں تالاب وغیرہ تھوڑے پانی والوں کی طرح کرم الپ (تھوڑا) پھل دینے والے ہیں۔ تو بھی گیان نشٹھا کا ادھکار ملنے سے پہلے کرم کے ادھکاریوں کو کرم کرنا چاہیئے۔ (شنکر آچاریہ)

نشکام کرم کا اُپدیش

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ॥
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि ॥ ४७ ॥

اُردو میں

کرمنی ایو ادھکار استے ما پھلیشو کداچن (٤٧) ماکرم پھل ہیتور بھو۔ ماتے سنگو استو کرمنی

ترجمہ تیرا صرف کرم کرنے میں ہی ادھکار ہے۔ اس کے پھل میں نہیں۔ اور تو کرموں کے پھل کی خواہش بھی مت کر۔ مگر اکرم (کرم نہ کرنے) کا سنگ بھی چھوڑ دے۔ (٤٧)

دوہا

کرموں میں ادھکار ہے تیرا پھل میں ناہیں (٤٧) پھل اچھا کو چھوڑ پر مت اکرم چت لائیں

تشریح عام لوگ کرم پھل کے لالچ سے ہی اپنے دُنیوی فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ مگر بُدھیمان آدمی وہ ہے جس کو اس کا دھرم یا فرض ہی کرم میں لگاتا ہے۔ نہ کہ کرم کا پھل۔ چونکہ اُن کو کرم پھل کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر کسی کرم میں ظاہرا پھل ملتا نظر نہ آئے۔ تو بھی وہ کرتویہ کرم نہیں چھوڑتے۔ کرتے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ کرم کبھی چھوڑا نہیں جاسکتا۔

سوال - اگر برہم گیانی کو سب پھلوں کی پراپتی ہو جاتی ہے (شلوک ٤٦) تو صرف برہم گیان کا انوشٹھان کر کے ہی سب طرح کے بھوگوں کو بھوگنا چاہیئے۔ پھر تھوڑے پھل دینے والے اُپاسنا اور یوگ وغیرہ کے حصول کی کوشش کرنا وغیرہ کرم فضول ہیں۔ ہمارا مطلب تو صرف پھل سے ہے۔ اور وہ برہم گیان سے حاصل ہو جائے گا۔

جواب - یہ خیال من میں نہ لائیے۔ انسان کا کام صرف کرم کرنا ہے۔ پھل کی خواہش اپنے دل میں نہیں لانی چاہیئے۔ صرف اپنے آتما کی شدھی کے لئے کرم کرنے چاہئیں۔ نہ کہ سورگ وغیرہ سُکھ کی پراپتی کے لئے۔ کیونکہ سورگ وغیرہ سب کے سب پھل ناپائیدار ہیں۔ اور جنم مرن کے چکر میں ڈالنے والے ہونے کی وجہ سے موکھش کے حصول میں رکاوٹ ہیں۔ اس لئے کرم پھل کی ترشنا کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ مگر کرموں کا چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ جب تک کہ انتہ کرن پوری طرح سے شُدھ نہ ہو جاوے۔

سوال - اس شلوک میں بھگوان نے کہا ہے۔ کہ اکرم کا سنگ بھی چھوڑ دے۔ اس سے کیا مطلب ہے؟

جواب - سنگ یا آسکتی من کی وہ ورتی (جذبہ) ہے۔ کہ جو کسی وِشے کے بھوگوں کی طرف انسان کو کھینچ لے جاتا ہے۔ وِشے کا دھیان کرنے سے یہ جذبہ جاگ اُٹھتا ہے۔ اور انسان کو اس وِشے میں پھنسا دیتا ہے۔ وِشے میں من کی اُسی اٹک یا اُلجھن کو سنگ یا آسکتی (فریفتگی) کہتے ہیں۔ کسی بھی کرم کے کرنے سے اس کرم کے پھل کی وجہ سے اس کرم میں اس طرح من اٹک جاتا ہے۔ کہ پھر اسے چھوڑتے دُکھ ہوتا ہے۔ سب کرموں کو چھوڑ کر جھنجھٹ سے چھوٹنے کی بھی اسی طرح خواہش ہوتی ہے۔ یہ بھی اٹک ہی ہے۔ اور اس شلوک میں "اکرم کے سنگ" کا اسی طرح کی ہی اٹک سے مطلب ہے۔

تعلق - اگر کرم پھل سے پریرت ہو کر یعنی پھل کی خواہش سے کرم نہیں کرنا چاہیئے۔ تو پھر کس طرح کرنا چاہیئے۔ اس پر کہتے ہیں۔

योगस्थः कुरु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा धनंजय ।।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ।। ४८ ।।

اُردو میں

یوگ ستھاہ کُرو کرمانی سنگم تیکتوا دھننجے (۴۸) سدھی اَسدھیو سمو۔ بھُوتوا۔ سمتوم یوگ اُچیہ تے

ترجمہ ہے دھننجے! اندریوں کے جیتنے والے (ارجن!) اتم یوگ ستھا یعنی ایشور پرایئن بُدھی سے سنگ (آسکتی یا لگاؤ) کو چھوڑ کر سدھی اسدھی (سُکھ دکھ) میں سمان بدھی والے ہو کر کرم کرو۔ کیونکہ سم بھاو (سدا ایک حالت میں رہنا) ہی یوگ کہلاتا ہے (۴۸)

دوہا

یوگ ستھا سنگ تیاگ کر کرموں کو کر بیر (۴۸) سدھی اسدھی جان سم یوگ یہی ہے دھیر

تشریح اے ارجن! اپنے کرتویہ کرموں کو کرتے وقت اپنے دل میں یہ خیال مت لا۔ کہ میں اس کام کو کرنے والا ہوں۔ یا اس کام سے مجھے سُورگ یا دھن یا بیٹا ملیگا۔ کسی کام کے پھل میں من مت اٹکا۔ کام کے ہونے نہ ہونے کی چنتا بھی مت کر۔ ہو جائے تو اچھا نہ ہو تو اچھا پھل مل جائے تو اچھا اور نہ ملے تو اچھا اس طرح سدھی اسدھی (کامیابی یا ناکامی) اور سکھ دُکھ کو یکساں مان کر ہر حالت میں خوشی و رنج سے رہت (آزاد) ہو کر ایشور ارپن بدھی سے کرم کرنے کا نام یوگ ہے۔ دوسرے لفظوں میں سدھی۔ اسدھی (کامیابی یا ناکامی) میں چیت کی سمتا (یکسوئی) کو ہی یوگ کہتے ہیں۔ اور چیت کے ڈانواں ڈول نہ ہونے کی حالت کو یوگ ستھا کہتے ہیں۔

(۲) ہے ارجن! یوگ میں قائم ہو کر صرف ایشور کے لئے کرم کر۔ ان میں بھی "ایشور مجھ پر پرسن ہوں"۔ اس آشا روپی آسکتی کو چھوڑ دے۔ شنکر آچاریہ

(۳) وہ کون سا یوگ ہے؟ جس میں ستھت ہو کر کرم کرنے کے لئے کہا ہے۔ یہی جو سدھی اور اسدھی (کامیابی و ناکامی) میں سمتا یعنی چیت کا یکساں حالت میں رہنا ہے۔ اسی کا نام یوگ ہے (شنکر آچاریہ)

تعلق۔ جو سمتو بدھی (اڈول بدھی) سے ایشور کے لئے کئے جانے والے کرم ہیں۔ ان کی لسنبت سکام (پھل کی خواہش سے کئے جانے والے) کرم بہت ادنےٰ ہیں۔ یہ دکھلاتے ہیں

दूरेण ह्यवरं कर्म बुद्धि योगाद्धनंजय ॥
बुद्धौ शरणमन्विच्छ कृपणाः फलहेतवः॥ ४९ ॥

اردو میں

دُورین۔ ہی اورم۔ کرم بُدھی یوگاد دھننجے (۴۹) بُدھو شرنم انوِچھ۔ کرِپناہ پھل ہیتواہ

ترجمہ ہے اندریوں کے جیتنے والے ارجن! بدھی یوگ سے سکام کرم بہت ہی گھٹیا (ادنےٰ) ہیں۔ اس لئے تو سم بدھی (نشکام بدھی) کی شرن لے۔ کیونکہ جو لوگ پھل کے لوبھ سے کام کرتے ہیں۔ وہ بڑے دین یعنی قابل رحم (اگیانی) ہیں (۴۹)

دوہا

کامیہ کرم اَتی تُچھ ہیں بدھی یوگ سے جان۔ بدھی کی لے شرن تو دین ہوئے پھل دان

تشریح کرم یوگ کا ہی نام بدھی یوگ ہے ... بدھی یوگ یا کرم یوگ سے سکام کرم بہت ہی ادنےٰ

درجے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! تو نشچے آتمک بدھی یعنی کرم یوگ کو ہی اختیار کر۔ کرم پھل پانے کی ترشنا سے
جو لوگ کرم کرتے ہیں۔ وہ دین یعنی رحم کے قابل ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اوناشی پرماتما کو جانے بنا اس سنسار سے چل بستے ہیں۔
جیسا کہ برہد آرنیک ۳ – ۸ – ۱۰ میں کہا ہے۔ کہ "ہے گارگی! جو اکھشر برہم لافانی پرماتما کو نہ جان کر اس لوک سے جاتا
ہے۔ وہ کرپن (دین۔ عاجز۔ قابل رحم) ہے۔

تعلق۔ سمتو بدھی سے اپنے دھرم کرم کرنے والا پرش جس پھل کو پاتا ہے۔ وہ سن

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ॥
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥ ५० ॥

اردو میں

بدھی یکتو جہاتی اِیہہ۔ اُبھے سُکرت دُشکرتے　　تسماد یوگائے یجسو یوگا کرمسو کوشلم (۵۰)

ترجمہ سمہ (نشچے آتمک) بدھی والا پرش پُن پاپ دونو کو اس لوک میں ہی تیاگ دیتا ہے۔ یعنی ان سے اپنے آپ کو الگ کر لیتا ہے۔ اس لئے تو یوگ بدھی میں ہی اپنے من کو لگا یا یوگ بدھی سے ہی کرم کرنے کی کوشش کر۔ یہ بدھی یوگ ہی
کرموں کی کُشلتا یعنی کرم بندھن سے چھوٹنے کا اُپائے ہے (۵۰)

دوہا

نشچل بدھی پرش تو تیاگیں پُن اُرو پاپ　　یوگ یکت تم ہوئے کے کرم کرو نشپاپ (۵۰)

تشریح اے ارجن! اس کرم یوگ کی مہما اپار ہے۔ اس کی برکت سے سکھ دُکھ اور سب طرح کے ہانی لابھ کو یکساں سمجھنے والا آدمی لوک اور پرلوک دونو جگہوں میں پُن پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا۔ وہ جس طرح اچھے کرم کرکے پُن کی آشا چھوڑ دیتا
ہے۔ اسی طرح اس کے ہاتھ سے اگر کوئی برا کام ہو جاوے۔ یا اگر کوئی کام وہ نہ کر سکے۔ تو اس کا پاپ اس کو نہیں لگتا۔ سکھ۔ دُکھ
ہانی۔ لابھ۔ ہار۔ جیت وغیرہ کو یکساں سمجھنا ہی یوگ ہے۔ جو ان کو یکساں سمجھتا ہوا کرم کرتا ہے۔ اس کے کئے ہوئے پُن پاپ
اس دُنیا میں ہی رہ جاتے ہیں۔ اور وہ کرم کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ

کرم یوگ کا پھل

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ॥
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥ ५१ ॥

اردو میں

کرم جم بدھی یکتا ہی پھلم۔ تیکتوا منیشناہ　　جنم بندھ وِنِرمکتا پدم گچھنتی انامیم (۵۱)

ترجمہ بدھی یوگ (نشکام بدھی) والے پرش آتم گیانی ہوکر کرموں سے ہونے والے (سکھ دُکھ کے) پھل کو تیاگ کر جنم
رُوپی بندھن سے چھوٹ کر اس مقام (پرم پد موکش) کو پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں کسی طرح کا بھی دُکھ نہیں ہے (۵۱)

دوہا

نِشچل بُدّھی پُرش تو کرچ پھل کو تیاگ (۵۱) پا جاتے ہیں شانتی جیون مرن تیاگ

تشریح جن پُرشوں کو کرم پھل کے تیاگ سے نِشچل بُدھی ہو کر گیان پراپت ہو جاتا ہے۔ وہ کرموں سے پیدا ہونے والے بندھن سے چھُوٹ جاتے ہیں اور اس پرم پد پر پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں دُکھ اور شوک کا نام و نشان بھی نہیں، یعنی مُکت ہو جاتے ہیں۔

سوال۔ نشکام کرم یوگ کے ذریعے انتہ کرن کے شدھ ہونے سے جس آتم گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ آتم گیان مجھے کب حاصل ہوگا؟ اور کب تک مجھے نشکام کرم کرنے ہونگے؟

جواب۔ بھگوان اگلے دو شلوکوں میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں

यदा ते मोहकलिलं बुद्धिर्व्यतितरिष्यति ॥
तदा गन्तासि निर्वेदं श्रोतव्यस्य श्रुतस्य च ॥ ५२ ॥

اردو میں

یَداتے۔ موہ کلِلم۔ بُدّھیر ویَتی ترِشیَتی (۵۲) تدا گنتاسی۔ نِروِیدم شروتویَسیہ شرُتسیہ چا

ترجمہ (ہے ارجن!) جس وقت تیری بُدھی نشکام کرم کرتے ہوئے موہ رُوپی دلدل کو بالکل پار کر جائے گی۔ تب تو نے جو کچھ سُنا ہے۔ اور جو کچھ سننے کے یوگیہ ہے۔ ان دونوں سے ویراگ کو پراپت ہوگا ارتھات تب تیرے لئے سُننے یوگیہ اور سُنے ہوئے سب وشے نِشپھل ہو جاویں گے (۵۲)

دوہا

جب دیگی بُدّھی تری موہ جال کو تیاگ (۵۲) تب شرُت اور شروتویہ سے پاؤ گے ویراگ

تشریح نِشکام کرم کرتے کرتے جب تیرا انتہ کرن اگیان (موہ) کی دلدل کو پار کر جائے گا۔ تب آج تک کرم کے سُورگ وغیرہ پھل کے بارے میں جو کچھ تم نے سُنا ہے۔ اور جو کچھ سننے لائق سمجھتے ہو۔ اس سے تیرا من ہٹ جائے گا۔ یعنی تجھ کو ویراگیہ پراپت ہو جائے گا۔ بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! تیری بُدھی موہ رُوپی کیچڑ میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس لئے تُو جسم وغیرہ کو آتما سمجھتا ہے۔ اور جسم اور آتما کو الگ الگ نہیں سمجھتا۔ موہ (اگیان) کی وجہ سے ہی تیرا من وشے بھوگوں کی طرف چلتا ہے۔ موہ سے ہی "یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں" ایسی ایسی اگیان بھری باتیں کہتا ہے۔ اور اس اگیان کی ہی وجہ سے تجھے یہ راج پاٹ اور سُورگ وغیرہ اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جس وقت تیری بُدھی موہ روپی دلدل سے نکل جائے گی جس وقت اس پر سے اگیان رُوپی میل دُور ہو جائے گی۔ اس وقت تو آتما اور جسم کا بھید سمجھے گا۔ اس وقت تجھے سبھی پرانیوں میں ایک ہی آتما دکھائی دینے لگیگا۔ اور سنسارک سکھ بھوگ بھی عبث معلوم ہونے لگینگے۔ اس وقت تجھے یہ جگت بازی گر کے کھیل کا سا معلوم ہوگا۔ اور جو کچھ تو نے دیکھا ہے یا سُنا ہے اور جو آگے دیکھے اور سُنے گا۔ اس سب سے تجھ کو ویراگ ہو جائے گا۔ اُس وقت تجھے اس لوک اور پرلوک کے سبھی سکھ بھوگ جنجال (پھنسانے والے) معلوم ہوں گے۔ اس حالت کو پُورن ویراگ کہتے ہیں اس طرح جب تیرا [illegible] سمجھ لے کہ میرا انتہ کرن شدھ ہوگیا۔

کیونکہ بنا انتہ کرن یا بُدھی کے شدھ ہوئے دیراگیہ نہیں ہوتا۔

موہ کے معنی بے سمجھی یا اگیان کے ہیں ہمارا جسم الگ ہے اور آتما الگ ہے۔ مگر بے سمجھی سے ہم جسم کو ہی آتما سمجھ کر دھن۔ دولت۔ بیٹے وغیرہ دُنیوی چیزوں سے موہ لگا لیتے ہیں۔ اور آتما کے حقیقی سُوروپ کو بھول کر اسی موہ کے جال میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ نِشکام کرم کرنے سے یہ موہ کا جال انتہ کرن پر سے اُتر جاتا ہے اور بُدھی شیشہ کی طرح صاف ہو جاتی ہے۔ تب اس میں آتما و پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مزید اُپدیش سننے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ تمام شاستروں کا ماحصل تو آتما کو جاننا ہی ہے۔ جب اپنے آپ کو جان لیا۔ تب سب کو جان لیا۔ پھر اور کچھ جاننے کی ضرورت ہی کیا رہی؟

श्रुतिविप्रतिपन्ना ते यदा स्थास्यति निश्चला ॥
समाधावचला बुद्धिस्तदा योगमवाप्स्यसि ॥ ५३ ॥

اردو میں

شُرتی وِپرتی پنّا تے یدا ستھا سیہ تی نِشچلا ۔ سمادھاوَچلا بُدھی اِستدا یوگم اَواپسیہ سی (۵۳)

ترجمہ جب تیری کئی طرح کے سدھانتوں کے سننے سے ڈانواں ڈول ہوئی (گھبرائی ہوئی) بُدھی سمادھی (پرماتما کے سروپ) میں اچل ہو کر ٹھہر جائے گی۔ تب تمہیں اس (سم بُدھی رُوپی) یوگ کی پراپتی ہوگی (۵۳)

دوہا

ہوگی جب پھل واد سے تیری بُدھ اڈول (۵۳) سمادھستھ ہو پاؤگے ارجن یوگ امول

تشریح ہے ارجن! تو نے وید شاستروں میں بہت طرح کے کرم اور ان کے پھلوں کے متعلق پڑھا ہے۔ اس لئے تیری بُدھی کرم کے پھل میں ہی لگی رہتی ہے۔ اور تجھے کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ تجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا نہ کرنا چاہیئے مگر جب ان کرموں کو پھل کی خواہش نہ کر کے صرف ایشور اِچھیا کے انوکول کرے گا۔ تب تجھے یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور تیری سمادھی لگ جائے گی یعنے جب تم ایک دم سب کرم پرماتما کے لئے ہی کرو گے۔ اس وقت دنیا کی کوئی بھی بیرونی چیز تیرے دل میں نہ گھُسے گی۔ اور تُو نہال ہو جائے گا۔ بس تُو ستھر بُدھی والا (نِشچے اتمک بُدھی یا یوگ بُدھی والا) بننے کی کوشش کر۔ اور پھل کی خواہش کو بالکل چھوڑ دے۔

ستھر بُدھی والے برھم گیانی پُرش کے لکھشن

جس ستھر بُدھی۔ نِشچے آتمک بُدھی یا نِشکام بُدھی کی بھگوان نے اوپر مہما گائی ہے۔ اس کے متعلق سوال کا موقعہ پا کر ارجن بھگوان سے ایسے ستھر بُدھی والے پُرش کے لکھشن پوچھتا ہے۔

ملاحظہ میں چت کا سمادھ والی کی جاوے گی دوسرا ادھیائے

अर्जुन उवाच। स्थितप्रज्ञस्य का भाषा समाधिस्थस्य केशव ॥
स्थितधीः किं प्रभाषेत किमासीत व्रजेत किम् ॥ ५४ ॥

(ارجن اوواچ)

ستھت پرجنیہ ـ کا ـ بھاشا ـ سمادھی ستھسیہ کیشو (۵۴) ستھت دھی کم پربھاشیت کم آسیت بریجیت کم

ترجمہ

ہے کیشو! سمادھی میں ٹھیرے ہوئے ستھر بُدھی والے پُرش کا کیا لکشن ہے ـ اور ستھر بُدھی (قائم العقل) پُرش کیسے بولتا ہے ـ کیسے بیٹھتا ہے؟ اور کیسے چلتا ہے؟ مطلب یہ کہ ستھت پرگیہ (قائم العقل پُرش) کے کیا لکھشن ہیں؟ (۵۴)

نظم

سمادھی نشٹھ اور بُدھی ستھر کا کیا لکھشن ہوئے
بولے ـ ٹھیرے چلے وہ کیسے کہئے سوئے (۵۴)

श्रीभगवानुवाच ॥ प्रजहाति यदा कामान् सर्वान् पार्थ मनोगतान् ॥
आत्मन्येवात्मना तुष्टः स्थितप्रज्ञस्तदोच्यते ॥ ५५ ॥

اُردو میں

پرجہاتی یدا کامان سروان پارتھ منوگتان (۵۵) آتمنی ایو آتمنا تُشٹ ستھت پرگیہ تدوچیہ تے

ستھر بُدھی کا پہلا لکشن ـ خواہشات کا تیاگ

ترجمہ

ہے پارتھ! جس وقت پُرش من کی ساری کامناؤں کو بالکل تیاگ دیتا ہے ـ اور سدا آتما سے ہی آتما میں سنتشٹ رہتا ہے ـ اس پُرش کو ستھر بُدھی والا (قائم العقل) کہتے ہیں (۵۵)

دوہا

من کی جو سب کامنا پارتھ دُور ہٹائے
آپ آپ میں رم رہے تھر بُدھی کہلائے

تشریح

جب انسان من میں پیدا ہونے والی بے شمار خواہشوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے ـ اور اس لوک و پرلوک کی کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا ـ آتم گیان میں ہی مگن رہتا ہے ـ اپنے آپ میں ہی خوش اور سنتشٹ رہتا ہے تب وہ ستھر بُدھی کہلاتا ہے ـ ایسی حالت میں وہ اپنے اندر ہی پرمانند سروپ برہم کا انوبھو کرتا ہے ـ اور سنسار کے سب بندھنوں کو توڑ کر جیون مُکت ہو جاتا ہے ـ مطلب یہ کہ پُتر دھن اور لوک کی کامنا کو تیاگ دینے والا سنیاسی آتمارام (آتما میں ہی رمن کرنے والا ـ آتما میں ہی کریڑا کرنے والا) اور ستھت پرگیہ ہوتا ہے (بھگوان شنکر آچاریہ)

دوسرا لکشن ـ دُکھ سُکھ کو برابر جاننا

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ॥
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥ ५६ ॥

اُردو میں

دُکھیشو۔ انودِ۔ وِگن منا۔ سُکھیشو۔ وِگت سپری ہا۔ ویت۔ راگ۔ بھئے کرودھا۔ستھت۔ دھیر منی رُچیئتے

ترجمہ جب کا من دُکھوں کے آنے پر دُکھی نہیں ہوتا۔ اور سُکھوں میں جس کی ترشنا نہیں رہی۔ جس کے راگ (موہ) بھئے (خوف) اور کرودھ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ایسا مُنی ستھر بُدھی والا کہا جاتا ہے (۵۶)

دوہا

دُکھ کو دُکھ مانے نہیں سُکھ سے چِت ہٹائے (۵۶) راگ کرودھ بھئے رہت جن تھِر بُدھی کہلائے

تشریح دُکھ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ آدھیاتمک۔ آدھی بھوتک اور آدھی دیک (۱) شوک موہ وغیرہ سے یا بخار وغیرہ بیماری سے جو دُکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھیاتمک دُکھ کہلاتا ہے۔ (۲) شیر۔ چیتے۔ بھیڑیے وغیرہ جانوروں سے جو دُکھ ہوتا ہے وہ آدھی بھوتک کہلاتا ہے (۳) بارش بجلی۔ آندھی وغیرہ سے جو دُکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھی دیوک دُکھ کہلاتا ہے۔

اسی طرح سکھ بھی تین طرح کے ہیں (۱) کسی پیاری چیز کی یاد آنے یا اپنی علمیت اور عقلمندی وغیرہ کے فخر سے جو سکھ ہوتا ہے۔ وہ آدھیاتمک سکھ ہے (۲) استری۔ بیٹے۔ بھائی رشتہ دار وغیرہ سے اور دوستوں سے جو سکھ ملتا ہے وہ آدھی بھوتک سُکھ کہلاتا ہے (۳) ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ ندی نالوں کی سیر اور دیگر قدرتی نظاروں سے جو سکھ ملتا ہے وہ آدھی دیوک سکھ کہلاتا ہے۔

سُکھ دُکھ کا محسوس کرنا من کا دھرم ہے۔ آتما کا نہیں۔ اس لئے جو آدمی آتم چنتن میں لگتا ہے اسے سُکھ دُکھ کی بھاونا کو چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ یہ سکھ دُکھ کیا چیز ہیں؟ شبھ اشبھ کرموں کے پھل ہیں۔ جب تک ہم پھل کا خیال کر کے کرم کرتے ہیں۔ تب تک اُن کا آنا لازمی ہے۔ بُرے کرم کا پھل بُرا اور اچھے کرم کا پھل اچھا ہونا بھی لازمی ہے اگر ہم نے بُرے کرم کئے ہیں۔ تو ہمیں خواہش کرنے پر بھی سُکھ نہیں مل سکتا۔ اور اگر ہم نے اچھے کام کئے ہیں۔ تب خواہ ہم کتنا ہی چاہیں۔ ہمیں دُکھ نہیں مل سکتا۔ جب کرم کا پھل ہی چھوڑ دیا۔ تب دُکھ سے دُکھی ہونا یا سُکھ سے سکھی ہونا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اسی طرح راگ۔ کرودھ۔ خوف وغیرہ جذبات بھی بُدھی کے ڈانواں ڈول کرنے والے ہیں۔ جو آدمی سکھ دکھ سمیت ان سب کو جیت لیتا ہے۔ وہ ستھر بُدھی کہلاتا ہے۔

تیسرا لکش سنیہہ خوشی اور دویش سے رہت ہونا

य सर्वत्रानभिस्नेहस्त त्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ॥
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ५७॥

اردو میں

یاسروترا ان بھی سنیہہ ستت تت پراپیہ شُبھا شُبھم۔ نہ ابھینندتی نہ دویشٹی تسیہ پرگیا پرتشٹھتا (۵۷)

ترجمہ۔ جو پرش سنیہہ (موہ) سے بالکل خالی ہو کر شُبھ اور اشُبھ کو پا کر خوشی یا دویش (رنج) نہیں کرتا۔ اس کی

بُدھی ستھر ہے - یعنی وہی سھقت پر گیہ ہے (۵۷)

دوہا

سب میں جو موہ رہت ہو شُبھ اشُبھ سم جان ۔ رہتا ہے سم بھاؤ میں تھر بُدھی وہ مان (۵۷)

تشریح سنسار کی کسی چیز میں جو سنہیہ (موہ) نہیں رکھتا ۔ جو شُبھ (بھلے) یا اشُبھ (بُرے) سے سکھی یا دُکھی نہیں ہوتا ۔ وہ آدمی ستھر بُدھی والا کہلاتا ہے ۔ جسم - اولاد اور دھن وغیرہ میں موہ ہوتا ہے ۔ اسی وجہ سے انسان ان کے نفع و نقصان کو اپنے میں لگا لیتا ہے ۔ یعنی ان کا نقصان اپنا نقصان اور ان کا نفع اپنا نفع سمجھ کر رنج و خوشی کو محسوس کرتا ہے مگر جو پُرش اس طرح کے موہ سے رہت ہو کر ستھر بُدھی والا ہو گیا ہے ۔ وہ ان دُنیوی چیزوں کے بھلے بُرے اثرات کو نہ تو پسند کرتا ہے اور نہ ناپسند کرتا ہے ۔ نہ بھلے کی تعریف کرتا ہے اور نہ بُرے کی نندا کرتا ہے ۔ بلکہ دونوں سے بے تعلق ہو کر رہتا ہے ۔ وہ ستھر بُدھی پُرش کیسے ٹھیرتا ہے ۔ اب اس کا جواب دیتے ہیں

چوتھا لکشن ۔ وِشیوں سے اِندریوں کو ایک دم ہٹا لینا

यदा संहरते चायं कूर्मोऽङ्गानीव सर्वशः ॥
इन्द्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ५८॥

اُردو میں

یدا سنگھرتے چایم کُورموانگانیو سروشا (۵۸) اِندریانی اِندریارتھے بھیاہ تسیہ پرگیا پرتِشٹھتا

ترجمہ کچھوا اپنے اعضاء کو جیسے سمیٹ لیتا ہے ۔ ویسے ہی جو پُرش جب سب طرف سے اپنی اندریوں کو اندریوں کے وِشیوں سے سمیٹ لیتا ہے ۔ تب اس کی بُدھی ستھر ہوتی ہے ۔

دوہا

کچھوے سم جو اِندریاں کھینچ لیت ہے دھیر (۵۸) وِشیوں سے وہ پُرش ہے نِسچل بُدھی بیر

تشریح جب کوئی خطرہ سامنے ہو ۔ تب کچھوا اپنے چاروں پاؤں اور مُنہ ان پانچوں انگوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے ۔ اور خطرے سے بچ جاتا ہے ۔ اسی طرح پُرش کو بھی پانچوں اندریوں کو اُن کے وِشیوں سے سمیٹ لینا چاہیئے ۔ یعنی جو پُرش اندریوں کو وِشیوں سے بالکل ہٹا لیتا ہے ۔ وہ ستھر بُدھی کہلاتا ہے ۔ مگر صرف اِندریوں کو ان کے وِشیوں سے کھینچ لینے سے ہی کوئی پُرش ستھر بُدھی نہیں ہو جاتا ۔ کیونکہ وِشیوں کو گرہن نہ کرنے والے آدمی کی اور بیمار آدمی کی اندریاں بھی وِشیوں کی طرف سے ہٹ جاتی ہیں ۔ اس کے جواب میں بھگوان کہتے ہیں ۔

विषया विनिवर्तन्ते निराहारस्य देहिनः ॥
रसवर्जं रसोऽप्यस्य परं दृष्ट्वा निवर्तते ॥ ५९॥

اُردو میں

وِشیا وِنوَرتنتے بِزاہار اسیہ دیہی نا - (۵۹) رَس وَرجم رسو اپی اسیہ پرم درشتوانورتتے

ترجمہ وِشیوں کے نہ گرہن کرنے والے (بیمار وغیرہ) پُرشوں کے بھی صرف وِشے تو چھوٹ جاتے ہیں۔ مگر (ان وِشیوں میں) راگ (موہ) نہیں چھوٹتا ۔ لیکن اس ستھر بُدھی پُرش کا تو راگ (موہ) بھی پرماتما کو ساکھشاتکار کر کے چھوٹ جاتا ہے (۵۹)

دوہا

بزاہار بھی سجت ہے وِشیوں کو پر راگ چھُٹے نہیں وہ جات ہے پربھ درشن سے بھاگ

تشریح جو آدمی بیمار ہو کر بہت کمزور ہو جاتا ہے ۔ اس کی وِشیوں کو بھوگنے میں رغبت نہیں رہتی ۔ وہ کمزور ہونے کی وجہ سے وِشیوں کی خواہش نہیں کرتا ۔ مگر اس کے دل میں (سوکھشم طور سے) وِشیوں کی چاہ (محبت) ویسے ہی بنی رہتی ہے ۔ اس لئے اس کا وِشیوں کا تیاگ سچا تیاگ نہیں ہے ۔ اسی طرح جو آدمی سوت ریاضت (تپ) کرتا ہے اندریوں کو وِشیوں کی طرف سے روک رکھتا ہے ۔ مگر من میں وشیوں کا دھیان کرتا رہتا ہے ۔ وہ بھی سچا تیاگی نہیں ہے ۔ مگر ستھر بُدھی پُرش کا یہ راگ (موہ) بھی پرماتما کا ساکھشاتکار کرنے سے چھوٹ جاتا ہے ۔ یعنی وہ من سے سب وِشیوں کے موہ کو تیاگ دیتا ہے ۔ اور برائی کی جڑھ واسنا کو نشٹ کر دیتا ہے ۔ دوسرے معنوں میں یوں کہئے ۔ کہ جب تک آتما کا ساکھشاتکار نہیں ہوتا ۔ تب تک وِشیوں کی پرِیتی نہیں جاتی ۔ ستھر بُدھی ہونے کے لئے من کا بس میں کرنا ضروری ہے ۔ مگر یہ من تب تک بس میں نہیں ہو سکتا ۔ جب تک کہ اندریوں کو پورے طور سے قابو میں نہ کیا جاوے ۔ مگر یہ اندریاں بڑی بلوان ہیں ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔

यततो ह्यपि कौन्तेय पुरुषस्य विपश्चितः ॥
इन्द्रियाणि प्रमाथीनि हरन्ति प्रसभं मनः ॥ ६०

اُردو میں

یت تو - ہی اپی - کَونتیے - پُرش اسیہ - وِپشچتاہ (۶۰) اِندریانی پرماتھینی - ہرنتی - پرسبھنگ مناہ

ترجمہ ہے ارجن ! کوشش کرتے ہوئے بُدھیمان پُرش کے من کو بھی یہ بلوان (طوفانی) اندریاں زبردستی (وِشیوں میں) ہر لے جاتی ہیں ۔ (۶۰)

دوہا

اے کُنتی سُت کرت ہیں ۔ یتن بہت ہی گیانی (۶۰) پر من ہر لے جات ہیں یہ اِندریہ طوفانی

تشریح جب بُدھیمان آدمی سنسارک وِشے واسناؤں سے تنگ آ جاتا ہے ۔ تب وہ اپنے من کو بس میں کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ مگر یہ اندریاں اس کوشش کرتے ہوئے بھلے آدمی کے من کو دھکے سے (زبردستی) وِشیوں میں پھنسا دیتی ہیں ۔ جس طرح دلیر ڈاکو مالک کے دیکھتے دیکھتے مال لوٹ کر لے جاتے ہیں ۔ اسی طرح یہ ڈاکو اندریاں دھکے سے پُرش کے من کو دھکے سے وِشیوں میں پھنسا دیتی ہیں ۔ مہرشی وشوامتر وغیرہ بیسیوں مہا پُرشوں کی مثالیں اس بات کی شاہد ہیں ۔ جب وِشیوں کے ... [illegible] ... کر لیتی ہیں ۔ تب معمولی سادھکوں

کو توان سے بہت ہی چوکنا رہنا چاہیئے ۔ اور جہاں تک ہو سکے ۔ اندریوں کو خوب قابو میں رکھنا چاہیئے ۔

مہرشی ویاس اور اُن کے شِشیہ کی کتھا

ایک دن مہرشی ویاس جی اپنے شِشیہ جیمنی کو یہی شلوک سمجھا رہے تھے ۔ جیمنی جی نے کہا ۔ بھگون! آپ کا کہنا سچ ہے ۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا ۔ کہ بُدھیمان گیانی آدمی کے من کو بھی یہ اندریاں وشیوں میں پھنسا سکیں ۔ البتہ اگیانی آدمی کے من کو بگاڑ سکتی ہیں ۔ ویاس جی نے بہت سمجھایا ۔ مگر جیمنی جی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا ۔ آخر مہرشی ویاس جی یہ کہ کر کہ اس شلوک کا ارتھ پھر کسی وقت سمجھائیں گے ۔ اپنے آشرم کو چلے آئے ۔

کوئی چار پانچ دن بعد ایک نہایت خوبصورت نوجوان عورت کا بھیس بنا کر اور دس بارہ دیگر شاگردوں کو عورتوں کے بھیس میں اپنے ساتھ لے کر عملی طور پر اس شلوک کا ارتھ سمجھانے کے لئے ویاس مُنی جیمنی جی کی کٹیا کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے ۔ اور وہاں ناچ اور گانا شروع کر دیا ۔ جس وقت ہوا سے ان عورتوں کے باریک کپڑے اُڑتے اور ناچتی ہوئی ان عورتوں نے اُوپر ہاتھ کئے ۔ اس وقت پیٹ جانگھیں اور ستھن وغیرہ انگ جیمنی جی کی نظر پڑے ۔ اسی لمحہ یکا یک کالی گھٹا چھا گئی چاروں طرف اندھیرا پھیل گیا ۔ بوندیں پڑنے لگیں ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ۔ جس سے وہ سب عورتیں وہاں سے چلی گئیں صرف ویاس جی ہی ایک خوبصورت نوجوان عورت کے بھیس میں وہاں رہ گئے ۔ سو وہ استری جیمنی جی کے پاس گئی اور کہا ۔ مہاراج! میرے ساتھ کی سہیلیاں نہ جانے کہاں چلی گئیں ۔ میں اکیلی ہی اس جنگل میں رہ گئی ہوں ۔ اب رات کے وقت کہاں جاؤں ۔ اگر آپ کی آگیا ہو ۔ تو اس کٹیا کے ایک کونے میں پڑی رہونگی ۔

پہلے تو جیمنی جی نے اس عورت کو کٹیا میں ٹھہرنے سے بہت منع کیا ۔ مگر پھر اس عورت کی عاجزانہ درخواست سے اُن کے دل میں دیا آ گئی ۔ اس استری سے کہا اس دوسرے مکان میں جا کر اندر سے سانکل لگا لے ۔ یہاں ایک بھوت رات کے وقت آیا کرتا ہے ۔ وہ میرے جیسی بولی بولے گا ۔ مگر اس کے کہنے سے تم کواڑ مت کھولنا ۔ ورنہ وہ بھوت تم کو کھا جائیگا ۔

ویاس جی نے دل میں کہا ۔ اس کے گیانی ہونے میں تو کوئی شک نہیں ۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے؟

جیمنی جی کی بات سُنکر وہ مکان کے اندر چلے گئے ۔ اور سانکل لگا لی ۔ مکان میں انہوں نے اپنا استری بھیس اُتار دیا اور بدستور مہرشی ویاس بن کر ایشور کے دھیان میں مگن ہو گئے ۔

ادھر جیمنی جی جب ایشور کے دھیان میں بیٹھے ۔ تب اُنہیں اس عورت کی یاد آئی ۔ بار بار انہوں نے اپنے من کو روکا مگر من تھا ۔ کہ کسی طرح مانتا ہی نہ تھا ۔ جیمنی جی دھیان بیچ چھوڑ کر اُٹھے ۔ اور اس مکان کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا "اے پیاری! میں جیمنی ہوں ۔ تجھ سے بچنے کے لئے بھوت کی جھوٹی بات بنائی تھی ۔ اب تو بلا شک کواڑ کھول دے ۔ تیرے بنا میرے من کو شانتی نہیں ملتی ۔

مگر اندر سے کسی نے جواب نہیں دیا اس طرح بار بار عاجزانہ درخواست کرتے کرتے جب جیمنی جی ہار گئے ۔ اور کام کا بھوت اچھی طرح سوار ہو گیا تو ... چھپر پھاڑ کر اندر کود پڑے ۔

جوں ہی نیچے گرے - مہرشی ویاس نے پکڑ کر ایک تھپیڑ جیمنی جی کے منہ پر مارا - اور کہا - بتلا! تو گیانی ہے یا اگیانی؟ جیمنی جی بہت شرمندہ ہوئے - ویاس جی نے کہا - جیمنی! اس میں شک نہیں - کہ تم گیانی اور سداچاری ہو - اپنے بچاؤ کے لئے جو ممکن تھا - وہ سب تم نے کیا - مگر یہ بلوان اندریاں تمہارے من کو ایشور دھیان سے ہٹا کر زبردستی دوسرے راستہ کی طرف لے گئیں - امید ہے - کہ اب تم اس شلوک کا ارتھ بخوبی سمجھ گئے ہونگے -

اسی قسم کا ایک واقعہ دکن میں بھی ہوا تھا - ایک عورت رات کے وقت بھولی بھٹکی کسی مہاتما کی کٹیا میں چلی آئی مہاتما نے اسی طرح بہوت کی کتھا سنا کر اسے دوسرے مکان میں سلا دیا - تھوڑی رات رہے وہ مہاتما بھی چھت پھاڑ کر کود پڑے - مگر سب کی قسمت ایک سی نہیں ہوتی - کودتے وقت ان کے جسم میں ایک لکڑی کھب گئی - جس سے بہت زخم ہو گیا - وہ عورت مہاتما کو پہچان کر گھبرائی اور پچھتاتی ہوئی کہنے لگی - "مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا - جو کواڑ نہ کھولے"

مہاتما نے اس کو تسلی دی - اور کہا - تو رنج مت کر اور اگر میں مر جاؤں - تو یہ جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں - وہ میرے شاگردوں کو دے دینا - یہ کہہ کر اسی وقت مہاتما نے اپنے خون سے سنسکرت میں بہت سے شلوک بنا کر لکھے ان کا نام رکت گیتا رکھا - یہ رکت گیتا پستک اس عورت کو سونپ کر مہاتما پرم دھام کو پراپت ہوئے - اس رکت گیتا میں اس شلوک کی تشریح سنسکرت میں درج ہے -

اس لئے بھگوان کا آشرہ لے کر ان اندریوں کو بس میں کرنا چاہیئے - کیونکہ ان کے بس کئے بغیر انسان ستھت پرگیہ (قائم العقل) نہیں ہو سکتا -

پانچواں لکشن - ایشور کی بھگتی

तानि सर्वाणि संयम्य युक्त आसीत मत्परः ॥
वशे हि यस्येन्द्रियाणि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥६१॥

اردو میں

تانی سرواݨی سنیمیہ - یُکت - آسیت مت پرا (۶۱) وشے ہی یسیہ اندریانی تسیہ پرگیا پرتشٹھتا

ترجمہ (اس لئے انسان کو چاہیئے - کہ) ان سمپورن اندریوں کو روک کر یعنی بس میں کر کے ایکاگر ہو کر میرے پرائن ہوا (مجھ میں لو لگا کر) رہے - کیونکہ جس پرش کی اندریاں بس میں ہوتی ہیں - اس کی بدھی ستھر ہوتی ہے (۶۱)

دوہا

ان سب کا سنیم کرے ایش پرائن ہوئے (۶۱) جس کے بس میں اندریاں اچل بدھی تہ سوئے

تشریح بھگوان کہتے ہیں - ہے ارجن! جب آدمی پانچ گیان اندریوں - پانچ کرم اندریوں اور گیارہویں من کو اپنے بس میں کر کے شانتی سے بیٹھا ہوا سب کے انترآتما پرماتما کے دھیان میں مگن ہو جاتا ہے تب اس کی اندریاں

زور نہیں چلتا - اس لئے انسان کو چاہیئے - کہ وہ سچے دل سے میری شرن میں آجائے - میری شرن میں آئے ہوئے بھگت پر اندریوں کا کچھ بس نہیں چلتا -

وشئے بھوگ میں جس کا من پھنس جاتا ہے - وہ اس بھوگ سے جلدی نہیں چھوٹتا - اندریوں کو روک کر اگر وہ بھوگ نہ بھی کریں - تو بھی اسکی چاہ بنی ہی رہتی ہے - مثلاً زبان کو اگر اچھی اچھی لذیذ چیزیں کھانے کی چاٹ پڑی ہو - تو من کو روک کر زبان کو قابو میں کر سکتے ہیں - یا کھانے کو ہی کچھ نہ ملے - تو آپ ہی آپ زبان کھلنے سے لاچار ہو جائیگی مگر اچھی چیزیں کھانے کا جو چسکا ہے - وہ کہیں نہیں جائے گا - اسی طرح سب اندریوں اور ان کے بھوگوں کے بارے میں سمجھ لیجئے - بات یہ ہے - کہ جب تک پرماتما کے دھیان میں محو ہو کر انسان پرم آنند کو پراپت نہیں ہوتا - تب تک وشئے سکھ کی پریتی بنی ہی رہتی ہے - خواہ ہم کتنا ہی ضبط کرتے رہیں - اس لئے پرماتما کی شرن لے کر پرمانند پراپتی کی کوشش کرنی چاہیئے - اسی طرح اندریوں کی غلامی سے چھٹکارہ مل سکتا ہے - اور اندریوں (حواس) کی غلامی سے چھوٹا ہوا آدمی ہی ستھر بدھی ہوتا ہے

تعلق - جو آدمی اندریوں کو قابو میں نہ کرکے وشیوں کا دھیان کرتا ہے - اس گرے ہوئے آدمی کی کیا حالت ہوتی ہے - یہ کہتے ہیں :-

وشیوں کا خیال ہی سب خرابی کی جڑ ہے

ध्यायतो विषयान् पुंसः सङ्गस्तेषूपजायते ।
सङ्गात्संजायते कामः कामात्क्रोधोऽभिजायते ॥६२॥
क्रोधाद्भवति संमोहः संमोहात्स्मृतिविभ्रमः
स्मृतिभ्रंशाद्बुद्धिनाशो बुद्धिनाशात् प्रणश्यति ॥६३॥

اردو میں

دھیایتو وِشیان پُنسا - سنگستیشوُ اُپجاییُتے (۶۲) سنگات سنجایتے کاما کامات کرودھو ابھی جایتے کرودھاد بھوتی سموہ ہو سموہات سمرتی وِبھرما (۶۳) سمرتی بھرنشاد بدھی ناشو - بدھی ناشات پرنشیتی

ترجمہ ہے ارجن! من سمیت اندریوں کو بس میں کرکے میرے پرائن نہ ہونے سے من میں ہمیشہ وشیوں کا خیال آتا رہتا ہے - جس سے وشیوں کا خیال کرنے والے پُرش کا ان وشیوں میں لگاؤ (موہ) ہو جاتا ہے - اور اس لگاؤ سے ان وشیوں کو بھوگنے کی کامنا (خواہش) پیدا ہوتی ہے - اور اس کامنا میں رکاوٹ پڑنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے (۶۲) اور کرودھ سے سموڑھتا پیدا ہوتی ہے - یعنی سب سُدھ بدھ ماری جاتی ہے - بھلے بُرے کی تمیز نہیں رہتی پھر سموڑھتا سے سمرتی (حافظہ) بھرشٹ ہو جاتی ہے (جس سے انسان ست اُپدیش کو بھول جاتا ہے) سمرتی کے بھرشٹ ہو جانے سے بدھی یعنی گیان شکتی کا ناش ہو جاتا ہے - اور بدھی کے ناش ہونے سے پُرش ہی نشٹ ہو جاتا ہے (اتھات آتم کلیان کے لئے پُرشارتھ کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے) (۶۳)

دوہا

ان وشیوں کے سنگ سے موہ پُرش کو ہوئے (٦٢) موہ سوں اُپجے کام پھر۔ کرودھ کام سوں ہوئے
شدھ بدھ بھولے کرودھ سے اس سے ہو متی بھرشٹ (٦٣) متی بھرشٹ پھر ہوت ہے پُرش آپ ہی نشٹ

تشریح من ہی من میں وشیوں کا دھیان کرنے والے پرش کی پہلے تو وشیوں میں محبت ہوتی ہے۔ پھر محبت (موہ) سے ان وشیوں کو حاصل کرنے کی کامنا (خواہش) زبردست ہو جاتی ہے۔ جب کسی باعث سے وہ کامنا پوری نہیں ہوتی۔ اور اس کی تکمیل میں رکاوٹیں آتی ہیں۔ تب انسان کو کرودھ یعنی غصہ آتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان میں بھلے بُرے کی تمیز نہیں رہتی۔ اس وقت اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ بھلے بُرے کا وچار ناش ہو جاتا ہے اس طرح کی بے سمجھی سے انسان کی یادداشت (سمرتی) نشٹ ہونے لگتی ہے۔ یعنی جو کچھ شاستروں۔ آچاریوں اور گورو سے اُپدیش سن رکھا تھا۔ وہ اس وقت یاد نہیں رہتا۔ یا یاد رہتے بھی اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ ماں باپ سے سخت کلامی کرنا بُرا ہے۔ ایسا شاستر اور گورو کا فرمان ہے۔ مگر جب غصہ سے ضمیر (CONSCIENCE.) نشٹ ہو جاتی ہے اور سمرتی نہیں رہتی۔ تو پُرش ماتا پتا کو بھی بُرا بھلا کہہ دیتا ہے۔ اس وقت سوائے اس وشے کے جس میں اس کا موہ ہو گیا ہے۔ اسے سب کچھ بھول جاتا ہے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے۔ تو بدھی بھی نشٹ ہو جاتی ہے۔ یعنی نیک و بد کو سوچ کر پھر ہوش میں آوے۔ یہ تمیز نہیں رہتی۔ جب بدھی (بھلے بُرے کی تمیز) ہی نہ رہی۔ تب اس پرش میں اور مرے ہوئے پُرش میں کیا فرق رہا؟ کیونکہ وہ کوئی پرمارتھ نہیں کر سکتا۔ اور موکھش مارگ سے بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ گویا اس طرف سے وہ مر ہی گیا۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ جو پُرش پرمارتھ سے بے مکھ ہو کر دن رات وشے بھوگوں میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ وہ مُردہ ہی ہے۔ تم اُسے سانس لیتا ہوا مُردہ کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ زندگی کی حقیقی علامت پرم پرمارتھ جس سے پُرش موکھش کو پراپت کرتا ہے۔ اس میں معدوم ہے۔ مطلب یہ کہ وشیوں کا دھیان (خیال) کرنا ہی سب خرابی کی جڑ ہے۔ اگر من میں وشیوں کا دھیان نہ آئے۔ تو وشیوں میں پریتی ہی پیدا نہ ہونے سے کرودھ ہی نہ آوے اور آخر کار انسان پرمارتھ کے مارگ سے بھٹک کر برباد نہ ہووے۔

دھیان من سے ہوتا ہے۔ من میں دھیان آنے سے ہی اندریاں اپنا کام کرتی ہیں۔ اگر من بس میں ہو۔ تو اندریاں کچھ نہ کر سکینگی۔ من سارتھی ہے اور اندریہ گھوڑے ہیں۔ گھوڑے سارتھی کے بس میں ہونے چاہئیں۔ اور سارتھی رتھی (مالک۔ آتما) کے قابو میں ہونا چاہیئے۔ تاکہ وشیوں کا دھیان ہی نہ آوے۔ جب وشیوں کا دھیان نہ ہوگا۔ تب سب بھلا ہی بھلا ہے

٧- اندریہ نگرہ سے شانتی اور سکھ کی پراپتی ہوتی ہے

रागद्वेष वियुक्तैस्तु विषयानिंद्रयैश्चरन ॥
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥ ६४ ॥

प्रसादे सर्वदुःखानां हानिरस्योपजायते ॥

प्रसन्नचेतसो ह्याशु बुद्धिः पर्यवतिष्ठते ॥ ६५ ॥

اردو میں

راگ دویش وِیُکتیئ ستُو ۔ وِشیان اندریئی شچرن (۶۴) آتم وشئی ودھیئے آتما پرسادم ادھی گچھتی

پرسادے سرب دُکھانام ہانی رسیوپ جائتے (۶۵) پرسن چیتسو ہی آشو بدھی پریہ وَتِشٹھتے

ترجمہ مگر جس نے اپنے من کو بس میں کر لیا ہے ۔ وہ راگ دویش سے رہت ہوا پُرش قابو میں کی ہوئی اندریوں کے ذریعے وشیوں کو بھوگتا ہوا بھی پرسنتا (سکھ اور شانتی) کو پراپت ہوتا ہے (۶۴) اور اس سکھ اور شانتی کے ملنے پر اس کے سارے دُکھوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ اور اس شانت چیت والے پُرش کی بُدھی بہت جلدی اچھی طرح ستھر ہو جاتی ہے (۶۵)

دوہا

من اندریہ بس میں کرے راگ اور دویش ہٹائے (۶۴) وشیوں کو جو بھوگتا ۔ شانت چیت ہو جائے

سرب دُکھ کا ناش ہو چیت بھو ہرشائے (۶۵) چیت ہرشے متی ستھر ہی ارجن ستھر ہو جائے

تشریح جب من میں راگ دویش پیدا نہیں ہوتے ۔ تب من بس میں ہو جاتا ہے ۔ اور من کے آدھین اندریاں بھی بس میں ہو جاتی ہیں ۔ راگ دویش (موہ و نفرت) کی وجہ سے ہی اندریاں انرتھ کرتی ہیں ۔ اور وشیوں کو بھوگتی ہیں ۔ جس طرح برہم گیانی وشیوں کو بھوگتا ہے ۔ اسی طرح اگیانی بھی بھوگتا ہے ۔ فرق دونوں میں یہ ہے کہ گیانی بھوگ بھوگتے وقت وشیوں میں راگ دویش نہیں رکھتا ۔ جو وشے تیاگے نہیں جا سکتے ۔ جن کے بھوگے بنا جسم نہیں چل سکتا ۔ ان کو وہ بنا راگ (موہ) اور دویش (نفرت) کے بھوگتا ہے ۔ مگر اگیانی راگ دویش سے وشیوں کو بھوگتا ہے ۔ جو گیانی من کو بس میں کر کے راگ دویش سے رہت ہو کر اپنے بس میں کی ہوئی اندریوں سے شاستر کی آگیا انوسار وشیوں کو بھوگتا ہے ۔ وہ وشیوں کو بھوگتا ہوا بھی شانتی اور سکھ کو پراپت کرتا ہے ۔

سوال شانتی کے ملنے سے کیا ہوتا ہے ؟

جواب جب راگ دویش کے نشٹ ہو جانے سے شانتی مل جاتی ہے ۔ تو یوگی کے جسم اور من سے تعلق رکھنے والے سب دُکھ نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ ایسے شدھ چیت والے پرش کی بُدھی بہت جلدی ستھر ہو جاتی ہے ۔ اور جس کی بُدھی ستھر ہو جاتی ہے ۔ اس کے سب کام بن جاتے ہیں

سوال برہم گیانی ۔ ایشور بھگت یوگی اور کرمی سب کے سب وشیوں کو اندریوں سے ہی بھوگتے ہیں ۔ پھر اگیانی اور گیانی میں فرق کیا رہا ؟

جواب ۔ پہلا فرق تو یہ کہ برہم گیانی وشیوں کو بھوگتے وقت وشیوں میں راگ دویش (موہ یا نفرت) نہیں کرتا ۔ مگر اگیانی کرتا ہے ۔ دوسرے گیانی کی اندریاں اس کے من کے تابع ہوتی ہیں ۔ اور من اس کے تابع ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کا من ہر وقت شانت رہتا ہے اور اس کے سب دُکھوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ مگر اگیانی کی نہ تو اندریاں بس میں ہوتی ہیں اور نہ من اس لئے وشیوں کے راگ دویش میں پھنسا ہوا وہ سدا دُکھ اُٹھایا کرتا ہے ۔

नास्ति बुद्धिरयुक्तस्य न चायुक्तस्य भावना ॥

न चाभावयतः शान्तिरशान्तस्य कुतः सुखम् ६६ ॥

اُردو میں

ناستی بُدھر اُیکتسیہ - نہ چا یُکتسیہ بھاونا (۶۶) نہ چا بھاوَیتا شانتر اشانتسیہ کُتاہ سُکھم

ترجمہ: ایکت (سادھن رہت - ڈانواں ڈول چت والے) پُرش کے انتہ کرن میں بُدھی (بھلے بُرے کی تمیز) ہوتی ہی نہیں - اور نہ اس کے انتہ کرن میں آتم گیان کی بھاونا ہی رہتی ہے - یعنی وہ آتما کا دھیان نہیں کر سکتا - جو آتما کا دھیان نہیں کرتا - اُسے شانتی نہیں مل سکتی - اور جسے شانتی نہیں مل سکتی - وہ سکھی کیسے ہو سکتا ہے؟ (۶۶)

دوہا

نہ بُدھی نہ دھیان ہی پُرش ایکت ہوں ہوئے (۶۶) دھیان بنا جن شانتی کیسے پاوے سوئے؟

تشریح: جس نے من کو بس میں نہیں کیا - اس کا من ادھر اُدھر وِشیوں میں دوڑا کرتا ہے - اس پُرش کو شاستر اور گورو کے اُپدیش سُن کر بھی آتما کے بارے میں بُدھی پیدا نہیں ہوتی - اس لئے وہ آتما کے سروپ کو نہیں جان سکتا اور جو آتما کے سوروپ کو نہیں جانتا - وہ اس کا دھیان کیسے کر سکتا ہے؟ جب اس کا آتما میں دھیان نہیں لگتا تب اُسے شانتی (وِشیوں کی نورتی) کیسے ہو؟ اور جب تک وِشیوں کی ترشنا مٹ کر شانتی نہ مل جائے - تب تک آتم آنند کا حقیقی سُکھ کہاں؟ مطلب یہ کہ ترشنا کے رہتے ہوئے سکھ کی گندھ ماتر بھی نہیں ملتی -

تعلق - ایکت (ڈانواں ڈول) پرش میں بُدھی کیوں نہیں ہوتی - اس پر کہتے ہیں:-

(۸) اِندریہ نگرہ سے بُدھی ستھر ہوتی ہے

इन्द्रियाणां हि चरतां यन्मनोऽनुविधीयते ॥
तदस्य हरति प्रज्ञां वायुर्नावमिवाम्भसि ॥ ६७ ॥
तस्माद्यस्य महाबाहो निगृहीतानि सर्वशः।
इंद्रियाणीन्द्रियार्थेभ्यस्तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥ ६८ ॥

اُردو میں

اِندریانام ہی چرتام یین - منو انو ودھی یتے (۶۷) تدسیہ ہرتی پرگیام وایورناوم اوامبھسی
تسمادیسیہ مہاباہو نگرہی تانی سروشاہ (۶۸) اندریانی اندریارتھے بھیہ تسیہ پرگیا پرتشٹھتا

ترجمہ: ان وِشیوں میں بھٹکنے والی اندریوں میں سے جس اندریہ کے آدھین (ساتھ) من رہتا ہے - وہ اِندریہ اس (اگیانی پرش کی بُدھی) کو اس طرح ہر لیتی ہے - جس طرح ہوا پانی میں کشتی کو گھماتی ہے (۶۷) اس لئے اے ارجن! جس نے اپنی اندریوں کو سب وشیوں سے بالکل ہٹا لیا ہے (بس میں کر لیا ہے) اُسی کی بُدھی ستھر ہوتی ہے (۶۸)

دوہا

اندریوں کے یوں وچرتے جو من پیچھے دھاو (۶۷) سو بدھی کو یوں ہرے جیسے وایو ناو (۶۷)
رُکی ہوئی ہیں اندریاں وشیوں سے جہہ بیر (۶۸) اے ارجن وہ ہی پُرش ٹھہر بدھی ہے دھیر

تشریح اگر من وشیوں میں دوڑتی ہوئی اندریوں کے پیچھے لگ جاوے۔ تو اس سے بڑا انرتھ ہوتا ہے۔ جیسے طوفان زور سے کشتی کو سمندر میں بہا لے جاتا ہے اور الٹ پلٹ کر غرقاب کر دیتا ہے۔ ویسے ہی اندریوں کے پیچھے لگا ہوا من آدمی کا خوفناک دشمن ہو جاتا ہے اور تمام دینی و دنیوی سکھوں سے محروم کر کے جہالت کے گہرے سمندر میں ڈبو دیتا ہے اور جس طرح ہوشیار ملاح تدبیر سے کشتی کو طوفان میں سے بچا لے جاتے ہیں۔ اسی طرح سمجھ دار آدمی کو چاہیئے کہ وہ وچار سے اپنے من کو اندریوں کی طرف جانے سے روکے اور پرماتما میں لگائے۔ اسی طرح اس کا بیڑا سنسار ساگر سے پار ہوگا۔ یعنی اندریوں کے بس میں ہو جانے سے اس کی بدھی ستھر ہو جائے گی۔

من اور اندریوں کے جیتنے کا پھل

या निशा सर्वभूतानां तस्यां जागर्ति संयमी ॥
यस्यां जाग्रति भूतानि सा निशा पश्यतो मुनेः ॥६९॥

اردو میں

یا نِشا سرو بھوتا نام تسیام جاگرتی سنیمی (۶۹) یسیام جاگرتی بھوتانی یا نِشا پشیہ تو مُنے

ترجمہ جو سب پرانیوں کے لئے رات ہے۔ اس شدھ بودھ سوروپ پرانند میں من اور اندریوں کو جیتنے والا یوگی پُرش جاگتا ہے۔ اور جس فانی ناپائیدار سنسار سکھ میں سب پرانی جاگتے ہیں۔ تتو کو جاننے والے (من اور اندریوں کو جیتنے ہوئے) مُنی کیلئے وہ رات ہے (۶۹)

دوہا

جو سب بھوتوں کی نِشا یوگی جاگے تاہیں (۶۹) مُنی ور کی وہ ہے نِشا پرانی جاگیں جاہیں

تشریح جس نے اندریوں اور من کو قابو میں کر لیا ہے۔ وہ من سمیت اندریوں کو قابو میں رکھنے والا گیانی آتما اور پرماتما کی طرف سے جاگتا ہے۔ جب کہ اندریوں اور من کے غلام اگیانی لوگ تتو گیان (آتما و پرماتما) سے بے سُکھ ہو کر خواب غفلت میں سوئے رہتے ہیں۔ اور جن فانی ناپائیدار سنسارک وشئے بھوگوں کی طرف سے اگیانی لوگ جاگے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے تتو گیانی پرش ہمیشہ بے خبر سویا کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ آتم گیانی (ضابطِ حواس) پرش آتما و پرماتما میں ہی کو لگائے رکھتا ہے۔ جب کہ حواس کے غلام اگیانی لوگ وشئے واسناؤں میں پھنسے رہتے ہیں یعنی تتو گیانی پرش سنسارک وشئے واسناؤں کو مانند خواب سمجھتا ہے۔ اور ان میں نہیں پھنستا۔ تتو گیانی پرش کے لئے اس سدھی کا ملنا بڑے بھاگیہ کی بات ہے (نوٹ) ... گیانی کی حالت ... ہی انسانوں کے گروہ کا دِکھاوا کیا جاتا ہے۔ ودیا

(گیان کی اوستھا میں نہیں) کیونکہ جیسے سورج طلوع ہونے پر رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گیان اُدے ہونے پر اگیان نشٹ ہو جاتا ہے (شنکر آچاریہ)

आपूर्यमाणमचलप्रतिष्ठं समुद्रमापः प्रविशंति यद्वत ॥
तद्वत्कामा यं प्रविशंति सर्वे स शांतिमाप्नोति न कामकामी ॥ ७० ॥

آپوریہ مانم - اچل - پرتشٹھم سمندرم آپا - پروشنتی - یدوت (۷۰) تدوت کاما یم پروشنتی سروے - سا شانتم - آپنتی - نہ کام کامی

ترجمہ جیسے لبالب بھرے ہوئے اور اچل سمندر میں (بے شمار دریاؤں کا پانی) آکر ملتا ہے (مگر وہ اپنی حدود کو نہیں چھوڑتا جوں کا توں ہی بنا رہتا ہے) اسی طرح جس شخص میں ساری کامنائیں سما جاتی ہیں۔ وہ شانتی کو پراپت کرتا ہے۔ نہ کہ کامناؤں کو چاہنے والا (۷۰)

دوہا

اچل - اکھنڈت ساگر میں جیسے سرت سماہیں (۷۰) تیسے ہی یہ کامنا برمھ نشٹھ کے ماہیں

تشریح سمندر اپنے آپ میں مکمل ہے۔ لبالب بھرا ہوا ہے پھر بھی بے شمار دریاؤں کا پانی ملنے سے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ وہ ویسے کا ویسا شانت ہی رہتا ہے۔ نہ بڑھتا ہے۔ نہ گھٹتا ہے۔ اسی طرح جو آدمی اپنے آپ میں شانت ہے۔ اور جس کی طرف کامنائیں (دنیوی خواہشات) اپنے آپ بہتے ہوئے چلی آتی ہیں۔ اور اس میں کوئی وکار (خرابی) پیدا نہیں کر سکتیں۔ اِندریوں اور من کو بس میں کر لینے والا وہ گیانی سب کامناؤں (دنیوی بھوگوں) کو بھوگتا ہے۔ مگر پھر بھی شانت رہتا ہے۔ برخلاف اس کے جو آدمی ہمیشہ کامناؤں کی چاہ کرتا ہے۔ سدا وشے بھوگوں کے لئے للچاتا رہتا ہے۔ دُنیوی خواہشات کا غلام بنا ہوا ہے۔ اس کے دل کو کبھی شانتی نہیں ملتی۔

سمندر نہیں چاہتا۔ کہ اس میں آکر ندیاں گریں۔ یا بارش کا پانی گرے۔ نہ وہ ان کو بلاتا ہے۔ مگر قانون قدرت کے مطابق ساری ندیاں اور بارش کا پانی خود بخود ہی اس میں آملتا ہے۔ ایسے ہی اندریوں اور من کو بس میں کر لینے والا گیانی پُرش اپنے آپ میں مکمل ہے۔ شانت اور گھمبیر ہے۔ وہ وشے بھوگوں کو نہیں چاہتا۔ مگر اس کے بنا چاہے ہی سنسار کے سارے پدارتھ اُسے مل جاتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ اس سنسار کی ساری ردھی سدھیاں پرماتما کے سچے بھگت کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے رہتی ہیں اور ہمیشہ اس بات کی منتظر رہتی ہیں۔ کہ جن کے واسطے پرمیشور نے ہم کو بنایا ہے وہ ایشور کے بھگت گیانی پرش بھی کر پا کر کے کبھی ہم کو سپھل کریں۔ اس لئے دُنیا کی سب کامنائیں (ردھی سدھی) ایشور کے پیارے بھگت کے چرنوں میں (سمندر میں دریاؤں کی طرح) خود بخود ہی آکر گرتی ہیں۔ اور یہ خواہش کرتی ہیں۔ کہ وہ پیارا سب سے پہلے ہمیں بھوگے۔ مگر پرماتما کا سچا بھگت ان کی طرف سے بے پرواہ رہتا ہے۔ اور سمندر کی طرح اپنی شانتی میں انتر نہیں آنے دیتا کیونکہ شانتی کی پراپتی کا اصول ہی یہ ہے۔ کہ

विहाय कामान्यः सर्वान्पुमांश्चरति निःस्पृहः ॥
निर्ममो निरहंकारः स शान्तिमधिगच्छति ॥ ७१ ॥

شلوک اُردو میں

وِہائے کامان یا ۔ سروان پُمان شچرتی ۔ نِس پریہا (۷۱) نِرممو نِر ۔ اہنکارا ۔ سا شانتم اُدھی گچھتی

ترجمہ جو پُرش ساری کاماؤں کو چھوڑ کر ۔ ممتا (موہ) کو تیاگ کر اور اہنکار سے رہت (بے تعلق) ہو کر وچرتا ہے (زندگی بسر کرتا ہے) وہ شانتی کو پراپت ہوتا ہے (۷۱)

دوہا

جو تیاگے سب کامنا ۔ اچّھا موہ اہنکار　　ان سب سے ہو رہت سو پاوے سُکھ اپار

تشریح جو پُرش ساری کاماؤں کو اور بھوگوں کو پورے طور سے تیاگ دیتا ہے ارتھات صرف بقائے زندگی کے لئے چیشٹھا کرنے والا ہو کر رہتا ہے (۲) لنگوٹ رہت ہے ارتھات اپنے شریر ۔ جیون کا بھی جس کو موہ نہیں ہے (۳) ممتا رہت ہے ارتھات زندگی کے لوازمات کو بھی اس خیال سے وغیرہ نہیں کرتا ۔ کہ یہ میرے ہیں ۔ سنسار میں کسی چیز کو اپنا نہیں سمجھتا ۔ (۴) اہنکار سے رہت ہے ۔ ارتھات اپنی علمیت وغیرہ کا گھمنڈ نہیں رکھتا ۔ ایسا ستھت پرگیہ (قائم العقل برہم گیانی پرش دُکھوں سے چھوٹ کر موکش شُبھ پرم شانتی کو پاتا ہے ۔ ارتھات برہم رُوپ ہو جاتا ہے (شنکر آچاریہ) یہ بھگوان نے ارجن کے سوال پر ستھت پرگیہ (ستھر بدھی یا گیان نشٹھا والے) پرش کے لکشن بتلائے ہیں ۔ اب کرم یوگ کے پھل سروپ گیان نشٹھا کی مہما بیان کرتے ہوئے اس ادھیائے کو سماپت کرتے ہیں ۔

एषा ब्राह्मी स्थितिः पार्थ नैनां प्राप्य विमुह्यति॥
स्थित्वाऽस्यामन्तकालेऽपि ब्रह्मनिर्वाणमृच्छति॥ ७२॥

ایشا براہمی ستھتی ۔ پارتھ نینام ۔ پراپیہ وِموہیہ تی (۷۲) ستھتوا ۔ سیام انت کالے اپی ۔ برہم نِروانم رِچھتی

ترجمہ ہے ارجن ۔ یہ براہمی ستھتی (برہم کو پراپت ہوئے پرش کی ستھتی) ہے اس کو پراپت ہو کر پُرش موہ میں نہیں پھنستا ہے اور انت کال میں بھی اس نشٹھا (براہمی ستھتی) میں رہنے سے پرش کو برہم آنند (موکش) کی پراپتی ہوتی ہے ۔

دوہا

نشٹھا براہمی پارتھ یہ بھولے ناہیں پائے (۷۲) انت کال اس میں ستھت ہو نرمکتی پائے

تشریح سوال ۔ براہمی ستھتی کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ برہم (پرماتما) نرلیپ (بے تعلق) ہو کر اس جگت کو رچتے ۔ پالتے اور فنا کرتے ہیں ۔ جیووں کو اپنے اپنے کرم کے انوسار سُکھ دُکھ دیتے ہوئے اور رکھشا نے بڑھاتے ہوئے بھی خود بے تعلق بنے رہتے ہیں ۔ وہ کرم اُن میں کوئی وِکار نہیں لا سکتے ۔ وہ سنسار کو پیدا کرنا وغیرہ کرم کرتے ہوئے بھی اپنے چیتن سروپ میں ایک رس نرو کار (شُدھ) رہتے ہیں ۔ اسی اوستھا کا نام براہمی ستھتی ہے ۔ کرم یوگی پرش کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے ۔ اسے بھی دُنیا کے سارے کرم کرتے ہوئے ہمیشہ ان سے الگ تھلگ اور نرلیپ (بے تعلق) رہنا چاہیئے ۔ برہم یا پرماتما میں تو یہ ستھتی (حالت) سوبھاوک ہے ۔ مگر جیو کوشش کرنے سے اس کو حاصل کرتا ہے ۔ اس لئے شلوک میں "پراپت ہو کر" کہا ہے ۔ انت کال یعنی دیہہ تیاگ کے وقت بھی اس ستھتی کو پراپت کر کے پُرش برہم نروان (مُکتی) پا جاتا ہے ۔ تب جو پرش جیتے جی اس براہمی ستھتی کو پا لیتا ہے ۔ اس کے بارے میں تو کہنا ہی کیا ہے ۔ وہ جیون مکت ہی ہے ۔ شریمد بھگوت گیتا کا ساکھیہ یوگ نام دوسرا ادھیائے

دوسرے ادھیائے کا خلاصہ

ارجن کھشتری تھا۔ یُدھ کرنا ہی اس کا دھرم تھا مگر اس وقت (عزیز رشتہ داروں کے) موہ کا اگیان اس پر چھا رہا تھا۔ اس لئے بھگوان نے سب سے پہلے اس کے کھشاترپن کو جگا کر اسے کشاتر دھرم کی یاد دلائی۔ اس سے ارجن کے دل سے شوک موہ پورے طور سے تو دُور نہیں ہوا۔ مگر کھشاتر دھرم کچھ کچھ جاگ پڑا۔ کھشاتر دھرم کا کچھ کچھ احساس اُسے ہونے لگا۔ اس کے دل میں دو طرح کے متضاد خیالات پیدا ہونے لگے۔ اس نے کہا۔ موہ سے میری بدھی ٹھکانے نہیں ہے۔ اور ادھر کھشاتر دھرم کا بھی خیال ہے۔ اگر جنگ کرتا ہوں تو دھرم جاتا ہے۔ کیونکہ اپنے ہی بزرگوں کو مارنا ادھرم ہے۔ اور اگر نہیں لڑتا۔ تو کھشاتر دھرم کو بٹہ لگتا ہے۔ کیا کروں۔ کیا نہ کروں۔ ان دونو باتوں کی سوچ میں میری بُدھی چکر کھا رہی ہے۔ کچھ سوجھتا نہیں۔ اس لئے ہے کرشن! میں آپ کی شرن میں آتا ہوں۔ میری اس مشکل کا حل بتایئے۔ اور جو میرے لئے حقیقت میں دھرم ہو۔ جس سے نہ تو پاپ لگے۔ اور نہ کھشاتر دھرم ہی چھوڑنا پڑے۔ وہ مجھے بتایئے۔

ارجن کی جگیاسا پر بھگوان نے اسے اُپدیش دینا شروع کیا۔ اور سب سے پہلے یہ بتلایا۔ کہ آتما امر ہے۔ اس لئے تم موت کا خیال چھوڑ کر یُدھ کرو۔ (شلوک ۱۱ سے ۳۰ تک)

یُدھ کرنا کھشتری کا دھرم ہے۔ اس لئے بھی تم یدھ کرو۔ (شلوک ۳۱ سے ۳۷ تک)

اسی طرح آتما کا امرپن اور کھشتری کا دھرم یہ دونو باتیں تو ارجن سمجھ گیا۔ مگر ابھی اس بات کا کھٹکا اس کے دل میں موجود ہے۔ کہ یُدھ کرنے سے کُل (خاندان) کی تباہی کا جو گھور پاپ ہوگا۔ اس سے کس طرح چھٹکارہ ملیگا؟ اس کے لئے بھگوان نے اس کو وہ گیان بتلانا شروع کیا۔ کہ جس سے سب کرموں کے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس گیان کو بُدھی یوگ۔ کرم یوگ یا صرف یوگ کہا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ تمہارا جو دھرم یا فرض ہے۔ اس کا پالن کرو۔ اس کے پھل کی خواہش چھوڑ دو۔ سُکھ دُکھ۔ نفع نقصان۔ فتح شکست۔ سب حالتوں کو یکساں سمجھ کر کرم کرو۔ یہی کرم کی کُشلتا ہے۔ جس سے کرم کرکے کرنے والا اس کے بندھن سے چھوٹ جاتا ہے (شلوک ۳۷ - ۵۳ تک) یہ کرموں کی کُشلتا یا یوگ کیسے پراپت ہوگا۔ اس کا بیان ۵۴ شلوک سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں سے ستھت پرگیہ پرش کے لکشن بتلائے گئے ہیں۔ ستھت پرگیہ (قائم العقل) اُسے کہتے ہیں۔ جو اپنی سب کامناؤں کو تیاگ چکا ہے۔ سکھ دُکھ سے جس کا چیت چلائمان نہیں ہوتا۔ جو کسی سے راگ دویش نہیں رکھتا۔ جس کا من۔ پران اور اندریاں بس میں ہوتی ہیں وغیرہ (شلوک ۵۴ سے ۵۸) مگر ستھت پرگیہ کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟ وشیوں کو چھوڑنے سے وہ بھلے ہی چھوٹ جائیں۔ مگر جب تک وشے سکھ کی کامنا کا ناش نہیں ہوتا۔ تب تک پرم پد کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے زبردستی سنساری وشیوں کا تیاگ کسی سے نہیں ہو سکتا۔ وشیوں کا دھیان محض کرنے سے وشیوں کی کامنا جاگ اُٹھتی ہے۔ اور بڑا انرتھ ہوتا ہے اس لئے وشے سمجھ کر کرم تیاگ کرنے سے یا یوں کہیئے۔ کہ راج اور سکھ کو وشے بھوگ سمجھ کر کھشاتر دھرم کو تیاگ دینے

سے ہی وشیوں کا تیاگ نہیں ہو سکتا۔ اندریوں کے ذریعے دُنیوی سب کاروبار ہوتے رہیں۔ اور پرش راگ دویش سے رہت ہو۔ ایسے پُرش کو ہی سچی شانتی ملتی ہے۔ اور اس شانتی سے سب دُکھ ناش ہو جاتے ہیں۔ مگر سکھ دُکھ کی حالت میں جس کا چت یکساں نہیں رہتا۔ اُسے شانتی (یا سچی خوشی) نہیں مل سکتی۔ اس لئے اُسے سکھ بھی نہیں مل سکتا۔ جو شخص سب خواہشوں کو چھوڑ کر موہ اور اہنکار سے رہت ہو کر کرم کرتا ہے۔ وہ شانتی پراپت کرتا ہے۔ (شلوک ۷۲ تک) اس سے یہ معلوم ہوا۔ کہ دُکھوں سے چھٹکارہ یا موکش پراپت کرنا ہی انسان کا منتہائے مقصود ہے۔ اور اس موکش سے سچی شانتی ملتی ہے اور موکش یا سچی شانتی سب طرح کی خواہشوں کو تیاگ دینے سے ملتی ہے۔ بدھی کو استھر کر کے برہم پراپتی کرنا اسی کا نام ہے۔ اسی کو بدھی یوگ کہتے ہیں۔ (دوسرا ادھیائے سماپت)

تیسرا ادھیائے - کرم یوگ

دوسرے ادھیائے کے شروع میں ارجن کی اُداسی دور کرنے کے لئے بھگوان نے پہلے اسے کھشاتر دھرم کی یاد دلائی۔ پھر آتم گیان کا اُپدیش دے کر یہ بتلایا۔ کہ آتما سدا رہتا ہے۔ مرتا نہیں۔ انادی اور اننت ہے۔ اجسام تغیر پذیر ہیں۔ آتما صرف دیہہ روپی کپڑے کو پہنا اور اُتارا کرتا ہے۔ اس لئے کسی کے مرنے پر افسوس کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ پس آتما کو امر جان کر کھشاتر دھرم کا پالن کرو۔ یہ اُپدیش دیتے ہوئے بھگوان نے سکھ دکھ اور شوک موہ وغیرہ کیوں ہوتے ہیں اس کی پڑتال کی اور بتلایا۔ کہ جس کو آتم گیان ہو جاتا ہے۔ اُسے شوک موہ نہیں ستاتے پھر آتم گیانی کے لکشن بتلاتے ہوئے کرم کرنے کا اُپدیش دیا۔ مگر کرم خواہ اچھے ہوں، خواہ بُرے۔ سب بندھن کے کارن ہوتے ہیں۔ کیوں بندھن کے کارن ہوتے ہیں۔ یہ بتلا کر بھگوان نے ارجن کو کرم پھل کی آشا چھوڑ دینے کو کہا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ اس طرح جو ممتا رہت اہنکار رہت اور بے تعلق ہو جاتا ہے۔ اُسے سچی شانتی ملتی ہے اور اسی شانتی سے برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ برہم پراپتی ہی پرم پُرشارتھ ہے۔ اور یہ برہم پراپتی شانتی سے ہی حاصل ہوتی ہے اور شانتی واسنا رہت بدھی (استھر بدھی) سے ملتی ہے۔ اس طرح جب ساری مہما بدھی ارتھات گیان کی ہی ہے۔ تب کرم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سوال ارجن کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ ارجن سوال کرتا ہے۔ اور بھگوان اس ادھیائے میں کرم کی مہما کا اُپدیش دیتے ہیں۔

अर्जुन उवाच ॥ ज्यायासी चेत कर्मणास्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ॥
तत् किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥ १॥

(ارجن اوواچ)

جیایسی چیت کرمنستے متا بدھر جنار دن (۱) تت کم کرمنی گھورے مام نیوجیہ سی کیشو

ترجمہ — ہے جناردن! اگر کرم کی نسبت بدھی (گیان) کو آپ سریشٹ مانتے ہیں۔ تو پھر ہے کیشو! مجھے اس مہنسا رو خوفناک کرم (یدھ) میں کیوں لگاتے ہیں؟ (۱)

دوہا

یدی کرم سے سریشٹ ہے بدّھی اے بھگوان توکیوں دارُون کرم میں مجھے پھنساؤ جان

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ।। २ ।।

اُردو میں

وِیا مشرینیو واکیئین بُدّھم موہیسیو ایوے (۲) ایکم وَد نشچتیہ ییّن شریواہم آپنویام

ترجمہ ملے جلے (ذو معنی یا پیچدار) بچنوں سے آپ گویا میری بدھی کو بھرماتے ہیں۔ اس لئے اُس ایک بات کو نشچے کر کے کہئے۔ کہ جس سے میرا کلیان ہو۔ (۲)

دوہا

سُن کے مشرت بچن مم بدّھی بہو بھرمائے (۲) نشچت ہتکر ایک ہی بات کہو ٹھیرائے

تشریح ارجن سوال کرتا ہے۔ کہ اگر آپ کی رائے میں کرم کرنے سے گیان (بدھی) یوگ ہی اچھا ہے۔ تو آپ مجھے اس خوفناک کرم کی ترغیب کیوں دیتے ہیں؟ جب مجھے راج پاٹ دھن دولت کی خواہش ہی نہ رکھنی چاہیئے۔ تب یدھ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہے جناردن! کبھی آپ کرم کو اچھا بتاتے ہیں۔ اور کبھی گیان کو کرم سے اچھا بتلاتے ہیں۔ کبھی کامناؤں کو چھوڑ دینے میں میری بھلائی کہتے ہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں۔ کہ ہے ارجن! اُٹھ اور یدھ کر۔ آپ کی ایسی پیچیدہ باتوں سے میری عقل گم ہو رہی ہے۔ اور میں اب تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اس لئے اب کرپا کر کے ایسی ایک بات بتائیے۔ کہ جس پر عمل کرنے سے میرا بھلا ہو۔ مہاراج! میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپ مجھے دیدہ دانستہ بھرم میں ڈال رہے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ میری عقل ہی بہت چھوٹی ہے۔ آپ کے اُپدیش کی باریکی تک نہیں پہنچ سکی۔ اس لئے آپ اب سوچ وچار کر ایک بات کہئے۔ کہ گیان (بدھی) سریشٹ ہے یا کرم؟ آپ کی یقینی بات کو سُن کر میں اپنے کرتویہ کے بارے میں نشچے کرونگا۔ ارجن کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے شری بھگوان بولے:-

श्रीभगवानुवाच ।। लोकेऽस्मिन् द्विविधा निष्ठा पुरा प्रोक्ता मयाऽनघ ।।
ज्ञानयोगेन सांख्यानां कर्मयोगेन योगिनाम् ।। ३ ।।

شری بھگوان اُواچ

لوکے اسمن دِوِدھا نشٹھا پُرا پروکتا میانگھا (۳) گیان یوگین سانکھیانام کرم یوگین یوگی نام

ترجمہ ہے نشپاپ ارجن! اس لوک میں دو پرکار کی نشٹھا میں نے پہلے کہی ہیں۔ گیانی یوگیوں کی گیان یوگ سے اور یوگیوں کی نشکام کرم یوگ سے (۳)

دوہا

دو نشٹھا وکھیات ہیں ارجن اس جگ ماہیں (۳) گیان یوگ ہے سانکھیہ کی یوگی کرم کماہیں

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! میں نے گیان اور کرم کو علیحدہ علیحدہ نہیں کہا۔ اس لئے تمہارا یہ کہنا درست نہیں کہ "گیان اور کرم میں سے جو میرے لئے بہتر ہو۔ وہ کہئے" میں تم کو ذو معنی بات کہ کر بھرماتا نہیں ہوں۔ اُپدیش تو یہ ہے۔ کہ گیان اور کرم دونوں سے ہی بتدریج ترقی ہو سکتی ہے۔ جس پرش کو گیان نہیں ہے۔ وہ کرم کرکے گیان پراپت کرتا اور پھر بھگوان کی پریرنا سے کرم کرتا رہتا ہے۔ اور جس کو گیان ہے۔ وہ بھی نکما ہو کر نہیں بیٹھتا۔ اگرچہ اپنے لئے اُسے دُنیا میں کوئی کام نہیں کرنا ہے۔ تو بھی وہ عوام کی بھلائی کے لئے کرم کرتا رہتا ہے۔ اس میرا اُپدیش صاف ہے۔ میں نے تم سے ملی جلی بات نہیں کہی۔ اگر تم میرا مطلب نہیں سمجھے۔ تو پھر کھول کر کہتا ہوں دھیان سے سُنو۔ اس لوک میں دو طرح کے ادھکاری ہیں۔ ایک شم پردھان اور دوسرے کرم پردھان۔ اس ادھکار بھید سے ایک ہی برہم نشٹھا[1] (براہمی ستھتی) دو طرح کی ہو جاتی ہے۔ شم پردھان گیانیوں کی گیان یوگ سے۔ جس کا ادھیائے دو کے شلوک ۵۵ وغیرہ میں کیا گیا ہے۔ اور جو کرم پردھان ہیں۔ ان کی ستھتی کرم یوگ سے ہوتی ہے۔ کا ذکر ادھیائے دو کے شلوک ۷۱ میں کیا ہے۔ شم پردھان مہاتما اشٹاوکر وغیرہ ہوئے ہیں۔ اور کرم پردھان جنک۔

گیان اور کرم ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی براہمی ستھتی کے دو بھید ہیں۔ جیسا کہ آگے ادھیائے پانچ میں بیان کرینگے گیان یوگ بھی کرم سے علیحدہ ہونے کی تلقین نہیں کرتا۔ شروع شروع میں چاہے گیان یوگی کرم سے الگ رہے مگر وہ جلدی بھگوان کی پریرنا سے بڑے بڑے ذمہ واری کے کام انجام دیتا ہے۔ اس کی بہترین مثال بھگوان شنکر آچاریہ ہیں۔ جنہوں نے پرم گیانی ہو کر بھی سنسار کے کلیان کے لئے لگاتار انتھک کرم کیا۔ کہ جس کی وجہ سے اُن کی تھوڑی سی عمر میں ہی اکال مرتیو ہو گئی۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ گیانی اپنی اعلیٰ اوستھا کے مطابق کرموں میں رجوع کرتے ہیں۔ اور اُن کے سارے کرم گیان کے آشرے ہوتے ہیں۔ اور کرم یوگی بھی گیان سے بیکھ نہیں ہوتے۔ وہ اپنے کرموں کو بھگوان کے ارپن کرتے ہوئے بھگوان کی اِچھا کو ہی اپنی اِچھا مانتے ہوئے اپنے پریرک (جس کے لئے وہ کرم کرتے ہیں) بھگوان کو دل میں ساکھشات کر لیتے ہیں۔ اس لئے آگے ادھیائے پانچ شلوک میں کہا ہے۔ کہ گیان اور کرم یوگ کو جو الگ الگ کہتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ بچے (نادان) ہیں۔ ایک میں بھی اچھی طرح لگا ہوا پرش دونو کو پا لیتا ہے۔

---

[1] نِشٹھا۔ سادھن کی پختگی یعنی تکمیل کی حالت کا نام نِشٹھا ہے۔

[2] ۔ مایا سے پیدا ہوئے سمپورن گن ہی گنوں میں برتتے ہیں۔ ایسا سمجھ کر من۔ اندریوں اور جسم کے ذریعہ ہونے والی تمام کریاؤں (افعال) میں کرتاپن کے خیال سے رہت ہو کر سرو ویاپی سچدانند گھن پرماتما میں ایک بھاؤ (سچے دل سے) سیھت رہنے کا نام گیان یوگ ہے۔ اسی کے سنیاس۔ سانکھیہ یوگ وغیرہ نام بھی ہیں

[3] ۔ پھل اور آسکتی (لگاؤ اور موہ) کو تیاگ کر بھگوان کی آگیا انوسار صرف بھگوان کے لئے سم بدھی (سُکھ دُکھ ہانی لابھ کو یکساں سمجھ کر) کرم کرنے کا نام نشکام کرم یوگ ہے۔ اسی کو سمتو یوگ۔ بدھی یوگ۔ کرم یوگ وغیرہ بھی کہتے ہیں

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ॥
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥४॥

اُردو میں

نہ کرمنام اَنار مبھات ۔ نیشکرمیئم ۔ پُرشو ۔ اشنُوتے (۴) نہ چ سنیّناسات ایو ۔ سِدّھم ۔ سم اَدھی گچھتی (۴)

ترجمہ انسان نہ تو کرموں سے نِشکامتم بھاو (گیان نِشٹھا) کو پراپت کرتا ہے ۔ اور نہ کرموں کو چھوڑ دینے محض سے سِدّھی (بھگوان کے ساکھشاتکار) کو پراپت ہوتا ہے ۔ (۴)

دوہا

نہ کرنے سے کرم کے نِشٹھا گیان نہ ہوئے (۴) کیول شو کھے تیاگ سے سِدّھی وان نہ ہوئے

تشریح ارجن کا سوال تھا ۔ کہ اگر گیان کرم سے سریشٹ ہے ۔ تو آپ مجھے کرموں میں کیوں لگاتے ہیں ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! کرم کئے بغیر انتہ کرن شُدھ نہیں ہوتا ۔ اور جب تک انتہ کرن شدھ نہ ہو ۔ تب تک گیان پراپت نہیں ہوتا ۔ دل تو ویسا ہی ناپاک ہے ۔ مگر ایسا آدمی سب کچھ کرم دھرم (گرہست) چھوڑ چھاڑ کر جنگل میں چلا جاوے ۔ تو ایسے شخص کو نہ اس لوک میں سُکھ ملتا ہے اور نہ پرلوک میں ۔ نہ اُسے گیان ہوتا ہے اور نہ موکھش ملتی ہے اس لئے گیان پراپتی کے لئے کرم کرنا ہی چاہیئے ۔

न हि कश्चित् क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ॥
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥५॥

اُردو میں

نہ ہی کشچت کھشنم اَپی جاتو تِشٹھتی اکرم کرت (۵) کاریتے ہی اَوشا کرم سروا ۔ پرکرتی جیر گُنئی

ترجمہ (اور بالکل کرموں کا تیاگ ہو بھی نہیں سکتا) کیونکہ کوئی پُرش کسی وقت لمحہ بھر بھی بنا کرم کئے نہیں ... رہ سکتا ۔ بلاشبہ سب ہی پرش پرکرتی سے پیدا ہونے والے گُنوں (ست ۔ رج اور تم) سے بے بس ہوئے کرم کرتے ہی ہیں ۔ (۵)

دوہا

رہ سکتا کوئی نہیں چھِن ماتر بن کرم (۵) پَرَوش ہو کرنے پڑیں پرکرتی گُن دھرم

تشریح اگر آدمی چاہے ۔ کہ وہ کوئی کرم نہ کرے ۔ تو یہ ناممکن ہے ۔ پرکرتی کے تینوں گُنوں ست ۔ رج اور تم سے جکڑا ہوا انسان کرم کرنے پر مجبور ہے ۔ گیانی ہو یا اگیانی ۔ سب کو کرم کرنا ہی پڑتا ہے ۔ اس لئے جو آدمی کرموں کے تیاگ دینے (کچھ نہ کرنے دھرنے) کا ڈھونگ رچتا ہے وہ مکّار ہے جیسا کہ بھگوان کہتے ہیں ۔

ع۱ ۔ جس اوستھا کو پراپت ہو کر پرش کے کرم اکرم ہو جاتے ہیں ۔ یعنی پھل پیدا نہیں کر سکتے ہیں ۔ اس اوستھا کا نام نشکرمتا ہے

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ॥
इन्द्रियार्थान् विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥६॥

اردو میں

کرم اندریانی سینمیئے یا آستے منسا سمرن (۶) اِندریا - ارتھان وِموڑھ آتما - متھیا چارا - سا اوچیہ تے

ترجمہ: جو مُوڑھ بُدھی پُرش ہاتھ پاؤں وغیرہ کرم اندریوں کو (ہٹھ سے) روک کر اندریوں کے بھوگوں کو من سے چنتن کرتا رہتا ہے۔ وہ متھیا چاری یعنی ریاکار (ڈھونگی یا پاپی) کہا جاتا ہے (۶)

دوہا

کرم اِندریوں کو روک جو من میں کرے دھیان وشیوں کا اُس پرش کو متھیا چاری جان (۶)

تشریح: جو آدمی لوگوں میں تو یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں بڑا تپسوی اور پرماتما کا بھگت ہوں۔ اور دکھاوے کے لئے مون سادھ کر بیٹھتا ہے۔ یا پنچ اگنی تاپتا ہے یا اور کسی طرح کے دھرم کے ڈھونگ رچتا ہے۔ مگر دل میں وشیوں کا ہی دھیان کرتا رہتا ہے۔ زر - زن - زمین - ان تینوں کو بٹورنے کے لئے ہی سب جپ تپ کرتا ہے۔ ایسا آدمی متھیا چاری یعنی ریاکار ہے۔ اس کی بھگتی - سیوا اور تیاگ وغیرہ سب دکھاوے کے (نمائشی) اور عبث ہیں۔ برخلاف اس کے جو شخص من اور اندریوں کو بس میں کر کے کرم کرتا رہتا ہے۔ وہ اس سے اچھا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ॥
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥७॥

اردو میں

یس تُو اِندریانی منسا نیمیئے آربھتے آرجن (۷) کرم اِندریئے کرم یوگم - اسکتاہ - سا وِشِشیہ تے

ترجمہ: اور ہے ارجن! جو پُرش من سے اندریوں کو بس میں کر کے آسکتی رہت (اندریوں کے وِشے بھوگوں میں من نہ لگا کر یا موہ نہ کر کے) کرم اِندریوں سے کرم یوگ کا آچرن کرتا ہے۔ وہ سریشٹ ہے (۷)

دوہا

من سے بس کر اندریاں اناسکت ہو بیر (۷) کرم اندریوں سے کرم جو کرے سو اُتّم دھیر

تشریح: پچھلے شلوک میں جو یہ کہا ہے۔ کہ کرم اندریوں کو روک جو پُرش من سے وشیوں کا دھیان کرتا ہے وہ ریاکار ڈھونگی اور پاپی ہے۔ لیکن جو آدمی من سے اِندریوں کو روک کر بے تعلق ہو کر اندریوں سے کرم کرتا ہے۔ وہ اس ریاکار آدمی سے بہت زیادہ سریشٹ ہے۔ کیونکہ ریاکار آدمی کا جپ۔ تپ اور بھگتی سب عبث جاتی ہے۔ مگر کرم یوگی پرماتما کو پا جاتا ہے۔ کیونکہ کرم یوگ میں اِندریوں سے وہی کام لیا جاتا ہے۔ جن کے واسطے پرماتما نے ان کو بنایا ہے۔ اندریوں کو وشیوں میں غلطاں نہیں کیا جاتا۔ جو شخص پہلے اپنے من کو قابو میں کرتا ہے۔ اور پھر من کے ذریعے تمام اندریوں کو قابو میں کر کے شدھ بھاونا سے کرنے لائق (شُبھ کرموں) کو کرتا ہے۔ اور نہ کرنے لائق (بُرے کرموں) کو نہیں کرتا۔ وہی کرم یوگی سے ... ریاکار ڈھونگی تپسوی) سے بہت اچھا ہے۔ اس

لئے ہے ارجن -

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ॥
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मणः ॥ ८ ॥

اردو میں

نیئتم - کُرُو کرم - توم - کرم - جیایو ہی اکرمناہ (۸) شریر یاترا - پی چا - تے نہ پرسدھی ایدا - اکرمنا

ترجمہ تم نیئت (اپنے دھرم کردپی نیتیہ) کرم کرو - کیونکہ کرم نہ کرنے کی نسبت کرم کرنا اچھا ہے - اور کرم نہ کرنے سے تو تیری شریر یاترا بھی نہیں چلیگی - ارتھات تیرے شریر کا نرباہ بھی نہیں ہوگا - (۸)

دوہا

نیئم سے تُو کرم کر - مت اکرم چت لائے (۸) کرم بنا جیون ترا کیسے کہو نبھائے

تشریح ارجن نے بھگوان سے کہا تھا - "سوچ وچار کر ایک بات کہیئے - کہ جس سے میرا بھلا ہو - اور جس پر میں عمل کر سکوں - سو بھگوان نے وہ ایک بات ارجن کو یہ بتائی ہے - کہ اے ارجن! تو کرم کر - اور کرم بھی نیم سے کر - بے دلی یا نفسانی خواہشات کے لئے نہیں - بلکہ اس خیال سے کہ کرم کرنا تیرا فرض ہے اور نہ کرنے سے کچھ کرنا اچھا ہے - کیونکہ کرم کئے بغیر تو انسان کی زندگی بھی قائم نہیں رہ سکتی - بنا کرم کئے تو کھانا پینا - کپڑا اور زندگی کی دیگر ضروریات بھی نہیں مل سکتیں - اگر تم یہ کہو - کہ کرم بندھن کا ہیتو ہیں - تو یہ تیری بھول ہے - کیونکہ

यज्ञार्थात् कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ॥
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसङ्गः समाचर ॥ ९ ॥

اردو میں

یگیہ آرتھات کر منو انیتر - لوکوائم - کرم بندھنا (۹) تدارتھم - کرم - کونتے - مُکت - سنگاہ - سماچر

ترجمہ یگیہ ارتھات پرماتما کے لئے کئے ہوئے کرم کے سوائے دوسرے کرموں میں لگا ہوا ہی انسان کرموں دوارہ بندھن میں پڑتا ہے - اس لئے ہے ارجن! تم آسکتی (کرم پھل) سے رہت ہو کر اس پرمیشور (یگیہ) کے لئے ہی کرم کرو - (۹)

دوہا

یگیہ ارتھ جو کرم ہیں - اُن سے بھن ودوج راج (۹) بندھک ہیں سارے کرم - سنگ رہت کر کاج

یگیہ کی تشریح

یگیہ لفظ یج دھاتو (مصدر) سے بنا ہے - جس کا ارتھ پوجا کرنا ہے - جتنے یگیہ وغیرہ ہوتے ہیں - ان کی غرض دینی یا دنیوی سکھوں کی بڑھتی کے لئے یا صرف نشکام سیوا کے لئے ایشور یا دیوتا پتر اور رشی وغیرہ کی پوجا کرنا ہی ہے - اس طرح ایشور پریتی کے لئے کئے جانے والے سبھی کرم یگیہ ہیں - اشومیدھ وغیرہ ویدک یگیوں کو تو یگیہ کہتے ہیں - اور

۱ دوجوں میں سریشٹ یعنی ارجن

دیو پوجا - بلی ویشو دیو - اتتھی - پراناۓ یام - جپ وغیرہ" سمارت یگیہ" کہلاتے ہیں - نشکام بھاؤ سے ایشور کی پریتی یا سماج کی (قومی) ترقی کے لئے جو کرم کیا جائے - وہی یگیہ ہے - اس شلوک میں یگیہ سے صرف ایسے ہی کرموں سے مطلب ہے - کہ جو کسی پھل کی آشا سے نہ کئے جائیں - بلکہ ایشور ارپن بدھی سے لوک سنگرہ یعنی سماج کے دھرم کی رکھشا اور سکھ کی بڑھتی کے لئے کئے جائیں - عام لوگ دُنیا میں جو کچھ کام کرتے ہیں - وہ یگیہ نہیں ہیں - کیونکہ وہ پھل کی خاص کامنا سے کئے جاتے ہیں - اور اس کامنا سے ہی سارا سنسار بندھا ہوا ہے - مگر یگیہ یعنی پھل کی آشا سے رہت ہو کر ایشور ارپن بدھی سے کیا ہوا کرم بندھن میں نہیں ڈالتا - کیونکہ کرتا کا من اس میں اٹکتا ہی نہیں (यज्ञो वै विष्णु) ارتھات یگیہ ہی وشنو بھگوان ہیں - جو سنسار کا پالن پوشن کرتے ہیں اور جہاں کہیں نشکام بھاؤ سے سنسار کی بھلائی کا کام کیا جاتا ہے - وہاں اس میں ایشور کا ہی واس ہے - یہ سنسار بذات خود بھگوان کا ایک یگیہ ہے - جس میں بھگوان نشکام بھاؤ سے سنسار کا پالن پوشن کرتے ہیں - اس طرح یگیہ کا ارتھ بہت وسیع ہے - مگر اس میں یاد رکھنے لایق بات اتنی ہی ہے - کہ لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) یا ایشور کی پریتی کے لئے بے غرض بھاؤ سے کئے جانے والے کرموں کو ہی یہاں یگیہ کہا گیا ہے - اس کے علاوہ اس آگے بتلائے جانے والے کارن سے بھی ادھکاری کو کرم کرنا چاہیئے -

सहयज्ञाः प्रजाः सृष्ट्वा पुरोवाच प्रजापतिः ॥
अनेन प्रसविष्यध्वमेष वो स्त्विष्टकामधुक् ॥१०॥

اردو میں

سہ یگیاہ - پرجا - سرشٹوا - پرووواچ پرجاپتی (۱۰) انین پرس وشیدھوم - ایش - وواستو اشٹ کام دُھک

ترجمہ پرجاپتی (برہما) نے کلپ کے شروع میں یگیہ سمیت پرجا کو رچ کر کہا - کہ اس یگیہ سے تم لوگ بڑھو، پھلو پھلو - اور یہ یگیہ تم لوگوں کی دلی کامناؤں کو دینے والا حسب خواہش پھل رُوپی نانا بھوگوں کے دینے والا ہووے

دوہا

یگیہ سہت رچ کر پرجا - بولے بچن مہیش (۱۰) اس سے تم پھولو پھلو - پورن کام ہمیش

देवान् भावयतानेन ते देवा भावयन्तु वः ॥
परस्परं भावयन्तः श्रेयः परमवाप्स्यथ ॥११॥

اُردو میں

دیوان بھاوئیتا نین - تے دیوا بھاوئینتُو وا (۱۱) پرسپرم بھاوئینتا ہا شریے آہ پرم واپسیتھ

ترجمہ تم لوگ اس یگیہ کے ذریعے (اندر وغیرہ) دیوتاؤں کو بڑھاؤ - اور وہ دیوتا لوگ (بارش وغیرہ کے ذریعے) تم لوگوں کو بڑھا دیں - اس طرح آپس میں (ایک دوسرے کے لئے نشکام بھاؤ سے کرم کرکے) ایک دوسرے کی ترقی کرتے ہوئے تم دونو پرم کلیان کو پراپت ہوؤ گے (۱۱)

دوہا

دیوؤں کو تم دیوتا کریں تمہیں سنتشٹ (۱۱) اس پرسپر کے یگیہ سے مٹیں تمہارے کشٹ

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यंते यज्ञ भाविता:।।
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो यो भुंक्ते स्तेन एव स:।।१२।।

اردو میں

اشٹان بھوگان - ہی - وو - دیوا - داسینتے - یگیہ - بھاوتاہ
تیرَ دتان اپردائی - بھیو - یو بھنکتے - ستین - ایو - سا (۱۲)

ترجمہ کیونکہ یگیہ کے ذریعے بڑھائے ہوئے (خوش کئے ہوئے) دیوتا لوگ تمہارے لئے (بنا مانگے ہی) تمہارے من چاہے بھوگوں کو دینگے - اُن کے اُن دئے ہوئے بھوگوں کو جو پرش ان کے لئے بنا دئے ہی بھوگتا ہے وہ چور دیوتاؤں کا حق چھیننے والا آدمی ہے (۱۲)

دوہا

پُشٹ ہوئے وہ دیوتا دیویں سارے بھوگ - اُن کو نہ دے چور ہی بھوگیں سارے بھوگ

تشریح چور اس لئے ہے - کہ سب بھوگوں کے دینے والے تو دیوتا ہیں - ان سے بنا پوچھے یا ان کی یاد تک نہ کرکے جو منش ان بھوگوں کو بھوگتا ہے - وہ گویا بھوگوں کے مالک دیوتا سے پوچھے بنا ہی اُن کی چیز اُٹھا لے جاتا ہے - یعنی چوری کرتا ہے

دوسری بات یہ ہے - کہ یہ اناج وغیرہ بھوگ کی چیزیں سب پرانیوں کے لئے ہیں - صرف کسی ایک شخص (فرد واحد) کے لئے نہیں - جو آدمی دیگر پرانیوں کو اُن کا حصہ نہ دے کر خود ہی انہیں ہڑپ کر جاتا ہے - وہ چور ہی ہے یا جو برہم یگیہ - دیو یگیہ پتری یگیہ اور بلی دلیشودیو یگیہ وغیرہ پانچوں یگیہ کرکے دیوتاؤں کا بھاگ نہیں نکالتا - وہ چور ہے - اس کے لئے اصول یہ ہے - کہ ہر ایک منش کو یگیہ سے بچا ہوا بھوجن کرنا چاہئے - جو ایسا نہیں کرتا - وہ پاپی ہے - بھگوان کہتے ہیں

यज्ञ शिष्टाशिन: संतो मुच्यंते सर्व किल्बिषै:।।
भुंजते ते त्वघं पापाये पचंत्यात्म कारणात्।।१३

اردو میں

یگیہ شِشٹ آشنا - سنتو مُچینتے سرو - کِلوشئی (۱۳) بھُنجتے تے تُو - اگھم پاپا - یے پچنتی - آتم - کارنات

ترجمہ یگیہ سے شیش (باقی) بچے ہوئے اَن کو کھانے والے سریشٹ پُرش سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں - اور جو پاپی لوگ محض اپنے جسم کی پرورش کے لئے ہی پکاتے ہیں - وہ تو پاپ ہی کھاتے ہیں (۱۳)

دوہا

یگیہ شِشٹ بھوجن کرے تو نر ہونش پاپ آپ آپ بھکشن کرے سو نر کھاوے پاپ

پنچ مہا یگیہ

اس شلوک میں بھگوان نے اول تو یہ کہا ہے - کہ یگیہ کا باقی بچا ہوا بھاگ ہی گرہن کرنا چاہئے - اور دوسرے یہ کہا ہے - کہ جو صرف اپنے ہی لئے رسوئی بناتے ہیں - وہ گویا پاپ کھاتے ہیں - یہ دو تو باتیں کرکر بھگوان نے زندہ رہنے کے لئے جلنے والے پنچ مہا یگیوں کا اُپدیش دیا ہے - ان یگیوں کی کتنی مہما ہے - اور ہر ایک گرہستی کے لئے

ان کا پالن کرنا کتنا ضروری ہے۔ یہ اسی بات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ رشیوں نے ان کا نام ہی پنچ مہایگیہ رکھا ہے۔ یہ پنچ مہایگیہ اس طرح ہیں۔ برہم یگیہ۔ دیو یگیہ۔ پتری یگیہ۔ اتتھی یگیہ اور بلی ویشو دیو یگیہ۔ یہ پانچ مہایگیہ ہیں۔ اب ان کی علیحدہ علیحدہ تشریح کی جاتی ہے۔

۱۔ برہم یگیہ لفظی معنی ہیں۔ برہم کی پوجا۔ یہ دو طرح سے ہوتی ہے (۱) پراتہ اور سائنگ۔ دونو وقت سندھیا بندن اور وید آدی ستیہ شاستروں کے ستوتروں سے بھگوان کے گُن گان کرنا (۲) بھگوان کے گن الوادور سمجھانے والے شاستروں کے پٹھن پاٹھن سے جو برہم کا گیان ہم حاصل کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو بھی دینا یعنی آپ پر ہیشور کی بھگتی کرنا اور دوسروں میں اس کا پرچار کرنا۔ یہ برہم یگیہ ہے۔

۲۔ دیو یگیہ بمعنی دیوتاؤں کی پوجا۔ روزانہ ہون وغیرہ کر کے وایو۔ اگنی۔ سورج وغیرہ دیوتاؤں کو جو کہ نظام قدرت کو باقاعدہ چلا رہے ہیں۔ اور اس لئے وشئے دیوا کہلاتے ہیں۔ کی پوجا کرنا دیو یگیہ کہلاتا ہے یہ کس طرح کیا ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں بھگوان منو کہتے ہیں۔

اگنی سے سمیک پرکار سے جو آہوتی دی جاتی ہے۔ وہ آدتیہ لوک میں پہنچتی ہے۔ آدتیہ سے بارش ہوتی ہے بارش سے اناج اور اناج سے پرجا (مخلوق) کی پیدائش ہوتی ہے۔ مختصر الفاظ میں ہون کرنے کو ہی دیو یگیہ کہا جاتا ہے۔

۳۔ پتری یگیہ روزانہ ماں باپ اور گورو وغیرہ بڑوں کی سیوا کرنا اور اپنے سلوک سے ان کو خوش رکھنا پتری یگیہ کہلاتا ہے۔ نیز پہلے سپت رشیوں سے کر اب تک جو ہمارے نامی بزرگ ہو چکے ہیں۔ ان کی کیرتی کو امر رکھنے کے لئے اچھے اچھے کرم کرنا بھی پتری یگیہ میں داخل ہے۔

۴۔ بلی ویشو دیو یگیہ ہم روزانہ جو اناج وغیرہ کھاتے ہیں۔ وہ صرف ہمارے ہی لئے نہیں ہے۔ سب کے لئے ہے۔ پرانی ماتر (جملہ ذی روح) کے لئے ہے اور ان کے نہ ملنے سے جو دکھ ہوتا ہے۔ اور ان ملنے (کھانا کھانے) سے جو سکھ ملتا ہے۔ وہ سکھ دکھ سب کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اس لئے ہر ایک گرہستی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ سب کو دے کر تب کھائے "سب" کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کو جہاں تک معلوم ہے وہاں تک کوئی پرانی بھوکا نہ رہے۔ صرف آدمی ہی نہیں۔ چیونٹی سے لے کر پشو تک اور انسان سبھی کو اپنے آہار میں سے حصہ بانٹ دے۔ یہ بلی ویشو دیو یگیہ کہلاتا ہے۔

۵۔ اتتھی یگیہ اس کے معنی ہے اتتھی کی پوجا۔ بھوجن کرنے سے پہلے جو کوئی اتتھی آجائے۔ یا کسی اتتھی کے آنے پر بھی جتنے وقت میں گائے دوہی جاتی ہے۔ اتنے وقت تک انتظار کر کے اور دروازے پر کھڑے ہو کر ایسے اتتھی کو ڈھونڈ کر اُسے بھوجن کرانا چاہیئے۔ اتتھی خواہ کسی جاتی کا ہو۔ اُسے بھوجن کرائے بنا آہار کر لینا "پاپ کھانے" کی مانند ہی ہے۔ اتتھی خواہ کسی ذات کا ہو۔ امیر ہو۔ غریب ہو۔ ودوان ہو۔ مورکھ ہو وہ ستکار کے یوگیہ ہے اور ستکار پوروک ہی اُسے بھوجن وغیرہ سے خوش کرنا چاہیئے۔ یہ اتتھی یگیہ ہے

اس طرح یہ پانچ مہا یگیہ ہیں۔ ہر روز انہیں جتنے امکان پورا کر کے گرہستی بھوجن کرے۔ یگیہ سے باقی بچا کرنے کا یہی مطلب ہے۔ اس طرح یگیہ کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچ رہتا ہے۔ اس کو یگیہ امرت کہتے ہیں۔ اس

خلاف صرف اپنے لئے ہی بھوجن بنانے کو پاپ کہا ہے

دیو یگیہ وغیرہ کرکے اس سے بچے ہوئے امرت نامی اَن کو کھانا جن کا سوبھاو ہے۔ وہ یگیہ سے بچے ہوئے اَن کا بھوجن کرنے والے سریشٹ پُرش سب پاپوں سے ارتھات چکی چولہے وغیرہ کے پانچ پاپوں سے اور پرماد وغیرہ سے ہونے والے ہنسا وغیرہ پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور جو پلیٹیہ لوگ صرف اپنے لئے ہی کھانا بناتے ہیں۔ وہ خود پاپی ہیں۔ اور پاپ ہی کھاتے ہیں۔ (شنکر آچاریہ)

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्यादन्नसंभव:॥
यज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञ: कर्म समुद्भव:॥१४॥
कर्म ब्रह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षर समुद्भवम्॥
तस्मात्सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम्॥१५॥

اُردو میں

انّاد بھونتی۔ بھُوتانی۔ پرجنّیاد۔ اَنّ سمبھواہ (۱۴) یگیاد بھوتی پرجنیہ۔ یگیہ کرم سمُدبھوا کرم برہمودو۔ بھوم ودھی۔ برہم اکھشر سمُدبھوم (۱۵) تسمات سروگتم۔ برہم۔ نِتیم۔ یگیے پرتشٹھتم

ترجمہ سارے پرانی اَن سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اَن بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور وہ یگیہ کرم سے ہوتا ہے (۱۴) اس کرم کو تُو برہم یعنی وید سے پیدا ہوا جان اور وید اوناشی پرماتما سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے سروویاپی برہم سدا ہی یگیہ میں ورتمان (موجود) رہتا ہے (۱۵)

دوہا

جیو اَن سے ہوت ہے۔ اَن میگھ سے ہوئے (۱۴) میگھ یگیہ سے ہوت ہے یگیہ کرم سے ہوئے کرم وید سے ہوت ہیں۔ وید برہم سے ہوئے (۱۵) اس ہیتو ہر یگیہ میں برہم ویاپک ہوئے

تشریح منوسمرتی (۳-۷۶) میں کہا ہے۔ کہ اگنی میں ودھی پوروک دی ہوئی آہوتی سورج میں جاتی ہے۔ سورج سے بارش ہوتی ہے۔ بارش سے اَن پیدا ہوتا ہے۔ اور ان سے پرجا پیدا ہوتی ہے

اس منتر میں برہم شبد کے ارتھ کے بارے میں بھاشیہ کاروں میں مت بھید ہے۔ بھگوان شنکر آچاریہ اور ان کے پیروکار سب ٹیکا کاروں نے برہم شبد کا ارتھ وید کیا ہے۔ اور شری رامانج آچاریہ نے اس کا ارتھ پرکرتی کیا ہے۔ لوکمانیہ تلک نے بھی اپنے گیتا رہسیہ گرنتھ میں اس کا پچھلا ارتھ ہی لیا ہے۔ یہاں دونو ہی ارتھ ٹھیک لگ جاتے ہیں۔ اور ایسا بھی ارتھ کر سکتے ہیں۔ کہ برہم سے یعنی پرکرتی یا ترگن آتمک پرکرتی کے بیان کرنے والے وید سے کرم پیدا ہوئے۔ اس میں دونو ہی ارتھ آجاتے ہیں۔ اکھشر پرماتما کی ستا پرکرتی کا کارن ہے اور ترگن آتمک ہونا پرکرتی کا دھرم ہے۔ مگر اس سرشٹی کے وستار کا جو کرم (سلسلہ) ہے۔ اس کرم (سلسلہ) کا گیان اس سے پہلے رہتا ہی ہے۔ اور اسی گیان کو وید کہتے ہیں

اب دیکھئے۔ کہ اکھشر (لافانی) پرماتما سے مُول پرکرتی یا مول پرکرتی دھرم کا گیان وید پیدا ہوا۔

پھر پُرش پرکرتی یا وید سے کرم کا آغاز ہوا ۔ یہ کرم یگیہ ہی ہوا ۔ کیونکہ اس کرم میں کسی کا کچھ سوارتھ یا کسی ناحاصل چیز کو حاصل کرنے کا ہیتو نہیں تھا ۔ اس یگیہ سے ساری سرشٹی بنی ۔ اور اسی یگیہ سے سارے برہمانڈ کا پالن پوشن ہوتا ہے ۔ کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ یگیہ سے ہی یہ سارا برہمانڈ قائم رہتا ہے ۔ اور اس کے قیام کے لئے خود پرمیشور پرماتما یگیہ کر رہے ہیں ۔ یہ سرشٹی چکر جو ہے پرماتما کا یگیہ ہی ہے ۔ اور سب کا دھرم ہے ۔ کہ اس یگیہ کی پیروی کریں ۔ یعنی سنسار میں رہ کر یگیہ کریں ۔ جو آدمی یگیہ نہیں کرتا ۔ وہ گویا پرماتما کے یگیہ چکر کو روکنے کی لاحاصل کوشش کرتا ہے ۔ اور اس لئے قانونِ قدرت کے خلاف کام کرتا ہے ۔ جو پاپ ہے ۔ ایسا آگے کہتے ہیں ۔

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ॥
अघायुरिंद्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥१६॥

اردو میں

ایوم پرورتیتم ۔ چکرم ۔ نانو ۔ ورتیہ ۔ تی ایہہ یا (۱۶) اگھایو ر اندریا آرامو ۔ موگھم پارتھ ۔ سا جیوتی

ترجمہ

ہے پارتھ ! جو پُرش اس لوک میں اس پرکار چلائے ہوئے (بھگوان کے) سرشٹی چکر کے مطابق نہیں چلتا وہ اندریوں کے سکھ کو بھوگنے والا پاپی آدمی عبث ہی جیتا ہے (۱۶)

دوہا

اس چکر انوسار جو ارجن برتیں ناہیں (۱۶) ایسے پاپی ویرتھ ہی جیویں اس جگ ماہیں

تشریح

بھگوان کا یہ چکر کونسا ہے ؟ شریر اَنّ سے ۔ اَنّ بارش سے ۔ بارش یگیہ سے ۔ یگیہ کرم سے اور کرم پھر شریر سے پیدا ہوتا ہے ۔ یہی ایشور کا چکر ہے ۔ جو آدمی یگیہ نہیں کرتا اور تمام دوسروں کی بھلائی کے کرم نہیں کرتا صرف اپنی اندریوں کو سُکھ دینے میں ہی لگا رہتا ہے ۔ اس کا جیون عبث ہے ۔

اگر ایسا ہے ۔ تو کیا اس طرح چلائے اس سرشٹی چکر کے مطابق سبھی کو چلنا چاہیئے ؟ یا صرف آتم گیانی کو ہی چت کی شدھی کے لئے اس کے مطابق برتنا چاہیئے ۔ ارجن کے ایسے سوال کی شنکا کر کے شری بھگوان کہتے ہیں

यस्त्वात्मरतिरेव स्यादात्मतृप्तश्च मानवः ॥
आत्मन्येव च संतुष्टस्तस्य कार्यं न विद्यते ॥ १७ ॥
नैव तस्य कृतेनार्थो नाकृतेनेह कश्चन ॥
न चास्य सर्व भूतेषु कश्चिदर्थ व्यपाश्रयः ॥ १८ ॥

اردو میں

یس تو آتم رتی ریو سیاد آتم ترپتشچ مانوہ (۱۷) آتمن ایوچ سنتشٹ اس تسیہ کاریم نہ ودیتے نیو تسیہ کرتین آرتھو ۔ ناکرتین ایہہ کشچن (۱۸) نہ چاسیہ سرو بھوتیشو کشچد ارتھ ویہ پاشریا

ترجمہ

ہاں جو آدمی آتما میں ہی پریتی والا اور آتما میں ہی ترپت (مطمئن) اور آتما میں ہی سنتشٹ ہووے ۔ اس کے لئے کچھ کرنے یوگیہ نہیں ہے (۱۷) کیونکہ اس سنسار میں اس پُرش کا کئے ہوئے کرم سے کچھ بھی

مطلب نہیں ہے۔ اور اس کا سمپورن بھوتوں میں کچھ بھی سوارتھ کا سمبندھ نہیں ہے۔ (۱۸)

دوہا

پر جو آتم رت سدا۔ ترپت اور سنتشٹ (۱۷) رہتا ہے اس کے لئے کرم نہ ہوویں اِشٹ
کرم کرے تو پنیہ نہ۔ نہ کرنے سے پاپ (۱۸) سب بھوتوں سے رہت وہ سدا رہے نِشپاپ

تشریح

بھگوان نے پہلے شلوکوں میں یگیوں کا پھل حسب خواہش بھوگ مال دولت۔ اولاد بارش وغیرہ کہے ہیں۔ مگر یہ پھل انہیں کے لئے خوشی کا باعث ہیں۔ جن کا رجحان باہر کی طرف ہے۔ یعنی جو دنیادار ہیں۔ مگر جو اپنی آتما میں رت (لین) ہیں۔ اپنی آتما میں ہی مطمئن اور خوش ہیں۔ انہیں تو ان پھلوں کی کبھی چاہ ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے ان سانکھیہ یوگیوں ارتھات گیانیوں کو مندرجہ بالا یگیہ آدک کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ان کا تعلق بیرونی سنسار سے بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور وہ جیون مکت ہو گئے ہیں۔ اس لئے کسی کام کے کرنے سے انہیں سکھ نہیں ہوتا۔ اور نہ کسی کام کے نہ کرنے سے ان کو دکھ ہی ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان کرموں کا اچھا یا بُرا اثر آتما پہ نہیں پڑتا۔ کیونکہ اُنہوں نے بیرونی دنیا سے اپنا تعلق ہٹا لیا ہے۔ اور صرف آتما میں ہی مگن رہتے ہیں۔

آتما میں ہی پریتی والا ارتھات جس کا آتما میں ہی پریم ہے۔ وشیوں میں نہیں اور جو گیانی آتما میں ترپت (سیر) ہے۔ ارتھات جس کی پریتی (سیری) اَن وغیرہ کے آدھین نہیں ہے۔ اور جو آتما میں سنتشٹ ہے۔ بیرونی وشیوں کے لابھ سے تو سب کو سنتوش ہوتا ہی ہے۔ مگر اُن کی پرواہ نہ کر کے جو آتما میں ہی خوش رہتا ہے۔ ارتھات سب طرح سے ترشنا رہت ہے۔ جو کوئی ایسا آتم گیانی ہے۔ اس کے لئے کچھ بھی کرتویہ نہیں ہے (شنکر آچاریہ)

اے ارجن! اگرچہ وہ جیون مکت ہو گئے ہیں۔ اور کرم کرنا ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ اور نہ کرم کے کرنے یا نہ کرنے سے ان کا کچھ بنتا یا بگڑتا ہے۔ تو بھی سنسار کی بھلائی کے لئے وہ شبھ کرم کرتے ہی ہیں۔ جب ایسا ہے۔ تو اے ارجن!

तस्मादसक्तः सततं कार्यं कर्म समाचर॥
असक्तो ह्याचरन्कर्म परमाप्नोति पूरुषः॥ १९॥

اردو میں

تسماد۔ اَسکتہ۔ ستتم۔ کاریم۔ کرم۔ سماچر (۱۹) اسکتو ہی آچرن۔ کرم۔ پرم آپنوتی۔ پُورشاہ

ترجمہ

اس لئے اناسکت (پھل کی آشا سے رہت) ہو کر تو لگاتار کرتویہ کرم (فرائض منصبی) کو پورا کر۔ کیونکہ اناسکت (ایشور کے لئے کرم کرنے والا) پُرش کرم کرتا ہوا پرماتما کو پراپت ہو جاتا ہے۔ (۱۹)

دوہا

پھل آشا کو تیاگ کر۔ کرم کرو کرتویہ (۱۹) ایشور کو پاوے پُرش کر اپنا کرتویہ

تشریح

اے ارجن! اگرچہ جیون مکت گیانی مہاتما کے لئے کچھ کرتا دھرنا نہیں ہے۔ تو بھی سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرتے ہی ہیں۔ اسی طرح تو بھی آتما میں رت ہو کر۔ اچھا دویش سے رہت ہو کر۔ پھل کی آشا کو چھوڑ

کر کام کر۔ جیساکہ جنک۔ وغیرہ گیانی مہاتماؤں نے بھی لوک سنگرہ کے لئے کرم کئے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादय॥
लोके संग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥ २०॥

اُردو میں

کرمنا۔ ایو۔ ہی۔ سنسدھم آستھتا۔ جنک آدیا (۲۰) لوک سنگرہ ایم ایو۔ آپی۔ سنپشیئن۔ کرتم۔ ارہسی

ترجمہ جنک وغیرہ (جیون مکت) گیانی مہاتما بھی (آسکتی رہت) کرموں سے ہی سدھی کو پراپت ہوئے ہیں اس لئے (بھی) اور لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کا خیال کر کے بھی تمہیں کرم کرنے ہی یوگیہ (مناسب) ہیں (۲۰)

دوہا

جنک آدی پراپت ہوئے سدّھی کو کر کرم (۲۰) لوک بھلائی کے سدا تم بھی کرو شُبھ کرم

تشریح شری بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! جب جنک وغیرہ مہاتما لوگ آتم درشن ہو جانے کے بعد بھی کرم سے بیکھ نہیں ہوئے۔ تب تجھے بھی ضرور کرم کرنے چاہئیں۔ اگرچہ کرم کرنے میں تیری اپنی غرض کوئی بھی نہ ہو۔ تو بھی محض لوک سنگرہ کے لئے تمہیں کرم کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اگرچہ گیانی مہاتما کو کرم نہ کرنے سے پاپ نہیں ہوتا۔ تو بھی لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنے میں اس کی بڑائی ہے۔ ایسا ہی تو بھی کر۔

لوک سنگرہ کی تشریح

لوک سنگرہ کا سیدھا سادا ارتھ تو ہے۔ سنسار میں رہنے والے منشیوں کو ادھرم اور دکھ سے چھڑا کر دھرم میں لگانا اور سکھی کرنا۔ لیکن اگر وچار کر دیکھا جاوے۔ تو لوک سنگرہ کا ارتھ بہت ویاپک اور گوڑھ ہو جاتا ہے بھو۔ بھُوہ۔ سوہ۔ تینوں لوک جن کو دیولوک۔ پتری لوک اور بھو لوک بھی کہتے ہیں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ان تینوں لوکوں کا آدی کارن ستیہ سروپ برہم ہے۔ جو پرمیشور روپ سے ان لوکوں کا سنگرہ یعنی دھارن پوشن کرتا ہے۔ اور اس لئے سوکشم پرکرتی سے لے کر بھو لوک کے پرانیوں تک لوک سنگرہ کے لئے جو کرم ہو رہا ہے۔ اُسے وہی کر رہا ہے۔ اس نے لوک سنگرہ کا یہ یگیہ شروع کیا ہوا ہے۔ اور ہر ایک بھلے کرم روپی یگیہ میں وہی سرو گیہ سچدانند پرماتما موجود ہے۔ ہم کو بھی اسی پرماتما کی پیروی کر کے تینوں لوکوں کی بھلائی کے لئے کرم کرنے چاہئیں پوجیہ پاد بھگوان شنکر آچاریہ نے لوک سنگرہ کا ارتھ یوں کیا ہے۔ کہ تینوں لوکوں کے لئے اس بھو لوک کا جو کرتویہ ہے وہ اس کرتویہ کی راہ سے گر کر یہ اُلٹے مارگ میں نہ چل پڑے اور تینوں لوکوں کے باہمی تعلق کو جان کر سب لوگ اس کے مطابق اپنے فرائض کو ادا کریں۔ ایسی بیوستھا یا قانون کا نام لوک سنگرہ ہے۔ اس بیوستھا کو قائم رکھنے کے لئے بھگوان کو بھی کرم کرنا پڑتا ہے۔ تینوں لوکوں کو نیم سے چلانا پڑتا ہے۔ اور اسی نیم یعنی یگیہ چکر کو چلانے کے لئے ہی لوک سنگرہ کا آدرش بھگوان نے ارجن کے سامنے رکھا ہے۔ اور ایسے کرم کرنے کا اُپدیش کیا ہے۔ کہ جس سے لوک سنگرہ ہو۔ یعنی تینوں لوکوں کے ساتھ اس کا ... بھو لوک کا یہ ... یگیہ چکر چلتا رہے۔

سوال - اگر کوئی آدمی اُلٹے مارگ پر چلے - تو اس سے کیا یہ سرشٹی چکر بند ہو جائے گا؟ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی آدمی پتری لوک - دیو لوک اور بھو لوک کے متعلقہ اپنے فرائض کو ادا نہ کرے - تو کیا یہ لوک نشٹ ہو جائیں گے؟

جواب - نہیں - نشٹ نہیں ہو جائیں گے - مگر کیوں؟ اس کا کارن یہ ہے - کہ بھگوان خود ہی اس سرشٹی چکر کے چلانے والے ہیں - اور اس کی ساری بیوستھا وہ خود ہی کر رہے ہیں - مگر ہمارے سامنے جب یہ سوال آتا ہے - کہ ہم کیا کریں تو بھگوان بھی جواب دیتے ہیں - کہ جو ہم کر رہے ہیں وہی تم بھی کرو - نہیں تو راہ راست سے بھٹک کر نشٹ ہو جاؤ گے - ہم (بھگوان) لوک سنگرہ کر رہے ہیں - تینوں لوکوں کو دھارن کئے ہوئے ہیں - تم بھی لوک سنگرہ کرو - یعنی تینوں لوکوں کی بھلائی کے لئے کرم کرو - ترلوکی ناتھ کی شرن میں پہنچنے کا یہی مارگ ہے کہ جیسا وہ کرتے ہیں وہی تم بھی کرو - اور تم جیسا کرو گے - ویسا ہی اور لوگ بھی کرینگے - اور اس طرح تینوں لوکوں کا دھارن کرنے کا میرا کام ہوتا رہے گا -

سوال - گیانی مہاتما کے کرم سے لوگوں کی بھلائی کیسے ہوتی ہے جواب سُنو

यद्यदा चरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ॥
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनु वर्तते ॥ २१ ॥

اردو میں

یَدیَد آچرتی - سریشٹھس تت تدیوے ترو جناہ (۲۱) سا یت پرمانم کُروُتے - لوکس تد انوُ ورتتے

ترجمہ سریشٹ (بڑا) آدمی جو جو آچرن (کام) کرتا ہے - دوسرے لوگ بھی اس کی پیروی کرتے ہیں - ارتھات اس کے پیروکار وہ وہی کام کرتے ہیں - وہ (بڑا) پُرش جو بات پرمان کرتا ہے - ارتھات جس بات کو پرمان مانتا ہے - لوگ بھی اسی پر چلتے ہیں - ارتھات اسی کو پرمان مانتے ہیں (۲۱)

دوہا

بڑے لوگ جو کرت ہیں کریں وہی سب لوگ (۲۱) ان کی باتوں پر چلیں سب سنساری لوگ

تشریح جیون مکت ہو کر بھی جنک وغیرہ مہاتماؤں نے لوک سنگرہ کے لئے کرم کئے ہیں - کیونکہ بڑے (گیانی) لوگ جو جو کرم کرتے ہیں - اگیانی لوگ انہی کرموں کی ہی پیروی کرتے ہیں - اس لئے سب گیانی پُرشوں کو ایسے کرم ضرور کرنے چاہئیں - کہ جن کی پیروی کر کے دُنیا دار لوگ اچھے کاموں کی طرف راغب ہوں - بھگوان اس بات کو اپنی مثال سے سمجھاتے ہیں -

न मे पार्थास्ति कर्तव्यं त्रिषु लोकेषु किंचन ॥
नानवाप्तमवाप्तव्यं वर्त एव च कर्मणि ॥ २२ ॥

اردو میں

نہ مے پارتھ استی کرتویم ترشُو لوکیشُو کنچناہ (۲۲) ناَنواپتم - اواپتویم - ورتا - ایوچا کرمنی

ترجمہ ہے ارجن! تینوں لوکوں میں میرے لئے کوئی بھی کرتویہ نہیں ہے - ارتھات مجھے کچھ بھی کرنا نہیں ہے کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے - جو مجھے حاصل نہ ہو یا مجھے حاصل کرنی ہو - پھر بھی میں کرم کرتا ہی ہوں (۲۲)

دوہا

پارتھ کچھ کرتویہ نہ تین لوک کے ماہیں (۲۲) تو بھی کرموں کو کروں۔ لوک ہت جگ ماہیں

تشریح اے ارجن! تم میری مثال سے سبق لو۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو۔ کہ میں گیانی ہوں۔ اور سدا آتما میں ہی ترپت اور پرست رہتا ہوں۔ بیرونی دنیوی چیزوں سے مجھے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ مجھے کرم کر کے اپنے لئے کچھ ذاتی فایدہ نہیں اٹھانا ہے۔ کسی سنساری چیز کی مجھے خواہش نہیں ہے۔ اور مکتی تک مجھے سب آنند حاصل ہیں۔ مطلب یہ کہ مجھے اپنے لئے کوئی کرم کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی میں سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرتا ہوں۔ میرے کرم نہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا؟ وہ بھی سُنو

यदि ह्यहं न वर्तेयं जातु कर्मण्य तन्द्रितः॥
मम वर्तमानुवर्तन्ते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥२३॥
उत्सीदेयुरिमे लोका न कुर्यां कर्म चेदहम्॥
संकरस्य च कर्ता स्यामुपहन्यामिमाः प्रजाः॥२४॥

اردو میں

یدی ہی اہم نہ ورتے یم۔ جاتو کرمنیا تندرتاہ (۲۳) مم ورتما نوورتنتے۔ منشیاہ پارتھ سروشاہ
اُتسی دیسیو رمے لوکا۔ نہ کُریام۔ کرم چید ہم (۲۴) سنکر اسیہ چاکرتا سیام۔ اُپ ہنیام اما پرجاہ

ترجمہ کیونکہ اگر میں آلس (سُستی) کو چھوڑ کر (مستعدی کے ساتھ) کرم نہ کروں۔ تو ہے ارجن! سب لوگ میری (مجھ بڑے سریشٹ کی) پیروی کرنے لگیں گے (۲۳) اگر میں کرم نہ کروں۔ تو سب ہی نشٹ بھرشٹ ہو جائیں گے۔ اور میں سنکر[1] کا کرنے والا ہوؤں گا۔ نیز اس ساری پرجا (مخلوق) کی تباہی کا کارن بھی بنوں گا (۲۴)

دوہا

تندرا سے یدی رہت ہو کروں نہ میں کچھ کرم (۲۳) اور لوگ بھی چھوڑ دیں مم آشرت یہ کرم
کرم ناش سے لوک یہ سبھی نشٹ ہو جائے (۲۴) ورن سنکر کرتا بنوں پرجا کو بہکائے

تشریح شری بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! اگرچہ مجھے کرم کرنے سے کچھ فایدہ اور نہ کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ پھر بھی میں سُستی چھوڑ کر مستعدی کے ساتھ کرم کرتا ہوں۔ وجہ یہ کہ اگر میں کرموں کو ترک کر دوں تو جو آدمی مجھے سریشٹ (بڑا) سمجھ کر میرے ہی نقش قدم پر چلتے ہیں۔ وہ بھی کرم کرنا چھوڑ دینگے اور کرموں کے چھوڑ دینے سے ساری قوم آلسی اور کام چور ہو جائے گی۔ اور دوسری کرم کرنے والی قومیں آ کر اسے اپنا غلام بنا لینگی۔ اس طرح

[1] سنکر لفظ کا ارتھ ہے۔ گڑبڑ ہونا یا الٹ پلٹ جانا۔ "میں ہی سنکر کا کرنے والا ہوؤں گا" یعنی بدنظمی یا گڑبڑ پیدا کرنے والا ہوؤں گا۔ جس سے تباہی ہوگی۔ سنکر لفظ کا عام ارتھ ورن سنکر ہوتا ہے۔ اور یہ ارتھ بھی یہاں لگ سکتا ہے۔ کیونکہ پہلے ادھیائے میں ارجن نے یہ شک ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر میں یُدھ کروں گا۔ تو ورن سنکر ہو جائے گا۔ دیکھو ادھیائے ۱۔ شلوک ۴۱ تا ۴۳۔ اس کا جواب بھگوان اس شلوک میں یہ دیتے ہیں۔ کہ ورن سنکر شاستر دھرم کے مطابق یُدھ کرنے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے کرم چھوڑ دینے سے ہوتا ہے

قوم تباہ ہو جائے گی۔ اور اس کی جواب دہی مجھ پر ہوگی۔ اگر عوام الناس میں سے کوئی آدمی کسی کرم کو چھوڑ دے۔ تو اتنا ہرج (نقصان) نہیں ہوتا۔ کیونکہ قوم اس کی تقلید نہیں کرتی۔ مگر بڑے آدمیوں (گیانی مہاتماؤں) کو تو کبھی کرم نہ چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ دُنیا ایسے بڑے آدمیوں کے ہی پیچھے چلا کرتی ہے۔ اس لئے ہے ارجن! اگر میری طرح تو یا دوسرا کوئی گیانی مہاتما ہو۔ تو اس کو بھی اپنے لئے کچھ کرتویہ نہ ہوتے پر بھی صرف دُوسروں کو راہ راست پر لانے کے لئے۔ دوسروں کی ہدایت کے لئے کرم کرنا چاہیئے:-

सक्ताः कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वंति भारत ॥
कुर्याद्विद्वांस्तथा सक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥ २५ ॥
न बुद्धिभेदं जनयेदज्ञानां कर्मसंगिनाम् ॥
जोषयेत्सर्वकर्माणि विद्वान्युक्तः समाचरन् ॥ २६ ॥

اُردو میں

سکتاہ کرمنیہ اودوان سو یتھا۔ کُروَنتی بھارت (۲۵) کُریاد۔ اوِدوانس تتھا اسکتاش چکیرشُور لوک سنگرہم
نہ بُدھی بھیدم جنئید اگیانام کرم سنگنام (۲۶) جوش ییت سرو کرمانی ودوان یُکتاسماچرن

ترجمہ ہے بھارت! کرم میں آسکت ہوئے (پھل کی اچھا والے) اگیانی لوگ جیسے کرم کرتے ہیں۔ ویسے ہی اناسکت ہوا (پھل کی خواہش کو چھوڑ کر) ودوان (گیانی) بھی صرف سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرے۔ (۲۵) گیانی پُرش کو چاہیئے۔ کہ کرموں میں لگے ہوئے اگیانیوں میں بُدھی بھید (کرموں میں اشردھا) پیدا نہ کرے۔ بلکہ خود پرماتما کے سروپ میں لگا ہوا سب کرموں کو اچھی طرح سے کرتا ہوا اُن سے بھی ویسے ہی (اچھے) کام کرائے۔ (۲۶)

دوہا

کرم آسکت اگیانی تو کریں سوارتھ ہیت (۲۵) اناسکت گیانی کریں پرمارتھ کے ہیت
اگیانی میں گیانی نہ بُدھی بھید کرائے (۲۶) کرم کرے دت چت ہوا اُن سے کرم کرائے

گیانی کا کرتویہ

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! گیانی اور اگیانی دونو کو ہی کرم کرنے چاہیئں۔ مگر جس طرح اگیانی لوگ پھل کی خواہش سے کرم کرتے ہیں۔ اسی طرح گیانی کو پھل کی خواہش کو ترک کر کے صرف سنسار کی بھلائی کے لئے کرم کرنے چاہیئں۔

گیانی پرش کو چاہیئے۔ کہ وہ اگیانیوں میں بُدھی بھید نہ کراوے۔ مطلب یہ کہ اُن کی شردھا کو نہ گراوے۔ اگر کسی کی ایسی شردھا ہو۔ کہ فلاں کام کرنے سے فلاں پھل ملیگا یا فلاں یگیہ کرنے سے سُورگ سکھ ملیگا۔ اور اس سے ایشور پرسن ہوگا۔ تو اس کی اس شردھا کو گیانی پرش کبھی نہ گراوے۔ وہ جس طرح بھی ایشور کی اُپاسنا کرتا ہو کرنے دے بلکہ خود بھی اس کا ساتھ دے کر اس مارگ سے اُسے اوپر کی اُنتی (ترقی) اوستھا میں لے جائے۔ بات یہ ہے۔ کہ جس کی جیسی

شردھا ہوتی ہے۔ وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس کی شردھا ہٹ جانے سے ممکن ہے۔ کہ اس کی گتی بھرشٹ ہو جائے
بُدھی بھید نہ کرنے کا مطلب شردھا سے نہ گرنے دینے کا ہے۔ بدھی بھید کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو اگیانی ہے۔ وہ اگیانی
ہی بنا رہے۔ بلکہ اس کی اس اوستھا میں اس کی ایشور یا دھرم کے بارے میں جو شردھا ہے۔ اس شردھا کو گرا کر اس شردھا
کے مطابق اُپائے سے اس سے زیادہ اچھی حالت میں لے جانے کی کوشش کرے۔ یہ تو عام ارتھ ہوا۔ مگر یہاں بدھی بھید
کا ایک خاص ارتھ بھی ہے۔ وہ یہ کہ اگر تم (گیانی مہاتما یا سرشیٹ ارتھات بڑے معزز) ہو کر کرم کرنا چھوڑ دو گے۔ تو
لوگ بھی یہی سمجھیں گے۔ کہ کرم چھوڑ دینا ہی کلیان کا مارگ ہے۔ ان کا ایسا سمجھنا ہی ان کا بدھی بھید ہونا یا بھرم ہونا ہے اس
لئے ان میں ایسا بدھی بھید مت کراؤ۔ یہی نہیں۔ بلکہ اُن سے سب دھرم کرم کراؤ۔ وہ پھل کی خواہش سے کرم کرینگے کرنے
دو۔ کرم تو کرتے ہیں۔ اور کرم سے ہی یہ سرشٹی چکر چل رہا ہے۔ اس لئے خود کرم کر کے سب لوگوں کو بھی کرم کرنے کا اپدیش
دو۔ ان کی ہمت بندھاؤ۔ کہ وہ اچھے اچھے کرم سدا کرتے رہیں۔

سوال۔ جب گیانی اور اگیانی دونوں کو ہی کرم کرنے پڑتے ہیں۔ پھر گیانی میں خصوصیت ہی کیا رہی۔ بھگوان جواب دیتے ہیں:۔

प्रकृतेः क्रियमाणानि गुणैः कर्माणि सर्वशः ॥
अहंकार विमूढात्मा कर्ताहमिति मन्यते ॥ २७ ॥

اردو میں

پرکرتے کریامانی گُنئی کرمانی سَروشاہا (۲۷) اہنکار وِموڑھ آتما کرتا اہم اِتی منیتے

ترجمہ سارے کرم پرکرتی کے گُنوں سے ہی ہوتے ہیں۔ تو بھی اہنکار سے جس کا گیان ڈھکا ہوا ہے وہ اگیانی سمجھتا ہے۔ کہ میں کرتا ارتھات کرنے والا ہوں (۲۷)

دوہا

پرکرتی کے گُنوں سے کرم ہوت سب بیر (۲۷) موڑھ اہنکاری کہے "میں کرتا ہوں" دھیر

تشریح ست۔ رج اور تم۔ ان تینوں گُنوں کی جو سامیہ اوستھا ہے۔ اس کا نام پرکرتی یا پردھان ہے۔ اس
پرکرتی کے گنوں سے ارتھات کاریہ اور کرن رُوپ وکاروں سے ہی دیہی اندریوں سب کام کئے جاتے
ہیں۔ مگر اہنکار سے جس کا آتم گیان ڈھک گیا ہے ارتھات جو آتما کو بھول کر اس دیہہ (جسم) کو ہی آتما (اپنا آپ) مانتا
ہے۔ ایسے جسم اور اندریوں کے دھرم کو اپنا دھرم ماننے والا دیہہ ابھیمانی پرش اگیانتا سے پرکرتی کے کرموں کو اپنے میں
مانتا ہوا اُن اُن کرموں کا "میں کرنے والا ہوں" ایسا مانتا ہے۔

سوال۔ کاریہ اور کرن کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی نیز شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ ان کا نام کاریہ ہے۔
اور بدھی۔ اہنکار۔ من۔ کان۔ چمڑہ۔ زبان۔ آنکھ۔ ناک۔ پانچ گیان اندریاں اور بانی۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا اور اُپستھ
پانچ کرم اندریاں۔ ان تیرہ کا نام کرن ہے۔

تعلق :- مگر جو گیانی ہے :-

तत्त्ववित्तु महाबाहो गुणकर्मविभागयोः ॥
गुणा गुणेषु वर्तंत इति मत्वा न सज्जते ॥ २८ ॥

اردو میں

تتّوِدت تُو مہاباہو! گُن کرم وِبھاگیو (۲۸) گنا گنیشُو ورتنت اِتی متوا نہ سجتے (۲۸)

ترجمہ ہے مہاباہو! گُن وِبھاگ اور کرم وِبھاگ کے تتو (اصلیت کو جاننے والا گیانی پرش سارے گُن گنوں میں برتتے ہیں - ایسا مان کر (ان میں) آسکت نہیں ہوتا ہے - ارتھات ان کرموں میں پربتی نہیں کرتا ہے (۲۸)

دوہا

گُن اُرو کرم وِبھاگ کا تتو گیانی بیر (۲۸) گُن ہی ورتیں گُنوں میں اناسکت رہ دِھیر

تشریح تین گُنوں والی مایا کے کاریہ رُوپ پانچ مہابھوت من - بُدھی - اہنکار پانچ گیان اِندریاں - پانچ کرم اِندریاں اِن سب کے مجموعے کا نام گُن وِبھاگ ہے اور ان کی باہمی چیشٹھاؤں کا نام کرم وِبھاگ ہے - اس گُن وِبھاگ اور کرم وبھاگ سے آتما کو الگ یعنی نرلیپ جاننا ہی اس کی اصلیت کو جاننا ہے - جو گیانی یہ جانتا ہے - کہ اِندریاں بھی گُن ہیں - اور اِندریوں کے وِشے بھی گُن ہیں - مگر میں شُدھ نراکار آتما ہوں - یہ کرم میرے نہیں بلکہ اِندریاں ہی اپنے وِشیوں میں برتتی ہیں - وہ کرم کے اچھے یا بُرے پھل کی خواہش نہیں رکھتا یعنی کرموں کے نتائج سے کچھ تعلق نہیں رکھتا

प्रकृते र्गुणसंमूढाः सज्जंते गुणकर्मसु ॥
तानकृत्स्नविदो मंदान्कृत्स्नविन्न विचालयेत् ॥ २९ ॥

اردو میں

پرکرتے رگُن سمُوڑھا سجنتے گُن کرمسُو (۲۹) تان اکرتسن ودو مندان کرتسن وِن نہ وِچالیت

ترجمہ پرکرتی کے گنوں سے موہت ہوئے پُرش ہی گنوں اور اُن کے کرموں میں پھنستے ہیں - ان اچھی طرح نہ جاننے والے مُورکھوں (اگیانی لوگوں) کو اچھی طرح جاننے والا گیانی پُرش چلایمان نہ کرے (ان میں بُدھی بھید نہ کرائے)

دوہا

پرکرتی گُن میں مگن اور کرم آسکت (۲۹) پُرشوں کو ڈولاوے نہ گیانی پُرش اسکت

تشریح گیانی کو چاہیئے - کہ وہ اگیانی پُرشوں کو کرم چھوڑ دینے کا اُپدیش نہ کرے - بلکہ خود کرم کرتا ہوا اور دھرم اُپدیش کرتا ہوا اور یہ نصیحت کرتا ہوا کہ کرم سے ہی ایشور کی پوجا ہوتی ہے - خود بھی کرم کرے - اور اُن کو بھی کرم کراتا ہوا سِدھی تک پہنچا دے -

پرکرتی کے گُنوں سے بہت ہی موہت ہوئے پرش "ہم فلاں پھل کے لئے یہ کام کرتے ہیں" اس طرح گُنوں کے کرموں میں آسکت ہوتے ہیں - ان پوری طرح سے نہ سمجھنے والوں - کرم پھل کو ہی سب سے بڑھ کر ماننے والوں اور کرموں میں پھنسے ہوئے اگیانی پرشوں کو اچھی طرح سب تتوؤں کے سمجھنے والا آتم گیانی پُرش خود چلایمان نہ کرے - یعنی

الی میں بدھی بھید نہ کرادے (شنکر آچاریہ)

جسم وغیرہ میں آتما کی بھرانتی سے کرم بندھک ہوتے ہیں۔ یہ اپدیش دے کر اب شری بھگوان یہ بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ کرم کس طرح مکتی کا باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب تک یہ نہ بتلایا جائے۔ تب تک جگیاسو کے دل کی تسلی نہیں ہوسکتی۔ اور وہ کرموں کو بندھن کا کارن سمجھ کر ان میں رغبت نہیں رکھ سکتا۔

मयि सर्वाणि कर्माणि संन्यस्याध्यात्मचेतसा ॥
निराशीर्निर्ममो भूत्वा युध्यस्व विगतज्वरः ॥ ३०

اردو میں

مئی سروانی۔ کرمانی سنیسیا ادھیاتم چیتسا (۳۰) نراشی نرممو بھوتوا۔ یدھیسو وگت جورا

ترجمہ ہے ارجن! تو ادھیاتم چت سے (آتما میں چت لگا کر) سارے کرموں کو میرے ارپن کرکے آشا رہت اور ممتا رہت اور سنتاپ رہت ہو کر یدھ کر۔ (۳۰)

دوہا

کرم سمرپن کر مرے رہ ادھیاتم بدھ (۳۰) آشا۔ موہ۔ سنتاپ سے رہت ہوئے کر یدھ

تشریح ہر ایک انسان کو کوئی کام کرتے وقت یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ میں پرماتما کے حکم کی تعمیل میں سیوک یا نوکر کی طرح یہ کام کر رہا ہوں۔ میرا یہ کام پرماتما کے لئے ہے۔ مجھے اس کے پھل کی خواہش نہیں ہے۔ اس طرح سب کرموں کے پھل کو پرماتما کے ارپن کرکے اپنے دل میں کسی قسم کی آشا۔ ترشنا وغیرہ نہ رکھے۔ کیونکہ جب کرم کا پھل پرماتما کے ارپن کر دیا۔ تو اس کے لئے موہ۔ ممتا یا سنتاپ کیسا؟

ये मे मतमिदं नित्यमनुतिष्ठंति मानवाः ॥
श्रद्धावंतोऽनसूयंतो मुच्यंते तेऽपि कर्मभिः ॥ ३१ ॥

اردو میں

یے مے متم ادم۔ نتیم انوتشٹھنتی مانواہ (۳۱) شردھاونتو انسویتو مچینتے تے اپی کرم بھی

ترجمہ (اے ارجن) جو کوئی منش دوش بدھی (نکتہ چینی) سے رہت اور شردھاوان ہو کر سدا میرے اس مت (اپدیش) کے انوسار چلتے ہیں۔ وہ پُرش سارے (پُنیہ پاپ روپ) کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں (۳۱)

دوہا

شردھا والا پُرش جو ہوکے نندا رہت (۳۱) میری شکشا پر چلے کرموں سے ہو رہت

تشریح شری مہاراج جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ ٹھیک ہی ہے۔ بلا شبہ نشکام کرم کرنے سے انتہ کرن شدھ ہو کر گیان سے مکتی ملتی ہے۔ اس بات کو سچے دل سے ماننا اور پوری لگن سے اس پر عمل کرنا اس کا نام شردھا ہے۔ (۳۱)

ये त्वेतदभ्यसूयंतो नानुतिष्ठंति मे मतम् ॥
सर्वज्ञानविमूढांस्तान्विद्धि नष्टानचेतसः ॥ ३२ ॥

اردو میں

یے تو۔ ایتت۔ ابھے۔ سو یئنتو۔ نا انو تشٹھنتی مے متم۔ سرو گیان ومُوڑھا انس تان ودھی نشٹان اچیتسا؟

ترجمہ اور جو دوش درشٹی والے مورکھ لوگ۔ اس میرے مت (اپدیش) کے انوسار نہیں چلتے ہیں۔ سارے گیانیوں میں موڑھ چت والے ان لوگوں کو تو نشٹ ہوا جان (۳۲)

دوہا

پر جو شردھا ہین جن مو مت مانیں ناہیں (۳۲) سب گیانوں میں مُوڑھ وہ جان نشٹ ہو جاہیں

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ جو لوگ کرم سے بے مکھ ہوتے ہیں اور کرموں کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ وہ خواہ گیانی ہوں یا اگیانی وہ نو ہی نشٹ ہوتے ہیں اس لئے نشکام بھاؤ سے کرم سب کو کرنا چاہئے بھگوان ارجن کو کہتے ہیں۔ کہ اگر تو نشکام بھاؤ سے کرموں کے پھل کو میرے ارپن کر کے یدھ کرے گا۔ تو تو کرم کے بندھن سے چھوٹ جائے گا۔ لیکن اگر میری بات نہ مان کر صرف نکتہ چینی ہی کرتا رہے گا۔ تو نشٹ ہو جائے گا۔ (۳۲)

کرم کا قانون اٹل ہے

सदृशं चेष्टते स्वस्याः प्रकृतेर्ज्ञानवानपि।
प्रकृतिं यांति भूतानि निग्रहः किं करिष्यति॥ ३३॥

اردو میں

سدرشم چیشٹتے سوسیا پرکرتے رگیان وان اپی (۳۳) پرکرتم یانتی بھوتانی نگرہ کم کرشیہ تی

ترجمہ (کیونکہ) سبھی جاندار اپنی پرکرتی (سوبھاؤ) کو پراپت ہوتے ہیں۔ یعنی اپنے سوبھاؤ سے مجبور ہوئے کرم کرتے ہیں گیان وان بھی اپنی پرکرتی کے مطابق کرم کرتے ہیں۔ پھر اس میں کسی طرح کا نگرہ (ہٹھ) کیا کرے گا! (۳۳)

دوہا

گیانی بھی کوشش کریں پرکرتی انوسار (۳۳) گُن تو کرم کرائیں گے نگرہ کا کیا کار؟

تشریح پچھلے شلوکوں میں بھگوان نے کہا ہے۔ کہ جو لوگ کرم کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ وہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کرم کرنا تو ہر ایک جاندار کا سوبھاوک دھرم ہے۔ جو جیسا کرتا ہے۔ اس کے مطابق اسے جنم ملتا ہے۔ آگے اپنے سوبھاؤ کے مطابق اُسے کرم کرنا پڑتا ہے۔ اس میں ہٹھ کیا کرے گا۔ یعنی کوئی بھی جاندار کرم کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ جو آدمی ہٹھ کر کے کرم چھوڑ کر سست۔ آلسی اور پرمادی بنا رہیگا۔ وہ آخر کار برے کرم کرنے لگ جائے گا۔ اور اگیان کے گہرے گڑھے میں گر کر نشٹ ہو جائیگا۔ یعنی سست اور آلسی رہنے والی نیچ جونیوں میں پیدا ہو کر بہت سے دکھ بھوگیگا۔ پھر کرم چھوڑنے کے اپنے ہٹھ کا پھل بھوگ کر انسانی قلب میں آئے گا۔ اور اپنے سوبھاؤ کے مطابق کرم کر کے مکتی کو پراپت ہو گا۔ پس اے ارجن! کرم کا قانون اٹل ہے۔ اس میں ہٹھ کا کچھ کام نہیں۔ ہاں اپنے سوبھاوک کرم کرتے ہوئے اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ

इंद्रियस्येंद्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ॥
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपंथिनौ ॥ ३४ ॥

اردو میں

اندریسیہ - اندریسیہ - ارتھے راگ دویشو ڈیوستھتو (۳۴) تیورنہ وشم آگچھیت تو - ہی اسیہ پری پنتھنو

ترجمہ اندریہ اندریہ کے ارتھ میں یعنی سبھی اندریوں کے بھوگوں میں جو راگ اور دویش ہیں - ان دونو کے بس میں نہیں ہونا کیونکہ یہ دونو ہی اس کے کلیان مارگ میں وگھن ڈالنے والے مہان دشمن ہیں - (۳۴)

دوہا

اندریہ وشیوں میں رہیں جو راگ اور دویش (۳۴) مارگ کے یہ وگھن ہیں - ان سے بچے ہمیش

تشریح اندریوں کے وشیوں میں راگ (موہ) اور دویش (نفرت) دونو ہی رہتے ہیں - جیسے آنکھ کا کسی خوبصورت چیز دیکھنے میں راگ اور بدصورت بھیانک چیز کے دیکھنے میں دویش ہوتا ہے - کان کا خوشگوار گانا سننے میں راگ اور بری (خوفناک) آواز سننے میں دویش ہوتا ہے - باقی اندریوں کی بھی یہی حالت ہے - انسان کو چاہیئے - کہ اندریوں ان راگ دویش کے قابو میں نہ آوے - اور نشکام بھاو سے کرم کرتا رہے کیونکہ دراصل یہ راگ اور دویش ہی پاپ کے کارن ہیں - دوسرے لفظوں میں راگ اور دویش (بغض و عناد) کے زیر اثر ہو کر کوئی کرم نہ کرنا چاہیئے - بلکہ سب کا کو اپنا فرض سمجھ کر بجا لانا چاہیئے - جیسے راہ چلتا مسافر اپنے اردگرد کی سب چیزوں کو دیکھتا ہے - مگر وہ ان میں راگ دویش نہ کر کے آگے چلتا ہی جاتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے - اسی طرح سب لوگوں کو گیان مارگ پر چلتے ہوئے سنسار کے سب کرموں کو بھگوان کے ارپن کرکے کرنا چاہیئے - اور جس طرح راہ چلتا مسافر اردگرد کے نظاروں میں اٹک کر اپنی منزل کھوٹی کرتا ہے - اسی طرح راگ دویش میں پھنسا ہوا انسان گیان کی منزل طے نہیں کر سکتا -

کرم کرتے وقت ایک تو راگ دویش سے آزاد ہونا چاہیئے - دوسرے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے - کہ جو جس کا سوبھاوک کرم (فرض منصبی) ہے - اسے اسی پر عمل کرنا چاہیئے - دوسرے کے سوبھاوک کرم میں من کو نہ اٹکانا چاہیئے - اگلے شلوک میں بھگوان اسی بات کا اپدیش کرتے ہیں -

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥ ३५ ॥

اردو میں

شریے آن سودھرمو - وگُنہ - پردھرمات سو انُشٹھتات - سودھرمے ندھنم شریے - پردھرمو بھیاوہ

ترجمہ اچھی طرح آچرن کئے ہوئے (عمل میں لائے ہوئے) دوسرے کے دھرم سے گن رہت بھی اپنا دھرم اچھا ہے - دھرم میں مرجانا بھی کلیان کاری ہے - اور دوسرے کا دھرم بھے کے دینے والا (خطرناک) ہے (۳۵)

دوہا

اونچے دھرم پرائے سے اچھا ہے نج دھرم (۳۵) موت بھلی سو دھرم میں بھئے دایک پر دھرم

تشریح دھرم سے مُراد یہاں کسی خاص مذہب یا فرقہ سے نہیں ہے۔ بلکہ اپنے فرض منصبی سے ہے۔ جسے انگریزی میں (Dharma) کہتے ہیں۔ مگر فرض اور ڈیوٹی سے دھرم کا مدعا زیادہ وسیع ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ کہ کرم کرتے وقت ہر ایک شخص کو جہاں راگ دویش کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ سب اپنا اپنا دھرم (فرض منصبی) ہی بجا لائیں۔ اپنے فرض کو چھوڑ کر دوسرے کے فرض کی ادائیگی میں نہ لگ جانا چاہیئے۔ خواہ اپنا دھرم اچھا نہ ہو۔ تو بھی وہ اپنے سوبھاؤ کے مطابق ہوتا ہے۔ اور دوسروں کا دھرم دوسروں کے سوبھاؤ کے مطابق ہوتا ہے۔ جنگ کرنا کھشتری کا سوبھاوک دھرم ہے۔ اور کھشتری ہونے کی وجہ سے ارجن کا فرض تھا۔ کہ ظلم اور بے انصافی کے انسداد کے لئے جنگ کرے۔ پھر اس میں خواہ اپنے بھائی بند اور رشتہ داروں سے ہی کیوں نہ لڑنا پڑے۔ مگر ارجن اپنے دھرم (یُدھ) کو چھوڑنا چاہتا تھا۔ وہ کھشاتر دھرم کو اچھا نہ مانتا تھا جس میں اپنے عزیزوں کو بھی مارنا پڑتا ہے۔ اور اس لئے وہ اس دھرم کو چھوڑ کر براہمن کے دھرم کو اپنانا چاہتا ہے۔ کیونکہ لڑائی سے پرہیز کرنا۔ حلم۔ عاجزی اور سب سے کشما کا سلوک کرنا اور بھکشا مانگ کر کھانا وغیرہ کام جن کا ارجن نے پہلے اور دوسرے ادھیائے میں ذکر کیا ہے۔ براہمن کے دھرم ہیں۔ اس لئے مہاراج ارجن کو اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ ارجن! کھشاتر دھرم تیرا سوبھاوک دھرم ہے۔ لڑنا تیرا فرض منصبی ہے۔ تم اپنے اس دھرم کو چھوڑ کر موہ یا کسی اور وجہ سے براہمن کے دھرم کی طرف مت جھکو۔ براہمن کا دھرم (کشما وغیرہ) براہمن کے لئے ہی اچھا ہے۔ تیرے لئے تو تیرا کھشاتر دھرم ہی سرشٹ ہے۔ اگرچہ اس وقت تمہیں اپنے کھشاتر دھرم سے براہمن دھرم اچھا نظر آتا ہے۔ پھر بھی اپنے کھشاتر دھرم میں تیرا مر جانا بہتر ہے۔ مگر دوسرے (برہمن) دھرم کو اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اپنے سوبھاؤ دھرم کے خلاف کرم کرنے والے پتت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوتے۔ خواہ تمہارا فرض منصبی کتنا ہی چھوٹا اور حقیر کیوں نہ ہو۔ مگر تم اپنے اس فرض کی ادائیگی میں ہی ڈٹے رہو۔ شودر کا دھرم شودر کے لئے اچھا ہے۔ ویش کا دھرم ویش کے لئے اچھا ہے۔ کھشتری کا دھرم کھشتری کے لئے اچھا ہے اور براہمن یا سنیاسی کا دھرم براہمن یا سنیاسی کے لئے اچھا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے اپنے اپنے سوبھاوک دھرم ہیں۔ اپنے اپنے فرض منصبی کو اچھی طرح سے پورا کر کے ہی ہر ایک انسان عزت۔ شہرت اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے ذلت۔ بدنامی۔ اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ شودر اگر اپنے سیوا دھرم میں مستعد رہے۔ تو وہ بھی اسی سِدھی کو پائے گا۔ جس سدھی کو براہمن اپنے دھرم کا پالن کر کے حاصل کرتا ہے۔

یہاں تک بھگوان نے ارجن کو جو اُپدیش دیا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) راگ۔ دویش کے بس میں نہ ہونا۔ (۲) پاپ کرم نہ کرنا اور کرم کا تیاگ ہرگز ہرگز نہ کرنا (۳) اپنے فرض منصبی کو چھوڑ کر دوسرے کے کام میں نہ لگ جانا۔ یعنی ویدک ورن آشرم دھرم کی مریادا کو قائم رکھنا۔ کرم کرنے کے لئے یہ باتیں بہت ضروری ہیں مگر ان سب باتوں کو جانتا ہوا بھی انسان پاپ کرم کرتا ہے۔ اس کا کیا باعث ہے؟ اپنا شک رفع کرنے کے لئے ارجن سوال کرتا ہے

انسان پاپ کیوں کرتا ہے؟

अर्जुनउवाच। अथ केन प्रयुक्तोऽयं पापं चरति पुरुषः।।
अनिच्छन्नपि वार्ष्णेय बलादिव नियोजितः।।३६।।

اردو میں

اتھ کین پریُکتو ایم - پاپم چرتی پرُوشاہ (۳۶) انچھن اپی وارشنئے بلات ادِ نیوجتاہ

ترجمہ (ارجن بولے) ہے وارشنئے (شری کرشن) پھر یہ پُرش نہ چاہتا ہوا بھی کس کی ترغیب سے پاپ کرتا ہے؟ گویا یہ زبردستی (بیگاری پکڑے ہوئے کی طرح) اس میں لگایا گیا ہے (مطلب یہ کہ انسان پاپ کرنا نہیں چاہتا - تو بھی کس کی ترغیب سے یہ پاپ میں پھنس جاتا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے - گویا کوئی اس سے زبردستی پاپ کراتا ہے؟) (۳۶)

دوہا

کس سے پریرا پُرش یہ کرشن کرے سب پاپ (۳۶) مانو دھکے سے کوئی اُسے کرادے پاپ

श्रीभगवानुवाचः काम एष क्रोध एष रजोगुण समुद्भवः।।
महाशनो महापाप्मा विद्धयेन मिहवैरिणम्।।

(شری بھگوان بولے)

کام ایش - کرودھ ایش - رجوگُن سمُدبھوا (۳۷) مہا اشنو مہاپاپ ما - ودّھی ایم ایہہ - ویری نم

ترجمہ (شری بھگوان بولے) یہ کام ہے - یہ کرودھ ہے - جو رجوگن سے پیدا ہوا ہے - یہ بڑا کھانے والا (پیٹو) ہے - بھوگوں سے شانت نہیں ہوتا - اور بڑا پاپی ہے - اس سنسار میں تو اس کو ہی اپنا دشمن سمجھ (۳۷)

دوہا

یہ کام اور کرودھ ہی ویری اپنا جان (۳۷) رجوگن سے اُتپن ہوا پاپی پیٹو مان (۳۷)

تشریح کیا کرنا چاہیئے - اور کیا نہ کرنا چاہیئے - کیا لینا چاہیئے اور کیا نہ لینا چاہیئے - اس کا وچار کئے بغیر ہی جو سامنے آجاوے اسی کی خواہش کرنے لگ جانا کام کہلاتا ہے - اور جب کسی نے اس خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ ڈالی - تو وہی کام کرودھ کی شکل میں بدل جاتا ہے - اس لئے بھگوان نے کام اور کرودھ کو ایک ہی کہا بھگوان کہتے ہیں - ہے ارجن! یہ کام کرودھ ہی زبردستی انسان سے پاپ کراتا ہے - اس لوک و پرلوک میں ہی پاپ کی جڑ ہے - یہ رجوگن سے پیدا ہوا کام بڑا کھانے والا ہے - اس کا مطلب یہ ہے - کہ کامنا کبھی شانت نہیں ہوتی - جب آدمی کے پاس کچھ نہیں ہوتا - تو وہ یہ کامنا کرتا ہے - کہ کچھ کھانے کو مل جائے - جب کھانے کو ملتا ہے تب جمع کرنے کی کامنا ہوتی ہے - جب ایک روپیہ جمع ہو جاتا ہے - تب دس روپے کی خواہش کرتا ہے - جب ایک ہزار ہو جاتا ہے - تب ایک لاکھ کی خواہش کرتا ہے اور ایک لاکھ ہونے پر کروڑ کی کامنا کرتا ہے

یہی حال بھوگ بھوگنے کا بھی ہے - خواہ کتنے ہی بھوگ بھوگو - مگر پاپی کامنا کبھی سیر نہ ہوگی - جیسے آگ میں ڈالنے سے آگ دوگنی بھڑکتی ہے - ویسے ہی کامنا وشے بھوگ سے زیادہ سے زیادہ بڑھتی ہے - کبھی شانت نہیں ہوتی ہمیشہ "کچھ اور ڈال" کہتی [illegible] - پھر یہ کام بڑا پاپی ہے

کے بس میں آیا ہوا جیو بڑے بڑے پاپ کرم کرتا ہے۔ یہ کام منش جاتی کا کتنا بھاری دشمن ہے۔ بھگوان درشٹانت دے کر کہتے ہیں۔

धूमेनाव्रियते वह्निर्यथाऽऽदर्शो मलेन च ॥
यथोल्बेनावृतो गर्भस्तथा तेनेदमावृतम् ॥ ३८ ॥

اردو میں

دھومین آوری اُتے وَنہی یتھا آورشو ملین چا (۳۸) یتھو اُلبین آورتو گربھس تتھا تین اِدم آورتم

ترجمہ: جیسے دھوئیں سے اگنی اور مل (گرد۔ دھول) سے درپن (آئینہ) ڈھک جاتا ہے۔ اور جیسے جھلی سے گربھ ڈھکا ہوا ہے۔ ویسے ہی اس کام کے ذریعے یہ (گیان) ڈھکا ہوا ہے (۳۸)

دوہا

اگنی جیسے دھوم سے درپن مل سے جان (۳۸) گربھ جیوں اُلبئے سے کام ڈھکا یوں گیان جھلی

आवृतं ज्ञानमेतेन ज्ञानिनो नित्यवैरिणा ॥
कामरूपेण कौन्तेय दुष्पूरेणानलेन च ॥ ३९ ॥

اردو میں

آورِتم گیانم۔ اے تین۔ گیانِنو۔ نِتیہ ویری نا (۳۹) کام رُوپین کَونتئے۔ دُش پُورین۔ انلین چا

ترجمہ: اور ہے کنتی نندن! یہ کبھی سیر نہ ہونے والا کام رُوپی اگنی جو گیانیوں کا سدا کا دشمن ہے۔ اسی سے یہ گیان ڈھکا ہوا ہے (۳۹)

دوہا

اس نِت ویری نے ڈھکا گیانی کا سب گیان (۳۹) ترپت نہ ہووے جو کبھی وہ کام اگنی مان

تشریح: ستانوک سوبھاو انتہ کرن کو اگر رجوگن سے پیدا ہونے والا کام ڈھک نہ دے۔ تو وہ گیان کی طرف جھک کر بہت جلدی جیو کا ادھار کر دے۔ اس لئے یہ کام ہی گیان کا بڑا دشمن ہے۔ جب کام کا غلبہ ہوتا ہے۔ تب گیان۔ دھیان سب رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ گیان کا دشمن ہونے سے یہ کام گیانی کا بھی سدا کا دشمن ہے۔ سدا کا دشمن اس لئے کہ اگرچہ کام بھوگ کے وقت اگیانی کو یہ کسی قدر سکھ کا باعث بھی ہوتا ہے۔ (اگرچہ بعد میں دکھ ہی دیتا ہے) مگر گیانی کے لئے تو یہ ہر وقت دکھدائی ہے کیونکہ گیانی بھوگ کے وقت بھی اس کے نتیجہ (انجام) کے خیال سے اس سے سکھ نہیں پاتا۔

کام کو اگنی اس لئے کہا ہے۔ کہ اگنی جس طرح ایندھن ڈالنے سے شانت نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ بھڑکتی ہے۔ ایسے ہی یہ کام رُوپی اگنی ہے۔ جو بھوگ بھوگنے سے کبھی سیر نہیں ہوتی۔ بلکہ زیادہ بھڑکتی ہے۔ راجہ ییاتی نے کام واسنا کی سیری کے لئے بڑھاپے میں جوانی مول لی تھی۔ مگر آخر کار ان کو یہی کہنا پڑا۔ کہ بھوگ بھوگنے سے بھوگ دلاس کی واسنا شانت نہیں ہوتی۔ جس طرح آگ کی لپٹیں بہت سا ایندھن پاکر اور بھی بڑھتی ہے۔ اسی طرح یہ کام واسنا بھی بھوگوں کو

پاکر بڑھتی ہی جاتی ہے۔

اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ انسان کا یہ خطرناک دشمن کام کہاں کہاں رہتا ہے۔ اور کیسے جیتا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے رہنے کا مقام جان لینے پر اس کا ناش کیا جا سکتا ہے۔

इंद्रियाणि मनो बुद्धिरस्याधिष्ठानमुच्यते ॥
एतैर्विमोहयत्येष ज्ञानमावृत्य देहिनम् ॥ ४० ॥
तस्मात्त्वमिंद्रियाण्यादौ नियम्य भरतर्षभ ॥
पाप्मानं प्रजहि ह्येनं ज्ञानविज्ञान नाशनम् ॥ ४१ ॥

اردو میں

اِندریانی۔ منو بُدھی ر اسیہ اَدھشٹھانم۔ اُدچیہ تے (۴۰) ایتیٔ ومو ہیتی ایش گیانم۔ آورتیہ دیہی نم تسمات توم اِندریانی آدو نیمیئے بھرت ارشبھ (۴۱) پاپ مانم پرجہی ہی اینم گیان وگیان ناشنم

ترجمہ اِندریاں من اور بُدھی اس (کام) کے رہنے کی جگہیں ہیں۔ انہیں میں رہ کر گیان کو ڈھانپ کر یہ جیو کو موہت کرتا ہے (بھلاتا ہے) اس لئے ہے ارجن! تو پہلے اِندریوں کو بس میں کر کے گیان اور وِگیان ناش کرنے والے اس پاپی کام کو مار ڈال (۴۱)

دوہا

اِندریہ بُدھی اور من میں رہتا یہ بیر! (۴۰) ان سے ڈھانپ گیان کو جیو ہیں موہے دھیر
بس میں کر کے اِندریاں۔ گیان اور وگیان (۴۱) کے ناشی اس کام کو مارو پاپی جان

تشریح جب یہ پتہ لگ گیا۔ کہ کام روپی دشمن ہی انسان سے زبردستی پاپ کراتا ہے۔ تب اس دشمن کو جیتنے کے لئے اس کے رہنے کے مقام کا پتہ لگانا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے بھگوان بتلاتے ہیں۔ کہ کام کے رہنے کے استھان اندریاں من اور بُدھی ہیں۔ کیونکہ پہلے اندریوں کے ذریعے کسی چیز کو دیکھا۔ سُنا یا چھوا وغیرہ جاتا ہے۔ پھر من میں اس چیز سے سکھ یعنی بھوگنے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر بُدھی کے ذریعے نشچے کر کے اس چیز کو بھوگتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کام اندریوں وغیرہ کے ذریعے ہی گیان کو ڈھانک کر جیو آتما کو بھرماتا ہے۔ یعنی کام کے بس میں ہو کر جیو اندھا سا ہو جاتا ہے اور اسے بھلے برے کی تمیز نہیں رہتی۔

سوال شلوک ۴۰ میں اِندریہ۔ من اور بُدھی تینوں کو کام کے رہنے کے مقام بتلا کر شلوک ۴۱ میں صرف اندریوں کو بس میں کرنے کے لئے کیوں کہا؟

جواب اس لئے کہ اندریوں کے بس میں ہو جانے سے من اور بُدھی اپنے آپ ہی بس میں ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ راگ دویش ان بیرونی اندریوں کے ہی آسرے رہتے ہیں۔ اور یہ راگ دویش ہی کام کرودھ ہیں

سوال گیان اور وگیان کسے کہتے ہیں؟

جواب گورو اور شاستر کے اُپدیش سے آتم تتو کا جاننا گیان کہلاتا ہے اور آتما کا ساکشات درشن وگیان کہلاتا

تعلق - پہلے اندریوں کو بس میں کر کے کام روپی دشمن کو مار - ایسا کہا - سکس کا سہارا لے کر اس کو مارنا چاہیئے - یہ بتلاتے ہیں

इंद्रियाणि पराण्याहुरिंद्रियेभ्यः परं मनः ॥
मनसस्तु परा बुद्धिर्यो बुद्धे परतस्तु सः ॥४२॥

اردو میں

اندریانی - پرانی - آہو - اندریے بھیا - پرم مناہ (۴۲) منسستو پراہ بدھی - یا بدھے - پرتستو سا

ترجمہ (اس کثیف جسم سے) اندریوں کو سریشٹ (بلوان) کہتے ہیں اور اندریوں سے پرے (بلوان) من ہے، اور من سے پرے (بلوان) بدھی ہے - اور جو بدھی سے بھی بہت پرے ہے - وہ (آتما) ہے - ارتھات آتما ہی سب سے لطیف (پرے) اور بلوان ہے -

دوہا

اندریوں کو پر کہت ہیں ان سے پر من جان (۴۲) من سے پر بدھی کہیں ان سے پر وہ جان

एवं बुद्धेः परं बुद्ध्वा संस्तभ्यात्मानमात्मना ॥
जहि शत्रुं महाबाहो कामरूपं दुरासदम् ॥४३॥

اردو میں

ایوم بدھے پرم بدھوا سنستبھیہ آتمانم آتمنا (۴۳) جہی - شترم مہا باہو کام روپم درا سدم

ترجمہ اس طرح بدھی سے پرے (سوکشم اور سب سے بلوان اور سریشٹ آتما کو) جان کر اور آتما سے ہی آتما کو بس میں کر کے یعنی سمادھیستھ ہو کر ہے مہا باہو! مشکل سے جیتے جانے والے اس کام روپی دشمن کو مار (۴۳)

دوہا

بدھی سے پر جان کے من کو کر آدھین (۴۳) دشٹ کام کو مار تو اے ارجن پروین (۴۳)

تشریح ہے ارجن! اگرچہ یہ کام روپی دشمن بہت بلوان ہے - پھر بھی اے ارجن! تو مایوس مت ہو - کیونکہ تمہارے پاس اس کے مارنے کا سامان موجود ہے - یہ کام من - بدھی اور اندریوں میں رہتا ہے - مگر تمہارا آتما ان سب سے پرے یعنی سب سے زیادہ بلوان ہے - پس تو اپنے اس آتما کو جان کر اس میں قایم ہو کر من - بدھی اور اندریوں کو قابو میں کر لے - جب تو من اندریہ اور بدھی کو بس میں کر کے اپنے آتما میں ہی قایم ہو جاوے گا - تب یہ کام روپی دشمن اپنے آپ ہی مارا جائے گا -

شریمد بھگوت گیتا کا کرم یوگ نامی تیسرا ادھیائے ختم ہوا

تیسرے ادھیائے کا خلاصہ

جب کرم سے سم بدھی یا گیان ہی سریشٹ ہے [illegible] سنتشٹ [illegible] رہیں پھر کرم کرنے کی کیا ضرورت

ہے؟ ارجن کے اس سوال کے جواب میں بھگوان نے بتایا ہے۔ کہ دو طرح کی حالتوں کا جو میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس
ایک گیان یوگ کی اوستھا ہے۔ اور دوسری کرم یوگ کی۔ مگر کرم چھوڑ دینے سے ہی کوئی نشکام بھاو کو پراپت نہیں کر سکتا
ایک لمحہ بھی کوئی کرم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اوپر سے کرم چھوڑ دیا۔ اور من ہی من میں وشیوں کا دھیان کرتے رہے
یہ مکاری اور ریاکاری ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے۔ کہ انسان اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ کر کرم کرے۔ کرم نہ کرنے
کرم کا کرنا بہتر ہے۔ کرم نہ کرنے سے تو یہ جسم بھی قایم نہیں رہ سکتا؟ (شلوک ۱ تا ۸) جو لوگ یہ کہ کر کرم سے نفرت
کرتے ہیں۔ کہ یہ سنسار میں باندھتا ہے۔ سو یہ بات ان کرموں کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ جو یگیہ (رفاہ عام
بھلائی کے) نہیں ہیں۔ یگیہ کیا ہے؟ پربرہم پرماتما سے لے کر اس پرتھوی کے پرانیوں تک جو آدھیاتمک اور آدھ
بھوتک کرم ہو رہے ہیں۔ وہ سب یگیہ ہیں۔ یگیہ برہما سے ہی شروع ہوا ہے۔ یہ یگیہ ہی سارے برہمانڈ کا اور اس
پرتھوی کا آشرہ ہے۔ اس برہمانڈ چکر کو چلانے کے لئے خود پربرہم پرماتما کرم کرتے ہیں۔ اگر وہ کرم نہ کریں۔ تو سارے
لوک نشٹ بھرشٹ ہو جائیں۔ اس لئے ایشور نے ہی یہ یگیہ چکر چلایا ہے۔ تاکہ سب لوگ اس یگیہ چکر کی پیروی کریں اور یہ سنسار
اسی طرح چلتا رہے۔ سنسار کے قیام اور سکھ کے لئے پھل کی آشا کو چھوڑ کر کرم کرو۔ اسی کا نام لوک سنگرہ ہے۔ اور
لوک سنگرہ کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں۔ وہ سنسار میں بندھن کا باعث نہیں ہوتے۔ (شلوک ۹ تا ۲۵) کرم چھوڑنے
میں ایک یہ بھی خرابی ہے۔ کہ اگر گیانی مہاتما (بڑے آدمی) کرم چھوڑ دیں۔ تو دوسرے اگیانی لوگ بھی اس کی پیروی کریں
یعنی سب کرم دھرم چھوڑ دینگے۔ پھر یہ سنسار کہاں رہے گا؟ اس لئے گیانی اگیانیوں کو کرم چھوڑ دینے کا اپدیش دے
یا خود کرم چھوڑ کر ہرگز ان میں بدھی بھید پیدا نہ کرے۔ یہ بتلا کر پھر یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ کرم ہوتا کس سے ہے؟ کیا آتما کرم
کرتا ہے؟ کیا راگ دویش آتما میں ہوتا ہے؟ نہیں۔ آتما اکرتا ہے۔ یہ پرکرتی کے تین گن ست۔ رج اور تم ہی کرم
کرتے ہیں۔ اور سکھ دکھ کے پیدا کرنے والے راگ دویش بھی وشیوں میں اندریوں کے ہی ہوتے ہیں آتما کے نہیں۔ اس لئے راگ دویش
جب آتما کا دھرم نہیں ہے۔ تب اسے تیاگ دینا چاہیئے۔ (شلوک ۲۶ تا ۳۴) یہاں سوال ہوتا ہے۔ کہ کرم کرنا
آتما کا دھرم نہیں ہے۔ پھر اسے بھی کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پرماتما اپنی مایا سے ہی پرکرتی
کے ذریعے یہ کرم کرتا ہے۔ اور پرکرتی کے ذریعے اس طرح کرم کرنا اور سرشٹی چلانا ہی اس بھگوان کا مقصد ہے۔ اس لئے
کرم کرنا چاہیئے۔ اگر نہ کرو گے۔ تو مجبوراً کرائے جاؤ گے۔ جب یہ معلوم ہوا۔ کہ کرم کرنا ہی چاہیئے۔ تب سوال اٹھتا ہے
کہ کونسا کرم کرنا چاہیئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اپنے دھرم یعنی فرض منصبی کو پورا کرنا چاہیئے۔ اس کے
کرم جس وجہ سے سنسار میں باندھتا ہے۔ اس کام یا کامنا کا بیان کر کے بھگوان نے یہ بتلایا ہے۔ کہ اس کام یا کامنا
(خواہش) کی وجہ سے ہی سنسار اندھکار میں ہے۔ یہ کام رجوگن سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی سے غصہ وغیرہ جذبات
پیدا ہو کر انسان کو اگیانی بنائے رکھتے ہیں۔ اس لئے اندریوں کے پرے من۔ من کے پرے بدھی اور بدھی کے پرے
بھی جو آتما ہے۔ اس کو جاننے کے لئے کام کو اپنا دشمن جان کر اسے مار ڈالنا چاہیئے۔ اس طرح اس ادھیائے سے
مندرجہ ذیل دو نہایت ضروری باتیں معلوم ہوئیں

(۱) لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنا چاہیئے۔ یعنی کسی طرح کا ذاتی مطلب نہ رکھ کر صرف اس مقصد سے کرم

کا بھلا ہو۔ نشکام کرم کرنا چاہیئے۔

(۲) واسنا رہت ہو کر اندریوں۔ من اور بدھی سے پرے ہوا تما ہے۔ اس کا گیان پراپت کرنا چاہیئے۔ کرم اور گیان دونو ایک ساتھ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اس کا ذکر اگلے ادھیائے میں آئیگا۔

چوتھا ادھیائے۔ گیان کرم سنیاس یوگ

تیسرے ادھیائے میں کرم یوگ کو سب کے لئے قابل عمل بتلا کر اس چوتھے ادھیائے میں بھگوان کرم یوگ کی اور بھی مہما کا بیان کرتے ہیں:-

इमं विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम् ॥
विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत् ॥१॥

شری بھگوان اوواچ

اِمم وِوسوتے یوگم پروکت وان اہم اَویہ یم (۱) وِوسوان منیے پراہ۔ منور کھشوا کوے۔ ابرویت

ترجمہ شری بھگوان بولے۔ میں نے اس اوناشی یوگ کو (کلپ کے شروع) میں سورج سے کہا تھا۔ اور سورج نے (اپنے بیٹے) منو سے کہا۔ (اور) منو نے (اپنے بیٹے) راجہ اکشواکو سے کہا (۱)

دوہا

میں نے سورج سے کہا یہ اوناشی یوگ (۱) اکشواکو نے منو سے پھر یہ سیکھا یوگ

تشریح یہ اوناشی یوگ یعنی جس کے ذریعے برہم گیان ہو کر مکتی ملتی ہے۔ اور سنسار کا پالن پوشن بھی ہوتا ہے بھگوان نے سب سے پہلے سورج سے کہا۔ اور سورج نے اپنے بیٹے منو سے کہا۔ اور منو نے اپنے بیٹے اکشواکو سے کہا۔ اور آگے بیان آویگا۔ کہ اس طرح پرم پرا سے یہ یوگ راج رشیوں نے جانا۔ اس میں پہلے سورج۔ پھر منو۔ پھر اکشواکو یہ جو پرم پرا دی ہوئی ہے۔ یہ خاص طور پر دھیان دینے لایق ہے۔ کیونکہ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھگوان نے سرشٹی کے بڑھنے کی تین خاص حالتیں بیان کی ہیں۔ اویکت پرکرتی کا سب سے پہلا ظہور سورج ہے۔ آگے اس سورج سے ہی نکشتر۔ چندر۔ پرتھوی وغیرہ بتدریج بنے۔ اس طرح یہ یوگ سب سے پہلے سرشٹی کی اویکت (دکھائی نہ دینے والی) اوستھا سے ویکت (ظہور میں آنے) کے وقت بتایا گیا۔ یہ پہلی خاص حالت ہے۔ دوسری حالت منو کی ہے۔ منو آدی پرش ہوئے ہیں۔ انہیں سے آگے سب پرجا (مخلوق) ہوئی۔ اور اس لئے منو پرجاپتی بھی کہلاتے ہیں۔ منو ہی دھرم شاستر کا اپدیش دینے والے ہیں۔ انہوں نے دھرم اور ادھرم کا گیان پرگٹ کر سماج کی بیوستھا کی۔ یعنی دوسری حالت انسانی جماعت کی بناوٹ کا گیان پرگٹ ہونے کی حالت ہے۔ تیسری حالت اکشواکو کی ہے۔ یہ سورج بنس کے پہلے راجہ ہیں۔ منو کی

راج بیوستھا جاری ہونے پر سب سے پہلے ہی راجہ ہوئے ہیں۔ یعنی انسانی جماعت میں راج بیوستھا کے قائم ہونے کی تیسری حالت ہے۔ پہلی حالت جب کہ سرشٹی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اور صرف سورج کا ہی ظہور ہوا تھا۔ اس وقت بھگوان نے اس گیان کو پرگٹ کیا۔ دوسری حالت جب کہ سرشٹی مکمل ہو گئی۔ اور منوجی نے اپنا دھرم شاستر بنایا۔ اس وقت یہ گیان دیا گیا۔ تیسری حالت جب کہ راج وغیرہ قائم ہو کر باقاعدہ دھرم پورک لوگ برتنے لگے۔ اس وقت دیا گیا۔ یہ تینوں حالتیں خاص طور پر دھیان میں رکھنے لائق ہیں۔ اور ان پر غور کرنے سے کرم یوگ کی مہما دل پر نقش ہو جاتی ہے۔

[۱] چونکہ اس یوگ کا موکھش روپی پھل اوناشی ہے۔ اس لئے بھگوان نے اس کو اویہ (اوناشی) کہا ہے۔

एवं परंपराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः ॥
स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप ॥ २ ॥

اردو میں

ایوم پرم پرا۔ پراپتم۔ اِمم۔ راجرشیو وِدُو (۲) سا کالین ایہہ مہتا یوگو نشٹاہ پرنتپ

ترجمہ اس طرح پرم پراسے (ایک دوسرے سے) پراپت ہوئے اس یوگ کو راج رشیوں نے جانا۔ مگر ہے پرنتپ[۱] (ارجن) وہ یوگ بہت عرصہ سے اس پرتھوی لوک میں لوپ سا ہو گیا تھا یعنی لوگ اسے بھول سے گئے تھے۔

[۱] پرنتپ کہتے ہیں مخالفوں کو اسلئے شورویرتا اور تیج کی کرنوں سے جو اپنے مخالفوں کو تپاتا ہے۔ اُسے پرنتپ کہتے ہیں۔ ارتھات دشمنوں کو تپانے والا (مہابیر ارجن)۔

دوہا

پرم پرا سے یوگ یہ جانیں تھے رشی راج (۲) پھر یہ دیرگھ کال پا گپت ہوا اُدوِج راج

स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः ॥
भक्तोऽसि मे सखा चेति रहस्यं ह्येतदुत्तमम् ॥ ३ ॥

اردو میں

سا ایو ایم میاتے اَودیہ یوگاہ۔ پروکتاہ پُراتناہ (۳) بھگتو۔ اسی مے سکھا چیتی رہسیم ہی ایتت اُتمم

ترجمہ وہی یہ پراچین یوگ اب میں نے تجھے اُپدیش کیا ہے۔ کیونکہ تو میرا بھگت اور پیارا سکھا ہے۔ یہ یوگ بہت ہی اُتم رہسیہ (بڑا اونچا راز) ہے۔ (۳)

دوہا

اسی پُراتن یوگ کا کیا تجھے اُپدیش (۳) بھگت سکھا پر یہ جان کر یہ اُتم اُپدیش

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ارجن! یہ کرم یوگ پرم پرا سے چلا آتا ہے۔ اور نہایت قابل قدر ہے۔ مگر وشے واسنا میں پھنسے ہوئے دُربل آدمیوں کے ہاتھ میں پڑ کر یہ نشٹ سا ہو گیا ہے۔ یہ دیکھ کر اور لوگوں کو پرشارتھ رہت دیکھ کر یہ بہت ہی اونچا اسرار میں نے تم کو بتلایا ہے۔ کیونکہ تم میرے پیارے بھگت اور سکھا ہو۔ اس لئے تم کو اس کا اُپدیش کیا ہے۔ یہ انمول رتن صرف اپنے بھگت اور سکھا کو ہی دیا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ جو شخص پرماتما کا سچا بھگت

ہے۔ جو پرماتما کو اپنا سچا متر جان کر اس سے پیار کرتا ہے۔ اور بڑے پریم سے کسی بات کی یاچنا کرتا ہے۔ پربھو اپنے اس بھگت کی کامنا پوری کرتے ہیں۔
کرشن مہاراج تو اب (مہابھارت کے زمانہ میں) پیدا ہوئے ہیں۔ پھر انہوں نے سورج وغیرہ کو یہ اُپدیش کیسے کیا؟ اس بات کو ناممکن سمجھتا ہوا ارجن بولا۔

अर्जुनउवाच　　अपरं भवतो जन्म परं जन्म विवस्वतः ॥
कथमेतद्विजानीयां त्वमादौ प्रोक्तवानिति ॥४॥

(ارجن ووا چ)

اپرم بھوتو جنم ۔ پرم جنم وِوسوتاہ (۱۔۴) کتھم ایتد ۔ وِجانی یام توم آدَو پروکت وان اِتی

ترجمہ: آپ کا جنم تو اب ہوا ہے۔ اور سورج کا جنم پہلے (آغاز دنیا میں) ہوا تھا۔ اس لئے اس یوگ کو (سرشٹی کے آغاز میں) آپ نے کہا تھا۔ یہ میں کیسے جانوں؟ (۴)

دوہا

جنم آپ کا اب ہوا آدی میں وِوسوان (۴) جنمے تھے لوں بات پھر کیسے میں یہ مان؟

श्रीभगवानुवाच बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ॥
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप ॥५॥

شری بھگوان اوواچ

بہونی مے وِیتی تانی ۔ جنمانی تو چا ارجن (۵) تانیہ اہم وید سروانی نہ توم ویتھ پرنتپ

ترجمہ: اے ارجن! میرے اور تمہارے بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ مگر ہے دشمنوں کو ستانے والے! ان سب کو میں جانتا ہوں۔ مگر تو نہیں جانتا ہے (۵)

دوہا

میرے تیرے بہت سے جنم ہوئے ہیں بیر (۵) میں جانوں ہوں سبھی کو تو نہ جانے دھیر

تشریح: بھگوان واسودیو میں اگیانیوں کی جو ایسی شنکا ہے کہ یہ ایشور نہیں ہیں۔ سروگیہ نہیں ہیں۔ اور جس شنکا کو دور کرنے کے لئے ارجن کا یہ سوال ہے۔ اس کا نوارن کرتے ہوئے بھگوان کہ رہے ہیں کہ میرے اور تمہارے پہلے بھی بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ اُن سب کو میں جانتا ہوں۔ مگر پاپ پُنیہ کے سنسکاروں سے گیان شکتی کے ڈھک جانے سے تو نہیں جانتا ہے۔ چونکہ میں نتیہ۔ شدھ۔ بدھ مکت سوبھاؤ والا ہوں۔ اس لئے میری گیان شکتی آورن رہت ہے۔ اس وجہ سے میں جانتا ہوں۔ (شنکر آچاریہ)
سوال۔ تو آپ نتیہ ایشور کا پُن پاپ سے سمبندھ نہ ہونے پر بھی جنم کیسے ہوتا ہے؟ جواب۔ سنو

अजोऽपि सन्नव्ययात्मा भूतानामीश्वरोऽपि सन् ॥
प्रकृतिं स्वामधिष्ठाय सम्भवाम्यात्ममायया ॥ ६ ॥

اردو میں

اَجو - اَپی - سَن - اویہ آتما - بھوتانام - ایشورو - اپی سن (۶) پرکرتی سوام - اَدھشٹھائے سمبھوامی آتم مائیا

ترجمہ میں اوناشی سروپ اجنما ہونے پر بھی اور سب بھوت پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی پرکرتی کو ادھین کر کے یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں (۶)

دوہا

اوناشی ہوں آتما جنم رہت بھوتیش (۶) پر اپنی سامرتھ سے دھاروں جنم ہمیش

تشریح بھگوان کہتے ہیں ہے ارجن! میں جنم مرن کے بندھنوں سے رہت شدھ بدھ مکت سوبھاو آتما ہوں - اور سب پرانیوں کا مالک ہوں - پھر بھی سنسار کی بھلائی کے لئے پرکرتی کو آدھین کر کے (اس کے آدھین ہو کر نہیں) اپنی یوگ مایا سے جنم لیتا ہوں - مطلب یہ کہ میں دوسرے پرانیوں کی طرح پھل کے آدھین ہو کر مجبوری سے جنم نہیں لیتا - دوسرے پرانی پیدا ہونے اور مرنے میں آزاد نہیں ہوتے - وہ اپنے سنسکاروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ہوتے ہیں - مگر میں سب کرموں کو اپنے آدھین کر کے جنم لیتا ہوں -

یوگ مایا

بھگوان کہتے ہیں - میں اپنی مایا سے جنم گرہن کرتا ہوں - مایا کے معنی شکتی یا گیان کے ہیں - یہ سب ودوان لوگ جانتے ہیں - لیکن مایا اس گیان کا نام ہے - جو کسی چیز کے بنانے سے پہلے دماغ میں اس کا نقشہ تیار کیا جاتا ہے جسے انگریزی میں ڈیزائن کہتے ہیں جس طرح کوئی شخص اپنی مرضی سے مکان کا نقشہ بناتا ہے - اور پھر اس کے مطابق زمین پر اینٹ گارا وغیرہ سے حسب خواہش مکان تیار کر لیتا ہے - پھر اپنی حسب مرضی وہ اس میں تبدیلی کر سکتا ہے - اگر وہ چاہے - تو پہلے مکان کو گرا کر دوسرا ڈیزائن (نقشہ) اپنے دماغ میں سوچ کر دوسرا مکان تیار کر سکتا ہے - اسی طرح بھگوان اوناشی اور سب پرانیوں کے سوامی ہیں - اور سب پرانیوں کے سوامی ہونے کی وجہ سے ان کا پورا پورا گیان رکھتے ہیں - اس لئے وہ حسب خواہش جہاں چاہیں - اور جب چاہیں - ویسا قالب رچ سکتے ہیں - جنم لینے کے لئے وہ کرموں یا سوبھاو کے محتاج نہیں

نوٹ - جو دماغی نقشہ مایا سے دماغ میں بنتا ہے - وہ اصل چیز کا کام نہیں دے سکتا - اور اصل چیز کی نسبت تھوڑی دیر تک رہتا ہے - اس لئے مایا کا نام بدلنے والی - چھلنے والی - چھن ماتر رہنے والی یا دھوکہ پڑ گیا ہے -

اب بھگوان یہ بتلاتے ہیں - کہ میں کب اور کس لئے جنم لیتا ہوں -

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ॥
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदाऽऽत्मानं सृजाम्यहम् ॥ ७ ॥
परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ॥
धर्मसंस्थापनार्थाय सम्भवामि युगे युगे ॥ ८ ॥

اردو میں

یدا۔ یدا ہی دھرمسیہ گلانر - بھوتی۔ بھارت (۷) ابھیوتھانم ادھرمسیہ تدآتمانم سرجامیہ۔ ہم
پری تراناے سادھونام ونا شائے چ دشکرتام (۸) دھرم سنستھاپن آرتھائے سمبھوامی یگے یگے

ترجمہ ہے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی بڑھتی ہوتی ہے۔ تب تب میں اپنے روپ کو رچتا ہوں یعنی
پرگٹ کرتا ہوں (۷) دھرماتماؤں کی رکھشا اور پاپیوں کا ناش کرنے کے لئے میں یگ یگ میں پرگٹ ہوا کرتا ہوں
(۸)

دوہا

ادھرم بڑھے جب جگت میں ہوئے دھرم کی ہان (۷) اے بھارت تب تب رچوں میں اپنے کو جان
بھگتوں کا پالن کروں دشٹوں کا سنگھار (۸) دھرم ستھاپن ہیت لوں میں یگ یگ میں اوتار

تشریح ہے بھارت! ورن آشرم آدی جس کے لکشن ہیں اور پرانیوں کی ترقی اور پرم کلیان کا جو سادھن ہے۔ اس دھرم کی
جب جب ہانی ہوتی ہے اور ادھرم کی بڑھتی ہوتی ہے۔ تب تب ہی میں مایا سے اپنے سوروپ کو رچتا ہوں۔
ست مارگ پر چلنے والے سادھوں پرشوں کی رکھشا کرنے کے لئے۔ پاپ کرم کرنے والے دشٹوں کا ناش کرنے کے لئے
اور دھرم کی اچھی طرح ستھاپنا کرنے کے لئے میں ہر ایک یگ میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ (شنکر آچاریہ)

یہ دو شلوک بڑے سندر ہیں۔ ان میں بڑی سندر آشا بھری ہوئی ہے ظالم اور ادھرمیوں کے ظلم سے بہت دکھی
دھرماتما پرش بار بار ان کا پاٹھ کیا اور سنایا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں بھگوان کی جو بانی اور پرتگیا ہے۔ اس کا انہیں بھروسہ
ہے۔ دوشاسن نے دریودھن کی سبھا میں جب ستی دروپدی کا چیر ہرن کرنے کی کمینہ کوشش کی۔ اس وقت جس طرح
دروپدی کی پکار سن کر بھگوان پرگٹ ہوئے۔ اسی طرح وہ دھرماتما پرشوں کی لاج رکھنے ان کی رکھشا کرنے اور ابھیمانی
ظالموں کو مٹا کر پھر سے دھرم ستھاپن کرنے کے لئے جب جب ضرورت ہوتی ہے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اس کا انہیں پورا
بھروسہ ہے۔ بھگوان کی پرتگیا کا ایک ایک لفظ سچ ہے۔ اس کے کہنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ مگر اس پرتگیا کا ارتھ ٹھیک
طرح سے سمجھنا ہوگا۔ اس کا ارتھ صرف یہ نہیں ہے۔ کہ ادھرم کا بل بڑھنا ہی ایشور کے پرگٹ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔
یہ ٹھیک ہے؟ مگر بھگوان پرگٹ کب ہوتے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔ دھرماتماؤں کی رکھشا کے لئے میں آیا کرتا ہوں۔
یعنی ادھرم کے خلاف جب پرجا کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور گنو کا روپ دھارن کر یعنی ساتوک بن کر ایشور کی شرن لیتی ہے
تب ایشور پرگٹ ہوتے ہیں۔ ایشور کے پرگٹ ہونے سے پہلے دھرم کا بل بڑھنے لگ جاتا ہے۔ اور ادھرم کے شوبھ
کی کرنیں پربھو بھگتوں کے دلوں کو ڈھارس دینے لگتی ہیں۔ اور ان کی آیا سنا کے لئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ بھگوان
کے پرگٹ ہونے میں بھگتوں کا پراربدھ ہی ہیتو ہے۔ یعنی بھگتوں کے پرابدھ سے ہی کچھ کر وہ اس لوک میں پرگٹ
ہوتے اور اپنی لیلا دکھاتے ہیں۔ پس ان دونو شلوکوں کا ماحصل یہ ہے۔ کہ سب لوگ اچھے کرموں کی طرف راغب
ہوں۔ تاکہ سب کے دلوں میں بھگوان پرگٹ ہو کر ان کے دکھوں کو دور کریں۔ ۹ کی تشریح اگلے صفحے پر دیکھو

जन्मकर्म च मे दिव्यमेवं यो वेत्ति तत्त्वतः॥

त्यक्त्वा देहं पुनर्जन्म नैति मामेति सोऽर्जुन॥ ९॥

اردو میں

جنم کرم چ مے دِویم ۔ ایوم یو ۔ ویتی تتوتاہ (۹) تیکتوا ۔ دیہم ۔ پنر جنم ۔ نیتی ۔ مامیتی ۔ سو ارجن

ترجمہ اے ارجن! میرا وہ جنم اور کرم دویہ (اپنی اچھا کے آدھین) ہے ۔ اس طرح جو پرش تتو سے جانتا ہے وہ شریر کو تیاگ کر پھر جنم کو پراپت نہیں ہوتا ۔ بلکہ مجھے ہی پراپت ہوتا ہے ۔ (۹)

دوہا

ارجن جانے تتو سے جنم کرم شُبھ مور (۹) مر کے پراپت ہو مجھے پاوے جنم نہ اَور

تشریح بھگوان کا جنم اور کرم دویہ ہے ۔ ارتھات عام آدمیوں کی طرح نہیں ہے ۔ عام آدمیوں کا جو کرم ہوتا ہے وہ پرکرتی (مایا) کے بس میں رہ کر ہوتا ہے ۔ اور اسی لئے ایسے جنم کرم کو پراکرت جنم کرم کہتے ہیں ۔ اسکے خلاف دویہ جنم کرم وہ ہے جو پرکرتی کے بس میں ہو کر نہیں ۔ بلکہ پرکرتی کو اپنے بس میں رکھ کر اپنی مایا شکتی سے گرہن کیا جاتا ہے ۔ مایا شکتی وہی دویہ شکتی ہے ۔ جو پرکرتی کو چلاتی ہے ۔ یہ مایا شکتی کیا ہے پرکرتی کو کس طرح اپنے بس میں رکھا جا سکتا ہے ۔ یہ جو جانتا ہے ۔ اور اس طرح اپنے انوبھوت (تجربہ شدہ) گیان سے دویہ جنم کرم کا راز جان لیتا ہے اس پر پرکرتی کا بس نہیں چلتا ۔ پرکرتی اسکے بس میں آجاتی ہے تب پرکرتی سے بے بس ہو کر اُسے جہاں پرکرتی کھینچ لے جائے ۔ وہاں نہیں جانا پڑتا ۔ پرکرتی سے لاچار ہو کر پھر اُسے جنم گرہن نہیں کرنا پڑتا ۔ بلکہ پرکرتی جس کے بس میں آگئی ۔ وہی پرماتما کو پراپت کرتا ہے ۔ جو بات جنم کی ہے ۔ وہی کرم کی ہے ۔ دویہ کرم وہی ہے ۔ جو پرکرتی کو بس میں رکھ کر اپنی مایا شکتی سے لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی ؏) کے خیال سے دھرماتما لوگوں کی رکھشا کے لئے کیا جائے ایسے دویہ جنم کرم کے راز کو جو تتو سے جان لیتا ہے ۔ اس کے لئے اور کوئی بات جاننے کو نہیں رہتی ۔ اور وہ گیان روپ ہو کر گیان گھن پرماتما میں ہی مل جاتا ہے ۔

वीतरागभयक्रोधा मन्मया मामुपाश्रिताः ॥
बहवो ज्ञानतपसा पूता मद्भावमागताः ॥ १० ॥

اردو میں

ویت راگ بھے کرودھا ۔ من میا مام اُپاشرتا (۱۰) بہوو ۔ گیان تپسا پُوتا مد بھاوم آگتاہ

؏ گوسوامی تلسی داس جی نے رام چرت مانس میں ان شلوکوں کا بڑا سندر ترجمہ کیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔

جب جب ہوئے دھرم کی ہانی　　باڑھیں اسُر ادھم ابھیمانی
کرہیں اینت جائے نہیں برنی　　سیدٔ ہیں وپر دھینو سُر دھرنی　　؏ تنگ کرتے ہیں
تب تب پربھو دھر بِبِدھ سریرا　　ہر ہیں کرپانِدھی سجن پیڑا

دوہا　　(بال کانڈ دوہا ۱۲۰)

اسُر مار تھاپہیں سُرن راکھہیں نج شرتی سیتُ ۔ جگ بستارہیں بشد جس رام جنم کر ہیت

ترجمہ (اس طرح پہلے بھی اے ارجن!) بہت سے پُرش راگ بھے اور کرودھ سے رہت ہو کر مجھ میں من لگا کر اور سب طرح سے میرے آشرے ہو کر گیان رُوپی تپ سے شدھ ہو کر میرے سوروپ کو پراپت ہو چکے ہیں (۱۰)

دوہا

راگ کرودھ - بھئے رہت ہو من مئے مم آدھار (۱۰) بہُو گیانی جن شُدھ ہو بھو سے اُترے پار

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! یہ موکھش مارگ نیا نہیں ہے۔ بلکہ جو آدمی کسی میں موہ نہیں رکھتے۔ کسی سے خوف نہیں کھاتے۔ کسی پر غصہ نہیں کرتے۔ اور مجھ میں ہی مگن رہتے ہیں۔ سب جگہ اور سب پرانیوں میں مجھے ہی دیکھتے ہیں۔ ہر طرح میرے ہی آشرے اور بھروسے پر رہتے ہیں۔ اور گیان رُوپی تپ سے پوتر ہو گئے ہیں۔ ایسے بہت سے مہا پرش پرمھ گیان روپی تپ سے پرم شدھ ہو کر مجھ ایشور کے بھاؤ کو ارتھات مکتی کو پا چکے ہیں۔

سوال - تب تو آپ میں راگ دویش ہے۔ جس سے آپ کسی کسی کو ہی آتم بھاو پردان کرتے ہیں۔ سب کو نہیں کرتے

جواب - بھگوان کہتے ہیں۔ ہے ارجن! ایسی بات نہیں ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ:-

ये यथा मां प्रपद्यंते तांस्तथैव भजाम्यहम्॥
मम वर्त्मानुवर्तंते मनुष्याः पार्थ सर्वशः ॥ ११ ॥

اردو میں

یے یتھا مام پرپدنیتے تانس تتھؤ بھجامیہ اہم (۱۱) مم ورتم انُو ورتنتے منُشیاہ پارتھ سَروشاہ

ترجمہ ہے ارجن! جو جس طرح سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی اُن کو ویسا ہی بھجتا ہوں۔ ارتھات ویسا ہی پھل دیتا ہوں۔ سب پرکار سے منش میرے مارگ پر ہی چلتے ہیں (۱۱)

دوہا

جو جس آوے شرن مم سو ویسا پھل پائے (۱۱) پارتھ سب پرکار سے نر مو مارگ آئے

تشریح آگے چل کر بھگوان چار قسم کے بھگتوں کا بیان کرینگے۔ آرت جگیاسو۔ ارتھارتھی اور گیانی۔ یہ بھگت الگ الگ بھاو سے بھگوان کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جو جس بھاو سے اپاسنا کرتا ہے۔ اُسے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ آرت (دکھی) بھگت کا دُکھ دور ہوتا ہے۔ جگیاسو (طالب گیان) کو گیان پراپت ہوتا ہے۔ ارتھارتھی (طالب زر) کو زر ملتا ہے۔ اور گیانی (بھگت پریمی) کو بھگوان کے درشن ہوتے ہیں۔ اس لئے جس کی جو کامنا یا بھاو ہے۔ بھگوان اُسے پورا کر دیتے ہیں۔ مگر یہ سبھی طرح کے بھگت اور ابھگت پرماتما کی طرف ہی جا رہے ہیں کیونکہ پرانی ماتر (جملہ ذی روح) کا وہی آغاز اور وہی انجام ہے۔ کوئی کسی مارگ سے جاتا ہے۔ کوئی کسی مارگ سے۔ مگر جا رہے ہیں۔ سب بھگوان کے ہی پاس۔ جب بھگوان کے پاس ہی سب جا رہے ہیں۔ تب راستوں میں بھید کیوں ہوتا ہے۔ اس کا اشارہ اگلے شلوک میں کرتے ہیں:-

कांक्षंतः कर्मणां सिद्धिं यजंत इह देवताः॥
क्षिप्रं हि मानुषे लोके सिद्धिर्भवति कर्मजा॥ १२॥

اردو میں

کانکھشنتا کرمنام سدھم۔ یجنتے ایہہ دیوتا (۱۲) کھشپرم ہی مانوشے لوکے سدھر بھوتی کرمجا

ترجمہ — اس لوک میں کرموں کے پھل کی سدھی کے لئے لوگ دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ کیونکہ منش لوک میں کرم کی سدھی بہت جلدی ہوتی ہے۔

دوہا

پوجا دیون کی کریں کرم سدھی کے ہیت (۱۲) ارجن اس نرلوک ہیں کرم شیگھر پھل دیت

تشریح — جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے۔ وہ اتنی ہی محنت اور دیر سے ملتی ہے۔ سونا ڈھونڈنے جائیے۔ تو کتنی محنت سے ملتا ہے۔ مگر مٹی ہر جگہ مل جاتی ہے۔ اس کے لئے زیادہ کوشش نہ کرنی پڑے گی۔ دفتر کا کلرک اگر اپنی تنخواہ بڑھانا چاہے۔ تو اسے اپنے افسر کی ہی پوجا (خوشامد) کرنی پڑتی ہے۔ اس طرح دھن۔ بیٹے، استری حق حقوق وغیرہ کی خواہش سے انسان کئی طرح کے دیوتاؤں یا انسانوں کی پوجا کیا کرتے ہیں۔ اور اس طرح کے انوشٹھان سے وہ معمولی دنیوی چیزوں کو تھوڑی محنت سے سادھ لیتے ہیں۔ انہیں بہت محنت نہیں کرنی پڑتی۔ مگر ساکھشات پورن برہم شدھ سچدانند آتما کی پوجا کرنے میں جو گیان پراپت ہوتا ہے۔ اس گیان کا پھل موکھش بڑی مشکل اور دیر سے ملتا ہے۔ پھر معمولی عقل اور علم کے لوگوں کا من گیان میں کم لگتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ پرماتما کی آرادھنا کو چھوڑ کر اندر اگنی وغیرہ دیوتاؤں یا گیانی انسانوں کی پوجا کیا کرتے ہیں۔ ایسے معمولی علم و عقل کے لوگ ان ساکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے فانی بھوگ پدارتھ دھن پتر وغیرہ کو جلدی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور برہم گیان کی طرف نہیں جھکتے۔ مگر جو گیانی اور سمجھدار ہیں۔ وہ ان فانی بھوگوں کی خواہش اور دیوتاؤں کی پوجا کو چھوڑ کر صرف بھگوان کی پوجا ہی کرتے ہیں۔ اور بھگوان کی پوجا کے پھل موکھش کو پاتے ہیں۔ جو سب سے اونچا اور سرشیٹھ ہے

چار ورنوں کا اپدیش

चातुर्वर्ण्यं मया सृष्टं गुणकर्मविभागशः॥
तस्य कर्तारमपि मां विद्ध्यकर्तारमव्ययम्॥ १३॥

اردو میں

چاتُر ورنیم۔ میا سرشٹم گُن۔ کرم وبھاگشاہ (۱۳) تسیہ کرتارم اپی۔ مام ودّھی اکرتارم اویہ یم

ترجمہ — گُن اور کرموں کے انوسار چاروں ورن میں نے ہی رچے ہیں۔ اگرچہ میں ان کا کرتا (بنانے والا) ہوں تو بھی تو مجھ اوناشی کو اکرتا ہی جان (۱۳)

دوہا

گُن اَرُو کرم وِبھاگ سے چار بَرن بناؤں (۱۳) پھر بھی نہ کرتا سدا اَوِناشی کہلاؤں

تشریح

پرکرتی کے تین گن ہیں۔ ست۔ رج۔ تم۔ ان گُنوں کے بھید سے ہی کرم کے چار بھید ہو جاتے ہیں
ان چار کرموں کے انوسار چار ورن براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر مانے جاتے ہیں۔ ستوگن
پردھان پرکرتی کے پرش کو جس میں رج اور تم نسبتاً کم ہوں۔ اور رج اور تم میں بھی رج زیادہ اور تم کم ہو۔ اُسے
براہمن کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ستو پردھان ہونے سے برہم گیان میں ہی لگتا ہے جس پرش میں رج پردھان ہو۔ مگر ستو
اور تم کم ہوں۔ اور ستو اور تم میں بھی ستو زیادہ ہو۔ اور تم کم ہو۔ اسے کھشتری کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ رج پردھان ہونے
سے طرح طرح کی کوشش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ رج پردھان پرش کو جس میں ستو اور تم کم ہوتے ہیں۔ اور ستو اور تم
میں بھی ستو کم اور تم زیادہ ہوتا ہے۔ اُسے ویش کہتے ہیں۔ کیونکہ رج پردھان ہونے سے وہ محنتی اور بھوگوں کا
خواہشمند ہوتا ہے۔ اور تم پردھان پرکرتی کے پرش کو جس میں ستو رج کم ہوتے ہیں۔ اور ان میں بھی ستو سے رج ہی
زیادہ ہوتا ہے۔ اُسے شودر کہتے ہیں۔ کیونکہ تم پردھان ہونے سے وہ بھوگوں کا خواہشمند ہونے پر بھی محنتی نہیں ہوتا
اس طرح یہ چار ورنوں کی ویوستھا ہے۔ جو پرکرتی کے گنوں سے ہی بنی ہے۔ ایشور اس کا کرتا ہے۔ یعنی ایشور کی
ستا سے ہی پرکرتی کا یہ کام ہوتا ہے۔ پرکرتی کے بس میں ہو کر ایشور اسے نہیں کرتا۔ اور اسی لئے ایشور سنگ
(لگاؤ و موہ) سے رہت ہے۔ حقیقت میں پرکرتی سے وہ کراتا ہے۔ اور پرکرتی کرتی ہے۔ جس کا بندھن ایشور
کو نہیں ہے۔ اس لئے ایشور اکرتا (نہ کرنے والا) بھی ہے۔

سوال۔ پرماتما کرتا (کرنے والا) اور اکرتا (نہ کرنے والا) بھی ہے۔ یہ ایک دوسرے کے اُلٹ بات ہے
اس لئے اسے کیسے سچ مانا جائے؟ جواب۔ شلوک

न मां कर्माणि लिंपंति न मे कर्मफले स्पृहा ॥
इति मां योऽभिजानाति कर्मभिर्न स बद्ध्यते ॥ १४ ॥

اردو میں

نہ مام کرمانی لِمپنتی نہ مے کرم پھلے سپرہا (۱۴) اِتی مام یو۔ ابھی جاناتی کرم بھِرنہ سا بدھیتے

ترجمہ

کرموں کے پھل کی مجھے چاہ نہیں ہے۔ اس لئے کرم مجھ پر اپنا اثر نہیں ڈال سکتے۔ اس طرح جو مجھ کو
(تتو سے) جانتا ہے۔ وہ بھی کرموں میں نہیں بندھتا ہے۔ (۱۴)

دوہا

لپت نہ کرموں میں ہوؤں چاہ نہیں پھل ماہیں (۱۴) ایسا جو جانے مجھے کرموں میں بندھ ناہیں

تشریح

پرماتما سرشٹی رچتے ہیں۔ اور گن کرم کے انوسار سب کو پھل دیتے ہیں۔ اس قسم کے کرم کرنے کی
وجہ سے وہ کرتا (کرنے والے) ہیں۔ مگر اس سرشٹی کے بنانے اور لوگوں کو کرموں کے انوسار پھل دینے
میں پرماتما کی کوئی ابھلاشا (غرض) نہیں ہے۔ اس لئے کرموں کے بندھن سے وہ آزاد ہیں۔ جو گیانی پرش

پرماتما کے اس نشکام بھاو کو جانتے ہیں۔ وہ بھی نشکام کرم کرتے ہوئے کامنا رہت ہو کر گیان کی پراپتی سے کرموں کے بندھن کو توڑ کر اکرتا (نہ کرنے والے) ہو جاتے ہیں۔ شروع دنیا سے لے کر اب تک بہت سے مہاتماؤں نے اس طرح نشکام کرم کر کے اکرتاپن کی برُدھی حاصل کی ہے۔ یعنی کرم کے بندھنوں سے چھوٹ گئے ہیں۔ اس لئے اے ارجن!

एवं ज्ञात्वा कृतं कर्म पूर्वैरपि मुमुक्षुभिः॥
कुरु कर्मैव तस्मात्त्वं पूर्वैः पूर्वतरं कृतम्॥१५॥

اردو میں

ایوم گیاتوا۔ کرِتم کرم پُوروئ رپی مُمکشُوبھی (۱۵) کُرو کرم ایو تسمات توم پُوروئ پُوروترم کرِتم

ترجمہ: اس بات کو جان کر اس سے پہلے بہت سے ممکشو (موکھش چاہنے والے) پرشوں نے نشکام کرم کئے ہیں۔ اس لئے تم بھی وہی کرم کرو۔ جو پہلے لوگوں نے کیا ہے۔ (۱۵)

دوہا

کرم کئے یہ جان کر مُکت جنوں نے بیر (۱۵) پُورؔجوں کے کرم کو تُو بھی کر اے دھیر

تشریح: اے ارجن! تم سے پہلے بزرگوں نے بھی نشکام کرم کر کے ہی مکتی پراپت کی ہے۔ منو۔ کپل۔ کناد پاتنجلی اور شری رام وغیرہ مہاتماؤں نے نشکام بھاو سے لوگوں کی بھلائی کے کرم کئے ہیں۔ یہ بزرگ تمہارے لئے نمونہ (مشعل ہدایت) ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چل کر تم بھی نشکام کرم کرو۔ ہرگز یُدھ سے بھاگنے کی کوشش مت کرو۔

"اگر تو آتم گیانی نہیں ہے۔ تب توانتہ کرن کی شُدھی کے لئے اور اگر تتو گیانی ہے۔ تو لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کے لئے جنک وغیرہ بزرگوں کے ذریعے سدا سے کئے جانے والے کرم ہی کر۔ (شنکر آچاریہ)

سوال۔ پربھو! اگر کرم ہی کرتو یہ ہے۔ تو میں آپ کی آگیا سے ہی کرنے کو تیار ہوں۔ پھر پہلے بزرگوں کی دُہائی دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر کہتے ہیں کہ کرم کے بارے میں بڑی بھاری کٹھنتا ہے۔ اربھات کرم کا مسئلہ بہت ہی گہرا ہے وہ کس طرح؟

کرم ۔ اکرم اور وِکرم کی تشریح

किं कर्म किमकर्मेति कवयोऽप्यत्र मोहिताः॥
तत्ते कर्म प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात्॥१६॥

اردو میں

کِم کرم ۔ کِم اکرمیتی ۔ کویو ۔ اپ اتر ۔ موہتا (۱۶) تت تے کرم پروکھشیامی ۔ یج گیاتوا موکھشیہ سے اشبھات

ترجمہ کرم کیا ہے - اور اکرم کیا ہے - بڑے بڑے بدھیمان پرش بھی اس بات میں موہت ہیں (نہیں جانتے) اس لئے میں وہ کرم (کرم کا سدھانت) تمہارے لئے اچھی طرح کہوں گا - کہ جس کو جان کر تم اشبھ (سنسار بندھن) سے چھوٹ جاؤ گے (۱۶)

دوہا

کرم - وکرم اکرم میں ارجن موہے دھیر (۱۶) کرم کہوں جس سے بچو بندھن سے لے بیر

تشریح وچارشیل پرشوں کے سامنے ایسے کئی موقع آتے ہیں - جب کہ انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا - کہ ایسے وقت میں کیا کرنا چاہیئے - اور کیا نہ کرنا چاہیئے - اس لئے بھگوان ارجن سے کہتے ہیں - کہ میں تمہیں وہ اصول بتاتا ہوں - کہ جس کو جان کر تم پاپ سے بچو گے - باہم متضاد دو کرموں میں سے ایک کرم کرنا ہی پڑیگا مگر اس کرم کے کرنے سے دوسرے کرم کی جو ہانی ہوگی - اس کے پاپ سے تم بچو گے - اور یہ بھی جان سکو گے - کہ کس وقت کیا کرنا چاہیئے - پھر اے ارجن! تجھے یہ بھی نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ صرف جسم وغیرہ کی حرکات کا نام ہی کرم ہے - اور اسے نہ کر کے چپ چاپ بیٹھ رہنے کا نام اکرم ہے - اس میں جاننا کیا؟ یہ تو سب لوگ جانتے ہیں - مگر تم کو حقیقی طور پر :-

कर्मणो ह्यपि बोद्धव्यं बोद्धव्यं च विकर्मणः
अकर्मणश्च बोद्धव्यं गहना कर्मणो गतिः ॥ १७ ॥

اردو میں

کرمنو ہی آپی بودھویم - بودھویم چ وکرمناہ (۱۷) اکرمنشچ بودھویم - گہنا کرمنو گتی

ترجمہ کرم کا سوروپ بھی جاننا چاہیئے - اور اکرم کا سوروپ بھی جاننا چاہیئے - اور وکرم (برے کرم) کا سوروپ بھی جاننا چاہیئے - کیونکہ کرم کی گتی بڑی گہن ارتھات کٹھن ہے (۱۷)

دوہا

کرم - اکرم وکرم ہیں ارجن جان یوگ (۱۷) کرم گتی بہو گہن ہے - کہتے پنڈت لوگ

سوال - کرم وغیرہ کا وہ تتو کیا ہے جو جاننے یوگیہ ہے؟ جواب :-

कर्मण्यकर्म यः पश्येदकर्मणि च कर्म यः ।
स बुद्धिमान्मनुष्येषु स युक्तः कृत्स्नकर्मकृत् ॥ १८ ॥

اردو میں

کرمنیا اکرم یا پشئید اکرمنی چ کرم یا (۱۸) سا بدھیمان - منشئے شو - سا یکتا کرتسن کرم کرت

ترجمہ جو پرش کرم میں اکرم کو دیکھے - اور جو پرش اکرم میں کرم کو دیکھے - وہ پرش منشیوں میں بدھیمان ہے - وہ سب کرم کرتا ہوا بھی مکت (یوگی) ہے - (۱۸)

دوہا

کرم اکرم ہوں جو لکھے اور اکرم ہوں کرم (۱۸) سو گیانی سارے کرم کرے سدا نشکرم

تشریح کرم میں اکرم دیکھنا کیا ہے؟ کرم کرنے سے کرنے والے کو اس کا پھل بھوگنا ہی پڑتا ہے۔ یعنی اسے کرم کا بندھن ہوتا ہے۔ اور اس لئے اس کرم بندھن سے چھوٹنے کے لئے سنیاس مارگ میں کرموں کے چھوڑنے کی تلقین ہے۔ مگر کرم کا بندھن کیا ہے؟ اس پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کرم کے پھل کی خواہش میں جو من اٹک جاتا ہے۔ وہی کرم کا بندھن ہے۔ اسی خواہش کی وجہ سے شبھ یا اشبھ (بھلے برے کرم) سے سکھ دکھ ہوتا ہے۔ مگر جو آدمی راگ دویش سے رہت ہو کر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے۔ اس کا من اس خواہش میں نہیں لگتا۔ اور راگ دویش کے ابھاو کے باعث نہ اس کرم کے بھلے برے پھل سے اسے سکھ دکھ ہی ہوتا ہے۔ اس **نکتہ خیال سے وہ کرم کر کے بھی اکرم کی ہی حالت میں رہتا ہے**۔ کرم میں اکرم کو دیکھنا اسی کا نام ہے۔ اور اکرم میں کرم کا دیکھنا یہ ہے۔ کہ خواہ کوئی ہٹ کر کے کرم چھوڑ دے۔ تو بھی کرم ہوتا ہی رہتا ہے۔ پرکرتی کا دھرم ہی کرم کرنا ہے۔ اور جب تک پرکرتی ہے۔ تب تک اس کے گن کرم کرتے ہی رہیں گے۔ اس لئے کرم تیاگ (کرم کا چھوڑ دینا) ہم جسے کہتے ہیں۔ اس میں کرم تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ ایک لمحہ بھی کوئی کرم کو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ پہلے کہہ آئے ہیں۔ اور جو برہم کچھ بھی نہیں کرتا۔ اسی کی سّتا سے یہ سارا برہمانڈ چل رہا ہے۔ اس لئے وہی اس کو چلا رہا ہے۔ یہ اکرم میں کرم کا دیکھنا ہے۔ اس طرح اکرم میں جس نے کرم دیکھا۔ اور کرم میں اکرم دیکھا اس نے گویا سب کچھ دیکھ لیا۔ سب جان لیا۔ اور گیان کا ادھکاری ہونے کے لئے چت شدھی کے لئے جن کرموں کے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سب بھی وہ کر چکا۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔

کرم کا بھید جاننا بہت مشکل ہے۔ اس لئے بھگوان بار بار اس مضمون کو الٹ پلٹ کر سمجھا رہے ہیں اگلے پانچ شلوکوں میں بھی اسی کرم کے مضمون کو سمجھایا گیا ہے۔

پنڈت کون ہے؟

यस्य सर्वे समारंभाः कामसंकल्पवर्जिताः॥
ज्ञानाग्निदग्धकर्माणं तमाहुः पंडितं बुधाः॥१९॥

اردو میں

یسیہ سروے سمارمبھا کام سنکلپ ورجتا (۱۹) گیان اگنی دگدھ کرمانم ۔ تماہو پنڈتم بدھا

ترجمہ جس کے سب کرم واسنا (کامنا) سے رہت ہیں۔ گیان کی آگ سے بھسم ہوئے کرموں والے اس آدمی کو ودوان لوگ پنڈت کہتے ہیں (۱۹)

دوہا

جس کے ہیں سارے کرم پھل سنکلپ شُول ہت گیان اگنی ہت کرم نہ ۔ گیانی پنڈت کہت

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यतृप्तो निराश्रयः॥

कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किंचित्करोति सः॥

تیکتوا کرم پھل آسنگم ۔ نتیہ ۔ ترپتو ۔ نرآشریا (۲۰) کرمنیا بھی پرورِ تو اپی نیو کنچت کروتی سا

ترجمہ جو شخص کرم کے پھل کی کامنا نہیں رکھتا۔ سدا ترپت (سنتشٹ) رہتا ہے۔ اور کسی کے آسرے نہیں رہتا۔ وہ کرم میں لگا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا ہے۔ یعنی اس کا کرم اکرم ہے۔ یہی سمجھنا چاہیئے۔ (۲۰)

دوہا

نرادھار نت ترپت جو کرم پھل آشا تیاگ (۲۰) رہتا ہے نرلیپ وہ نر کرموں میں لاگ

تشریح جو کرم پھل کی کامنا چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی کرتاپن کا ابھیمان نہیں کرتا۔ کسی کے سہارے ہو کر کرم نہیں کرتا۔ بے تعلق ہو کر نشکام بھاو سے کرم کرتا ہے۔ اس کے سارے کرم اکرم ہیں۔

निराशीर्यत चित्तात्मा त्यक्त सर्वपरिग्रहः॥
शरीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम्॥ २१

اردو میں

نرآشی یت چت آتما ۔ تیکت سرو اپری گرہ (۲۱) شریرم کیولم کرم کروّن نہ آپنوتی کلوشم

ترجمہ جو کسی طرح کی آشا نہیں رکھتا۔ جس نے انتہ کرن اور جسم کو بس میں کر لیا ہے۔ جس نے سب طرح کے وشئے بھوگوں کے سامانوں کو ترک کر دیا ہے۔ وہ آدمی صرف جسم کے ذریعے کرم کرتا ہوا کبھی پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا (۲۱)

دوہا

نرآشی چت آتما چت اُرو کرم تیاگ (۲۱) کیول شاریرک کرم کرے نہ بندھن لاگ

यदृच्छा लाभसंतुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः॥
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते॥ २२॥

اردو میں

یدرچھا لابھ سنتشٹو دوندواتیتو ۔ وی مت سرا (۲۲) سمہ سدّھاو سدّھو چ کرتواپی نہ نبدھیتے

ترجمہ یتھا لابھ (بنا کسی سے مانگے یا زیادہ دوڑ دھوپ کئے ایشور اچھیا سے) جو کچھ مل جائے۔ اسی میں خوش رہنے والا اور (سردی۔ گرمی۔ سکھ دکھ وغیرہ) دوندوں سے پرے۔ ایرشا (حسد) سے رہت۔ سدّھی اور اسدھی (کامیابی و ناکامی) میں سمان بھاو والا (پرش) کرموں کو کر کے بھی بندھن میں نہیں پھنستا ہے (۲۲)

دوہا

یتھا لابھ سنتشٹ اُرو دوندا اُرو متسر رہت (۲۲) سدّھی اسدّھی سم لکھے سو نر بندھن رہت

गत संगस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थित चेतसः॥
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते॥ २३॥

گت سنگیہ مکت ... کرم پر ولی اَتے

ترجمہ (کیونکہ) جو سنگ رہت ہے۔ (پھل کی چاہ جس کو نہیں ہے) جس کا چت برھم گیان میں ہی لگا ہوا ہے۔ اور جو یگیہ (پرمیشور) کے لئے ہی کرم کرتا ہے۔ اس کے سارے کرم نشٹ ہو جاتے ہیں (۲۳)

دوہا

سنگ رہت مُکت آتما گیان وان نر جوئے
یگیہ ہیت اُس کا کرم لین سبھی ہی ہوئے

تشریح شلوک ۱۹ سے ۲۳ تک کرم اور اکرم کو بخوبی سمجھا کر اب شری بھگوان یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس نشکام کرم سے کس طرح برھم کی پراپتی ہوتی ہے۔ یا کئے جانے والے کرم اپنا پھل دئے بنا ہی کس کارن سے پھل سمیت لین ہو جاتے ہیں۔ اس پر کہتے ہیں:-

گیان یگیہ

ब्रह्मार्पणं ब्रह्म हविर्ब्रह्माग्नौ ब्रह्मणा हुतम्॥
ब्रह्मैव तेन गंतव्यं ब्रह्मकर्म समाधिना ॥ २४॥

اُردو میں

برھم آرپنم برھم ہوی ر- برھم اگنو برھمنا ہتم (۲۴) برھم آیو- تین- گنتویم- برھم کرم سمادھنا

ترجمہ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ ارپن (جس سے آہوتی دی جاتی ہے۔ سُروا وغیرہ) اور ہوی (گھی وغیرہ سامگری) بھی برھم ہے۔ جس اگنی میں ہون کیا جاتا ہے۔ وہ بھی برھم ہے۔ ہون کرنے والا بھی برھم ہے اور اس کے ذریعے جو ہون کیا جاتا ہے۔ وہ بھی برھم ہی ہے۔ اسی طرح جو کرم میں سدا برھم کو دیکھتا ہے۔ وہ بھی برھم کو پراپت ہو جاتا ہے۔

دوہا

برھم ارپن اُرو برھم ہوی برھم اگنی برھم ہوم (۲۴) برھم کرم میں لین ہو۔ ہوئے پراپت ادم

تشریح ہے ارجن! سنسار کی ساری چلائمان (تغیر پذیر) چیزوں کے پیچھے اچل (نہ بدلنے والا) پرماتما موجود ہے۔ کرم کرتے وقت تمہاری نگاہ اسی پر رہنی چاہیئے۔ جب تم ہاتھ سے آگ میں آہوتی ڈالو۔ تو تمہارا من اسی پرم جیوتی (پرماتما) میں مگن ہو۔ کہ جس سے یہ آگ روشن ہوئی ہے۔ اس طرح تمہارا کیا ہوا ہون صرف مادی اگنی میں ہی نہیں۔ بلکہ برھم اگنی میں ہوگا۔ یعنی برھم کے لئے ہوگا۔ سُروا وغیرہ میں بھی یہ بھاونا رکھنی چاہیئے اس طرح جب تم اپنے کرم کو برھم میں بنا دوگے۔ تو اس کا پھل برھم پراپتی ہی ہوگا۔ کیونکہ تمہارے چت کی ایکاگرتا برھم میں ہے۔ نہ کہ نام روپ میں۔ مختصراً یہ کہ جو لوگ راگ دویش سے آزاد ہو کر یگیہ (لوگوں کی بھلائی) کے کرم کرتے ہوئے ہر طرف پرماتما کا ہی جلوہ دیکھتے ہیں۔ وہ پرماتما میں ہی مل جاتے ہیں۔

दैवमेवापरे यज्ञं योगिनः पर्युपासते॥
ब्रह्माग्नावपरे यज्ञं यज्ञेनैवोपजुह्वति ॥ २५॥

اردو میں

دَیوَم ایواپرے یگیئم یوگنا - پری پاستے (۲۵) برھم آگناپرے یگیئم یگینین - ایو اُپ جوہتی

ترجمہ

کئی ایک کرم یوگی دیو یگیہ کو ہی اچھی طرح کرتے ہیں۔ دوسرے کئی (تتو گیانی) پر برھم پرماتم رُوپ اگنی میں یگیہ کے ذریعے ہی یگیہ کو ہون کرتے ہیں (۲۵)

دوہا

کئی کرم یوگی کریں دیو یگیہ کو بیر (۲۵) کئی کریں برھم اگنی میں یگیہ یگیہ سے دھیر

تشریح

مطلب یہ کہ جو کرمی (پھل کی خواہش سے کرم کرنے والے) لوگ ہیں۔ وہ دیوتاؤں کے لئے یگیہ کرتے ہیں جس سے دیوتا خوش ہوکر انہیں دھن۔ اولاد۔ مویشی وغیرہ بھوگ کی چیزیں دیں یہ دیو یگیہ کہلاتا ہے مگر اس سے اونچا برھم یگیہ ہی ہے جو کہ یوگی لوگ (پھل کی اچھا سے رہت ہوکر نشکام بھاو سے) صرف برھم پر ہی نگاہ رکھ کر کرتے ہیں۔ یعنی پرماتما کو ہر وقت حاظر ناظر جانتے ہوئے دُنیوی خواہشات سے بالاتر ہوکر یگیہ کرنا (لوک سنگرہ کے لئے کرم کرنا) یہی برھم اگنی میں یگیہ کرنا ہے۔ ایسا یگیہ کرنے (سب کچھ برھم کو ارپن کرکے کرم کرنے) سے برھم کی پراپتی ہوتی ہے۔

برھم یگیہ اور دیو یگیہ کا بیان کرکے اب آگے دو اور یگیوں کا بیان کرتے ہیں۔

श्रोत्रादीनीन्द्रियाण्यन्ये संयमाग्निषु जुह्वति ॥
शब्दादीन्विषयानन्य इन्द्रियाग्निषु जुह्वति ॥२६॥

اردو میں

شروترآدینی - اِندریانی اَنیئے سنیئم - اگنیشو جوہتی (۲۶) شبد آدین وشیان اَنیئے اندریاگنی شو جوہتی

ترجمہ

کچھ یوگی کان وغیرہ سب اندریوں کو سنیئم (ضبط) رُوپی اگنی میں ہوم کرتے ہیں۔ یعنی اندریوں کو وشیوں سے روک کر اپنے بس میں کر لیتے ہیں) اور کچھ یوگی شبد وغیرہ وشیوں کو اندریہ رُوپی اگنی میں ڈال کر ہون کرتے ہیں یعنی راگ دویش وغیرہ سے رہت ہوکر اندریوں کے ذریعے وشیوں کو بھوگتے ہوئے بھی من کو ان میں نہیں پھنسلتے۔

دوہا

کوئی شروتر آدی ہتیں سنیئم اگنی ماہیں (۲۶) شبد آدی وشے کو ہتیں اندریہ اگنی ماہیں

تشریح

برھم یگیہ اور دیو یگیہ کے بعد تیسرا یگیہ اندریوں کا جیتنا ہے یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اندریوں کو ضبط میں رکھنا جو لوگ اندریوں کو ضبط میں نہیں رکھ سکتے۔ ان کے لئے چوتھا یگیہ شاستر انوسار بھوگوں کو بھوگتے ہوئے سنسار کی بھلائی کے لئے کام کرنا ہے۔ ایسے لوگ گرہست آشرم اختیار کرکے اندریوں کے ذریعے شاستر انوسار سب کام کرتے ہوئے گیان حاصل کرتے ہیں۔ اور اس گیان کے ذریعے دنیا کی بھلائی کا یگیہ کرتے ہیں۔ گرہستی بن کر نیک کرم کرتے۔ دھرم کی کمائی سے اپنی۔ اپنے بال بچوں کی اور حاجت مندوں کی حاجتوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک طرح کا یگیہ ہی

چار طرح کے یگیوں کا بیان کرکے اب پانچویں یگیہ کا بیان کرتے ہیں

सर्वाणींद्रियकर्माणि प्राणकर्माणि चा परे ॥
आत्मसंयमयोगाग्नौ जुह्वति ज्ञान दीपिते ॥ २७ ॥

اردو میں

سروانی اندریہ کرمانی پران کرمانی چ اپرے (۲۷) آتم سنیئم یوگ اگنو جوہتی گیان دیپتے (۲۷)

ترجمہ اور دوسرے یوگی لوگ سب اندریوں کے کرموں اور پرانوں کے کرموں (پران اپان) کو گیان سے پرکاشت کی ہوئی آتم سنیئم (پرماتما میں ستھتی) روپی یوگ کی اگنی میں ہون کرتے ہیں (۲۷)

دوہا

سارے پران ارُو اندریہ کے کرموں کو کوئے (۲۷) آتم سنیئم اگنی میں ہومے گیانی ہوئے

تشریح یہ پانچواں یگیہ کہا ہے۔ کہ کچھ یوگی لوگ سنسار کے وشئے واسناؤں سے اپنے من کو ہٹا کر یعنی پران اور اندریوں کو روک کر صرف سچدانند برھم میں ہی لین ہو جاتے ہیں۔ اور اسی کے پریم میں جیتے ہیں۔ یہ پرماتما کے ساتھ پریم کی آگ گیان کی شمع سے روشن ہوتی ہے۔ یا آتما میں سنیئم یعنی چت کا ایکاگر کرنا ہی یوگ اگنی ہے۔ اس میں اندریوں اور پرانوں کا ہوم کرتے ہیں۔ یعنی اندریوں اور پرانوں کے کرم کو روک کر آتما (برھم) میں اپنے چت کو لگا دیتے ہیں

اب آگے پانچ اور یگیوں کا بالترتیب بیان کرتے ہیں

द्रव्ययज्ञास्तपोयज्ञायोगयज्ञास्तथाऽपरे ॥
स्वाध्यायज्ञानयज्ञाश्च यतयः संशित व्रताः ॥ २८ ॥

اردو میں

درویہ یگیاس تپو یگیا۔ یوگ۔ یگیاس تتھا اپرے (۲۸) سوادھیائے گیان یگیاشچ یت یاہ سنشت ورتاہ

ترجمہ

(اور) دوسرے کئی پُرش درویہ یگیہ کرتے ہیں۔ یعنی ایشور ارپن بدھی سے لوک سیوا (سنسار کی بھلائی) میں روپیہ پیسہ لگاتے ہیں۔ ویسے ہی کوئی پُرش تپ روپی یگیہ کرتے ہیں۔ یعنی اپنے دھرم کے پالن میں جو مشکلات پیش آتی ہیں انہیں بخوشی برداشت کرتے ہیں (اور) کئی لوگ اشٹانگ یوگ روپی یگیہ کرنے والے ہیں۔ اور کتنے ہی سوادھیائے روپی یگیہ کرتے ہیں۔ یعنی وید شاستر وغیرہ ست شاستر پڑھتے ہیں۔ اور کتنے ہی گیان روپی یگیہ کرتے ہیں۔ یعنی آتما پرماتما اور پرکرتی کا انوسندھان کرتے ہیں۔ یہ سب کے سب بڑے جتی اور درڑھ برتی یعنی بڑے ہمت والے اور راسخ الاعتقاد ہیں (۲۸)

دوہا

درویہ یگیہ تپ۔ یوگ ارُو اسی طرح سے کوئی (۲۸) سوادھیائے ارُو گیان یگیہ کریں درڑھ برت ہوئی

تشریح پانچ یگیہ پہلے بتائے اور اب پانچ یگیہ اس شلوک میں بتلاتے ہیں۔ درویہ یگیہ یعنی دان پن کرنا تپ

یگیہ مشکلات سہہ کر بھی دھرم نہ ہارنا اور سدا پراُپکار کرنا۔ یوگ یگیہ۔ اشٹانگ یوگ کا سادھن یا پھل کی کامنا کو تیاگ کر کے کرم کرنا سوادھیائے یگیہ۔ وید آدی ستیہ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا اور گیان یگیہ یعنی حقیقت کی کھوج کے لئے کئی طرح کی وِدیائیں حاصل کرنا۔ اب گیارھواں یگیہ کہتے ہیں۔

अपाने जुह्वति प्राणं प्राणेऽपानं तथाऽपरे ॥
प्राणापान गती रुद्ध्वा प्राणायामपरायणाः ॥२९॥

اردو میں

اپانے جُوہتی پرانم پرانے اپانم تتھا پرے (۲۹) پرانا پان گتی رُدّھوا پرانایام پرائنا

ترجمہ اسی طرح اور کئی (یوگی جن) اپان وایو میں پران وایو کو ہون کرتے ہیں۔ ویسے ہی کئی یوگی لوگ پران وایو میں اپان وایو کو ہون کرتے ہیں اور کئی یوگی جن پران اور اپان کی گتی کو روک کر پرانایام کا آشرہ لیتے ہیں۔ (۲۹)

دوہا

ہومیں پران اپان میں اور اپان ہوں پران (۲۹) روکیں پرانا یام سے اپنے پران اپان

تشریح یہ گیارھواں یگیہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کئی یوگی لوگ اپان میں پران وایو کا ہوم کرتے ہیں۔ یعنی باہر کی ہوا کو جسم کے اندر لے جاتے ہیں جس کا نام پُورک پرانایام ہے۔ اور کئی پران وایو کا ہوم کرتے ہیں۔ یعنی جسم کے اندر سے ہوا کو باہر لے آتے ہیں۔ جس کا نام ریچک پرانایام ہے۔ اسی طرح کئی یوگی لوگ پران اور اپان وایو کی گتی (چال) کو روک کر پرانوں میں پرانوں کا ہوم کرتے یعنی کمبھک پرانایام کرتے ہیں۔ بھگوان نے اس شلوک میں پرانایام یگیہ کا بیان کیا ہے۔ سانس کو اندر بھرنا پُورک۔ سانس کو یتھا شکتی اندر روکنا کمبھک اور پھر سانس کو باہر نکالنا ریچک کہلاتا ہے۔ یتھا شکتی سانس کو باہر روکنا باہیہ کمبھک ہے۔ یہ پرانایام کا طریقہ ہے۔ اب آگے آدھے شلوک میں بارھواں یگیہ بیان کر کے باقی آدھے میں سب یگیوں کا پھل کہتے ہیں

अपरे नियताहाराः प्राणान्प्राणेषु जुह्वति ॥
सर्वेऽप्येते यज्ञविदो यज्ञक्षपितकल्मषाः ॥३०॥

اردو میں

اپرے نیئت آہارا۔ پرانان پرانیشو۔ جُوہتی (۳۰) سروے اپی ایتے یگیہ وِدو۔ یگیہ کشپت کلمشاہ

ترجمہ اور دوسرے کئی (مناسب) تھوڑا آہار کرنے والے یوگی لوگ پرانوں کو پرانوں میں ہوم کرتے ہیں اس طرح یگیہ کرنے سے جن کا پاپ نشٹ ہو گیا ہے۔ ایسے یہ سب لوگ یگیوں کے جاننے والے ہیں (۳۰)

دوہا

اور کمی مِت آہار ہو۔ ہومیں پران ہو پران (۳۰) یہ سب گیانی یگیہ سے نشٹ کریں اگیان

ع ۱ منہ اور ناک کے ذریعے ہوا باہر نکلنا پران کی گتی ہے۔ اور برخلاف اس کے پیٹ میں نیچے کی طرف جانا اپان کی گتی ہے۔ ان پران اور اپان دونوں کی گتی کو روکنا ہی کمبھک پرانایام کہلاتا ہے۔

تشریح مت آہاری ہوتے یعنی تھوڑا کھانے سے بھی پران کی گتی رکتی ہے اور پران کی گتی رکنے سے من کی گتی بھی رکتی ہے
یہ سمجھ کر کئی یوگی لوگ کم کھاتے ہیں۔ یعنی رسنا کو اپنے بس میں کرتے ہیں۔ جو لوگ ناک تک ٹھونس لیتے ہیں جن کے
پیٹ میں ہوا جانے کو بھی جگہ نہیں رہتی۔ اُن کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ اور کسی طرح کا پرانایام اُن سے نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وجہ
سے ان کا من بھی نہیں رک سکتا۔ من کی گتی نہ رکنے سے وہ برہم میں لین نہیں ہو سکتے۔ اس لئے برہم میں لین ہونے کے
لئے تھوڑا کھانا ضروری ہے۔ تاکہ صحت بنی رہے۔ اور پرانایام آدی سادھنوں میں وگھن نہ پڑے۔ یہ بارھواں یگیہ ہے
ان بارہ[12] یگیوں کے کرنے والوں کے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ یہ مندرجہ بالا بارہ[12] قسم کے یگیہ کر کے

यज्ञशिष्टामृतभुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ॥
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥ ३१ ॥

اردو میں

یگیہ شِشٹا امرت بھجو۔ یانتی برہم سناتنم (۳۱) نہ ایم لوکو استی ایگیہ۔ کُتو انیہ۔ کُرو ستّم

ترجمہ ہے کرو سریشٹ ارجن! یگیہ سے بچے ہوئے امرت روپی ان کا جو لوگ بھوجن کرتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو پراپت
ہوتے ہیں۔ ہے ارجن! یگیہ نہ کرنے والے پُرش کو یہ لوک بھی سکھدائی نہیں۔ پھر پرلوک کیسے سکھدائی ہوگا؟

دوہا

یگیہ شِشٹ امرت بھجا پرمیشور کو پائیں (۳۱) یگیہ ہین تر لوک یہ اُرو پرلوک گنوائیں

تشریح جو لوگ مندرجہ بالا بارہ یگیہ کر کے نیت (محدود، تھوڑا) آہار کرتے ہیں۔ وہ برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں۔
لیکن جو شخص مندرجہ بالا بارہ یگیوں میں سے کوئی بھی یگیہ نہیں کرتا۔ اور خود غرضی میں ہی مست رہتا ہے۔ اس
کو اس کی خود غرضی (ہوس یا واسنا) اس لوک میں ہی سکھ نہیں لینے دیتی۔ پھر پرلوک میں اسے کیا سکھ ملیگا؟ بقول

گئے دو تو جہاں سے پانڈے۔ حلوہ نہ ملا مانڈے

ایسے یگیہ سے ہین پُرش لوک و پرلوک دونوں میں خوار ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا جسم انسانی ہوتا ہے۔ مگر وہ حیوانی
زندگی بسر کرتے ہیں۔

एवं बहुविधा यज्ञा वितता ब्रह्मणो मुखे ॥
कर्मजान्विद्धि तान्सर्वानेवं ज्ञात्वा विमोक्ष्यसे ॥ ३२ ॥

اُردو میں

ایوم بہوودھا یگیا وِتتا برہمنو مکھے (۳۲) کرم جان وِدّھی تان سروان ایوم گیاتوا۔ وموکھشیہ سے

ترجمہ ایسے بہت سے یگیہ وید کی بانی (ویدوں) میں وستار (تفصیل) سے کہے گئے ہیں۔ ان سب کو تو کرم (جسم۔ من اور
اندریوں کی حرکات) سے ہی پیدا ہوا جان۔ اس طرح (تتو سے جان کر نشکام کرم یوگ کے ذریعے) تو سنسار بندھن سے مکت ہو جائیگا
(۳۲)

دوہا

ایسے بہو ودھی یگیہ ہیں کہے وید میں جان (۳۲) کرم جنیہ ان کو جان تو مُکت ہیئے گا مان۔

تشریح

تمام یگیہ یعنی نیک کام من - اندریہ اور شریر سے ہی ہوتے ہیں۔ کرم کے چھوڑ دینے سے نہیں ہو سکتے۔ پس نشکام کرم کرنے چاہئیں۔ ایسا کرنے سے مکتی ملتی ہے۔ سب طرح کے یگیہ کرم سے ہوتے ہیں۔ مگر گیان رہت کرم سے گیان سہت کرم اچھا ہوتا ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے اب گیان کی مہما کا بیان کرتے ہیں۔

نوٹ - یگیوں کو جسم - بانی اور من کی حرکات سے ہونے والا جان - آتما سے ہونے والا نہیں۔ کیونکہ آتما ہلنے جلنے وغیرہ سے رہت ہے - اس طرح جان کر تو اشبھ سے مکت ہو جائے گا۔ ارتھات یہ سب کرم "میں نہیں کرتا ہوں میں تو اسنگ اور نش کریہ ہوں"۔ اس طرح جان کر ست گیان کے پربھاو سے تو سنسار بندھن سے چھوٹ جاویگا۔ (شنکر آچاریہ)

श्रेयान्द्रव्यमयाद्यज्ञाज्ज्ञानयज्ञः परंतप ॥
सर्वं कर्माखिलं पार्थ ज्ञाने परिसमाप्यते ॥ ३३ ॥

اردو میں

شرے آن دَرویہ میاد یگیاج گیان یگیہ پرنتپ (۳۳) سَروم کرم اکھلم پارتھ اگیانے پری سماپیہ تے

ترجمہ

ہے دشمنوں کے ستانے والے ارجن! دَرویہ (سنسار کی چیزوں سے سِدّھ ہونے والے) یگیہ کی نسبت گیان یگیہ (سب طرح) سے سریشٹ ہے (کیونکہ) ہے پارتھ! سارے کرم گیان میں ہی آکر سماپت ہوتے ہیں (۳۳)

دوہا

گیان یگیہ ہی سریشٹ ہے دَرویہ یگیہ سے بیر (۳۳) کرم سماپت ہوت سب گیان یگیہ میں دھیر

تشریح

مطلب یہ کہ سب طرح کے دنیوی سامانوں سے کئے ہوئے یگیوں سے گیان یگیہ سریشٹ ہے۔ کیونکہ سب کا ماحصل گیان ہی ہے۔ نشکام بھاو سے جو کرم روپی یگیہ کئے جاتے ہیں۔ ان کا پھل بھی گیان ہی ہے۔ مگر گیان کا پھل موکش یعنی سنسار بندھن سے مکت ہو جانا ہے۔ اس لئے گیان یگیہ سب سے بڑھیا ہے۔ اور اسی میں سارے کرم سماپت ہو جاتے ہیں۔ اب آگے بتلاتے ہیں۔ کہ جس گیان کی اتنی مہما ہے۔ وہ کیسے پراپت ہو سکتا ہے۔

تتو گیان کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے؟

तद्विद्धि प्रणिपातेन परिप्रश्नेन सेवया ॥
उपदेक्ष्यन्ति ते ज्ञानं ज्ञानिनस्तत्त्वदर्शिनः ॥ ३४ ॥

اردو میں

تد وِدّھی پرنی پاتین پری پرشنین سیویا (۳۴) اُپدیکشنتی تے گیانم۔ گیانی نس تتو دَرشنا

ترجمہ

(ہے ارجن!) تتو گیان کے جاننے والے گیانی پرشوں سے تو اچھی طرح ڈنڈوت پرنام اور سیوا کر کے نش کپٹ بھاو سے پرشن کر کے اس گیان کو جان۔ وہ تجھے اس گیان کا اُپدیش کرینگے۔ (۳۴)

دوہا تتودرشی گیانی جن دینگے تجھ کو گیان (۳۴) سیوا - ونے اُرو پرشن سے پائیگا تو گیان

تشریح اس شلوک میں بھگوان نے گیان کے حصول کا طریقہ بتلایا ہے - کہ یہ گیان تتودرشی برمھ گیانی مہاتما سے پراپت ہوتا ہے - جب کوئی ایسا برہم گیانی مہاتما مل جائے تب (۲) اس کے پاس جا کر بھگتی پوروک اُسے ڈنڈوت پرنام کرنا چاہیئے - یعنی چرن چھونے چاہئیں - اور آگیا ملنے پر محض گیان حاصل کرنے لئے (نہ کہ دلیل بازی یا وقت گذاری کے لئے) (۳) بڑے ادب سے اُن سے سوال کرنا چاہیئے - یہ نہیں کہ کسی مہاتما کے ملنے پر معمولی ہاتھ اونچا کر دیا - اور سوالات کی جھڑی لگا دی - جب اپنے من کے مطابق جواب نہ ملا - تو مہاتما کو ہی گیانی اور پاکھنڈی کہنے لگے - ایسے وتنڈا وادیوں (عبث دلیل بازی کرنے والوں) کو کبھی حقیقت کا گیان نہیں ہو سکتا - اور سوال کرنے سے مطلب دھن دولت یا بیٹے وغیرہ دُنیوی چیزوں کے حصول سے نہیں ہے - بلکہ گیان پراپتی کے لئے اس قسم کے سوال کرنے چاہئیں - کہ یہ سنسار کیا ہے؟ میں کون ہوں؟ اس سنسار کا آدی کارن (بنانے والا) کون ہے؟ میرا اس کا کیا تعلق ہے؟ پھر ان سوالوں کے سننے اور سمجھنے کے لئے سدا گورو کی تن - من اور دھن سے سیوا کرنی چاہیئے - یہی گیان پراپتی ایک مارگ بتایا ہے - گورو کو پرنام کرنے - ان کی شرن میں جانے اور سیوا کرنے سے یہ مطلب ہے - کہ اہنکار کو سدا گورو کے ارپن کر دو - اہم بھاو کی حالت میں گیان کا پرکاش نہیں ہوتا - ابھیمان گیان کا دروازہ بند کر دیتا ہے - اس لئے ابھیمان تیاگ کر اہنکار کو بھول کر گورو سے پوچھنے سے ستیہ کا پتہ چلتا ہے - اب اگلے چار شلوکوں میں گیان کا پھل اور اس کی مہما کا اُپدیش کرتے ہیں -

यज्ज्ञात्वा न पुनर्मोहमेवं यास्यसि पांडव ॥
येन भूतान्यशेषेण द्रक्ष्यस्यात्मन्यथो मयि ॥३५॥

اردو میں

یج گیاتوا نہ پُنر موہ میوم یاسیہ سی پانڈو (۳۵) ییےن بھوتان اشیشین درکھشیسیہ آتمنی - اتھو مئی

ترجمہ (اُن مہاتماؤں کے بتلائے ہوئے) جس گیان کو جان کر تو پھر اس پرکار موہ کو نہیں پراپت ہوگا - (جیسا کہ اب ہوا ہے اور یُدھ کرنے سے انکار کرتا ہے) اور ہے ارجن! جس گیان کے ذریعے سارے بھوتوں کو تو اپنے آتما میں دیکھے گا - اور اس کے بعد مجھ (سچدانند سروپ پرماتما) میں دیکھے گا (۳۵)

دوہا

نہ ہوگا پھر موہ کو پراپت ارجن مان (۳۵) سب بھوتوں کو آپ میں مجھ میں دیکھے جان

تشریح بھگوان کہتے ہیں - ہے ارجن! یہ موہ تجھ کو اس لئے ہوا ہے - کہ تو آتما کی اصلیت سے ناواقف ہے - جب تو اُن تتودرشی گیانیوں کے اُپدیش سے آتما کے سوروپ کو دیکھ لے گا - تب تجھے ایسا موہ کبھی نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت تو کسی بھی جسم والے کے جسم کو نہیں دیکھے گا - بلکہ اس میں (سب میں) اجر امر آتما کو ہی دیکھے گا اور پھر اُن سب آتماؤں کے اندر اُن سے الگ (اتی سوکھشم) پرماتما کو دیکھے گا -

سارے آتما گیان سروپ ہیں - اور ان کے سروپ میں کوئی بھید نہیں - سارا بھید پرکرتی کے سمبندھ سے ہے

جس وقت تو اس سمبندھ کو جان جائے گا۔ اور اپنے شدھ سروپ کو دیکھ لے گا۔ تب سب بھوتوں کو اپنے آتما میں ہی دیکھیگا یا سب بھوتوں میں اپنے آتما کو ہی دیکھے گا۔ اور چونکہ پرماتما اس سے بھی سوکھشم ہے۔ اس لئے سب بھوتوں کو آتما سمیت پرماتما میں ہی دیکھے گا۔

अपि चेदसि पापेभ्यः सर्वेभ्यः पापकृत्तमः ॥
सर्वं ज्ञानप्लवेनैव वृजिनं संतरिष्यसि ॥ ३६ ॥

اردو میں

اَپی چیدسی۔ پاپے بھیا۔ سروے بھیا پاپ کرتماہ (۳۶) سروم گیان پلوے نیوہ ورجنم سنترشیہ سی

ترجمہ (اور) اگر تو سب پاپیوں سے بھی زیادہ پاپ کرنے والا ہے (تو بھی) گیان روپی ناؤ کی مدد سے سارے پاپوں کو اچھی طرح سے ترجائے گا۔ یعنی پاپ کے سمندر کو پار کر جائے گا۔ (۳۶)

دوہا

ادھ بیدی ہے پاپیوں کا بھی تو سرتاج (۳۶) تو بھی تو ترجائے گا گیان جہاز کا دراج

تشریح اے ارجن! گیان کے ذریعے جب تم آتما اور پرماتما کا ساکھشات کار کر لو گے۔ تب پھر تمہیں پاپ چھوٹے گا بھی نہیں اور تمہاری پاپ واسنائیں بھی گیان کی آگ میں بھسم ہو جائیں گی۔

نوٹ۔ اگر تو سب سے زیادہ پاپ کرنے والا ہے۔ تو بھی گیان روپی جہاز ارتھات گیان کو ہی جہاز بنا کر سب پاپ روپی سمندر سے اچھی طرح پار ترجائے گا۔ یہاں ممکشو کے لئے دھرم بھی پاپ ہی کہا جاتا ہے (شنکر آچاریہ)

यथैधांसि समिद्धोऽग्निर्भस्मसात्कुरुतेऽर्जुन ॥
ज्ञानाग्निः सर्वकर्माणि भस्मसात्कुरुते तथा ॥ ३७ ॥

یتھا ایدھانسی سمدّھو اگنر بھسمات کُروتے ارجن (۳۷) گیان اگنی سرو کرمانی بھسمسات کُروتے تتھا

ترجمہ ہے ارجن! جیسے جلتی ہوئی اگنی ایندھن کو بھسم کر دیتی ہے۔ ویسے ہی گیان روپ اگنی بھی سمپورن کرموں کو بھسمی بھوت (خاک سیاہ) کر دیتی ہے (۳۷)

دوہا

جیسے ایندھن کو کرے جلتی اگنی راکھ (۳۷) تیسے گیان اگنی کرے سب کرموں کو راکھ

تشریح اس شلوک میں گیان کیسے پاپ کو...... نشٹ کر دیتا ہے۔ سو مثال دے کر سمجھایا ہے۔ کہ اگنی کی طرح یہ گیان روپی اگنی بھی پاپ کرموں کو بھسم کر دیتی ہے

کرم تین قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل پراربدھ۔ جو اپنا پھل دے رہے ہیں۔ دوم سنچت جو کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی پھل نہیں دینے لگے۔ یوں ہی پڑے ہیں سوم ورتمان۔ جو کہ اب کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے پراربدھ تو بھگت لئے جاتے ہیں۔ باقی سنچت اور ورتمان کرم گیان کے پربھاو سے بھسم ہو جاتے ہیں۔ یعنی آگے کو جنم کے بندھن میں نہیں ڈالتے۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ

न हि ज्ञानेन सदृशं पवित्रमिह विद्यते ॥
तत्स्वयं योगसंसिद्धिः कालेनात्मनि विंदति ॥ ३८ ॥

اردو میں

نہ ہی گیانین سدرشم - پوترم - اِیہہ ودیہ ستے (۳۸) تت سویم یوگ سنسدھی کالین آتمنی وِندتی

ترجمہ: اس سنسار میں گیان کے برابر پوتر کرنے والی بلاشبہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس گیان کو وقت پا کر اپنے آپ ستو بدھی رُوپ یوگ (نشکام کرم یوگ) میں لگا ہوا (شدھ انتہ کرن والا) پرش اپنے آتما میں انوبھو کرتا ہے یعنی نشکام کرم میں جی جان سے لگے ہوئے پرش میں اپنے وقت پر یہ گیان اپنے آپ آ جاتا ہے۔ (۳۸)

دوہا

کوئی بھی وستو نہیں پوتر گیان سمان (۳۸) پا لیتے ہیں سمے پر - یوگی جن یہ گیان

تشریح: مطلب یہ کہ نشکام کرم یوگ اور سمادھی یوگ کا متواتر ابھیاس کرتے کرتے وقت پا کر اپنے آپ تتو گیان ہو جاتا ہے جس سے جنم مرن کے سب بندھن کٹ جاتے ہیں

گیان پراپتی کے سادھن

گیان پراپتی کے سادھن سد گورو کو نمسکار - پرسن اور سیوا کرنا شلوک ۴ ۳ میں بتلا آئے ہیں۔ اب تین سادھن اور کہتے ہیں۔ جس میں یہ تین سادھن ہونگے۔ وہ ضرور ہی گیان کو حاصل کر کے مکت ہوگا

श्रद्धावाँल्लभते ज्ञानं तत्परः संयतेन्द्रियः ॥
ज्ञानं लब्ध्वा परां शांतिमचिरेणाधिगच्छति ॥ ३९ ॥

اردو میں

شردھاوان لبھتے گیانم - تت پرا - سنیت اندریا (۳۹) گیانم لبدھوا - پرام - شانتم - اچیرین ادھی گچھتی

ترجمہ: (اور ہے ارجن!) جس میں شردھا ہے۔ اور جسے گیان پراپتی کی سچی لگن لگی ہے۔ جس نے اپنی اندریوں کو جیت لیا ہے۔ اسے گیان ملتا ہے اور جسے گیان ہو جاتا ہے۔ اس کو (بھگوت پراپتی روپ) پرم شانتی بہت جلد پراپت ہو جاتی ہے (۳۹)

دوہا

شردھاوان - جتندریہ - تت پر پائے گیان (۳۹) گیان وان ہو شیگھر ہی مکت ہوئے یہ مان

تشریح: شردھا یو پرش کو ہی گیان پراپت ہوتا ہے۔ مگر شردھا ہونے پر بھی انسان سُست (تھوڑی کوشش کرنے والا) ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہا ہے۔ کہ "تت پر" ہو (سچی لگن سے کمر کس کر لگا ہوا)۔ اب سچی لگن والا انسان بھی اندریوں کا غلام ہو سکتا ہے۔ اس لئے اندریوں کو جیتنے یعنی جتندریہ ہونے کی شرط لگائی ہے۔ یہ گیان کے حصول کے کبھی خطا نہ کرنے والے اور اصلی سادھن ہیں۔ شلوک ۴ ۳ میں جو پرنام وغیرہ سادھن کہے ہیں۔ وہ گورو کے چت کو

اپنی طرف جھکانے کے لئے ہیں۔
اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ گیان ہین اور شردھا رہت پُرشوں کی کیا حالت ہوتی ہے:۔

अज्ञश्चाश्रद्दधानश्च संशयात्मा विनश्यति ॥
नायं लोकोऽस्ति न परो न सुखं संशयात्मनः ॥ ४० ॥

اُردو میں

اگیہ شچا۔ اشردھا نشچا۔ سنشئے آتما وِنشیہ تی (۴۰) نہ ایم لوکو استی نہ پرو۔ نہ سُکھم سنشئے آتمناہ

ترجمہ اور ہے ارجن! جو اگیانی ہے۔ جو شردھا رہت ہے۔ اور جس کو آتما کی ہستی میں شک ہے۔ وہ پُرش (گیان مارگ یا پرمارتھ) سے بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ اس سنشئے آتمک (وہمی) پُرش کا نہ لوک سدھرتا ہے اور نہ پرلوک ہی سدھرتا ہے اور نہ ہی اُسے (کہیں) سُکھ (ملتا) ہے۔ اس کی بڑی دُرگتی ہوتی ہے (وہ سدا دُکھی رہتا ہے)

دوہا

اگیانی شردھا رہت سنشئے آتم جوئے (۴۰) لوک اور پرلوک میں نشٹ ہوئے نہ سوئے

تشریح مطلب یہ کہ اگیانی۔ شردھا نہ رکھنے والا اور سنشئے آتما (شکی مزاج) پُرش یہ تینوں نشٹ ہوتے ہیں۔ مگر شکی مزاج آدمی کا تو بُرا حال ہوتا ہے۔ اس کے دونوں لوک بگڑ جاتے ہیں۔ اور سُکھ بھی نہیں ملتا۔ اس لئے سنشئے کبھی نہ کرنا چاہیئے۔

योगसंन्यस्तकर्माणं ज्ञानसंछिन्नसंशयम् ।
आत्मवंतं न कर्माणि निबध्नंति धनंजय ॥ ४१ ॥

اردو میں

یوگ سنیئست کرمانم۔ گیان۔ سنچھن سنشئم (۴۱) آتم ونتم نہ کرمانی نبدھ ننتی دھننجے

ترجمہ ہے ارجن! نشکام کرم یوگ سے جس نے کرموں کو تیاگ دیا ہے۔ یعنی پھل کی خواہش سے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور آتم گیان سے جس کے تمام شکوک مٹ گئے ہیں۔ اس آتم گیانی پُرش کو کرم بندھن میں نہیں ڈالتے

دوہا

کرم تیاگے یوگ سے گیان ہُوں سنشئے جال (۴۱) اے ارجن! باندھیں نہیں کرم اُسے تتکال

तस्मादज्ञानसंभूतं हृत्स्थं ज्ञानासिनात्मनः ।
छित्त्वैनं संशयं योगमातिष्ठोत्तिष्ठ भारत ॥ ४२ ॥

اردو میں

تسماد اگیان سمبھوتم ہرت ستھم۔ گیان آسِن آتمناد (۴۲) چھتوئم سنشئم یوگم آتشٹھو اُتشٹھ۔ بھارت

ترجمہ اس لئے اے بھرت بنشی ارجن! تو نشکام کرم یوگ میں ستھت ہو۔ یعنی نشکام کرم یوگی بن۔ اور اگیان سے پیدا ہوئے۔ ہردے میں بیٹھے ہوئے اپنے سنشئے کو گیان روپی تلوار سے کاٹ کر

یدھ کے لئے کھڑا ہو (۴۲)

دوہا

دُھا اب گیان کرپان سے ہردے سنشے کاٹ (۴۲) اے بھارت اگیان تج پکڑ یوگ کا باٹ

شریمد بھگوت گیتا میں گیان کرم سنیاس یوگ نامی

(چوتھا ادھیائے ختم ہوا)

چوتھے ادھیائے کا خلاصہ

گیان کرم روپی سنیاس یوگ کا راز بتلاتے ہوئے بھگوان نے سب سے پہلے گیان مئے برہم کے ذریعے یہ کرم کیسے ہو رہا ہے۔ یہ بتلانے کے لئے سورج منو۔ اکشواکو کی پرم پرا بتلائی۔ (جس کی تشریح کی جا چکی ہے) اور آتما کے اننت جنم کرموں کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے دویہ جنم کرم کا ذکر کیا۔ اور سنسار کے دُکھ دُور کرنے اور بھگتوں کی رکھشا کے لئے ایشور آتما کس طرح پرگٹ ہوتی ہے۔ ارتھات ایشور کا اوتار کیوں ہوتا ہے۔ یہ بھی بتا دیا۔ مگر یہ جنم کرم دویہ ہیں اور اس دویہ جنم کرم کو جو جانتا ہے۔ وہ بھی پرماتما میں مل جاتا ہے۔ یہ دویہ گیان سب کو کیسے ہو سکتا ہے؟ سب کی کامنائیں مختلف ہیں۔ اور جن کی جیسی کامنائیں (خواہشیں) ہیں ویسے ہی روپ سے وہ ایشور کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اور جیسی اُپاسنا کرتے ہیں۔ ویسا ہی پھل پاتے ہیں ایشور کے دویہ جنم کرم کا راز یہی ہے۔ کہ ایشور کو کوئی بندھن نہیں ہے۔ کوئی کامنا نہیں ہے۔ کوئی خواہش نہیں ہے۔ اس طرح الگیو جو جانتا ہے۔ وہ بھی بندھن رہت ہو جاتا ہے۔ ایشور کرم کرتا ہے۔ مگر بندھن رہت ہے۔ ممکشو بھی کرم کر کے بندھن رہت ہوتے ہیں۔ مگر کرم کیا ہے؟ یہ جاننا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے بھگوان نے کرم کا سدھانت تفصیل کے ساتھ بتلایا ہے۔ وہ کیا؟ یت چیت (انتہ کرن کو بس میں کر کے) اور اندریوں کو جیت کر یگیہ کرنا۔ اس بارے میں بھگوان نے بارہ قسم کے یگیوں کا تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور ان میں سب سے سریشٹ گیان یگیہ کو بتا کر آخر میں فرمایا۔ کہ یگیہ شیش (یگیہ سے باقی بچے ہوئے امرت کا بھوگ کرنے سے ہی پرم پد (موکش) کی پراپتی ہوتی ہے۔ گیان پراپت ہوتا ہے۔ اس گیان کے لئے گورو کی شرن میں جانے کا اپدیش دیا۔ اور بتایا۔ کہ گورو سے وہ گیان پراپت ہونے پر تمہارا سب موہ نشٹ ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

پانچواں اَدّھیائے

سنیاس یوگ

گیان ہی پرم پُرشارتھ ہے ۔ یہ بھگوان برابر کہتے چلے آرہے ہیں ۔ اور ارجن کو یہ بھی بتلاتے آتے ہیں ۔ کہ تم کرم کرو ۔ یگیہ کے لئے کرم کرو ۔ لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کے لئے کرم کرو ۔ اور چوتھے ادھیائے کے اخیر میں انہوں نے ارجن کو یہ بھی بتلایا ۔ کہ سدگرو کے چرنوں کی شرن لے کر گیان پراپت کرو ۔ جس سے تمہارا موہ سدا کے لئے دور ہو جائے ۔ برابر گیان کی ہی مہما کو سن کر ارجن کے دل میں شک پیدا ہوا ۔ کہ ہو نہ ہو ۔ گیان کی نسبت کرم یوگ بہت گھٹیا ہے ۔ مگر بھگوان نے جب آخر میں پھر کرم (یدھ) کرنے کے لئے کہا ۔ تب ارجن نے اس شک کو رفع کر لینا ہی مناسب سمجھا ۔ اور اس نے بھگوان سے پوچھا ۔ کہ گیان اچھا ہے یا کرم ؟ یہ صاف صاف بتلایئے ۔ چونکہ گیان سے ارجن کو کرم تیاگ کر کے سنسار کے چھوڑ دینے کی ہی رغبت ہوتی ہے ۔ یعنی وہ گیان کا مطلب کرم سنیاس (کرموں کے چھوڑ دینے) کو ہی سمجھتا ہے ۔ اس لئے بھگوان اس پانچویں ادھیائے میں یہ بتلائیں گے ۔ کہ سنسار کو چھوڑنا ۔ سنسار کے بندھن سے مکت ہونا یا سنیاس اصل میں کیا چیز ہے ؟

अर्जुन उवाच॥ संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि॥
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम्॥१॥

(ارجن اوواچ)

سنیاسم ۔ کرمنام کرشن ! پُنر یوگم چ شنسسی (۱) یچ چھرے ایت یوریکم تنمے بروہی سنشچتم

ترجمہ ارجن نے پوچھا ۔ ہے کرشن ! آپ کرموں کے سنیاس کی اور پھر نشکام کرم یوگ کی تعریف کرتے ہیں اس لئے ان دونوں میں جو نشچے کیا ہوا (فیصلہ شدہ) کلیان کاری (مارگ) ہووے ۔ اس کو میرے لئے کہئے (۱)

دوہا

کرموں کا کہ تیاگ پھر ۔ کرو یوگ اُپدیش (۱) دونوں میں جو ہو بھلا ایکو کہئے ایش

تشریح ارجن کہتے ہیں ۔ بھگوان ! کرم سنیاس اور کرم یوگ میں جو سریشٹ ہو ۔ ارتھات جس کا انوشٹھان کرنے سے میرا پرم کلیان ہووے ۔ اسے اچھی طرح نشچے کر کے کہئے ۔ کیونکہ ایک پُرش کے ذریعے ایک ساتھ دو تو مارگوں کا انوشٹھان ہونا ناممکن ہے ۔ ایک آدمی دو مارگوں پر نہیں چل سکتا ۔

श्रीभगवानुवाच॥ संन्यासः कर्मयोगश्च निःश्रेयसकरावुभौ॥
तयोस्तु कर्मसंन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते॥२॥

(شری بھگوان اوواچ)

سنیاساہ کرم یوگشچ - نِش شریئس کراوبھو (۲) تیوا ستو کرم سنّیاسات کرم یوگو وِششیہ تے

ترجمہ (اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے ہے ارجن) کرموں کا سنیاس[1] (تیاگ) اور نشکام کرم یوگ[2] یہ دونوں ہی پرم کلیان کے دینے والے ہیں۔ مگر ان دونوں میں بھی کرموں کے سنیاس کی نسبت نشکام کرم یوگ (سادھن میں آسان ہونے) سے سریشٹھ ہے (۲)

دوہا

کرم یوگ اُرو تیاگ یہ دیویں مکتی دوئے (۲) پر اِس کرم تیاگ سے کرم یوگ شُبھ ہوئے

تشریح کرم تیاگ سے مراد گیان یوگ میں مستعد ہو کر کرم کا تیاگ ہے۔ حصول گیان کی خاطر اگر کوئی کرم چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ بھی موکھش کا سادھن ہے اور کرم یوگ بھی۔ تو بھی اس تیاگ سے کرم یوگ اس لئے اچھا ہے۔ کیونکہ کرم یوگ سے دوہری پوجا پرماتما کی ہوتی ہے۔ کرم کے ذریعے بھی اور گیان کے ذریعے بھی اس لئے اس میں پھسلنے کا خطرہ نہیں ہے۔ لیکن کرم کے تیاگ کا ہر کس و ناکس کو ادھکار نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بلا وجہ سستی سے کرم کا تیاگ کرے گا۔ تو وہ تیاگ اس کے لئے نرک کا سادھن بن جائے گا۔

ज्ञेयः स नित्यसंन्यासी यो न द्वेष्टि न कांक्षति॥

निर्द्वंद्वो हि महाबाहो सुखं बंधात्प्रमुच्यते॥ ३॥

اردو میں

گئے آ - سا نتیہ سنیاسی - یو نہ دویشٹی نہ کانکھشتی (۳) نرودوند دوہی مہا باہو سُکھم بند ھات پر مچیہ تے

ترجمہ اس لئے ہے ارجن! جو پُرش نہ (کسی سے) دویش (دشمنی) کرتا ہے۔ اور نہ (کسی چیز کی) خواہش کرتا ہے۔ وہ نشکام کرم یوگی بھی سنیاسی ہی سمجھنے کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ راگ دویش سکھ دکھ وغیرہ دوندوں سے رہت ہوا پُرش آسانی سے سنسار رُوپی بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ (۲)

دوہا

جان اُسے تیاگی سدا اچھیا دویش جو رہت (۳) ہو جاتا نہ وِوندو ہے یہ سُکھ بندھن رہت

تشریح ہے ارجن! سچا سنیاسی وہی ہے۔ جو نہ کسی سے نفرت کرتا ہے۔ اور نہ کسی سے پریم کرتا ہے۔ جو کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ سُکھ اور دُکھ کو یکساں سمجھتا ہے۔ ایسا انسان کرم کرتا ہوا بھی پکا سنیاسی ہے۔ مطلب یہ کہ راگ دویش کو چھوڑ کر کرم کرنے والا پُرش ہی سچا سنیاسی ہے۔ ایسا سمجھو۔

सांख्य योगौ पृथग्बालाः प्रवदंति न पंडित॥

एकमप्यास्थितः सम्यगुभयोर्विंदते फलम्॥ ४॥

۱؎ من - اندریہ اور جسم کے ذریعے ہونے والے سمپورن کرموں میں کرتاپن کے تیاگ کو کرم سنیاس کہتے ہیں

۲؎ اور سمتو بدھی (نشکام بھاو) [illegible] بھگوان [illegible] کرم کو کرم یوگ کہا ہے۔

اُردو میں

سانکھیہ یوگو پرتھگ بالا پروونتی نہ پنڈتا (۴) ایکم اپ آستھتا سمیگ اُبھیورو ندتے پھلم

ترجمہ (اور ہے ارجن! مندرجہ بالا) سنیاس اور نشکام کرم یوگ کو بالک (اگیانی لوگ) ہی الگ الگ کہتے ہیں۔ نہ کہ پنڈت لوگ (کیونکہ دونوں میں سے) ایک میں بھی اچھی طرح لگا ہوا پرش دونوں کے پھل روپ پرماتما کو پراپت کر لیتا ہے (۴)

دوہا

سانکھیہ یوگ جو بھن کہیں بالک پنڈت ناہیں (۴) ہوئے ایک میں تھر پُرش دونوں ہی پھل پاہیں

تشریح گیان اور کرم دونوں کا پھل پرم آنند کی پراپتی ہی ہے۔ جو شخص نشکام کرم کرے گا۔ اس کا انتہ کرن ضرور ہی شُدھ ہوگا۔ اور اُسے گیان پراپت ہوگا۔ جس سے اُسے موکش مل جائیگی اور جو شخص گیان یوگ میں لگا ہے وہ بھی من اندریوں اور شریر سے ہونے والے کرموں میں کرتاپن کو تیاگ کر اسی موکش روپی پرم آنند کو پراپت ہوگا ایک ہی بھلی پرکار انوشٹھان کرنے سے دونوں کا پھل کیسے پاسکتا ہے اس پر کہتے ہیں

यत्सांख्यैः प्राप्यते स्थानं तद्योगैरपि गम्यते ॥

एकं सांख्यं च योगं च यः पश्यति स पश्यति ॥ ५ ॥

یت سانکھیئی پراپیہ تے ستھانم تدیوگئی رپی گمیہ تے (۵) ایکم سانکھیئم چا یوگم چا۔ یاہ پشیہ تی ساپشیہ تی

ترجمہ جس پرم دھام (موکش) کو سانکھیہ والے (گیانی لوگ) پراپت کرتے ہیں اُسی کو یوگ والے (نشکام کرم یوگی) بھی پراپت ہوتے ہیں۔ جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک ہی دیکھتا ہے۔ وہی حقیقت میں دیکھتا ہے (۵) مطلب یہ کہ جو گیان میں کرم اور کرم میں گیان کو دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے۔

دوہا

گیانی یوگی لیت ہیں دنو بدھی ایک (۵) گیانی سو۔ جو لکھت ہے سانکھیہ یوگ کو ایک

تشریح سانکھیہ یوگیوں دوارا ارتھات گیان نشٹھا والے سنیاسیوں کے ذریعے جو موکش نامی ستھان پراپت کیا جاتا ہے۔ وہی کرم یوگیوں دوارا بھی پراپت کیا جاتا ہے۔ پس جو سانکھیہ اور یوگ کو پھل میں ایکتا ہونے کے باعث ایک دیکھتا ہے۔ وہی حقیقت میں گیانی ہے (شنکراچاریہ)

یوگی کی تعریف۔ جو پرش اپنے لئے کرموں کا پھل نہ چاہ کر سب کچھ ایشور میں ارپن کرکے کرموں کو گیان پراپتی کے اُپائے مان کر ان کا انوشٹھان کرتے ہیں۔ وہ یوگی ہیں۔ ایسے یوگی اور سنیاسی (کرم تیاگی) مہاتما میں کوئی بھید نہیں۔ ایسا مانو۔ مگر:۔

संन्यासस्तु महाबाहो दुःखमाप्तुमयोगतः ॥

योगयुक्तो मुनिर्ब्रह्म न चिरेणाधिगच्छति ॥ ६ ॥

اردو میں

سنیاسستو مہاباہو دُکھم آپتم ایوگتاہ (۶) یوگ یکتو منی بر ہم نچرین آدھی گچھتی

ترجمہ۔ ہے [illegible] نشکام کرم یوگ کے بغیر سنیاس [illegible] ہونے والے پھورن

کرموں میں کرتاپن کا تیاگ) ہونا کٹھن ہے ۔ اور یوگ میں لگا ہوا (نشکام کرم یوگی) منی پر برھم پرماتما کو جلدہی پراپت کرلیتا ہے (۶)

دوہا

پر اے ارجن کٹھن ہے یوگ بنا سنیاس (۶) یوگ یکت منی شیگھرہی پاتا ہے برہم واس

تشریح مطلب یہ کہ بنا نشکام کرم کئے کرموں کے بندھن سے چھٹکارہ ملنا یعنی سنیاس ہونا بہت مشکل ہے ۔ کیونکہ نشکام کرموں کے بغیر راگ دویش وغیرہ دور ہو کر چت کی شدھی نہیں ہو سکتی ۔ اور جب تک چت شدھ نہ ہو جائے ۔ تب تک سنیاس (کرموں میں کرتاپن کا تیاگ) ہونا کٹھن ہے ۔ ہاں نشکام کرم یوگ کرنے والا وچاروان پرش گیان وان ہو کر جلدی پرماتما کو پراپت کرلیتا ہے ۔ اب آگے کرم بندھن سے چھوٹنے کا اپائے کہتے ہیں

کس پرش کو کرموں کا بندھن نہیں ہوتا

योगयुक्तो विशुद्धात्मा विजितात्मा जितेंद्रियः ॥
सर्वभूतात्मभूतात्मा कुर्वन्नपि न लिप्यते ॥ ७॥

اردو میں

یوگ یکتو وشدھ آتما ۔ وجت آتما جتیندریہ (۷) سروبھوت آتم بھوت آتما ۔ کروَن اپی نہ لپیتے

ترجمہ جو نشکام کرم یوگی ہے (پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتا ہے) جس کا چت بالکل شدھ ہے جس نے اپنے من کو جیت لیا ہوا ہے جس نے اپنی اندریوں کو بس میں کرلیا ہوا ہے ۔ اور جو سب جگہ آتما کو ہی دیکھتا ہے (سب پرانیوں میں ایک ہی آتما کو دیکھتا ہے) وہ لوک سنگرہ کے لئے یا سوبھاو سے کرم کرتا ہوا بھی کرموں کے بندھن میں نہیں پھنستا ۔

دوہا

یوگ یکت شدھ آتما ۔ آتم اندریہ جت (۷) رہے سدا نرلیپ وہ کر آتم سمل ہت

حقیقت میں وہ کچھ کرتا بھی نہیں ہے ۔ اس لئے ۔

नैव किंचित्करोमीति युक्तो मन्येत तत्त्ववित् ॥
पश्यञ्शृण्वन्स्पृशञ्जिघ्रन्नश्नन्गच्छन्स्वपन्श्वसन् ॥ ८॥
प्रलपन्विसृजन्गृह्णन्नुन्मिषन्निमिषन्नपि ॥
इंद्रियाणींद्रियार्थेषु वर्तंत इति धारयन् ॥ ९॥

اردو میں

نیو کنچت کرومی ۔ اتی یکتو منییتے تتووت (۸) پشین شرنون سپرشن جگھرن اشنن گچھن سوپن شوسن

پرلپن وسرجن گرہنن اُنمشن نمشن۔ اپی (۹) اِندریانی اِندریارتھیشو ورتنت اِتی دھارین

ترجمہ تتو (آتما کے یتھارتھ سروپ کا نام تتو ہے) کو جاننے والا نشکام کرم یوگی تو دیکھتا ہوا۔ سنتا ہوا۔ چھوتا ہوا۔ سونگھتا ہوا۔ کھاتا ہوا۔ چلتا ہوا۔ سوتا ہوا۔ سانس لیتا ہوا۔ بولتا ہوا کسی چیز کو تیاگتا ہوا۔ کسی چیز کو گرہن کرتا ہوا (لیتا ہوا) اور آنکھوں کو کھولتا ہوا اور بند کرتا ہوا بھی سب اندریاں اپنے اپنے ارتھوں (وشیوں) میں کام کرتی ہیں۔ اس طرح سمجھتا ہوا بلاشبہ ایسا مانے۔ کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا ہوں (۸-۹)
مطلب یہ کہ آتم گیانی پرش سب کرم کرتا ہوا بھی آتما کو کرتا نہیں مانتا ہے

دوہا

دیکھے کھائے ار سنے چھوئے سونگھے گیانی (۸) بولے سوئے ار چلے سانس چلوں پرانی!
آنکھیں کھولے بند کرے لیت دیت جگ ماہیں (۹) مانے برتیں اندریاں ہی وشیوں کے ماہیں

تشریح تتو کو جاننے والا یعنی آتما کا سچا گیان رکھنے والا۔ جس نے راگ اور دویش دونوں کو اپنے اندر سے نکال کر باہر کیا ہے۔ وہی تتو گیانی ہے۔ پرماتما نے آنکھ۔ ناک۔ کان وغیرہ اندریاں عبث نہیں بنائی ہیں۔ تو بھی جس کام کے لئے پرماتما نے انہیں بنایا ہے۔ اس کے علاوہ ان سے پاپ کرم بھی ہوتا ہے۔ مگر یہ پاپ کرم تبھی ہوتا ہے۔ جب انسان آتما کو بھول کر راگ دویش کے پھندے میں پھنس جاتا ہے۔ جب اندریاں راگ دویش سے آزاد ہوتی ہیں تب وہ پرماتما کی آگیا کے مطابق وہی کرم کرتی ہیں۔ جن کے لئے پرماتما نے انہیں بنایا ہے۔ جب انسان اس حالت کو پہنچ جائے۔ کہ سبھی کام راگ۔ دویش چھوڑ کر پرماتما کے حکم کے مطابق ہی کرے۔ تبھی سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ کچھ نہیں کرتا۔ اس سے پہلے نہیں۔ چونکہ اب جو کچھ پرماتما اس سے کراتے ہیں۔ وہی کام اس سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اکرتا ہے۔ یہ سنیاسی (سانکھیہ) یوگی یا گیانی کی گتی کہی۔ اب کرم یوگی کی گتی کہتے ہیں

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि संगं त्यक्त्वा करोति यः ॥
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्रमिवांभसा ॥ १० ॥

اردو میں

برہمنیہ آدھائے کرمانی سنگم تیکتوا کروتی یا (۱۰) لپیہ تے نہ سا پاپین پدم پترم اِوآمبھسا

ترجمہ جو پرش پرماتما کے ارپن کر کے اور آسکتی (کرم پھل کی خواہش) کو تیاگ کر کرم کرتا ہے۔ وہ پانی سے کمل کے پتے کی طرح پاپ[1] میں لپت نہیں ہوتا ہے (۱۰)

دوہا

برھم ارپن کر سنگ تج کرم کرے جو تات (۱۰) لپت نہ ہووے پاپ میں جیوں کنول کا پات

[1] بندھن کا کارن ہونے سے یہاں پاپ سے مراد پاپ اور پن دونوں ہی ہیں۔ یعنی وہ کرم کرتا ہوا بھی پاپ اور پن کے بندھن میں نہیں پڑتا اسلئے کہ وہ پرماتما کی مرضی کے مطابق کرم کرتا ہے

تشریح مطلب یہ کہ جو مالک کے لئے کرم کرنے والے نوکر کی طرح "میں ایشور کے لئے کرتا ہوں"۔ اس بھاؤ سے سب کرموں کو ایشور میں ارپن کر کے اور موکھش روپی پھل کی بھی آشا چھوڑ کر کرم کرتا ہے۔ وہ جیسے کمل کا پتہ پانی میں رہ کر بھی اس سے لپت نہیں ہوتا۔ ویسے ہی پاپ سے لپت نہیں ہوتا۔
نشکام کرموں کا پھل صرف انتہ کرن کی شدھی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ

कायेन मनसा बुद्धया केवलैरिंद्रियैरपि ॥
योगिनः कर्म कुर्वंति संगं त्यक्त्वाऽऽत्मशुद्धये ॥११॥

اردو میں

کائین منسا بُدھیا کیولئی اِندری ئرپی (۱۱) یوگنا کرم کُروَنتی سنگم تیکتوا آتم شُدّھیئے

ترجمہ انتہ کرن کی شدھی کے لئے پھل کی خواہش کو چھوڑ کر (نشکام کرم) یوگی لوگ تن من۔ بدھی اور صرف اندریوں سے بھی کرم کرتے ہیں (۱۱)

دوہا

تن من بُدّھی اِندریہ سے کیول ہو سنگ رہت (۱۱) یوگی کرتے ہیں کرم ۔ آتم شُدّھی سمیت

تشریح دراصل کرموں میں سنگ (واسنا یا خواہش) کا تیاگ ہی سچا تیاگ (سنیاس) ہے۔ نہ کہ خود کرم کا تیاگ یہ واسنا یا کامنا ہی جسے سنگ کہتے ہیں چت کو ناپاک بناتی ہے۔ اس لئے اس کے تیاگ سے چت کی شدھی ہوتی ہے۔
یوگی لوگ سمتو بدھی سہت صرف شریر۔ من۔ بدھی اور اندریوں سے۔ "میں سب کرم ایشور کے لئے ہی کرتا ہوں۔ اپنے پھل کے لئے نہیں" اس طرح پھل کی کامنا کو چھوڑ کر آتم شدھی کے لئے یعنی انتہ کرن کی شدھی کے لئے کرم کرتے ہیں۔ اے ارجن! تیرا بھی اسی میں ادھکار ہے۔ اس لئے تو بھی نشکام کرم ہی کر۔ (شنکر آچاریہ) کیونکہ:۔

نشکامی کرم بندھن سے چھوٹتا ہے اور سکامی بندھن میں پڑتا ہے

युक्तः कर्मफलं त्यक्त्वा शांतिमाप्नोति नैष्ठिकीम् ॥
अयुक्तः कामकारेण फले सक्तो नि बद्धयते ॥१२॥

اردو میں

یُکتا کرم پھلم تیکتوا۔ شانتم آپنوتی نیشٹھکیم (۱۲) اَیکتا کام کارین پھلے سکتو نِبدھیہ تے

ترجمہ

نشکام کرم یوگی پرش کرموں کے پھل کو پرمیشور کے ارپن کر کے (بھگوت پراپتی رُوپ) سچی شانتی کو پراپت ہوتا ہے اور سکامی (پھل کی اچھا سے کرم کرنے والا) پرش پھل میں آسکت ہوا کامناؤں کے ذریعے (کرم بندھن میں) بندھ جاتا ہے (۱۲)

دوہا

کرموں کے پھل تیاگ سے مکت شانتی پائے (۱۲) پھل آسکت اجکت نر - بندھن میں پڑ جائے

تشریح جو آدمی سارے کرم نشکام بھاؤ سے ایشور ارپن کر کے کرتا ہے - وہ کرموں کے بندھن سے چھوٹ کر ایشور کو پراپت ہو جاتا ہے - کیونکہ اس کی بھاؤنا کرموں کے پھل میں نہیں ہوتی - بلکہ ایشور میں ہوتی ہے - بخلاف اس کے جو پرش پھل کی خواہش سے کرم کرتا ہے - وہ اس خواہش کی وجہ سے اس کرم کے بندھن میں پھنس جاتا ہے - اور ایشور کو پراپت نہ کر کے اس خواہش میں ہی جکڑا ہوا آواگون کے چکر میں گھومتا رہتا ہے - کیونکہ اس کی بھاؤنا ایشور میں نہیں - بلکہ پھل کی خواہش میں ہوتی ہے - اس طرح کرم تو ایک ہی ہے - مگر وہ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرنے سے سنسار کے بندھن سے چھڑاتا ہے - اور پھل کی خواہش رکھ کر کرنے سے سنسار میں باندھتا ہے - یہ تو کرم یوگی کی اوستھا کہی - مگر جو یتھارتھ گیانی ہے - وہ

सर्व कर्माणि मनसा संन्यस्यास्ते सुखं वशी ॥
नव द्वारे पुरे देही नैव कुर्वन्न कारयन् ॥ १३ ॥

اردو میں

سروکرمانی منسا سنیئسیہ آستے - سکھم وشی (۱۳) نو دوارے پُرے دیہی نیئو کروَن نہ کارین

ترجمہ جتیندریہ (شدھ انتہ کرن) والا پرش تو من سے سب کرموں کو تیاگ کر (اندریاں اندریوں کے ارتھوں میں برتتی ہیں - ایسا مان کر) نہ تو کچھ کرتا ہوا اور نہ کچھ کراتا ہوا نو دروازوں والے شہر (انسانی جسم) میں (سچدانند پرماتما کے سروپ میں مگن ہوا) سکھ سے رہتا ہے (۱۳)

دوہا

سب کرموں کو چھوڑ کر من سے آتم راج (۱۳) نو دوارے پور میں بسے سکھ سے ہو نشکاج

تشریح نو دروازوں والا شہر ہمارا یہ جسم ہی ہے - اس میں دو آنکھ - دو ناک کے سوراخ - ایک منہ یہ سات اوپر کے دروازے ہیں - اور مل موتر تیاگنے کے نیچے کے دو دروازے ملا کر کل نو دروازے اس شہر کے ہیں - اسی کو برہم پوری - اندر پوری اور دیو پوری وغیرہ بھی کہتے ہیں - جب اپنی بھاؤنا پرماتما کی بھاؤنا کے ادھین ہو گئی - تو کرنا کرانا سب پرماتما کا ہی ہو گیا - اس لئے وہ جتیندریہ پرش سب کرم کرتا ہوا بھی ان سے الگ تھلگ ایک رس رہتا ہے

न कर्तृत्वं न कर्माणि लोकस्य सृजति प्रभु ॥
न कर्म फल संयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १४ ॥

اردو میں

نہ کرترتوم نہ کرمانی لوکسیہ سرجتی پربھو (۱۴) نہ کرم پھل سنیوگم سوبھاو استو پروَرتتے

ترجمہ - پربھو (جسم وغیرہ کا مالک آتما) نہ تو لوگوں کے کرتاپن کو - نہ کرموں کو - اور نہ کرم پھل کے سنیوگ

کو رچتا ہے۔ بلکہ یہ سب سو بھاؤ سے ہی ہوتا رہتا ہے ارتھات یہ سب کچھ پرکرتی (مایا) ہی کیا کرتی ہے (۱۴)

دوہا

نہ کرتا نہ کرم ہی، نہ اس کا پھل ایش (۱۴) رچتا ہے سو بھاؤ سے پرگٹ ہوت ہمیش

تشریح پرماتما انسانوں کو کرتا نہیں بناتا۔ یعنی وہ آ کر کسی کو یہ نہیں بتاتا۔ کہ تم کرم کرو۔ نہ وہ اس کرم کا پھل ہی دیتا ہے۔ انسان آزاد ہے۔ وہ خود کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ وہ کرتا ہے۔ اور جو کرتا ہے۔ اس کا پھل بھی اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ پرکرتی کے نیم انوسار ہی ہوتا ہے۔

یہاں جس طرح پربھو کا ارتھ پرماتما ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کا ارتھ شریر کا پربھو یعنی آتما بھی ہے۔ جو کہ پرماتما کی طرح ہی بنات خود اکرتا ہے۔ پرکرتی کے گُن (سو بھاو) ہی کرم کراتے ہیں۔ اور اگیان کی وجہ سے پرش یہ سمجھتا ہے کہ "میں کرتا ہوں یا ایشور کرتا ہے۔ یہ اگیان ہے۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ جتنے کرم ہوتے ہیں۔ وہ سب پرکرتی یا سو بھاو سے ہی ہوتے ہیں۔

جو اگیان سے موہت ہوتا ہے

नादत्ते कस्यचित्पापं न चैव सुकृतं विभुः ॥
अज्ञानेनावृतं ज्ञानं तेन मुह्यन्ति जन्तवः ॥ १५ ॥

اردو میں

نادتّے کسیہ چِت پاپم نہ چَیو شُکرتم وِبھُو (۱۵) اگیانین آورتم گیانم تین موہنتی جنتوا

ترجمہ وبھو یعنی شریر کا سوامی آتما نہ کسی کے پاپ کرم کو اور نہ ہی کسی کے شبھ کرم کو گرہن کرتا ہے۔ چونکہ اگیان (مایا) سے گیان ڈھکا ہوا ہے۔ اسی سے سب جیو موہت ہو رہے ہیں۔ (۱۵)

دوہا

نہ لیوے وہ پنیہ کو نہ لیوے وہ پاپ (۱۵) گیان ڈھکا اگیان سے دھوکہ کھاوے آپ

تشریح پہلے شلوک میں کہا گیا ہے۔ کہ آتما نہ کچھ کرتا ہے نہ کراتا ہے۔ وہ شدھ بدھ سروپ ایک رس ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر لوگ آتما کو (کرتا) کرنے والا کیوں مانتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگیان سے گیان ڈھکا ہوا ہے۔ اس لئے لوگ آتما کو پُن اور پاپ کے گرہن کرنے والا مانتے ہیں۔ دراصل یہ آتما سارے وکاروں سے رہت ہے۔ اور یہ (پُن اور پاپ کے) وکار انتہ کرن میں ہی ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے۔ جس کو لوگ نہ سمجھ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ مگر جب انسان گیان کی مدد سے حقیقت کو سمجھ جاتا ہے تب دھوکہ نہیں کھاتا۔

وبھو (سرب ویاپی پرماتما) کسی بھگت کے پاپ پُن کو گرہن نہیں کرتا۔ تو پھر بھگتوں کی پوجا وغیرہ اچھے کرم اور یگیہ۔ دان۔ تپ۔ ہوم وغیرہ بھلے کرم کس لئے اَرپن کئے جاتے ہیں۔ اس پر کہتے ہیں۔ کہ جیووں کا وویک

اگیان) اگیان (اودیا) سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس لئے سنساری جیو کرتا ہوں۔ کراتا ہوں۔ کھاتا ہوں۔ کھلاتا ہوں وغیرہ موہ کو پراپت ہوتے ہیں (شنکر آچاریہ

ज्ञानेन तु तदज्ञानं येषां नाशितमात्मनः ॥
तेषामादित्यवज्ज्ञानं प्रकाशयति तत्परम् ॥ १६ ॥

اردو میں

گیانین تو تد اگیانم ییشام ناشتم آتمنا (۱۶) تیشام آدتیہ وجگیانم پرکاشتی تت پرم

ترجمہ مگر جن کے انتہ کرن کا وہ اگیان آتم گیان سے نشٹ ہو گیا ہے۔ ان کا وہ گیان سورج کی طرح سچدانند گھن پرماتما کو پرکاشت کرتا ہے (۱۶)

دوہا

جن کا یہ اگیان ہو اگیان تتو سے ناش (۱۶) گیان کرے وہ سوریہ سم گیان تتو پرکاش

تشریح اگیان جس نے جیووں کے گیان پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ اور جس سے لوگ دھوکہ کھا کر سنسار میں موہے جاتے ہیں۔ جب آتم گیان سے نشٹ ہو جاتا ہے۔ تب وہی آتم گیان پر برہم کو اس طرح دکھا دیتا ہے۔ جس طرح سورج تاریکی کو مٹا کر سب چیزوں کو دکھلا دیتا ہے۔ اب آتم گیان کا پھل کہتے ہیں۔

तद्बुद्धयस्तदात्मानस्तन्निष्ठास्तत्परायणाः ॥
गच्छन्त्यपुनरावृत्तिं ज्ञाननिर्धूतकल्मषाः ॥ १७ ॥

اردو میں

تد بدھیہ اس۔ تد آتمانس تنشٹھاس۔ تت پرائنا (۱۷) گچھنتی اپنر آورتم گیان نردھوت کلمشاہ

ترجمہ اس پر برہم میں ہی جن کی بدھی لگی ہوئی ہے۔ اسی میں جن کا چت لگا ہوا ہے۔ اسی پرماتما میں جن کی ستھتی (گہری شردھا) ہے۔ اور اسی پربھو کو جنہوں نے اپنا سب کچھ سمجھ لیا ہے اور آتم گیان سے جن کے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ وہ پرم گتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یعنی مکت ہو جاتے ہیں (۱۷)

دوہا

جن کی بدھی آتما۔ نشٹھا ایشور ماہیں (۱۷) ایسے گیانی پاپ تج پرم گتی کو جاہیں (۱۷)

اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ گیانی (ایشور پرائن مہاتما) سب جیووں کو اپنے سمان دیکھتا ہے

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ॥
शुनि चैव श्वपाके च पंडिताः समदर्शिनः ॥ १८ ॥

اردو میں

ودیا ونے سمپنے براہمنے گوی ہستنی (۱۸) شنی چیو شوپاکے چا۔ پنڈتا سمدرشنا

ترجمہ (۱) ایسے وہ گیانی جن کا [illegible] ودیا اور ونے (حلم) والے براہمن

ہیں گئو۔ ہاتھی۔ کتے اور چانڈال میں بھی سم بھاؤ سے دیکھنے والے (سم درشی[ع]) ہوتے ہیں۔ (۱۸)

دوہا

براہمن گئو ہاتھی اُرو کُتا اور چنڈال (۱۸) پنڈت جن سب میں رہیں سم درشی سب کال

تشریح: ایشور پراپت گیانی مہاتماؤں کا گیان اتنا اُوچیہ ہو جاتا ہے۔ کہ جیسا بھلا وہ ایک ودوان اور سداچاری براہمن کا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی بھلا وہ ایک چانڈال کا بھی چاہتے ہیں۔ اتنا ہی کیوں وہ تمام مخلوق کا ویسا ہی بھلا چاہتے ہیں۔ یعنی پرماتما کی ساری مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان میں کسی بھی جیو کے لئے نفرت (دویت) کا بھاؤ نہیں رہتا۔

براہمن اور چنڈال میں تو کرم کا بھید ہے۔ اور گئو۔ ہاتھی و کتے میں جاتی کا بھید ہے۔ مطلب یہ کہ کرم یا جاتی کے بھید کو بالائے طاق رکھ کر جو سب میں آتما کو یکساں دیکھتے ہیں۔ اور کسی سے نفرت نہیں کرتے۔ وہی پنڈت یعنی گیانی ہیں۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः।
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद्ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥ १९ ॥

اردو میں

اِہ ایو۔ تیر جِتا سرگو۔ یے شام۔ سامیئے ستھتم منا (۱۹) نردوشم ہی سمم برہم تسمات برہمنی تے ستھتا

ترجمہ: جن کا من سمتا میں (سب میں ایک آتما کو دیکھنا) ستھت (قائم) ہے۔ انہوں نے جیتے جی ہی سارے سنسار کو جیت لیا ہے چونکہ برہم نردوش (بے عیب) اور سم (سمان) ہے اس لئے وہ (سم درشی گیانی) سچدانند پرماتما میں ہی ستھت ہیں (۱۹)

دوہا

جن کے من سمتا بسی۔ تِن جیتا سنسار (۱۹) دوش رہت سم برہم ہی ہے اُن کا آدھار

تشریح: جو سب پرانیوں میں ایک ہی آتما کو دیکھتا ہوا سب کا بھلا چاہتا ہے۔ اس پُرش نے سارے سنسار کو جیت لیا ہے۔ کیونکہ سب پرانی اس کا بھلا چاہتے ہیں۔ ایسے پُرش جیون مُکت ہوتے ہیں۔ یعنی اس دُنیا میں رہتے ہوئے بھی برہم میں رہتے ہیں۔ کیونکہ برہم ہی بے عیب اور سم درشی ہے۔

اب جس طریقے سے کام کرتے ہوئے کرم یوگی کو یہ سم درشتا پراپت ہوتی ہے۔ اس کا اُپدیش کرتے ہیں۔

ع۔ سم درشی۔ سب میں برابر۔ یعنی وکار سے رہت جو برہم ہے۔ اس کے دیکھنے والے۔ سب میں ایک برہم کو دیکھنے والے ہوتے ہیں (شنکر آچاریہ)

ظاہرا طور پر برہمن، گئو، کتا وغیرہ میں آتما بہت مختلف معلوم ہوتا ہے مگر آتما کی اصلیت جاننے والے پنڈت لوگ گیان سروپ سے مدد جگہ سم درشی ہوتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ یہ اختلاف پرکرتی یا مایا کا ہے آتما کا نہیں۔ آتما تو سب جگہ گیان سروپ ایک جیسا ہے (شری رامانج آچاریہ)

न प्रहृष्येत्प्रियं प्राप्य नो द्विजेत्प्राप्य चाप्रियम् ॥
स्थिर बुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद्ब्रह्मणि स्थितः ॥ २० ॥

اردو میں

نہ پرہرشیت پریئم پراپیہ نو اُدِوجیت پراپیہ چاپریئم
ستھر بدھیر اسمّوڑھو۔ برہم وِت برہمنی ستھتا (۲۰)

ترجمہ پریہ (پیاری۔ دلپسند چیز) پاکر خوش نہ ہو۔ اور اپریہ (ناپسند چیز) کو پاکر دُکھی نہ ہو۔ ایسا ستھر بدھی (قائم العقل) اور گیانی برہم دیتا پرش سچدانند گھن پربرمھ پرماتما میں ہی سھتت ہے۔ (۲۰)

دوہا

دُکھ میں دُکھ مانے نہیں نہ سُکھ میں آنند (۲۰) تھر بدھی گیانی پُرش پائے برھم آنند

تشریح دلپسند چیز کو پاکر خوشی نہ منائے اور ناپسند چیز کو پاکر دکھی نہ ہو۔ کیونکہ دیہہ ماتر میں آتم بدھی والے پُرش کو ہی دلپسند چیز کی پراپتی خوشی دینے والی اور ناپسند چیز کی پراپتی دُکھ پیدا کرنے والی ہے۔ کیول اُپادھی رہت آتما کا ساکھشاتکار کرنے والے گیانی کو نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے حقیقت میں پریہ اور اپریہ کی پراپتی ناممکن ہے سب پرانیوں میں ایک سم اور نردوش آتما براجمان ہے۔ ایسی سنشے رہت بدھی جس کی ستھر ہو گئی ہے۔ وہ ستھر بدھی برہم گیانی پُرش برمھ میں ہی سھتت ہے۔ ارتھات وہ کرم نہ کرنے والا یا سب کرموں کا تیاگی ہے اسنگر آچاریہ

گیانی کا اکھشئے (لازوال) سکھ

बाह्यस्पर्शेष्वसक्तात्मा विंदत्यात्मनि यत्सुखम् ॥
स ब्रह्मयोगयुक्तात्मा सुखमक्षय्यमश्नुते ॥ २१ ॥

اردو میں

باہیہ سپرشیش وسکت آتما وِندتی آتمنی یت سُکھم (۲۱) سابرھم یوگ یکت آتما سُکھم اکھشئیم اشنُوتے

ترجمہ باہر کے (شبدوغیرہ) وشیوں میں ارتھات سنسارک بھوگوں میں جس کا چت پھنسا ہوا نہیں ہے۔ وہ پہلے اپنے آپ میں (اپنے انتہ کرن میں) شانتی کے سکھ کو پاتا ہے۔ اور پھر وہ پُرش دھیان یوگ سے اپنے آتما کو برمھ میں لگا کر اکھشئے (کبھی نہ ختم ہونے والے) آنند کو انوبھو کرتا ہے (۲۱)

دوہا

باہیہ وشیوں کو تجے۔ پائے آتم سُکھ (۲۱) برھم یوگ سے پائے پھر وہ پرماتم سُکھ

تشریح آتما اور پرماتما کے دیکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان پہلے بیرونی وشیوں سے اپنے من کو ہٹا کر اپنے آتما کا دھیان کرے۔ اور آتم ساکھشات کرکے پھر پرماتما کو دیکھے۔ جیسے کہ شویتا شویتر اُپنشد میں لکھا

ہے۔ جیسے مٹی سے لتھڑا ہوا رتن دھونے سے چمکدار ہو کر جگمگانے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جسم کا مالک آتما بھی اپنے اصلی سروپ کو دیکھ کر شوک (رنج و الم) سے چھوٹ کر کرتارتھ (نہال) ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب سادھن ہو کر دیپک کی مانند اپنے آتما سے پرماتما کو دیکھتا ہے۔ جو اجنما (جنم نہ لینے والا) اٹل (نہ ٹلنے والا) اور سب سے زیادہ شدھ ہے۔ تب اس دیو پرماتما کو جان کر وہ جنم مرن کی پھانسی سے چھوٹ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے (شویتا شوتر اپنشد ۲-۱۴ اور ۲-۱۵)

مطلب یہی ہے۔ کہ پہلے اپنے آتما کے درشن ہوتے ہیں جس سے آتمک سکھ ملتا ہے۔ اس کے بعد پرماتما کے درشن ہوتے ہیں۔ اور اس سے پرماتم سکھ ملتا ہے جس کے برابر دنیا میں اور کوئی سکھ نہیں ہے۔ اور یہ دنیوی وشے سکھ تو اس کے سامنے کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔

پس آتما میں اکھنڈ سکھ چاہنے والے پرش کو چاہیئے۔ کہ وہ فانی بیرونی وشیوں کی پریتی سے اندریوں کو ہٹا دے۔ اور اندریوں کو وشیوں سے اس لئے بھی ہٹانا چاہیئے۔ کہ

ये हि संस्पर्शजा भोगा दुःखयोनय एव ते ॥
आद्यंतवंतः कौंतेय न तेषु रमते बुधः ॥ २२ ॥

اردو میں

یے ہی سنسپرش جا بھوگا دکھ یونیا یو تے (۲۲) آدیہ انت ونتا کونتے نہ تیشو رمتے بدھا

ترجمہ جو (یہ) اندریہ اور وشیوں کے سنیوگ سے پیدا ہونے والے سب بھوگ ہیں۔ وہ اگرچہ وشئی پرشوں کو سکھ روپ معلوم ہوتے ہیں۔ مگر وہ بلاشبہ دکھ کا کارن ہیں۔ اور آدی انت والے (فانی) ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! بدھیمان گیانی پرش ان میں نہیں پھنستا (۲۲)

دوہا

دکھ کے کارن ہیں سبھی وشے جنیہ یہ بھوگ (۲۲) اے ارجن نہیں بھولتے اس میں گیانی لوگ

تشریح دنیا میں جس قدر بھی وشے بھوگ ہیں۔ ان کا آخری نتیجہ ہمیشہ دکھ ہی ہوتا ہے۔ جیسے بیٹے کے پیدا ہونے پر جو سکھ ہوتا ہے۔ وہ اس کے ناش ہو جانے یا بد چلن ہو جانے پر جاتا رہتا ہے۔ اور الٹا بھاری دکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح باقی دنیوی سکھوں کے بارے میں بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ جب دنیوی بھوگوں میں سکھ نہیں۔ تب ان کو تیاگ کر آتم سکھ کی کھوج کرنا ہی پرم پرشارتھ ہے۔

سنسار میں سکھ کی گندھ ماتر بھی نہیں ہے۔ یہ سمجھ کر وشے روپ مرگ ترشنا سے اندریوں کو ہٹانا چاہیئے۔

یہ وشے بھوگ صرف دکھ کے کارن ہی نہیں ہیں۔ بلکہ آدی انت والے (فانی) بھی ہیں۔ ...... پس اے ارجن پرمارتھ تتو کو جاننے والا بدھیمان گیانی پرش ان بھوگوں میں نہیں پھنستا۔ صرف پشو سمان بہت ہی موڑھ پرشوں کی ہی وشیوں میں ...... پریتی دیکھی جاتی ہے۔

یہ کام کرودھ روپی ویگ بھی کلیان کے مارگ میں سخت رکاوٹ ہیں۔ یہ سب انرتھوں کی جڑ ہیں اور ان پر قابو پانا بھی بہت کٹھن ہے۔ اس لئے بھگوان کہتے ہیں۔ کہ ان کو بس میں کرنا چاہیئے۔

शक्नोतीहैव यः सोढुं प्राक् शरीर विमोक्षणात्॥
कामक्रोधोद्भवं वेगं स युक्तः स सुखी नरः॥२३॥

اردو میں

شکنوتی اہ ایویاہ سوڈھم پراک شریر وموکھشنات (۲۳) کام کرودھ اودبھوم ویگم سا یکتاہ سا سکھی نراہ

ترجمہ جو آدمی اس شریر کے چھوٹنے سے پہلے ہی کام اور کرودھ سے پیدا ہوئے ویگ (جذبے) کو برداشت کرنے کے قابل ہے۔ یعنی جس نے کام کرودھ کو سدا کے لئے جیت لیا ہے۔ وہی آدمی اس لوک میں یوگی ہے۔ اور وہی سکھی ہے (۲۳)

دوہا

جو کوئی اس جنم میں جیتے کام کرودھ (۲۳) سو یوگی ہے ار سکھی ارجن پرش سبودھ

تشریح اپنے حسب پسند وشے کی خواہش کا نام کام ہے۔ اور اپنے مخالف وشے سے دویش (نفرت) کا نام کرودھ ہے۔ کام کا جذبہ آنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھیں چہرہ وغیرہ کھل جاتے ہیں۔ اور کرودھ کا جذبہ آنے سے سب اعضاء کانپنے لگتے ہیں۔ پسینہ آتا ہے۔ ہونٹوں کو چباتا ہے آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ نشانات ہیں۔ ایسے کام اور کرودھ کے ویگ کو برداشت کرنے میں جو سمرتھ ہے وہ آدمی اس سنسار میں یوگی ہے اور وہی سکھی ہے۔

योऽन्तः सुखोऽन्तरारामस्तथान्तर्ज्योतिरेव यः॥
स योगी ब्रह्मनिर्वाणं ब्रह्मभूतोऽधिगच्छति॥२४॥

یو انتہ سکھو انتر آرام اس تتھا انتر جیوتی ریو چا (۲۴) سا یوگی برہم نروانم برہم بھوتو ادھی گچھتی

ترجمہ جو پرش نشچے کر کے اپنے آتما میں ہی سکھ والا ہے (نہ کہ بیرونی وشیوں میں) اور جو آتما میں ہی رمن کرنے والا ہے (نہ کہ باہر) اور جو آتما میں ہی گیان والا ہے۔ یعنی جس میں آتم گیان کی جیوتی جگمگانے لگی ہے۔ وہ پرماتما میں لین ہوا یوگی پرش برہم نروان کو پراپت ہوتا ہے (۲۴)

دوہا

اپنے ہی اندر ہے جیوتی سکھ آنند (۲۴) سو یوگی برہم لین ہو پائے پرمانند

تشریح جو اپنے آتما میں ہی سکھ مانتا ہے۔ بیرونی وشیوں میں سکھ نہیں مانتا۔ جو آتما سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ بیرونی وشیوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ جو صرف اپنے اندر ہی دیکھتا ہے۔ بیرونی وشیوں کو نہیں دیکھتا ایسا مہا پرش برہم میں لین ہو کر برہم نروان یعنی مکتی کے سکھ کو پاتا ہے۔ اور بھی

लभंते ब्रह्म निर्वाणमृषयः क्षीणकल्मषाः॥
छिन्नद्वैधा यतात्मानः सर्वभूतहिते रताः॥२५॥

لبھنتے برہم نروانم رشیا کھشین کلمشاہ چھن دویدھا یت آتما نا سرو بھوت ہتے رتاہ

ترجمہ جن کے سب پاپ ناش ہو گئے ہیں۔ جن کے سب شکوک (سنشے) مٹ چکے ہیں۔ اور جو سب پرانیوں کی بھلائی میں لگے ہوتے ہیں۔ اور جن کا بھگوان کے دھیان میں چت ایکاگر ہو گیا ہے۔ ایسے رشی (برہم گیانی) پرش برہم نروان کو پراپت ہو جاتے ہیں (۲۵)

دوہا

پاتے برہم آنند ہیں شدھ چت یوگیش ۔ آتم جت سب کے ہتو سنشے رہت ہمیش

تشریح اس شلوک سے رشی کی تعریف معلوم ہو گئی۔ بھگوان کے کتھن انوسار رشی وہ ہے۔ کہ جس کے پاپ آتم گیان سے نشٹ ہو گئے ہیں۔ جس کے سب شکوک مٹ گئے ہیں۔ اور جو اندریوں کو بس میں کر کے سارے سنسار کی بھلائی میں لگا ہوا ہے۔ اور

कामक्रोधवियुक्तानां यतीनां यतचेतसाम् ॥
अभितो ब्रह्मनिर्वाणं वर्तते विदितात्मनाम् ॥२६॥

اردو میں

کام کرودھ ویکتا نام ۔ یتی نام ۔ یت چیتسام (۲۶) ابھی تو برہم نروانم ۔ ورتتے ودت آتمنام

ترجمہ کام کرودھ سے رہت ۔ جیتے ہوئے چت والے اور آتما و پرماتما کو ساکھشاتکار کئے ہوئے گیانی پرشوں کے لئے (برہم دور نہیں ہے) اُن کو تو ہر وقت اور ہر جگہ برہم نروان پراپت ہے۔ (۲۶)

دوہا

جیتیں کام کرودھ اور من آتم پروین (۲۶) ایسے ہی یتی جن رہیں سدا ایش میں لین

تشریح مطلب یہ کہ جن میں کام کرودھ نہیں ہے۔ چت جن کے قابو میں ہے۔ جن کو آتم گیان ہو گیا ہے وہ سدا مکت ہی ہیں ارتھات ان کو حالت زندگی اور مرنے کے بعد دونو حالتوں میں ہی برہم نروان (موکھش) پراپت ہے

دھیان یوگ سے ایشور پراپتی

کرم یوگ کا حقیقی سروپ ۔ ایشور کے لئے سب کرم کرنا اور یکشٹی (سم درشتا) وغیرہ کا بیان کر کے اس سے آتم سُکھ اور برہم سُکھ کی پراپتی کا اُپدیش بھگوان نے کیا ہے۔ اب آتم پراپتی کا اندرونی سادھن جو دھیان یوگ ہے۔ اس کا اگلے تین شلوکوں میں مختصراً ذکر کرتے ہیں۔ اور پھر چھٹے ادھیائے میں مفصل بیان کرینگے۔

स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवांतरे भ्रुवोः ॥
प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यंतर चारिणौ ॥ २७॥
यतेंद्रियमनोबुद्धिर्मुनिर्मोक्षपरायणः ॥

विगतेच्छा भयक्रोधो यः सदा मुक्त एव सः ॥ २८ ॥

اردو میں

سپرشان کرتوا بہر باہیانشچکشوشچیوانترے بھرووُ (۲۷) پران اپانو سمو کرتوا ناسا بھینتر چارنو
یتیندریہ منو بدّھر منیر موکش پرائناہ (۲۸) وگت اچھا بھے کرودھو یا سدا مکت ایوسا

ترجمہ باہر کے وِشئے بھوگوں کو (چنتن نہ کرتا ہوا) باہر ہی تیاگ کر اور آنکھوں کی درشٹی کو بھرکٹی (دونو بھووں) کے بیچ میں ٹھہرا کر ناک کے دونو سوراخوں میں وِچرنے والے پران اور اپان وایو کو سم (برابر) کر کے (۲۷) اِندریہ من اور بدھی کو جس نے بس میں کر لیا ہے۔ اور جو موکش پرائن[1] منی اِچھا (کسی چیز کی کامنا کرنا) بھے (خوف یا بزدلی اور کرودھ (غصہ) سے رہت) ہو گیا ہے وہ سدا مکت[2] ہی ہے (۲۸)

دوہا

باہر کے سب تج وِشئے درشٹی بھووں میں آن (۲۷) پران اپان کر سم کرے سدا ایش کا دھیان
جیتے اِندریہ اور من۔ بدھی تجے اِرشیا کرودھ (۲۸) سدا مکت وہ ہے منی اچھا رہت سُبودھ

تشریح شبد۔ رُوپ۔ رس وغیرہ اِندریوں کے وِشئے ہیں۔ یہ وِشئے بیرونی ہیں۔ یہ اپنی اپنی اندریوں کے ذریعے انتہ کرن کے اندر گھُستے ہیں۔ جیسے شبد یا آواز کان کے ذریعے اندر جاتی ہے۔ اور روپ آنکھوں کے ذریعے اندر جاتا ہے۔ اسی طرح باقی وِشیوں کے بارے میں بھی سمجھ لیجئے۔ جب منش اِن وشیوں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ ان کا خیال نہیں کرتا۔ تب یہ وشئے باہر ہی رہتے ہیں۔ اندر نہیں گھس سکتے۔

۲۔ پران اَپان کو سم کر کے یعنی روک کر کمبھک پرانایام کر کے یعنی پران جس طریقے سے نہ ناک سے باہر نکلیں اور نہ اپان اندر داخل ہوں۔ بلکہ ناک کے بیچ میں ہی جس طرح دونو رہیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ شواس پر شواس سے مطلب ہے

۳۔ آنکھوں کو دونو بھووں کے بیچ میں کر کے۔ یعنی نہ آنکھوں کو بند کرے۔ نہ کھولے۔ بہت کھولنے سے بیرونی رُوپ وغیرہ دیکھنے سے دھیان باہر چلا جاتا ہے۔ اور بند کرنے سے نیند آنے لگتی ہے۔ پس دونو بھووں کے بیچ میں نگاہ رکھنا اور پران اپان کو ناک میں برابر کر کے (یعنی ناک کے بیچ میں ہی سانس رہے۔ تیز نہ ہونے پاوے۔ ایسا کر کے) جس موکش کے ابھلاشی پرش کے راگ اور دویش وغیرہ وِشئے نشٹ ہو گئے ہیں۔ ایسا مہاتما سدا مکت ہی ہے۔

مندرجہ بالا طریقے سے جسم کو سادھ کر اور پرانایام کر کے کس کے دھیان کرنے سے مکتی ملتی ہے۔ یہ کہتے ہیں

---

[1] موکش پرائن۔ صرف حصول نجات ہی جس کی زندگی کا مقصد ہو

[2] سدا مکت ہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جیتا ہوا بھی مکت ہی ہے (شری دھر) سادھن کی اوستھا میں بھی مکت ہی ہے (شری رامانج)

भोक्तारं यज्ञतपसां सर्व लोकमहेश्वरम् ।
सुहृदं सर्वभूतानां ज्ञात्वा मां शांतिमृच्छति ॥ २९॥

اردو میں

بھوکتارم یجیہ تپسام ۔ سرولوک ۔ مہیشورم (۲۹) سُوہردم سرو بھوتانام ۔ گیاتوا ۔ مام شانتم رچھتی

ترجمہ اور ہے ارجن! مندرجہ بالا طریقے سے سادھن کرنے والا میرا بھگت مجھ نارائن کو یگیہ اور تپوں کا بھوگنے والا اور سمپورن لوکوں کے ایشور کا بھی ایشور اور سب پرانیوں کا سوارتھ رہت (بیغرض) پریمی (حقیقی طور سے) جان کر شانتی کو پراپت ہوتا ہے (۲۹)

دوہا

یگیہ اُرو تپ کے بھوگتا ۔ سب بھُوتوں کے میت (۲۹) مجھ ایشور کو جان کر پائے سُکھ مینیت

تشریح اس ادھیائے کے شلوک چودہ و پندرہ میں بھگوان نے بتلایا ہے ۔ کہ ایشور کسی کے کرتاپن ۔ کرم اور کرم کے پھل کے سنیوگ کو نہیں بناتا ۔ اور کسی کا پاپ پُن بھی گرہن نہیں کرتا ۔ اس کا مطلب یہ تھا ۔ کہ یہ سب پرکرتی کے ذریعے ہی ہوتا ہے اور پرکرتی کے نیموں کے انوسار ہوتا ہے جیسے راجہ کسی کو سزا نہیں دیتا ۔ بلکہ قانون سزا دیتا ہے ۔ ویسا ہی سمجھئے ۔ ورنہ پرکرتی کا کام پرماتما کی ستا کے بغیر نہیں چل سکتا ۔ جیسے راجہ کے بنا (یا راجیہ شکتی) کے بنا ابتری پھیل جاتی ہے ۔ اور ملک کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہو سکتا ۔ انہیں معنوں میں بھگوان یگیہ اور تپ کے بھوگتا ۔ سنسار کے سچے متر اور تینوں لوکوں کے ناتھ ہیں ۔ وغیرہ

نشکام کرم یوگ میں سارے یگیہ اور تپ اسی بھگوان کے لئے کئے جاتے ہیں ۔ اور بھگوان اُسے سویکار کرتے ہیں ۔ تپ اور یگیہ کا بھوگتا کہ کر بھگوان نے یہ بتلایا ہے ۔ کہ نشکام کرم کرنا ہی پربھو کی سچی عبادت ہے

شریمد بھگوت گیتا کا کرم سنیاس یوگ نامی پانچواں ادھیائے ختم

پانچویں اَدھیائے کا خلاصہ

سنیاس اور نشکام کرم یوگ دونو ایک ہی ہیں ۔ کیونکہ دونو کا اصول ایک ہے ۔ سب کچھ کرتا ہوا بھی جو یہ سمجھتا ہے ۔ کہ میں کچھ نہیں کرتا ۔ یہ سب اندریوں کا ہی وِشے بیوہار (وشیوں میں برتتا) ہے ۔ اور برہم ارپن پُورک (برہم کو ارپن کر کے) کرم کرتا ہے ۔ وہ سب کچھ کر کے بھی اس سے الگ تھلگ رہتا ہے (شلوک ۱ تا ۱۰) یہ سنیاس ہی ہے ۔ جب تک پُرش کو پُورن گیان نہیں ہوتا ۔ تب تک یوگی آتم سندھی کے لئے کرم کرتا ہے ۔ اور جب گیانی ہو جاتا ہے ۔ تب وہ کرم نہیں کرتا ۔ پرکرتی کرم کرتی ہے ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے ۔ کہ کرم کس طرح ہوتے ہیں (اس بات کو اچھی طرح وچار کر ذہن نشین کر لینا چاہیئے)

جیسے پرماتما کسی کے کرتاپن ۔ کرم یا کرم پھل کے سنیوگ کو نہیں بناتا ۔ ویسے ہی " میں کچھ نہیں کرتا " اس سچے گیان سے جس کا اگیان نشٹ ہو گیا ہے (وہ سنیاسی ہی ہے) اسی کے سامنے پرم گیان پرکاشت ہوتا ہے

جس سے وہ براہمن چانڈال وغیرہ سب کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ اس کا بھید بھاو مٹ جاتا ہے۔ اس طرح وہ سم سروپ جو برہم ہے۔ اس میں مل جاتا ہے۔ وہ سب پرانیوں کی بھلائی میں لگا رہتا اور برہم نروان کو پراپت کرتا ہے۔ شلوک (۱ تا ۲۸) اس طرح سنیاس کا سدھانت بتلا کر نشکام کرم یوگ کا جو بیان ہوا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایسے سنیاس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اندریاں۔ من اور بدھی اپنے بس میں ہوں۔ اس کے بنا یہ یوگ سادھا نہیں جا سکتا۔ اور من اور بدھی کو بس میں کرنے کے لئے راگ دویش وغیرہ سنسارک دشیوں سے دور رہ کر ایشور کا دھیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگلے ادھیائے میں دھیان یوگ کا بیان کیا جاوے گا۔

چھٹا ادھیائے۔ دھیان یوگ

جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ اندریہ۔ من اور بدھی کو اپنے بس میں کرنے کے لئے ایشور کے دھیان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وشیوں سے دھیان ہٹا کر ایشور کی طرف جب تک نہ لگایا جائے گا۔ تب تک نہ وشے ہی چھوٹ سکتے ہیں۔ اور نہ من بدھی وغیرہ اپنے بس میں ہو سکتے ہیں۔ اور من بدھی وغیرہ جب تک بس میں نہیں ہوتے تب تک کرم کے پھل کو چھوڑ کر نشکام کرم یوگ بھی سدھ نہیں ہو سکتا۔ پچھلے ادھیائے میں بھگوان نے یہ صاف بتلا دیا ہے کہ سنیاس اور یوگ دونو کا سدھانت ایک ہی ہے۔ اور سنیاس (کرتاپن کا تیاگ) کرم یوگ کے بنا یا کرم یوگ سنیاس کے بنا سدھ نہیں ہو سکتا۔ اس کے سادھنے کے لئے دھیان یوگ کی ضرورت ہے۔ جس کا بیان اس ادھیائے میں بالتفصیل کیا جاوے گا۔

श्रीभगवानुवाच ॥ अनाश्रित: कर्मफलं कार्यं कर्म करोति य: ॥
स संन्यासी च योगी च न निरग्निर्न चाक्रिय: ॥ १ ॥

(شری بھگوان اوواچ)

اناشرتاہ کرم پھلم۔ کاریم کرم کروتی یاہ (۱) سا سنیاسی چا یوگی چا۔ نہ نراگنر چا اکریا

ترجمہ اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے۔ (ہے ارجن) جو پرش کرم پھل کو نہ چاہتا ہوا کرتویہ کرموں (فرائض منصبی) کو پورا کرتا ہے۔ وہی سنیاسی اور یوگی ہے۔ نہ کہ صرف اگنی ہین[1] اور کرم ہین[2] (۱)

دوہا

جو کرتا کرتویہ ہے ہو پھل اچھا ہین (۱) سنیاسی یوگی وہی نہ کرم اگنی ہین

تشریح کرم سنیاس یوگ یا نشکام کرم یوگ کا سادھن دھیان کے بنا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس ادھیائے میں دھیان یوگ کے بالتفصیل بیان کرنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ مگر اس دھیان یوگ کو سب سے بر تر جان کر آدمی

[1] اگنی ہین۔ ہوم اور یگیہ جو اگنی میں کئے جاتے ہیں۔ ان سے رہت اور
[2] کرم ہین۔ دان تپ وغیرہ دیگر شبھ کرموں سے رہت

کرم سے متنفر نہ ہو جائے۔ اس لئے دھیان یوگ کا اُپدیش کرنے سے پہلے ہی بھگوان نے بتلایا ہے۔ کہ دھیان یوگ میں کرم کے ترک کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جو اپنے کرتویہ کرموں یعنی فرائض منصبی کو اچھی طرح سے ادا کرتا ہے وہی سچا یوگی اور سنیاسی ہے۔ صرف اگنی ہوتر نہ کرنے یا دان تپ وغیرہ دوسرے شُبھ کرموں کو چھوڑ دینے سے کوئی سنیاسی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سچا سنیاسی اور یوگی وہی ہے۔ جو پھل کی خواہش کو ترک کر کے ہمیشہ دھرم کے کاموں میں لگا رہے۔ ایسا کرنے والا گرہستی بھی سنیاسی ہے۔ سنیاس نام تیاگ کا ہے۔ وہ جس میں ہو۔ وہ سنیاسی ہے اور چت کے سمادھان کا نام یوگ ہے۔ وہ جس میں ہو۔ وہی یوگی ہے۔ یہ دو نو صفات نشکام کرم یوگی کی ہی ہیں ایسا یوگ گرہست آشرم میں بھی ہو سکتا ہے۔ سنیاس آشرم جو چوتھا آشرم ہے۔ اس کے بارے میں یہ شلوک نہیں گھٹ سکتا۔ کیونکہ سنیاس آشرم میں تو یہ کرم شاستروں کی رُو سے ہی چھوٹ جاتے ہیں

यं संन्यासमिति प्राहुर्योगं तं विद्धि पांडव॥
न ह्यसंन्यस्त संकल्पो योगी भवति कश्चन्॥ २॥

اردو میں

یم سنیاسم اِتی پراہور۔ یوگم تم وِدّھی پانڈو (۲) نہ ہی اسنئست سنکلپو۔ یوگی بھوتی کشچن

ترجمہ ہے ارجن! جس کو سنیاس کہتے ہیں۔ اسی کو تو یوگ جان۔ کیونکہ سنکلپوں کو نہ تیاگنے والا کوئی بھی پُرش یوگی نہیں ہوتا (۲)

دوہا

ارجن جو سنیاس ہے جان اُسے تُو یوگ (۲) بن سنکلپ تجے نہیں مل سکتا ہے یوگ

تشریح مطلب یہ کہ جب تک اچھے یا بُرے پھل کی واسنا من میں بنی رہے۔ تب تک اپنے کو یوگی نہ سمجھنا چاہئے۔ جب سب رُک جائیں۔ تب یوگ سدھ ہوتا ہے۔ اور یہی سچا سنیاس ہے

شرتی سمرتی کو جاننے والے پُرش سرب کرم اور ان کے پھل کے تیاگ روپ جس بھاو کو سچا سنیاس کہتے ہیں ہے ارجن! کرم انوشٹھان رُوپی یوگ (نشکام کرم یوگ) کو بھی تو وہی سچا سنیاس جان۔ کیونکہ جس نے خواہشات کا تیاگ نہ کیا ہو۔ ایسا کوئی بھی کرمی یوگی نہیں ہو سکتا۔ ازبسکہ ایسے پُرش کے چت کا سمادھستھ ہونا ممکن نہیں۔

دھیان کے ساتھ کرم کا کیا تعلق ہے۔ یہ بتلاتے ہیں

आरुरुक्षोर्मुनेर्योगं कर्म कारणमुच्यते ॥
योगारूढस्य तस्यैव शमः कारणमुच्यते ॥ ३॥

اردو میں

آرورُکھشور منیر یوگم کرم کارنم اُچیہ تے (۳) یوگ آروڑھسیہ۔ تسیئو۔ شمہ۔ کارنم اُچیہ تے

۱؎ سنیاس اور یوگ کی اصلیت جاننے کے لئے ادھیائے ۳ کے حاشیہ پر نوٹ ۲ و ۳ دیکھئے۔

ترجمہ جو منی یوگ میں آروڑھ ہونا چاہتا ہے۔ اس کے لئے (نشکام بھاو سے) کرم کرنا ہی سادھن ہے۔ اور (یوگ آروڑھ ہو جانے پر) اُس منی کے لئے شم (چت کی ستھرتا یا من کی شانتی) ہی سادھن ہے۔ (۳)

دوہا

یوگی بننے کے لئے سادھن کرم کہائے (۳) یوگ آروڑھ منش کا شم سادھن کہلائے

تشریح یوگ کی بلند چوٹی پر چڑھنے کے لئے کرم (نشکام بھاو سے اپنے کرتویہ کرم) کرنے کی ضرورت ہے، بنا اس کے کوئی سمتوبدھی یوگ (سب بھوتوں میں پرماتما کو ہی دیکھنا) کو پراپت نہیں کر سکتا۔ اور جب وہ یوگ کی چوٹی پر چڑھ جاوے۔ یعنی پرماتما کو ہی سب جگہ سم بھاو میں دیکھنے لگے، تب اس حالت کو قایم رکھنے کے لئے شم (ترشنا کا تیاگ یا چت کی ستھرتا) کی ضرورت ہے، یعنی سدا چت کو ستھر کر کے سب ترشنا تیاگ کر ایشور میں نہایت یکسوئی سے لین (مستغرق) رہنا۔ اگر ایسا دھیان نہ کیا جائے گا، تو سمتوبدھی یوگ پر قایم رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس طرح چت کو ستھر رکھنے یا من کو شانت رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ یہ کہتے ہیں۔

جو دھیان یوگ میں ستھت رہنے کے ناقابل ہیں۔ ایسے یوگی بننے والے بدھیمان پرشوں کے لئے ہی کرم پھل تیاگ رُوپی نشکام کرم یوگ کا سادھن بتلایا گیا ہے۔ سادھک کب یوگ آروڑھ ہو جاتا ہے۔ اب یہ بتلاتے ہیں

यदा हि नेन्द्रियार्थेषु न कर्मस्वनुषज्जते ॥
सर्व संकल्पसंन्यासी योगारूढस्तदोच्यते ॥ ४ ॥

اردو میں

یَداہی نیندریارتھیشو نہ کرم سوانُوشجتے (۴) سروسنکلپ سنیاسی یوگ آروڑھ اُس تداوچیہ تے

ترجمہ جب پُرش اندریوں کے وشیوں اور کرموں میں آسکت نہیں ہوتا۔ یعنی بے تعلق رہتا ہے۔ اور سب واسناؤں کو تیاگ دیتا ہے۔ تبھی اُس کو یوگ آروڑھ کہتے ہیں (۴)

مطلب یہ کہ یوگ آروڑھ ہو کر من کی شانتی کو بنائے رکھنے کے لئے اندریوں کے وشیوں اور کرموں سے بے تعلق رہنے اور سب واسناؤں کو تیاگ دینے کی ضرورت ہے۔

دوہا

جب ہووے نہ اندریہ وشے کرم میں لین (۴) تیاگ سبھی سنکلپ تب یوگی ہو پروین

تشریح جب تک اس (یوگ) کی چوٹی پہ چڑھنے والے انسان کے دل میں ایک بھی کامنا (خواہش) اُس کے اپنے لئے باقی ہے۔ اور جب تک اسے کرتاپن کا ابھیمان ہے۔ یعنی جب تک اس کے دل میں یہ خیال بیٹھا ہوا ہے کہ میں فلاں کام کرتا ہوں۔ تب تک وہ یوگ کی بلند چوٹی پر چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن جب تمام کامنائیں اس کے من سے نکل جاتی ہیں۔ اور جڑ چیتن سب میں ایک بھگوان کا جلوہ ہی دیکھنے لگ جاتا ہے۔ تب وہ یوگ آروڑھ (یوگ کی چوٹی پر چڑھا ہوا) کہا جاتا ہے۔

اس یوگ آروڑھ پرش کو سب کامناؤں اور سب کرموں (کرم کے پھلوں) کو تیاگ دینا چاہیئے۔ سب کامناؤں

کا مول سنکلپ ہی ہے۔ جیسا کہ منو سمرتی میں کہا ہے۔ کام کا مول کارن سنکلپ ہے۔ سارے یگیہ سنکلپ سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۲ - ۳) پھر مہابھارت شانتی پرب (۱۷۷ - ۲۵) میں کہا ہے "ہے کام! میں تیرے مول کارن کو جانتا ہوں۔ تو بلاشبہ سنکلپ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ میں تیرا سنکلپ نہیں کرونگا۔ اس لئے پھر تو میرے پاس نہ آسکیگا"
جب انسان اس طرح سب کامناؤں کا تیاگ کر کے یوگ آروڈھ ہو جاتا ہے۔ تب وہ اس انتھ روپی سنسار ساگر سے اپنا اُدھار آپ کر لیتا ہے۔ اس بارے میں بھگوان آگے کہتے ہیں۔

اپنا سُدھار آپ کرنا

उद्धरेदात्मनाऽऽत्मानं नात्मानमवसादयेत् ॥
आत्मैव ह्यात्मनो बंधुरात्मैव रिपुरात्मनः ॥५॥

اُردو میں

اُدھریدآتمنا آتمانم۔ نہ آتمانم اوساد ییت (۵) آتمیو ہی آتمنو بندھو رآتموَ رپو رآتمنا

ترجمہ آپ ہی اپنا (سنسار ساگر سے) اُدھار کرے۔ اور اپنے آتما (اپنے آپ) کو نیچے نہ گرا دے۔ کیونکہ یہ آتما آپ ہی اپنا متر ہے اور آپ ہی اپنا دشمن ہے (۵) اور کوئی دوسرا دشمن اور متر نہیں ہے۔

دوہا

سدا سُدھارے آتما۔ آتم سوں نہ گرائے (۵) بندھو ویری آپنا آتم ہی کہلائے

تشریح انسان آپ ہی اپنا دوست اور آپ ہی اپنا دشمن ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ نشکام بھاؤ سے سنسار کی بھلائی کے کام کر کے اپنا اُدھار کر سکتا ہے۔ اور اس طرح گیان وان ہو کر مکتی کا ادھکاری بن سکتا ہے۔ اور اگر وہ چاہے۔ تو سنسارک وشے واسناؤں کام کرودھ وغیرہ کی پھانسی گلے میں ڈال کر نیچ اور ادنے یونیوں میں بھٹکتا پھرے۔ ترقی یا تنزلی دونو طرف جانے کے لئے اس سنسار میں سامان موجود ہیں۔ جو لوگ اچھے کرم کر کے ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ یعنی اپنا سُدھار آپ کرتے ہیں۔ وہ تو اپنے آپ کے متر ہیں۔ اور جو بُرے کام کر کے تنزلی کے گڑھے میں گرتے ہیں۔ وہ آپ ہی اپنے دشمن ہوتے ہیں۔ پس انسان کو اپنی ترقی آپ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کے بھروسے پڑے رہنے سے آتما نیچے گرتا ہے۔ مہاتما اشٹاؤکر جی نے کہا ہے۔" ہے بھائی! اگر تو مکتی کی خواہش رکھتا ہے۔ تو وشے واسناؤں کو زہر کی طرح ترک کر دے۔ اور دھیرج۔ کشما۔ اندریہ دمن دیا۔ شانتی اور سچائی وغیرہ دھرم کے اصولوں کو اختیار کر۔ جو اپنے دوست آپ ہیں۔ وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔
اس شلوک سے (SELF HELP) اپنی مدد آپ کرنے کی کیسی اچھی شکشا ملتی ہے۔ جو زندگی کے ہر ایک پہلو میں انسان کو کام دے سکتی ہے۔

مطلب یہ کہ خواہش بدی کو دور کر کے نشکام کرم کے ذریعے یوگ آروڑھ ہونے کی اوستھا پراپت کرنی چاہیئے

اپنی آتما کو نیچے نہیں گرانا چاہیئے۔ ارتھات ادنےٰ پاپ کرم کرکے نیچ جونیوں میں جنم لینے کا سامان پیدا نہ کرنا چاہیئے انسان کو دوسرا کوئی سنسار ساگر سے پار نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں خود ہی کوشش کرنی چاہیئے۔ اب یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ کون آدمی آپ ہی اپنا متر ہے۔ اور کون آپ ہی اپنا دشمن ہے:۔

बंधुरात्मा ऽऽत्मनस्तस्य येनात्मैवात्मना जित:।।
अनात्मनस्तु शत्रुत्वे वर्तेतात्मैव शत्रुवत् ।। ६।।

اردو میں

بندھور۔ آتما آتمنس۔ تسیہ۔ یین آتموُ آتمنا جتاہ (۶) اناتمنستوُ شترُ توے۔ ورتیت آتموُ شترُ ووُت

ترجمہ وہ آپ ہی اپنا متر ہے۔ کہ جس نے اپنے آتما سے آتما کو (اپنے آپ کو) جیت لیا ہے۔ اور جس نے اپنے آتما کے ذریعے اپنے آپ کو نہیں جیتا ہے۔ اس کے لئے اس کا آتما ہی (بیردی) دشمن کی طرح دشمن ہے۔ یعنی وہ آپ ہی اپنے ساتھ دشمنی کر رہا ہے۔ (۶)

دوہا

جو جیتیں یہ آتما بندھو آتم ہوئے (۶) جو نہ آتم جت ہوئیں آتم ویری ہوئے

تشریح جس شخص نے اپنا آپ (من اور اندریوں سمیت اپنا جسم) آپ ہی کوشش کر کے جیت لیا ہے۔ وہ شخص اپنا آپ ہی دوست ہے۔ اور جس نے اپنا آپ (من اندریہ سمیت جسم) نہیں جیتا ہے۔ یعنی جو اندریوں اور واسناؤں کا غلام ہے۔ وہ اپنا آپ ہی دشمن ہے۔ کہا بھی ہے ؎

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

जितात्मन: प्रशांतस्य परमात्मा समाहित: ।।
शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयो:।। ७।।

اردو میں

جت آتمنا پرشا نتسیہ۔ پرماتما سماہتا (۷) شیت اُوشن سکھ دُکھیشوُ تتھا مان آپمانیوہ

ترجمہ جس نے اپنے آپ کو جیت لیا ہے۔ اس کا من شانت رہتا ہے۔ اور اس کا پرم آتما سردی۔ گرمی دُکھ۔ سُکھ اور مان اپمان سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ ارتھات اس کا من ہر حالت میں ایکاگر رہتا ہے (۷)

پرم آتما سے مراد یہاں جیو آتما ہی ہے۔ کیونکہ یہاں جیو آتما کا ہی بیان چل رہا ہے۔ پرم آتما اس لئے کہا۔ کہ وہ اپنی پہلی حالت (جس میں وہ راگ دویش وغیرہ میں پھنسا ہوا تھا) سے بہت اوپر چڑھ گیا ہے۔ پہلے وہ آتما تھا اب پرم آتما یا مہاتما ہو گیا ہے۔

دوہا

جیتا جس نے آتما ہو پرشنت مہان (۷) شیت اُوشن سُکھ دُکھ سم اور مان اپمان

تشریح جس نے اپنے آپ کو جیت لیا ہے۔ وہ اپنا آپ ہی متر ہے۔ اس کی مترتا اس کے ساتھ یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ شانت رہتا ہے۔ سردی گرمی۔ سکھ دکھ۔ مان۔ اپمان سب حالتوں میں وہ یکساں رہتا ہے۔ یعنی ہمیشہ آنند رہتا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ پر قابو نہیں پایا ہے۔ اس کا آتما ہی اس کا دشمن ہے یعنی وہ سنسارک وِشے بھوگوں میں پھنس کر سدا دکھی رہتا ہے۔ نہ اُسے شانتی ملتی ہے اور نہ سردی گرمی سکھ دکھ وغیرہ کی حالتوں میں وہ ایکاگر رہ سکتا ہے۔

ज्ञानविज्ञानतृप्तात्मा कूटस्थो विजितेन्द्रियः ॥
युक्त इत्युच्यते योगी समलोष्टाश्मकाञ्चनः ॥८॥

اردو میں

گیان وِگیان ترپت آتما کوٗٹستھو وِجت ایندریہ (۸) یکت اِتی۔ اُوچیہ تے یوگی سم لوشٹ آشم کانچناہ

ترجمہ جس کا آتما گیان[۱] وگیان سے ترپت ہے۔ جو کوٹستھ (وکار رہت) ہے۔ ارتھات جس کا من ڈانواں ڈول نہیں ہوتا ہے۔ اور جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے۔ جس کے لئے مٹی۔ پتھر اور سونا برابر ہے۔ وہ یوگی یکت۔ (پرماتما میں سم بھاو سے قائم) کہا جاتا ہے۔ (۸)

دوہا

ترپت گیان وِگیان اِرو اِندریہ جیت اُوکار (۸) مٹی۔ پتھر۔ سوٗرن سم یوگی سوئی وِچار

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ॥
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥९॥

اردو میں

شوٗہرن متر اَری اُداسین۔ مدھیستھ۔ دویشیہ۔ بندھوٗ شوٗ
سادھوٗش وپی چ پاپے شوٗ۔ سم بدّھر وِشِشیہ تے (۹)

---

[۱] گیان۔ جو گورو کے اُپدیش اور وید آدی ست شاستروں کے سوادھیائے سے ملے۔ وہ گیان ہے۔ اور جو اپنے انُبھو سے ملے۔ وہ وگیان ہے۔ شری رامانج آچاریہ کہتے ہیں۔ کہ آتما کے سروپ کو جاننا گیان اور پرکرتی اور آتما کو الگ الگ جاننا وِگیان کہلاتا ہے۔ شاستروکت پدارتھوں کو سمجھنے کا نام گیان ہے۔ اور شاستر سے سمجھے ہوئے بھاوؤں کو اپنے انترکرن میں پرتکش انوبھو کرنے کا نام وگیان ہے (شنکر آچاریہ)

[۲] کوٹستھ۔ رشیوں کی نزدیکی میں بھی وکار سے رہت۔ بالکل شانت جس میں کوئی ہلچل نہیں ہوتی۔ ہر وقت اور ہر حالت میں یکساں رہنے والا

ترجمہ جو آدمی سُوہرِد (سوارتھ رہت پریمی) مِتر - دشمن - اُداسین (دیکشپات رہت) مدھیستھ (دونو طرف کی بھلائی چاہنے والا) دویشی - بندھو میں نیز سادھو (سداچاری) اور اسادھو (دراچاری) میں بھی جو سمان بھاو والا ہے۔ یعنی جو ان سب کو یکساں نظر سے دیکھتا ہے وہ (یوگیوں میں سب سے) سریشٹھ ہے (۹)

دوہا

سُوہرد مِتر - ویری اُداسین بندھو اَر دویش (۹) بھلے بُرے کو سم لکھے یوگی سوئی وِشیش

تشریح مٹی - پتھر اور سونے کو برابر سمجھنا بڑے ہی پہنچے ہوئے پُرش کا کام ہے۔ مگر وہ یوگی اس پُرش سے بھی بہت اونچا پہنچ گیا ہے۔ جو دوست دشمن وغیرہ میں سم بُدھی والا ہے۔ ارتھات سب کو ایک درشٹی سے دیکھتا ہے اب ایسے اُتم بدھی پراپتی کے سادھن بتلاتے ہیں۔

دھیان یوگ کی وِدھی

योगी युंजीत सततमात्मानं रहसि स्थितः
एकाकी यतचित्तात्मा निराशीरपरिग्रहः ॥ १० ॥

اردو میں

یوگی یُن جیت ستتم - آتمانم رہسی ستھتاہ (۱۰) ایکاکی یت چت آتما نِراشیر اپری گرہ

ترجمہ یوگی کو چاہیئے - کہ سدا ایکانت میں اکیلا ہی رہتا ہوا چیت کو اپنے بس میں کر کے سب واسناؤں اور بشیوں (ممتا) کو تیاگ کر آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگا دے۔ یعنی یوگ ابھیاس کرے (۱۰)

دوہا

یوگی بیٹھ الگ اَرو چیت آتم کر واس (۱۰) موہ مایا کو تیاگ کر کرے یوگ ابھیاس

تشریح مطلب یہ کہ یوگی پُرش کو دھیان لگانے کے لئے ایسی جگہ پسند کرنی چاہیئے - جو ایکانت میں ہو۔ جہاں شور و غل ہرگز نہ ہو۔ اس دھیان یوگ کے ابھیاس کے لئے ذات پات یا عمر کا جھگڑا نہیں ہے۔ بلکہ ہر ورن اور ہر عمر کا آدمی دھیان یوگ کا عمل کر سکتا ہے۔ ایکانت میں رہنے سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ گھر بار اور گرہستی کو ترک کر دے۔ کیونکہ یوگ کا تعلق آتما سے ہے۔ بیرونی آڈمبروں سے نہیں۔ اب شری بھگوان یوگ کے

سُوہرِد - سچا مِتر - بدلے کا خیال نہ کر کے بھلائی کرنے والا (شری شنکر آچاریہ) سوبھاو سے ہی ہت چاہنے والا جیسے ماں باپ (شری شریدھر) بدلے کا خیال نہ کر کے بنا کسی تعلق یا رشتہ کے بھلائی کرنے والا (مدھو سودن)
۲ مِتر - برابر کے خیر خواہ پریمی ۳ دُشمن - جو کسی وجہ سے ہمارے ساتھ بگاڑ رکھتا ہے (۴) دویشی - جو بلاوجہ ہی ہمارا دشمن ہے۔ حاسد ۵ اُداسین - جو دو جھگڑنے والوں میں دونو سے بے تعلق رہتا ہے ۶ مدھیستھ - جو دونو کا بھلا چاہتا ہے (۷) بندھو - بھائی بند - چاچا - تایا - ماما وغیرہ۔

لوازمات کا اُپدیش کرتے ہیں۔

تعلق۔ یوگ ابھیاس کرنے کے لئے یوگ کے سادھن رُوپ آسن۔ آہار وہار وغیرہ کا بیان کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی یوگ کو پراپت ہوئے پُرش کے لکش اور یوگ کا پھل وغیرہ بھی کہنا چاہیئے۔ اس لئے اب یہاں سے ان سب باتوں کا بیان شروع کیا جاتا ہے۔ اس میں پہلے آسن ہی کا بیان کیا جاتا ہے

(۱) آسن کیسا ہو؟

शुचौ देशे प्रतिष्ठाप्य स्थिरमासनमात्मनः ॥
नात्युच्छ्रितं नातिनीचं चैलाजिनकुशोत्तरम् ॥ ११॥
तत्रैकाग्रं मनः कृत्वा यतचित्तेंद्रियक्रियः॥
उपविश्यासने युंज्याद्योगमात्म विशुद्धये ॥ १२

اُردو میں

شُچَو دیشے پرتشٹھاپیہ۔ ستھرم آسنم آتمنا (۱۱) نہ اَتی اُچھّرتم نہ اَتی نیچم چیلاجن کُش اُتّرم
تتر ایکاگرم منا کرتوا۔ یت چت ایندریہ کریا (۱۲) اُپ وِش آسنے یُن جیاد۔ یوگم آتم شُدھے

ترجمہ

شُدھ بھُومی میں بتدریج کپڑا۔ مرگ چرم اور کُش ہے۔ اوپر جس کے۔ ایسے اپنے آسن کو نہ بہت اونچا اور نہ بہت نیچا ستھر (اڈول) تیار کر کے (۱۱) اور اس آسن پر بیٹھ کر اور من کو ایکاگر کر کے چت اور اندریوں کی حرکات کو بس میں کر کے انتہ کرن کی شدھی کے لئے یوگ ابھیاس کرے (۱۲)

دوہا

انچ نیچ کر سم اُرو کر کے شُدھ استھان (۱۱) تھر آسن آروڑھ ہو چرم وستر کُش آن
پھر ایکاگر من کرے روک اِندریہ چِتّ (۱۲) آتم شُدھی کے لئے ہوئے یوگ سِتھت

تشریح

شُدھ بھُومی۔ جو جگہ قدرتی طور سے ہی شدھ ہو۔ اور پھر اس کو لیپ پوت کر سُتھرا بنا لیا جاوے۔ وہ آسن نہ بہت اونچا ہو۔ نہ بہت نیچا۔ کیونکہ اونچی جگہ سے گرنے کا ڈر رہتا ہے۔ اور نیچی جگہ میں ہوا پوری طرح سے شدھ نہیں ہوتی۔ پہلے کُشا بچھانی چاہیئے۔ اس کے اوپر مرگ چھالا اور اس کے اوپر سفید کپڑا بچھانا چاہیئے۔ ایسے آسن پر بیٹھ کر یوگ سادھن کرے۔ کیسے کرے؟ من کو سب وشیوں سے روک کر ایکاگر کرے۔ اور چت اور اندریوں کی حرکات کو جیت کر آتم شدھی ارتھات انتہ کرن کی شدھی کے لئے یوگ کرے۔ اس آسن پر کس طرح بیٹھنا چاہیئے اب یہ اُپدیش کرتے ہیں۔

समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ॥

संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥ १३॥
प्रशांतात्मा विगतभीर्ब्रह्मचारिव्रते स्थितः ॥
मनः संयम्य मच्चित्तो युक्त आसीत मत्परः ॥ १४॥

اردو میں

سمم کائے شِروگریوم - دھارئین - اچلم ستھراہ (۱۳) سمپریکھشیہ ناسکاگرم سوم دِشاشچ آن ولوکئین
پرشانت آتما وِگت بھی برہمچاری برتے استھتا (۱۴) منا سنیمئے مچتو - یکت آسیت مت پرا

ترجمہ

جسم (دھڑ) سر اور گردن کو سیدھا اور اڈول دھارن کر کے درڑھ ہو کر (اچھی طرح جم کر) اپنے ناک کے اگلے حصے کو دیکھ کر دوسری اطراف کو نہ دیکھتا ہوا (۱۳) شانت آتما (شانت انتہ کرن والا) اور خوف سے رہت برہمچریہ کا برت دھاری پُرش ساودھان ہو کر من کو بس میں کر کے مجھ میں چیت لگا کر اور میرے پرائن (آسرے) ہو کر بیٹھے (۱۴)

دوہا

کمنٹھ شیش کایا سکل سمم کر کرے اڈول (۱۳) ناس آگر لکھ نہ لکھے اور دشا کو مُول
شانت آتما بھئے رہت - برہمچریہ برت دھار (۱۴) من سنیم کر دھیان مم بیٹھے مم آدھار

युंजन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी नियतमानसः ॥
शांतिं निर्वाणपरमां मत्संस्थामधिगच्छति ॥ १५ ॥

اردو میں

یُنجن ایوم - سدا آتمانم یوگی نیئت مانساہ (۱۵) شانتم نروان پرمام مت سنستھام ادھی گچھتی

ترجمہ

اس طرح آتما کو سدا پرمیشور کے سروپ میں لگاتا ہوا من کو بس میں رکھنے والا یوگی برہم میں استھتی روپ پرم شانتی کو پراپت ہوتا ہے۔ (۵) ارتھات مندرجہ بالا طریقے سے سدا اپنے آپ کو دھیان یوگ میں لگائے رکھنے والا یوگی من کو آدھین کر کے میرے اندر جو نروان یعنی موکش کے دینے والی شانتی ہے - اسے پراپت کرتا ہے (۱۵)

دوہا

ایسے ہی من جیت کر یوگی کر کے دھیان (۱۵) پا جاتا ہے شانتی برہم رُوپ نِروان

دھیان یوگ کا سادھن

دھیان کرنے کے لئے جو جگہ ہو - وہ بہت پوتر ہو - ایسی ہو - کہ دیکھتے ہی دل خوش ہو جائے - اور من میں پوتر وچار پیدا ہونے لگیں - من جہاں تک ممکن ہو - وہاں سے ہٹنے کی کوشش نہ کرے - ایسی جگہ میں آسن لگانا چاہیئے - کُشا کے آسن کے اوپر مرگ چھالا اور اس کے اوپر صاف سفید دُھلا ہوا کپڑا - اس قسم کا آسن ہونا چاہیئے

بھگوان پتنجلی مُنی نے اپنے یوگ شاستر میں لکھا ہے ۔ کہ آسن ستھر (اٹوٹل) اور سکھ دینے والا ہو ۔ یہ آسن اونچا بھی نہ ہو اور نیچا بھی نہ ہو ۔ اس لیئے آسن بالکل ہموار ہونا چاہیئے ۔

ایسے آسن پر بیٹھ کر من کو ایکاگر کر کے دھیان کرنا چاہیئے ۔ دھیان کرتے وقت سر ۔ گردن اور دھڑ بالکل ایک سیدھ میں ہے ۔ بالکل ہلے جلے نہیں ۔ اور نگاہ سب طرف سے ہٹ کر ناک کی نوک پر گڑی ہو ۔

سوال ۔ مگر ناک کا اگر بھاگ تو دکھائی نہیں دیتا

جواب ۔ دکھائی دے یا نہ دے ۔ یہاں ناک کے اگر بھاگ کو دیکھنے سے مطلب نہیں ہے ۔ بلکہ ابھیاسی ناک کے اگلے بھاگ کی طرف دیکھنے کا سا بھاؤ کرتا ہوا شانت ہو کر بیٹھے ۔ مطلب یہ کہ اپنی توجہ صرف ناک کے اگر بھاگ میں رکھے اور کسی دشا کی طرف نہ دیکھے ۔ مطلب نگاہ کو صرف اس طرف لگانے کا دھیان ہے ۔ دیکھنے کا نہیں ۔ اس کی ضرورت صرف انتہ کرن کو نشچل کرنے کے لیئے ہی ہے ۔ کیونکہ اگر اپنی ناک کے اگر بھاگ کو دیکھنے کا ہی دھیان مانا جائے ۔ تو من بھی وہیں ستھر ہوگا ۔ آتما میں نہیں ۔ مگر پندرھویں شلوک میں من کو آتما میں ستھر کرنا بتلایا ہے ۔ اس لیئے نگاہ کو سب اطراف سے روک کر ناک کے اگلے حصے کی طرف رکھنا ہی مراد ہے ۔

سوال ۔ اس کے ساتھ اور کیا کیا کرنا چاہیئے ۔

جواب ۔ بالکل شانت رہے ۔ نربھے اور برہمچریہ برت دھاری ہو کر بیٹھے ۔ برے خیالات من میں نہ لاوے ۔ من کو قابو میں کر کے بیٹھے ۔ مطلب یہ کہ توجہ سب طرف سے روک کر صرف پرماتما میں لگا دے ۔ اور بھگوان کے آشرے ہو کر بیٹھے ارتھات بھگوان کو سب سے سریشٹ مانے ۔

سوال ۔ اس طرح آسن جما کر دھیان کرنے سے کیا ہوتا ہے ؟

جواب ۔ ایسے دھیان سے من نرمل ہوتا ہے ۔ وشیوں کی طرف سے من ہٹنے لگتا ہے اور ناپائیدار وشے سُکھ ناچیز معلوم ہونے لگتے ہیں ۔ ودکھشن سکھ کا احساس ہونے لگتا ہے ۔ بتدریج ابھیاس اور ویراگ کے بڑھتے بڑھتے آخر کار ابدی سُکھ یا برہم کی پراپتی ہو جاتی ہے ۔ مگر یہ دھیان اوستھا کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے ۔ اس کے لیئے بڑے ضبط اور قاعدے سے چلنا پڑتا ہے ۔ یہ سب باتیں شری بھگوان آگے بیان کرتے ہیں ۔

اب اگلے دو شلوکوں میں لوگ ابھیاسی کے لیئے کھانے پینے وغیرہ کے نیم بتلاتے ہیں ۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकांतमनश्नतः ॥
न चाति स्वप्नशीलस्य जाग्रतोनैव चार्जुन ॥ १६॥
युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ॥
युक्तस्वप्नावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥१७॥

اردو میں

نہ اَتی اشننتستُو یوگو اَستی ۔ نہ چ ایکانتم انشننتہ (۱۶) نہ چاتی سُوپن شیل اسیہ جاگر تو نیو چہ آرجن
یکت آہار وہار اسیہ یکت چیشٹسیہ کرم سُو ۔ یکت سُوپن آوبودھ اسیہ (۱۷) یوگو بھوتی دکھ ہا

ترجمہ ہے ارجن! یہ یوگ نہ تو بہت کھانے والے کا سِدّھ ہوتا ہے۔ اور نہ بالکل نہ کھانے والے کا نہ زیادہ سونے کی عادت والے کا اور نہ زیادہ جاگنے والے کا (۱۶) بلکہ یہ دُکھوں کا نشٹ کرنے والا یوگ یتھا یوگیہ (مناسب اور اندازے) کا آہار وِہار (خواب و خورش) کرنے والے کا اور کرموں میں یتھا یوگیہ چیشٹھا کرنے والے کا (نشکام کرم کرنے والے کا اور (اندازے) سے سونے والے اور جاگنے والے کا ہی سدھ ہوتا ہے (۱۷)

دوہا

نہ اَتی بھوجن سے ملے یوگ نہ بھوجن رہت (۱۶) نہ اَتی نِدرا سے اَرُو نہ ہو نِدرا رہت
یُکت آہار وِہار اَرُو کرم چیشٹھا یُکت (۱۷) سووت جاگت یُکت ہو یوگی بِدھن مُکت

تشریح نیم (قاعدے) سے آہار وِہار کرنے کا ارتھ یہ ہے۔ کہ ایک تو ہر روز ٹھیک سمیہ پر بھوجن ہو۔ اور دوسرے وہ اتنا ہی ہو۔ کہ جس سے چت خوش رہے۔ اور طبیعت بھاری نہ ہو۔ یوگ شاستر میں بتلایا ہے۔ کہ پیٹ کے چار حصے مان کر دو حصے اناج سے بھرے اور تیسرے حصے میں پانی پہنچا دے۔ اور چوتھا حصہ ہوا کی آمد و رفت کے لئے چھوڑ دے۔ شتھ پتھ براہمن میں کہا ہے۔ کہ جو اپنے جسم کی شکتی کے مطابق ان کھایا جاتا ہے۔ وہ رکھشا کرتا ہے اور کشٹ نہیں دیتا۔ اور بھات لگاڑ پیدا نہیں کرتا۔ جو اس سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ وہ کشٹ دیتا ہے۔ اور جو پرمان سے کم ہوتا ہے۔ وہ رکھشا نہیں کرتا۔ اس لئے یوگی کو چاہیئے۔ کہ اپنے لئے جتنا مناسب ہو۔ اس سے کم یا زیادہ غذا نہ کھاوے۔

نیم سے وِہار کرنے کا ارتھ یہ ہے۔ کہ گھومنا پھرنا یا ورزش بھی نیم سے ہو۔ اس یوگ کے لئے چلنے کی ورزش ہی کافی ہے۔ اور اس کا نیم یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ایک یوجن یعنی چار کوس سے زیادہ نہ چلے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بالکل ہی نہ چلے۔ ایسا کرنے سے انداز کا وہار نہیں ہوگا۔ مطلب یہ کہ دو تین کوس چلنے کی ورزش ضرور ہونی چاہیئے۔ عام طور پر یہ مانا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کو دماغی محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ ان کی تندرستی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ جتنے گھنٹے دماغی کام کرتے ہیں۔ کم از کم اتنے گھنٹے انہیں جسمانی ورزش بھی کرنی چاہیئے

نیم سے سب کام کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ عبث کوئی بھی کام نہ کرے۔ عبث بکواس نہ کرے۔ عبث کہیں آنے جانے نہیں۔ اور ہر روز کام ٹھیک وقت پر اور باقاعدگی کے ساتھ کرے۔

نیم سے سونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ رات کے شروع اور آخیر کے حصہ میں جاگتا رہے۔ درمیان میں سووے یہ نیم جاگنے کا اور سونے کا ہوا۔ رات کو کم از کم چار یا ساڑھے چار گھنٹے ضرور سونا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ چھ سات گھنٹے۔ اس طرح نیم سے چلنے سے جسم میں خون وغیرہ ساتوں دھاتوئیں ٹھیک حالت میں رہتی ہیں۔ اور چت کی سنتوش ورتی بڑھ جاتی ہے۔ اور چت ٹھکانے رہتا ہے۔

سادھک پرش کب سمادھستھ ہوتا ہے۔ یہ بتلاتے ہیں۔

यदा विनियतं चित्तमात्मन्येवावतिष्ठते ॥

निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यते तदा ॥ १८ ॥

اردو میں

یدا وِنیئتم چِتم آتمنیٔ وا او تِشٹھتے (۱۸) نِسپرِیہا سروکامے بھیو یُکت اِتی اُوچیتے تدا

ترجمہ اچھی طرح بس میں کیا ہوا چِت جس وقت (باہیہ وشیوں کے چِنتن کو تیاگ کر صرف) آتما میں ہی مستھر ہو جاتا ہے اس وقت ساری کاماناؤں سے رہت ہوا پُرش یوگ یُکت (سدھ یوگی یا سمادھی میں سنتھت ہوا) کہلاتا ہے۔

دوہا

رُکا ہوا سب اور سے یوگی آتم یُکت (۱۸) ہُوا کامنا رہت وہ کہلاتا ہے مُکت طرف (۱۸)

تشریح مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان کا چِت ایکاگر ہو کر صرف پرماتما میں ہی مگن ہو جاتا ہے۔ تب اُسے سنساری چیزوں سے کچھ سروکار نہیں رہتا۔ اور نہ اُسے دیکھی یا ان دیکھی چیزوں کی چاہ رہتی ہے۔ تب وہ سدھ یوگی کہلاتا ہے۔ اب یوگی کی ایکاگرتا ارتھات حالت یکسوئی کو ایک مثال سے واضح کرتے ہیں۔

यथा दीपो निवातस्थो नेंगते सोपमा स्मृता ॥
योगिनो यतचित्तस्य युंजतो योगमात्मनः ॥ १९ ॥

اردو میں

یتھا دیپو نِواتستھو نینگتے سوپما سمرتا (۱۹) یوگِنو یت چِت اسیہ۔ یُنجتو یوگم آتمناہ

ترجمہ جس طرح ہوا سے خالی جگہ میں رکھا ہوا دیپک (چراغ) ڈولتا نہیں ہے۔ ویسی ہی حالت پرماتما کے دھیان میں لگے ہوئے یوگی کے جیتے ہوئے چِت کی کہی گئی ہے (۱۹)

دوہا

جوں بِنا وایو دیش میں دیپک ہے اڈول (۱۹) یوگی یوگ ابھیاس میں رکھے چِت اڈول

تشریح جیسے ہوا سے خالی جگہ میں چراغ کی لاٹ (لو) ہلتی جلتی نہیں۔ اور پوری روشنی سے جلتی ہے۔ ویسی ہی حالت پرماتما کے دھیان میں مگن یوگی کے چِت کی ہوتی ہے۔ یعنی اس کا چِت بھی بالکل پرماتما میں محویت کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور چِت کے ایسا ہونے سے وہ یوگی بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اب آگے شری بھگوان یوگ کی حالت کا بالتشریح بیان کرتے ہیں۔

यत्रोपरमते चित्तं निरुद्धं योगसेवया ॥
यत्र चैवात्मनाऽऽत्मानं पश्यन्नात्मनि तुष्यति ॥ २० ॥
सुखमात्यंतिकं यत्तद्बुद्धिग्राह्यमतींद्रियम ॥
वेत्ति यत्र न चैवायं स्थितश्चलति तत्त्वतः ॥ २१ ॥
यं लब्ध्वा चापरं लाभं मन्यते नाधिकं ततः ॥
यस्मिंस्थितो न दुःखेन गुरुणापि विचाल्यते ॥ २२ ॥

तं विद्याद्दुःखसंयोगवियोगं योग संज्ञितम् ॥

स निश्चयेन योक्तव्यो योगोऽनिर्विण्णचेतसा ॥२३॥

اردو میں

یَتروُپرمتے چتّم۔ نرودّھم یوگ سیویا (۲۰) یتر چیو آتمنا آتمانم پشین آتمنی تُشیتی
سُکھم اتی انتکم۔ یت تد بدھی گراہیم اتیندریم (۲۱) ویتی یتر نہ چیو آیم ستھت آش چلتی تتو تاد
یم لبدھوا چا اپرم لابھم منیہ تے نا ادھکم تتا (۲۲) یسمن ستھتو نہ دُکھین گرونا پی وچالیہ تے
تم وِدّیاد دُکھ سنیوگ ویوگم۔ یوگ سنگیہ تم (۲۳) سا۔ نشچین یوکتویو۔ یوگو انروِن چیتسا

ترجمہ

جس اوستھا میں یوگ ابھیاس سے بس میں کیا ہوا چِت شانت ہو جاتا ہے۔ اور جس اوستھا میں پرمیشور کے دھیان سے شدھ ہوئے آتما کے ذریعے پرماتما کو ساکھشات کرتا ہوا اسی میں سنتشٹ (مگن) رہتا ہے (۲۰) اور اندریوں سے پرے صرف شدھ بُدھی سے ہی جاننے لایق جو اننت آنند ہے۔ اُس کو جس حالت میں انوبھو کرتا ہے۔ اور جس حالت میں ایک بار ٹھیرا ہوا وہ یوگی پھر تتو (اصلیت) سے نہیں ڈولتا (۲۱) اور پرمیشور کی پراپتی (روپ) جس لابھ (نفع عظیم) کو پاکر اس سے بڑھ کر اور کسی لابھ کو نہیں سمجھتا ہے۔ اور (بھگوت پراپتی کی) جس حالت میں ٹھیرا ہوا وہ یوگی بڑے بھاری دُکھ سے بھی چلائیمان نہیں ہوتا ہے۔ (۲۲) جو دُکھ رُوپی سنسار کے سنیوگ (تعلق) سے رہت ہے۔ (جہاں دُکھ سدا کے لئے چھوٹ جاتا ہے) اس حالت کا نام یوگ ہے۔ ایسے یوگ کا ابھیاس بڑی ستعدی سے (کبھی نہ اُکتا کر) اور نشچے پوروک (بڑی شردھا) سے کرنا چاہیئے۔ (۲۳)

دوہا

رُکا ہوا آرام جب کرے یوگ سے چت (۲۰) آتم آتم لکھ رہے جب آتم میں رت
بُدھی گراہی اتیندریہ جو ہے سُکھ مہان (۲۱) جس میں تھر ڈولے نہیں تتو سے بلوان
اور ادھک کچھ لابھ نہ مانے جسکو پائے (۲۲) جس میں بھاری دُکھ سے بھی ناہیں گھبرائے
دُکھ سنیوگ ویوگ کی جانے سنگیا یوگ (۲۳) کرنا چاہیئے یتن سے پراپت ایسو یوگ

تشریح جس حالت میں دکھ ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی اس کا سایہ بھی نہیں پڑتا۔ وہ یوگ کی حالت ہے۔ اس حالت میں آتما پرماتما کا سنیوگ (ملاپ) ہو جاتا ہے۔ پرماتما میں لین کر کے سب دُکھوں سے چھڑا دینے والا یہ امول یوگ صرف اُن پُرشوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو کم ہمت نہ ہوں۔ اکتانے والے نہ ہوں اور تھکا ناکامی ہونے پر بھی متواتر انتھک کوشش کرتے رہیں۔ کبھی مایوس نہ ہوں۔ اُداس نہ ہوں۔ سچی شردھا رکھ کر ہمیشہ تازہ دم اور ہشاش بشاش رہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو ضرور حصول یوگ کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کے راستے میں آنے والی تکلیفوں اور ناکامیوں کو بخوشی برداشت کرنا چاہیئے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اس میں تو دُکھ ہی دکھ ہے پیچھے خوشی کس نے دیکھی ہے۔ ایسا خیال کر کے اپنے دل کو کچا نہ کرے۔ بلکہ مستعدی کے ساتھ متواتر کوشش جاری رکھنے سے پرماتما ضرور کرپا کریں گے۔ ایسا مانے۔

وہ کوشش کیا ہے - یہ بتلاتے ہیں -

संकल्पप्रभवान्कामांस्त्यक्त्वा सर्वानशेषतः ॥
मनसैवेन्द्रियग्रामं विनियम्य समंततः ॥ २४ ॥
शनैः शनैरुपरमेद्बुद्ध्या धृतिगृहीतया ॥
आत्मसंस्थं मनः कृत्वा न किंचिदपि चिंतयेत् ॥ २५ ॥

اردو میں

سنکلپ پربھوان - کامانس تیکتوا - سروان اشیشتاہ (۲۴) منسئی وِیندریہ گرامم - وِنیہ مئے سمنت تاہ
شنئی شنئیر - اُپرمید بدّھیا - دھرتی گرہیتیا (۲۵) آتم سنستھم مناہ کِرتوا - نہ کنچد اپی چنتیت

ترجمہ

سنکلپ (نانا پرکار کی چت ورتیوں) سے پیدا ہونے والی سب کاماؤں کو پوری طرح سے تیاگ کر اور من سے سب اندریوں کو چاروں طرف سے اچھی طرح بس میں کرکے (۲۴) دھیرے دھیرے (ابھیاس کرکے) سب وِشیوں سے من کو ہٹا لینا چاہیئے - اور اس (من) کو پرماتما میں لگا کر (پرماتما کے سوائے) اور کسی وِشے کا چنتن (دھیان) نہ کرنا چاہیئے -

دوہا

سب سنکلپوں کو تجے ہوئے کامنا رہت (۲۴) بس میں کر سب اور سے من کو اندریہ سہت
دھیرے دھیرے بدّھی سے ہو کر کے اُپرام (۲۵) چنتا وشیوں کی تجے کر آتم وِشرام

تشریح

من کا سوبھاو ہی چنچل ہے - اس لئے وہ ایک جگہ نہیں ٹھیرتا - ہمیشہ وشیوں میں ہی دوڑتا رہتا ہے - مگر اس کو ان وشیوں کی طرف جانے سے روکنا چاہیئے - اور پرماتما کے دھیان میں لگانا چاہیئے - مگر خیال رہے - کہ یہ من آسانی سے بس میں نہ ہوگا - اس کے لئے انتھک کوشش کرنی پڑیگی - وہ کوشش یہ ہے - کہ جب جب وہ اپنے سوبھاو کی وجہ سے وشیوں میں جائے - تب تب ہی اسے لاکر پھر آتما میں لگا دینا چاہیئے - "یہ سب کچھ آتما ہی ہے - غیر کچھ بھی نہیں" - ایسا دھیان کرنا چاہیئے - بار بار ایسا کرنے سے چنچل من پرماتما میں پختگی سے ٹھیر جائے گا تب اسے شانتی ملے گی - اور دکھ کا نام و نشان نہ رہے گا -

यतो यतो निश्चरति मनश्चंचलमस्थिरम् ॥
ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥ २६ ॥

اردو میں

یتو یتو نِشچرتی - منش چنچلم استھرم (۲۶) تتس تتو نیمئے اتید - آتمنی ایو وشم نیئت

ترجمہ

یہ ستھر نہ رہنے والا اور چنچل من جس جس کارن سے سنسارک پدارتھوں میں وِچرتا ہے - اُن اُن (شبد آدی وشیوں سے) روک کر بار بار اُسے آتما میں ہی لگا کے ہی بس میں کرے - اس

پرکار یوگ ابھیاس کے بل سے یوگی کا چت آتما میں ہی مگن ہو جاتا ہے (۲۶)

دوہا

جہاں جہاں کو بھاگ کر یہ چنچل من جائے (۲۶) وہاں وہاں سے روک کر آتم ماہیں لگائے

تشریح مطلب یہ کہ جہاں جہاں سے یہ چنچل من دھیان کے وقت باہر نکلکر بھاگنا چاہیئے - وہاں وہاں سے اسے کھینچ کر پرماتما میں لگانا چاہیئے -

یہاں تک - دھیان یوگ کا سادھن بیان کیا گیا - جوکہ مختصراً یہ ہے - کہ تمام بیرونی دشمنوں سے من کو ہٹا کر آتما ہی میں لگانا چاہیئے - ارتھات بالکل شانت ہو کر یہ سب آتما ہی ہے غیر کچھ نہیں - ایسا دھیان کرنا چاہیئے جب جب من اس دھیان سے ہٹ جاوے - تب تب اسے پھر اس میں لگا دینا چاہیئے - اس طرح بار بار انتھک کوشش کرنی چاہیئے - ایسا کرنے سے آہستہ آہستہ من بس میں ہو کر آتما میں ہی لین ہو جاتا ہے - اب دھیان یوگ کا پھل کہتے ہیں :-

دھیان یوگ کا پھل

प्रशांत मनसं ह्येनं योगिनं सुखमुत्तमम् ॥
उपैति शांतरजसं ब्रह्मभूतमकल्मषम् ॥ २७॥

اردو میں

پرشانت منسم ہی ایم یوگنم سکھم اُوتمم (۲۷) اُپیتی شانت رجسم برہم بھوتم اکلمشم

ترجمہ کیونکہ جس کا من اچھی طرح سے شانت ہے - اور جو پاپ سے رہت ہے - اور جس کا رجوگن شانت ہو گیا ہے - اور جو سچدانند گھن پرماتما میں مل گیا ہے - اس یوگی کو اُوتم سکھ پراپت ہوتا ہے - (۲۷)

دوہا

رجس رہت نش پاپ ارو برمھ روپ یوگیش (۲۷) شانت چت نشچے لہیں اُوتم سکھ ہمیش

युंजन्नेवं सदाऽऽत्मानं योगी विगतकल्मषः ॥
सुखेन ब्रह्मसंस्पर्शमत्यंतं सुखमश्नुते ॥ २८॥

اردو میں

یُنجن ایوم سدا آتمانم یوگی وگت کلمشاہ (۲۸) سکھین برہم سنسپرشم اتینتم سکھم اشنُوتے

ترجمہ (اور وہ) پاپ رہت یوگی اس طرح متواتر آتما کو پرماتما میں لگاتا ہوا سکھ پوروک برہم پراپتی کے انت آنند کو اُپ بھوگ کرتا ہے - مطلب یہ کہ برمھ سمبندھی انت آنند (پرم سکھ) کو پراپت ہوتا ہے (۲۸)

دوہا

اس پرکار دھیان سے لگاتار یوگیش (۲۸) برہمانند سکھ لیت ہے ہو نشپاپ ہمیش

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ॥
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥२९॥

اردو میں

سرو بھوت ستھم - آتمانم سرو بھوتانی چاآتمنی (۲۹) ایکھشتے یوگ یُکت آتما سروتر سم درشناہ

ترجمہ (اور ہے ارجن) جس کا آتما یوگ یُکت ہو گیا ہے (جس نے یوگ کو سدھ کر لیا ہے) وہ سب (بھوت پرانیوں) میں (برف میں پانی کی طرح) سم درشی ہو جاتا ہے - یعنی سب بھوتوں (جیووں) کے اندر اپنے آتما کو اور آتما میں سب بھوتوں^ع (جیووں) کو دیکھتا ہے - (۲۹)

دوہا

یوگ یُکت جو آتما سو سم درشی ہوئے (۲۹) سب میں آتم کو لکھے - آتم میں سب کوئے

تشریح جن کا انتہ کرن یوگ میں لگ جاتا ہے - وہ سمجھتا ہے - کہ برہما سے لے کر ایک گھاس کے تنکے تک میں ایک ہی آتما براجمان ہے - یا سب میں ایک ہی پرماتما کی ستّا کام کر رہی ہے - کوئی اپنا پرایا نہیں ہے - اس طرح اسے سارے جگت میں ہر جگہ آتما ہی دکھائی دینے لگتا ہے - پرماتما سب آتماؤں کا آتما ہے - یوگی اس آتما کے آتما (پرماتما) کو بھی سب جگہ دیکھتا ہے - اب اس دیکھنے کا پھل کہتے ہیں -

यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ॥
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥३०॥

اردو میں

یو مام پشیتی سروتر - سروم - چامئی پشیتی (۳۰) تسیہ اہم نہ پرنشیامی ساچامے نہ پرنشیتی

ترجمہ جو پُرش سارے پرانیوں (جملہ ذی روح) میں مجھ کو دیکھتا ہے - اور سب پرانیوں کو مجھ میں دیکھتا ہے - اس کے لئے میں چھپا نہیں رہتا ہوں - اور وہ میرے لئے چھپا ہوا نہیں رہتا ہے (۳۰) مطلب یہ کہ وہ مجھے پرتیکش دیکھ لیتا ہے - اور میں بھی اُسے پرتیکش دیکھتا ہوں - یعنی ہر وقت اس کے انگ سنگ رہتا ہوا اس کی رکھشا کرتا ہوں (۳۰)

دوہا

جو سب کو مجھ میں لکھے اور مجھ کو سب ماہیں (۳۰) وہ مو کو بھولے نہیں نہ میں اُس کے تائیں

تشریح جو شخص پرماتما کو سب جگہ دیکھتا ہے - اور سب کچھ پرماتما کے اندر دیکھتا ہے - اس سے پرماتما الگ نہیں ہوتے - اور وہ بھی پرماتما سے الگ نہیں ہوتا - کیونکہ وہ مجھ میں (پرماتما) میں ایکی بھاؤ سے سھت ہے - یعنی اس نے مجھ میں اپنی ہستی کو ملا دیا ہے - بلاشبہ اپنا آتما ہی اپنا پریہ (پیارا) ہوتا ہے - اور جو سرو آتم بھاو

ع۱ جیسے خواب سے جاگا ہوا پُرش خواب کے سنسار کو اپنے اندر سنکلپ کے آدھار دیکھتا ہے - ویسے ہی وہ پُرش سمپورن بھوتوں کو اپنے سرو ویاپی اننت چیتن آتما کے اندر سنکلپ کے آدھار سے دیکھتا ہے -

سے ایکتا کو دیکھنے والا ہے۔ وہ میں ہی ہوں (شنکر آچاریہ)

सर्व भूतस्थितं यो मां भजत्येकत्व मास्थित:॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि स योगी मयि वर्तते ॥ ३१ ॥

اردو میں

سرو بھوت ستھتم۔ یومام بھجتی ایکتوم آستھتا (۳۱) سروتھا ورتمانو اپی۔ سا یوگی مئی ورتتے

ترجمہ جو پرش سارے پرانیوں میں رہنے والے مجھ پرماتما کو ایکی بھاو (اننیہ بُدھی) سے ارتقات یہ جان کر کہ سب جگہ ایک ہی آتما اور پرماتما دیاپک ہے۔ بھجتا ہے۔ وہ یوگی سب کرم کرتا ہوا بھی مجھ میں نواس کرتا ہے (کیونکہ اس کے انوبھو میں میرے سوائے اور کچھ ہے ہی نہیں) (۳۱)

دوہا

جو موہے پُوجے جان کر سرو دیاپک ایک (۳۱) موکو پراپت ہوت وہ کرکے کرم انیک

تشریح پرماتما کے ایسے سچے بھگتوں میں جو کہ سب پرانیوں پر دیا بھاو رکھتا ہے۔ وہ سب سے بڑا یوگی ہے یہ کہتے ہیں

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ॥
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मत: ॥ ३२ ॥

اردو میں

آتم اوپمیئن۔ سرو تر سمم پشئتی یہ آرجن (۳۲) سکھم وا۔ یدی۔ وا دُکھم سا یوگی پرمو متاہ

ترجمہ ہے ارجن! جو یوگی اپنے جیسا ہی سب پرانیوں کو سم (ایک سمان) دیکھتا ہے۔ اور سب کے سکھ دکھ کو اپنے سکھ دُکھ جیسا ہی سمجھتا ہے۔ وہ یوگی سب سے سرلیشٹ مانا گیا ہے (۳۲)

دوہا

اپنے سم جانے لکھے سب کے سکھ دُکھ جوئے (۳۲) اے ارجن! ایسو پُرش یوگی پُورا ہوئے

تشریح اس دھیان یوگ کا ابھیاس کرتا ہوا پرش یہ جانتا ہے۔ کہ سب جگہ ایک پرماتما ہی دیاپک ہے۔ اور یہ جان کر کرم کرتا ہوا بھی وہ برہم میں ہی لین رہتا ہے۔ یہ بتلا کر بھگوان نے نشکام کرم یوگ کی فضیلت صاف طور پہ بتلا دی۔ اور پھر اس نشکام کرم یوگ سے سب جگہ سم بُدھی جس کی ہو گئی۔ اور ایسی سم بُدھی سے جو سب کے سکھ دکھ کو برابر جانتا ہے۔ یعنی سب کے دُکھ دُور کرنے کے لئے کرم کرتا ہے۔ جو سب کو اپنے جیسا دیکھتا ہوا سب کا سکھ ہی چاہتا ہے۔ اُس یوگی کو سب سے اعلےٰ یوگی کہا ہے۔

جیسے مجھے سکھ پیارا ہے۔ ویسے ہی سبھی پرانیوں کو سکھ پیارا ہے اور جیسے مجھے دُکھ اچھا نہیں لگتا۔ ویسے ہی سب پرانیوں کو دُکھ اچھا نہیں لگتا۔ اس طرح جو سب پرانیوں میں اپنے سمان ہی سکھ اور دُکھ کو یکساں بھاو سے دیکھتا ہے۔ کسی کا بھی بُرا نہیں چاہتا۔ ایسا پُورن گیانی یوگی دیگر یوگیوں سے سرلیشٹ ہے (شنکر آچاریہ)

مگر من کے چنچل ہونے کی وجہ سے ارجن اس طرح کی سم بُدھی (سب کو ایک جیسا جاننا) کے حصول کو بہت مشکل خیال

کرتا ہے۔ اس لئے وہ شری بھگوان سے سوال کرتا ہے۔

अर्जुन उवाच॥ योऽयं योगस्त्वया प्रोक्तः साम्येन मधुसूदन॥
एतस्याहं न पश्यामि चंचलत्वात्स्थितिंस्थिराम्॥३३॥
चंचलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम्॥
तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम्॥३४॥

(ارجن اوواچ)

یو ایم یوگس۔ تویا پروکتا سامیئن مدھوسودن (۳۳) ایتسیا اہم نہ پشیامی چنچل توات ستتھم ستھرم
چنچلم ہی منا کرشن۔ پرماتھی بلود درڑھم (۳۴) تسیاہم نگرہم منیئے وایو رو سودشکرم

ترجمہ

(اس طرح بھگوان کے اپدیش کو سن کر) ارجن بولا۔ ہے مدھوسودن! جو یہ سمتو بدھی روپی یوگ یعنی سب جگہ سم درشٹی رکھنے کا (دھیان) یوگ آپ نے کہا ہے۔ اس میں من کی چنچلتا کے باعث بہت دیر تک ٹھہرنے والی حالت میں نہیں دیکھتا ہوں۔ ارتھات یہ سم بھاو من کے چنچل ہونے کی وجہ سے بہت دیر تک نہیں ٹھہر سکتا۔ (۳۳) کیونکہ ہے کرشن! یہ من بڑا چنچل۔ ضدی۔ بلوان اور درڑھ ہے۔ اس کو روکنا (بس میں کرنا) میرے خیال میں ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی ہوا کو روکنے کی کوشش کرے۔ (۳۴)

مطلب یہ کہ جیسے ہوا کو روکنا ناممکن ہے۔ اس سے بھی زیادہ مشکل میں من کا روکنا مانتا ہوں۔

دوہا

کہا آپ نے جو کرشن سم بدھی یہ یوگ (۳۳) کیسے چنچل من کرے پراپت ایسو یوگ
چنچل ہے یہ من کرشن ہٹھی بہت بلوان (۳۴) وایو سم رکتا نہیں یہ من اے بھگوان

شری بھگوان بولے جیسا تو کہتا ہے۔ یہ ٹھیک ایسا ہی ہے:-

श्री भगवानुवाच॥ असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम्॥
अभ्यासेन तु कौंतेय वैराग्येन च गृह्यते॥३५॥

اردو میں

اسنشیم مہاباہو۔ منو۔ درنگرہم چلم (۳۵) ابھیاسین تو کونتیئے ویراگیئن چ گرہیتے

ترجمہ شری بھگوان بولے۔ ہے مہاباہو! یہ من بڑا چنچل اور مشکل سے بس میں ہونے والا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ مگر ہے کنتی نندن! ابھیاس اور ویراگ سے یہ بس میں کیا جا سکتا ہے (۳۵)

کرشن۔ شبد کرش دھاتو سے بنا ہے۔ جس کے معنی کمزور کرنے کے ہیں۔ بھگت جنوں کے پاپ وغیرہ دوشوں کو کمزور یا دور کرنے والے ہونے کے کارن بھگوان کا نام کرشن ہے

دوہا

نشچے من چنچل اتی درنگرہ ہے بیر (۳۵) پر ابھیاس ویراگیہ سے رک جاتا ہے دھیر

تشریح اس شلوک کے پہلے نصف حصے کا مطلب یہ ہے۔ کہ من کو ہٹھ سے روکنا مشکل ہے۔ اور دوسرے آدھے کا یہ مطلب ہے۔ کہ تدبیر (ڈھنگ) سے یہ روکا جا سکتا ہے۔ جیسے آنکھوں کو بند کرنے سے دیکھنے اور کانوں کو بند کرنے سے سننے سے روک سکتے ہیں۔ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اندریوں کو بھی روک سکتے ہیں۔ ایسے من کو صرف ہٹھ سے روک رکھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے اس کو تدبیر سے روکنا چاہیئے۔ وہ تدبیر کیا ہے؟ ابھیاس اور ویراگیہ۔ ابھیاس سے چت ٹھہرتا ہے۔ اور ویراگیہ سے وشے واسنائیں اکھڑتی ہیں۔ جو کہ من کو باہر کے وشیوں میں لے جایا کرتی ہیں۔

ابھیاس - بھگوان کی پراپتی کے لئے جپ تپ۔ بھجن پوجن میں من کو لگانا ابھیاس اور سنسارک وشے واسناؤں سے چت کو ہٹانا ویراگیہ ہے۔

یوگ ابھیاسی کے لئے من کا روکنا ضروری ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

असंयतात्मना योगो दुष्प्राप इति मे मतिः ॥
वश्यात्मना तु यतता शक्योऽवाप्तुमुपायतः ॥ ३६ ॥

اردو میں

اسنیئت آتمنا یوگو - دشپراپ اِتی مے متی (۳۶) وش آتمنا تو۔ یت تا۔ شکیو اواپتم اپایتہ

ترجمہ جس نے من کو بس میں نہیں کیا۔ اسے میری رائے میں یوگ پراپت ہونا کٹھن ہے۔ مگر جس نے من کو بس میں کر لیا ہے۔ وہ متواتر کوشش کر کے اس (دھیان یوگ) کو پراپت کر سکتا ہے (۳۶)

دوہا

من جیتے بن کٹھن ہے مو متی میں یوگ (۳۶) من کے جیتے سہل ہی ہوت پراپت یوگ

تشریح بھگوان نے پچھلے دو شلوکوں میں کہا ہے۔ کہ من کو قابو میں کرنا اگرچہ بہت مشکل ہے۔ اور یہ کام ہٹھ سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اسے ابھیاس اور ویراگیہ کے ہتھیار سے بس میں کرنا چاہئے۔ کیونکہ من کو قابو میں کئے بغیر یوگ کا سادھن نہیں ہو سکتا۔ اور اگر من قابو میں ہو گیا۔ تو یوگ دھیان۔ دھارنا اور سمادھی سے باآسانی سدھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے من کو قابو میں کرنا بہت ضروری ہے۔ مگر ارجن کو من کے قابو میں لانے میں پھر بھی شک ہے۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ فرض کرو۔ ہم نے یوگ ابھیاس شروع کیا۔ مگر من کو قابو میں نہ رکھ سکنے کی وجہ سے وہ ادھورا ہی رہ گیا۔ تو پھر ہماری کیا گتی ہوگی؟ یہ سوچ کر وہ شری بھگوان سے پھر سوال کرتا ہے۔

अर्जुन उवाच॥ अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः ॥
अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति ॥ ३७ ॥

ایتی شردھے او پیتو یوگاچ چلت مانسا (۳۷) اپراپیہ یوگ سنسدھم کاں گتی کرشن گچھتی

ترجمہ ارجن نے کہا۔ ہے شری کرشن! یوگ سے چلائیمان ہوئے چت والا شردھالو پرش یوگ کی سدھی کو پراپت نہ کر کے کس گتی کو پراپت ہوتا ہے؟ (۳۷)

دوہا

کرے نہ یوگ ابھیاس جو پر شردھالو ہو (۳۷) اتھوا یوگ بھرشٹ کی کرشن گتی کیا ہوئے

تشریح جس نے کبھی یوگ نہیں کیا۔ مگر اس میں شردھا رکھنے والا ہے۔ اور جس نے یوگ کا ابھیاس شروع کیا۔ مگر عمر کے آخری حصے میں یا کسی وجہ سے من کے قابو نہ رہنے سے وہ اس یوگ کی تکمیل نہیں کر سکا۔ اور قات یوگ بھرشٹ ہوگیا۔ یوگ مارگ سے گر گیا۔ ایسے پرش کی کیا گتی ہوگی؟

कच्चिन्नोभयविभ्रष्टश्छिन्नाभ्रमिव नश्यति॥
अप्रतिष्ठो महाबाहो विमूढो ब्रह्मणः पथि॥३८॥

اردو میں

کچِّنّو۔ اُبھے وِبھرشٹش چھنّا آبھرم اِو نشیتی (۳۸) اپرتشٹھو مہاباہو! وِموڑھو برہمناہ پتھی

ترجمہ ہے مہاباہو! (شری کرشن) کیا وہ بھگوت پراپتی کے مارگ سے بھٹکا ہوا آشرہ رہت (بے یار و مددگار) پرش چھن بھن (ٹکڑے ٹکڑے) ہوئے بادلوں کی طرح دونوں مارگوں (لوک و پرلوک) سے بھرشٹ ہوا نشٹ تو نہیں ہو جاتا ہے؟ (۳۸)

دوہا

چھن بھن بادل کی طرح نشٹ کیا وہ ہوئے؟ (۳۸) اُبھے لوک سے۔ برہم پنتھ موڑھ پرش جو ہے؟

एतन्मे संशयं कृष्ण छेत्तुमर्हस्यशेषतः॥
त्वदन्यः संशयस्यास्य छेत्ता न ह्युपपद्यते॥३९॥

اردو میں

ایتنمے سنشیم کرشن چھیتم ارہسی اشیشتاہ (۳۹) تو دنیہ سنشے اسیہ۔ اسیہ چھیتا نہی اُپ پدیتے

ترجمہ ہے کرشن! میرے اس سنشے کو پوری طرح سے آپ مٹا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوائے دوسرا اس سنشے کو مٹانے والا ملنا ممکن نہیں ہے (۳۹)

دوہا

ہیں اس شنکا کو کرشن آپ مٹاون ہار (۳۹) بنا آپ کے اور نہ سنشے نوارن ہار

تشریح ارجن کہتا ہے۔ مہاراج! مجھے یہ بتائیے۔ کہ اگر کوئی شخص پرماتما میں شردھا تو رکھتا ہو۔ مگر یوگ سادھن کا موقعہ اسے نہ ملا ہو۔ یا اس نے یوگ کا سادھن بھی شروع کیا ہو۔ مگر کسی وجہ سے اسے پوری تندھی ہونے تک جاری نہ رکھ سکا ہو تو اس کی کیا گتی ہوتی ہے؟ کیا وہ آسمان پر بے یار و مددگار ٹکڑے ٹکڑے ہوئے بادلوں کی طرح دونوں لوکوں سے نشٹ ہو جاتا ہے یا اسے اپنے نیک کا پھل ملتا ہے؟ کرپا کر کے میرے اس سنشے (شک) کو دور

کردیں ۔ کیونکہ آپ کے سوا دُوسرا رشی یا دیوتا کوئی مکمل طور سے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا ۔ آپ پُورن یوگی ہیں ۔ اور میرے اس شک کو دُور کر سکتے ہیں ۔

یوگ بھرشٹ پُرش کی کیا گتی ہوتی ہے ؟

श्री भगवानुवाच। पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ॥
नहि कल्याणकृत्कश्चिद्दुर्गतिं तात गच्छति ॥४०॥

شری بھگوان اُدواچ

پارتھ ! نیئویہہ نامُتر ۔ وِناشس تسیہ وِدیتے (۴۰) نہ ہی کلیان کرت کشچت دُرگتم تات گچھتی

ترجمہ ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے ۔ ہے پارتھ ! اس (یوگ بھرشٹ) پُرش کا نہ تو اس لوک میں اور نہ اس پرلوک میں ہی (کہیں) ناش ہوتا ہے ۔ کیونکہ ہے تات[1] (پیارے) ! کوئی بھی شبھ (بھلے) کرم کرنے والا (بھگوان کے لئے کرم کرنے والا) پُرش دُرگتی کو پراپت نہیں ہو سکتا (۴۰)

دوہا

پارتھ لوک پرلوک میں ناش نہ اُس کا ہوئے (۴۰) شُکرت نرکی دُرگتی تات کبھُو نہ ہوئے

تشریح بھگوان کہتے ہیں ۔ اے ارجن ! تو گھبرا مت ۔ اُس شردھا و شبھ کرم کرنے والے پُرش یا یوگ بھرشٹ پُرش کی کبھی دُرگتی نہیں ہوگی ۔ یعنی وہ اپنے موجودہ جنم سے بُرا جنم کبھی نہیں پاتا ۔ ارجن دوسرا سوال کرتا ہے ۔ کہ اگر اس کی بُری گتی نہ ہوگی ۔ تو اس کی کیا گتی ہوگی ؟ بھگوان جواب دیتے ہیں ۔

प्राप्य पुण्य कृतांल्लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ॥
शुचीनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥४१॥

اردو میں

پراپیہ پُنیہ کرتام لوکان اُوشِتوا شاشوتی سماہ (۴۱) شُچی نام ۔ شریمتام گے ہے یوگ بھرشٹو ابھی جایتے

ترجمہ جو یوگ بھرشٹ ہو جاتا ہے (یوگ سے گر جاتا ہے) وہ مرنے کے بعد پُنیہ وان (دھرماتما پُرشوں) کے لوکوں میں جاکر وہاں بہت سالوں تک واس کرتا ہے ۔ اور پھر شُدھ آچرن والے (سداچاری) کسی شریمان (دھنوان) کے گھر میں جنم لیتا ہے (۴۱)

---

[1] تات ۔ پتا پُتر روپ سے آتما کا وِستار کرتا ہے ۔ اس لئے اس کو تات کہتے ہیں ۔ اور پتا ہی پُتر روپ سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس لئے پُتر کو بھی تات کہتے ہیں ۔ شِشیہ بھی پُتر کے سمان ہے ۔ اس لئے اس کو بھی تات کہتے ہیں (شنکر آچاریہ)

دوہا

سورگ آدی شُبھ لوک میں بہُو سمے رہ بیر (۴۱) شریمان دھیمان کے جنم لیت وُہ دھیر

تشریح

مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی پرش یوگ کا سادھن شروع کر کے اُسے مکمل کئے بغیر مر جاتا ہے۔ تو وہ اس لوک میں جاتا ہے۔ جہاں کہ بڑے بڑے یگیہ کرنے والے دھرماتما پرش جاتے ہیں۔ وہاں وہ پُورن سکھ بھوگ کر پھر اس مرتیو لوک میں کسی دھنوان کے گھر جنم لیتا ہے

مگر یہ بات صرف یوگی کے متعلق ہی سچ نہیں ہے۔ بلکہ کوئی بھی آدمی اپنا کام اگر ایک جنم میں پورا نہ کر سکے۔ تو وہ اُسے دوسرے جنم میں پورا کر لیتا ہے۔ ایک جنم میں کیا ہوا ادھورا کام ادھورا ہی نہیں رہ جاتا۔ دوسرے ایک یا کئی جنموں میں پورا ہو جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق یوگ بھرشٹ پرش بھی دوسرا جنم کسی پوتر اور دھنوان کے گھر میں لیتا ہے۔ اگر وہ دھنوان کے گھر جنم نہ لے تو

अथवा योगिनामेव कुले भवति धीमताम् ॥
एतद्धि दुर्लभतरं लोके जन्म यदीदृशम् ॥ ४२ ॥

اردو میں

اتھوا۔ یوگِنامیو۔ کُلے بھوتی دھیمتام (۴۲) ایتدھی دُرلبھ ترم لوکے جنم یدِ ایدرشم

ترجمہ

یا بُدھیمان یوگیوں کے کُل میں جنم لیتا ہے۔ مگر اس طرح کا جو یہ جنم ہے۔ وہ سنسار میں بلاشبہ بہت ہی دُرلبھ ہے (۴۲)

دوہا

اتھوا گیانی یوگیوں کے گھر پیدا ہوئے (۴۲) نسندیہہ ایسا جنم ارجن دُرلبھ ہوئے

تشریح

اگر دھنوانوں کے گھر میں جنم نہ لے۔ تو وہ ویراگیہ وان بُدھی مان بُدھیمان یوگیوں کے گھر میں جنم لیتا ہے مگر ایسا جنم کسی خوش قسمت کو ہی ملتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت دُرلبھ ہے۔ اس طرح سدھ یوگیوں کے گھر میں جنم لے کر وہ پُرش کیا کرتا ہے؟

तत्र तं बुद्धिसंयोगं लभते पौर्वदेहिकम् ॥
यतते च ततो भूयः संसिद्धौ कुरुनंदन ॥ ४३ ॥

اردو میں

تتر تم بُدھی سینوگم لبھتے پورو دیہی کم (۴۳) یت تے چا تتو۔ بھُویا۔ سنسدھو کُرونندن

ترجمہ

وہاں پہلے جنم میں سادھن کئے ہوئے بُدھی سینوگ کو یعنی سمتو بُدھی یوگ (دھیان یوگ) کے سنسکار کو وہ اپنے آپ پراپت کر لیتا ہے اور ہے ارجن! اس کے پربھاو سے پھر اچھی طرح (پہلے سے زیادہ) اُتساہ کے ساتھ سِدھی کے لئے کوشش کرتا ہے (۴۳)

دوہا

پراپت کرتا ہے وہاں وہ بُدھی سینوگ (۴۳) اس سے آگے یتن سے کرے پراپت یوگ

تشریح مطلب یہ کہ جتنا سادھن اس نے پہلے جنم میں کیا ہوتا ہے۔ اتنا وہ اگلے جنم میں بہت جلدی حاصل کر لیتا ہے۔ اور پھر آگے مکمل سدھی کے لئے تندہی سے کوشش کرتا ہے۔ اگر یوگ ابھیاس کے سنسکاروں کی نسبت ادھرم وغیرہ کرم زیادہ بلوان نہ ہوں۔ تو وہ یوگ ابھیاس کے سنسکاروں سے یوگ کی طرف جلدی کھچ جاتا ہے۔ اور اگر ادھرم کے سنسکار زیادہ پربل ہوں۔ تو اس سے یوگ کے سنسکار دب جاتے ہیں۔ مگر ادھرم کے سنسکاروں کا کھشے (ناش) ہونے پر وہ خود ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ بہت مدت تک دبے رہنے پر بھی ان کا ناش نہیں ہوتا۔ یہی بات آگے کہتے ہیں۔

पूर्वाभ्यासेन तेनैव ह्रियते ह्यवशो ऽपि सः ॥
जिज्ञासुरपि योगस्य शब्द ब्रह्मातिवर्तते ॥ ४४॥

اردو میں

پوُرو ابھیاسین تین آیو ہری آتے ہی اوشو اپی ساہ (۴۴) جگیاسو رپی یوگسیہ شبد برہم اتی ورتتے

ترجمہ وہ (یوگ بھرشٹ پرش) وشیوں کے بس میں ہوا بھی (اپنے) اس پہلے کے ابھیاس سے ہی بلا شبہ بھگوان کی طرف جھکتا ہے۔ اور سمتو بدھی روپ یوگ کا جگیاسو بھی ویدوں میں کہے ہوئے سکام کرموں (کے پھل سے) اوپر پہنچ جاتا ہے (۴۴)

دوہا

بے بس سدھی کی طرف ارجن وہ جھک جائے (۴۴) جگیاسو بھی یوگ کا پار شبد برہم جائے

تشریح مطلب یہ کہ اگر یوگ بھرشٹ مہاتما کسی دھنوان راجہ مہاراجہ کے گھر جنم لیتا ہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ دھن۔ استری۔ وغیرہ کے موہ میں پھنس جاوے۔ وشیوں کے آدھین ہو جاوے۔ وشیوں کے سامنے اس کا کچھ بس نہ چلے۔ تو بھی اس کا پہلے جنم کا یوگ سادھن کسی نہ کسی طرح اُسے یوگ مارگ کی طرف جھکا ہی دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ پھر آگے ترقی کرنے لگتا ہے۔ اور جو یوگ بھرشٹ یوگیوں کے گھر میں جنم لیتا ہے۔ اس کا تو کہنا ہی کیا ہے وہ تو جنم سے ہی سادھن میں لگ جاتا ہے۔ اور کوشش کر کے ویدوں میں کہے ہوئے سکام کرموں کے پھل (سورگ وغیرہ) سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ یعنی سورگ وغیرہ میں نہ جا کر سیدھا مکت ہو جاتا ہے اور برہم میں ہی مل جاتا ہے۔ ہے ارجن! جب یوگ بھرشٹ کی یہ حالت ہے۔ تب پورن یوگی کی برہم پراپتی میں تو شک ہی کیا ہے۔

प्रयत्नाद्यतमानस्तु योगी संशुद्धकिल्बिषः ॥
अनेकजन्मसंसिद्धस्ततो याति परां गतिम् ॥ ॥ ४५॥

اردو میں

پریتناد۔ یتمانستو۔ یوگی سنشدھ۔ کلوشاہ (۴۵) انیک جنم سنسدھس تتو یاتی پرام گتم

ترجمہ یوگ ابھیاس کا برابر یتن کرتے رہنے سے پاپ رہت یوگی کئی جنموں میں انتہ کرن کی شدھی روپی یوگ سدھی کو پراپت کر کے اس کے پربھاو سے پرم گتی (موکش) کو پراپت کرتا ہے (پرماتما میں مل جاتا ہے) (۴۵)

دوہا

نرنتر یوگ ابھیاس سے وہ یوگی نشپاپ (۴۵) انیک جنم بل پائے کے مکت ہوت ہے آپ

تشریح وہ یوگ بھرشٹ یوگی بار بار جنم لیتا ہے اور ہر جنم میں کچھ نہ کچھ ترقی کرتا ہے۔ آخر کئی جنموں میں حاصل کی ہوئی یوگ سدھی کے پربھاو سے وہ مکمل یوگی بن جاتا ہے مکمل یوگی بن جانے پر وہ مکت ہو جاتا ہے۔ یعنی اُسے پھر جنم مرن کے بندھن میں نہیں آنا پڑتا۔ کیونکہ :-

یوگی کی مہما

तपस्विभ्योऽधिको योगी ज्ञानिभ्योऽपि मतोऽधिकः॥
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जन ॥४६॥

اردو میں

تپسوی بھیو اَدھکو یوگی گیانی بھیو اَپی متو ادھکاہ (۴۶) کرمی بھیئشچ ادھکو یوگی تسماد یوگی بھوا ارجن

ترجمہ یوگی تپسویوں سے سریشٹ ہے۔ گیانیوں (شاستر گیان والوں) سے بھی سریشٹ ہے اور سکام (پھل کی خواہش سے) کرم کرنے والوں سے بھی سریشٹ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو (بھی) یوگی بن (۴۶)

دوہا

گیانی اور تپسوی اَر کرمی ہیں جو سئے (۴۶) یوگی سب سے سریشٹ ہے ارجن یوگی ہوئے

تشریح یہاں (یوگی) لفظ کا ارتھ وہی ہے جو اس ادھیائے کے شروع میں کہا گیا ہے۔ یعنی یوگی اور سنیاسی وہی ہے۔ جو کرم پھل کا آشرہ نہ رکھ کر کر تو یہ کرم کرتا ہے۔ کرم کا پھل ترک کر کے کس طرح لوک سنگرہ (عوام کی بھلائی) کے لئے کرم کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے چت کس طرح پرماتما میں متواتر لگائے رکھنا چاہیئے۔ اور چت کی یہ حالت ہونے کے لئے کیا سادھن کرنا چاہیئے۔ اس کا ذکر اس ادھیائے میں ہوا ہے۔ اور اب بھگوان یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اس طرح پرماتما میں چت کو لگا کر جو یوگی کرم کے پھل کو تیاگ کر لوک سنگرہ کے لئے کرم کرتا ہے۔ وہی یوگی ہے۔ اور وہی پنچ اگنی تاپنے والے۔ دن رات دُھونی رمائے رکھنے والے۔ دریا وغیرہ میں کھڑے کھڑے جپ کرنے والے اور برت اپواس کر کے جسم کو سکھا دینے والے تپسویوں سے سریشٹ ہے۔ وہ یوگی شاستر کا گیان رکھنے والے بھاری پنڈتوں سے بھی سریشٹ ہے۔ اور جو پُرش کسی کامنا کے لئے بڑے بڑے دھرم کے کام کرتے ہیں۔ بھاری یگیہ کراتے ہیں۔ دھرم شالہ بنواتے اور تالاب کنوئیں یا باؤلی وغیرہ کھدواتے ہیں۔ ان سکام کرمیوں سے بھی یوگی سریشٹ ہے۔ مطلب یہ کہ ایسا یوگی سب سے سریشٹ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تم بھی ایسے ہی یوگی بنو۔ یعنی پھل کی خواہش کو ترک کر کے لوک سنگرہ کے لئے کرم کرتے ہوئے دھیان یوگ کا سادھن کرو۔ اور ہے پیارے!

योगिनामपि सर्वेषां मद्गतेनांतरात्मना॥
श्रद्धावान्भजते यो मां स मे युक्ततमो मतः॥४७॥

اردو میں

یوگی نام پی سر ویشام - مدگتین آنتر آتمنا (۴۷) شردھاوان بھجتے یو - مام - سا مے یکت تمو متاہ

مترجمہ ان سمپورن یوگیوں میں بھی جو شردھاوان یوگی مجھ میں اپنے چت کو لگا کر سدا میرا بھجن کرتا ہے - اس یوگی کو تو میں پرم سریشٹ مانتا ہوں - (۴۷)

دوہا

پرانی سب یوگیش میں اُوتم یوگی سوئے (۴۷) سونپ مجھے سر وسو جو بھگت مراہی ہوئے

یہاں پر دھیان یوگ نامی چھٹا ادھیائے ختم ہوا

چھٹے ادھیائے کا خلاصہ

اس چھٹے ادھیائے میں اس بات کا ذکر ہوا کہ کرموں کے پھل کو تیاگ کرتے ہوئے گیان یکت کرم کرنے کے لئے کس طرح گیان سدھی کے لئے اور وشے واسناؤں کے جال سے چھوٹنے کے لئے دھیان یوگ کا سادھن کرنا چاہیئے۔ اس دھیان یوگ کا اُپدیش کرتے ہوئے بھگوان نے یم - نیم آسن - پرانایام - پرتیاہار - دھارنا - دھیان اور سمادھی یوگ کے ان سبھی انگوں کا اُپدیش کیا - اور بتلادیا - کہ اس طرح چت کی شدھی اور برہم میں لین ہونے کا ابھیاس کرنا چاہیئے یہی گیان پراپتی اور چت کی شانتی کا مارگ ہے - اس طرح جس کا چت بس میں ہو جاتا ہے - اور برہم میں جو لین ہے - وہی پورے طور سے کرم یوگی ہو سکتا ہے - یعنی پرکرتی کے تین گنوں سے مُکت ہو کر گیان یکت نشکام کرم کر سکتا ہے - اور جیسے ہر ایک کام ہی کام کو سکھاتا ہے - ویسے ہی کرم یوگ کا آچرن ہی کرم یوگ کو سکھاتا ہے - اور اس کرم یوگ میں گیان سِدھ کرنے کے لئے دھیان یوگ کے ساتھ ہی ساتھ لوک سنگرہ ارتھ کرم کرنے کا ابھیاس کرنا پڑتا ہے - مگر ایسے گیان یکت کرم کے سادھن کے لئے سب سے پہلے بھگتی پوروک ایشور کی شرن میں جانا ہوتا ہے - بھگتی ہی کی شکتی کے بنا یہ سادھن نہیں ہو سکتا - کیول یوگ کے کسی انگ کی سدھی کے لئے بھلے ہی کوئی یوگ ابھیاس کرے - مگر وہ پرم پد اُسی یوگی کو حاصل ہوتا ہے - جو بھگتی پوروک اپنا انتہ کرن ایشور کو ارپن کر کے ایشور کا کام سمجھ کر ہی سب کام کرتا ہے - اسی لئے بھگوان نے آخر میں بھگتی کی طرف اشارہ کیا ہے جس کا تفصیل سے اگلے ادھیاؤں میں ذکر کیا جاوے گا۔

ساتواں ادھیائے

گیان وگیان یوگ

بھگتی پوروک ایشور کی شرن لے کر ایشور کے پریم میں ہی مگن ہو کر دھیان پوروک نشکام کرم کرنے سے جس

گیان کی پراپتی ہوتی ہے ۔ وہ گیان کیا ہے ۔ یہ اس ادھیائے کا مضمون ہے ۔ اور اس لئے اس کا نام گیان وگیان یوگ ہے ۔ اس میں بھگوان نے وگیان سہت گیان یعنی پرکرتی اور پرماتما کے گیان کا اُپدیش کیا ہے ۔

श्री भगवानुवाच ॥ मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युञ्जन्मदाश्रयः ॥
असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ १ ॥

(شری بھگوان اوواچ)

میا آسکت ۔ مناہ پارتھ ! یوگم یُنجن مدآشریاہ (۱) اسنشیئم سمگرم مام یتھا گیاسیہ سی تچھر نو

ترجمہ: ہے پارتھ ! میری طرف من لگا کر ۔ میرا ہی آشرہ گرہن کر کے یوگ سادھن کرتے ہوئے جس ودھی (طریقے) سے تم مجھے سنشے رہت (یقینی طور پر) اور پوری طرح سے جان سکو گے ۔ وہ ودھی اب مجھ سے سنو

دوہا

اے پارتھ مجھ میں لگا من کر سادہن یوگ (۱) پائے گا پورا مجھے جس سے سن وہ لوگ

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ॥
यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ॥ २ ॥

اردو میں

گیانم تے اہم ساوِگیانم ۔ ادم وکھشیامی اشیشتاہ (۲) یت گیاتوا نہیہ بھویو انیت گیاتویم اوی شِشیہ تے

ترجمہ: میں تمہیں وہ گیان وگیان (اپنے انوبھو) سمیت سب بتلا دیتا ہوں ۔ جس کو جاننے پر پھر اس سنسار میں جاننے کے لئے کوئی بات نہیں رہ جاتی ۔ (۲)

دوہا

میں بتلاؤں گا تجھے گیان سہت وِگیان (۲) جان جسے اس لوک میں ہوئے پرم کلیان

تشریح: مطلب یہ کہ میں تمہیں یہ گیان خالی شاستروں کے ڈھنگ سے (کتابی علم) نہیں بتلاؤں گا ۔ بلکہ وگیان سے (جو کچھ میرے تجربہ اور مشاہدہ میں آچکا ہے (اس سے مدلل طور پر) بھی بتلاؤں گا ۔ یہ گیان ایسا ہے ۔ کہ اس کے جاننے والا سروگیہ ہو جاتا ہے ۔ اس کے جان لینے پر سنسار میں اور کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اس کے جاننے سے موکھش تک مل جاتی ہے ۔ لیکن اے ارجن ! اس کا جاننا بہت مشکل ہے ۔ اسی وجہ سے :-

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ॥
यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्त्वतः ॥ ३ ॥

اردو میں

منشیا نام سہسر یشو ۔ کشچت یتتی سدھئے (۳) یتتام اپی سدھانام کشچت مام ویتی تتوتا

ترجمہ: ہزاروں آدمیوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی آدمی (موکھش روپ) سدھی کے لئے کوشش کرتا ہے ۔ اور ان کوشش کرنے والے (یوگیوں) میں بھی کوئی ہی پرش میرے پراین ہوا مجھ کو تتو سے (ٹھیک ٹھیک) جان پاتا ہے (۱۳)

دوہا

یتن کرے کوئی ایک ہی ہزاروں میں سِدّھی ہیت (۳) ان سِدّھوں میں بھی کوئی وِرلا سِدّھی لیت

پرا اور اپرا پرکرتی سے جگت کا وستار

भूमिरापोऽनलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ॥
अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥ ४ ॥
अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ॥
जीव भूतां महा बाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५ ॥

اُردو میں

بھُومی - آپا - انلا - وایُو - کھم - مناہ بدّھی ایوچا (۴) اہنکار - اِتی - ایم - مے بھِنّا پرکرتی اشٹ دھا
اپرا ایم اِتہ تُو انیام - پرکرتِم وِدھی مے پرام (۵) جیو بھوتام مہاباہو - ییا اِدم دھاریتے جگت

ترجمہ (اور ہے ارجن) پرتھوی[۱] - جل[۲] - اگنی[۳] - وایو[۴] - آکاش[۵] - من[۶] - بدھی[۷] اور اہنکار - میری پرکرتی کے یہ آٹھ بھید ہیں (۴) ان (آٹھ) بھیدوں والی تو یہ میری اپرا (جڑ) پرکرتی ہے اور ہے ارجن - اس کے علاوہ میری دوسری پرا (چیتن) جیو رُوپی پرکرتی ہے۔ جس کے سہارے یہ سب جگت ٹھہرا ہوا ہے۔ (۵)

دوہا

بھُومی پون - جل - انل - من کھم بدّھی اہنکار (۴) ہیں میری پرکرتی کے بھید اشٹ پرکار!
اپرا یہ اب جان تُو پرا پرکرتی بیر! (۵) جیو رُوپ جس سے دھرے یہ سب جگت شریر

تشریح سانکھیہ میں پرکرتی وہ ابتدائی جوہر ہے۔ جو اس جڑ جگت کا اُپادان کارن ہے جس کو پردھان اور اویکت کہتے ہیں۔ مگر یہاں "پرکرتی" شبد کھلے ارتھوں میں لیا گیا ہے یعنی پرماتما کی وہ شکتی جس کے ذریعے یہ جگت پیدا ہوا ہے۔ یہ شکتی یا پرکرتی دو قسم کی ہے۔ ایک جڑ - دوسری چیتن - جڑ پرکرتی تو بھوگیہ (بھوگنے لایق) ہے - اور چیتن بھوگتا (بھوگنے والی) ہے۔ جڑ وردیہ (وستو ماتر) ہے۔ اور چیتن ورشٹا ہے۔ جڑ شکتی چیتن سے نام اور رُوپ کو گرہن کرتی ہے چیتن آتما اس کے کئی رُوپوں (شکلوں) کو دیکھتا اور بھوگتا ہے۔ سارے برہمانڈ کی ہستی ان دونوں کے ملاپ سے ہی ہے۔ کائی سے لے کر سب بنسپتی۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک کئی طرح کے جانور اور خود انسانی ہستی۔ یہ سب ان دو تو جیو اور پرکرتی کے ملاپ کا ہی ظہور ہے۔ اور اس لئے انہیں دونوں پہ برہمانڈ کی ہستی کا دارومدار ہے۔ اگرچہ مول پرکرتی - ترِگُن مئی (ست - رج - تم) تینوں گُنوں والی ہے۔ مگر وہ چیتن کے ساتھ مل کر شریر بنانے میں آٹھ پرکار کی ہوتی ہے۔ پرتھوی - جل - تیج - وایو اور آکاش - یہ شریر کا ڈھانچہ بناتے ہیں اور من - بدھی اور اہنکار - چیتن کے پردھان ساتھی ہیں۔ جیو من سے کسی بات کو سوچتا - بدھی سے نتیجے کرتا اور اہنکار یعنی

"مَیں پن" اسے گرہن کرتا ہے۔ یہ آٹھ قسم کی پرکرتی جڑ ہے۔ اور جیو آتما کے بھوگنے کے لئے ہے۔ اس لئے یہ اپرا یعنی ادو پرکی ہے (ادنے) ۔ اشدھ اور انرتھ کاری وسنسار بندھن رُوپ ہے۔ شنکر آچاریہ)
جیو آتما چیتن ہے اور بھوگنے والا ہے۔ اس لئے وہ پر (پرا) ہے (اسے تو اُتم رُوپ شدھ اور اوتم پرکرتی جان۔ شنکر آچاریہ) اس کے دیکھنے کا سلسلہ یہی ہے۔ کہ جیو ان آٹھوں کو دیکھ کر (ان کی ماہیت کو جان کر) پیچھے شدھ آتما (اپنے آپ) کو دیکھتا ہے۔ اس طرح یہ آٹھوں اپرا پرکرتی کہلاتے ہیں۔ اور جیو آتما پرا پرکرتی کہلاتا ہے۔

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युपधारय ॥
अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥ ६ ॥

اردو میں

ایتد یونینی بھوتانی سروانی۔ اِتی۔ اُپ دھاریہ (۶) اہم کرتسن اسیہ جگتاہ پربھواہ۔ پرلئے استھتا

ترجمہ

(اور ہے ارجن۔ تو) ایسا سمجھ۔ کہ سمپورن بھوت پرانی ان دونوں پرکرتیوں سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور میں اس سارے جگت کی اُتپتی (پیدائش) اور پرلے (فنا) رُوپ ہوں۔ یعنی میں ہی سب جگت کا مُول کارن ہوں (۶)

دوہا

سب سرشٹی کی ہیں یہی کارن دونو بیر (۶) سرشٹی کرتا اور لے کرتا میں ہوں دھیر

تشریح

مگر ہے ارجن! تو یہ مت سمجھ۔ کہ صرف جیو اور ستھول وسوکھشم پرکرتی ہی سب کچھ ہے نہیں۔ بلکہ پرکرتی اور پُرش سے پرے بھی ایک ستا ہے۔ جسے وشو آتما۔ وگیان آتما یا برہم کہتے ہیں۔ اور یہی ستا سنسار کی پیدائش قیام اور فنا کا موجب ہے۔ یہ برہم ہی سب سرشٹی کا آدی کارن ہے۔ برمھ کی مُول پرکرتی یا پرا پرکرتی ہی پُرش یا جیو ہے یا اس برہم کا چھوٹا سروپ ہے۔ اور پُرش یا جیو سے اُتر کر پھر یہ آٹھ طرح کی اپرا پرکرتی ہے۔ اس لئے لطیف ترین پرکرتی سے لے کر کثیف ترین جڑ جگت تک سب جگہ برھم ہی دیاپک ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں۔

मत्तः परतरं नान्यत्किंचिदस्ति धनंजय ॥
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७ ॥

اردو میں

مَتا پرترم۔ نہ۔ انیت۔ کنچت۔ استی۔ دھننجے (۷) متی سروم اِدم پروتم سُوترے منی گنا اِو

ترجمہ

ہے دھننجے! میرے سوائے یا مجھ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے۔ یہ سمپورن جگت دھاگے میں موتیوں کی لڑی کی طرح مجھ میں ہی پرویا ہوا ہے۔ (۷)

دوہا

موسوں پر کچھ اور نہ جانو کنتی پوت (۷) پرویو مجھ میں چراچر منی گن لڑ جیم سُوت

پرماتما کا سوروپ

تشریح کثیف پرکرتی تو سب کو دکھائی دے رہی ہے۔ اس پرکرتی سے پرے جیو اور جیو سے بھی پرے برہم ہے۔ برہم سے پرے کچھ نہیں ہے۔ برہم پرکرتی اور جیو میں رما ہوا دونو کو شکتی دینے والا ہے۔ اس شلوک میں پرماتما وہ دھاگا ہیں۔ جس میں سارا برہمانڈ موتیوں کی لڑی کی طرح پرویا ہوا ہے۔ برہد آرنیک اُپنشد ۳ - ۷ - ۸ میں کیا اچھا کہا ہے۔ "جو اس پھیلے ہوئے دھاگے کو جان لے۔ جس میں یہ ساری پرجائیں (مخلوقات) پروئی ہوئی (منسلک) ہیں۔ اس مالا کے سوتر کو جان لے۔ وہ برہم کو جان لے گا۔"

"پرماتما سے الگ کوئی چیز نہیں!" یہ سنتے سنتے ہمیں ایک طرح سے اس بات کا وشواس تو ہو گیا ہے۔ مگر جب تک اس بات کا پوری طرح سے انوبھو نہیں ہوتا۔ تب تک یہ وشواس کچا ہی ہے۔ انوبھو (پریکٹیکل) صاف طور سے عملی طور سے دیکھ لینے سے پھر مٹی کے ایک ایک ذرے میں پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں۔ مگر پرماتما ان کثیف مادی آنکھوں سے دکھائی نہیں دینگے۔ سوکھشم (لطیف) چیز کے دیکھنے کے لئے ہمیں اپنی اندرونی آنکھوں سے کام لینا چاہیئے۔ ایک پتھر کا ٹکڑا لے کر دیکھیئے۔ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے۔ مٹی کے نہ معلوم کتنے کروڑ ذرات اس میں ملے ہوئے ہیں۔ وہ سب آپس میں متحد و مجتمع ہیں۔ ان سب ذرات کو جوڑنے اور اکٹھا رکھنے والی ایک طاقت ہے۔ اس پتھر کے ٹکڑے کو پھوڑنے سے اس میں سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔ یہ آگ ہے۔ پھوڑنے سے پہلے یہ چھپی ہوئی تھی۔ ظاہرا آنکھوں سے پتھر محض ایک مٹی کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے مگر پھوڑنے سے معلوم ہو گیا۔ کہ اس پتھر کا سوکھشم روپ آگ ہے۔ اس آگ کا بھی ایک سوکھشم روپ ہے۔ جو دکھائی نہیں دیتا۔ ہر ایک کثیف شکل کے اندر اسی طرح اس کا لطیف روپ ہوتا ہے۔ وہ لطیف ترین روپ ہی پرماتما ہے۔ وہی حقیقی شکتی ہے۔ وہی پتھر کے ایک ٹکڑے میں ہے اور وہی زمین (مٹی) کے ذرے ذرے میں ہے۔ وہی سب چیزوں کو۔ ہمارے اس جسم کو اور سب سنسار کو متحد کئے ہوئے ہے۔ پرماتما اس طریقے سے ہر ایک چیز میں ہے۔ پانی۔ آگ۔ مٹی وغیرہ سب کے اندر ہے۔ پرماتما ہی مول ہے۔ اس سے پرا پرکرتی ظہور میں آئی۔ اور پھر اس سے لطیف اور کثیف اپرا پرکرتی پیدا ہوئی ہے۔

انسان کے جسم کو ہی دیکھیئے۔ اس میں مول کیا ہے؟ آتما اور بدھی۔ من۔ بدھی اور پنچ تن ماترائیں۔ یہ سب اس کے بیرونی روپ ہیں۔ اور یہ بھی سوکھشم (لطیف) ہیں۔ یہ جسم انہیں سوکھشم تتوں کا ستھول روپ ہے۔ مطلب یہ کہ جسم جڑ ہے۔ اس کا لطیف روپ من اور من سے بھی بہت زیادہ لطیف آتما ہے اور وہ آتما سب جگہ دیاپک اور سب کا آدھار ہے۔ اس بات کا آگے مشرح بیان کرتے ہیں

रसोऽहमप्सु कौंतेय प्रभाऽस्मि शशिसूर्ययो: ॥
प्रणव: सर्ववेदेषु शब्द: खे पौरुषं नृषु ॥ ८ ॥

اردو میں

رسواہم آپ شو کرنتے [illegible] سکھی تو ودھ شم نرشو

ترجمہ

ہے کنتی نندن! جل میں میں رس ہوں۔ اور چاند سورج میں پربھا (پرکاش) ہوں۔ سارے ویدوں میں اونکار رُوپ ہوں۔ آکاش میں شبد اور پُرشوں (انسانوں) میں پُرشارتھ ہوں (۸)

دوہا

جل میں رس ششی سُوریہ میں پربھا شبد آکاش (۸) ویدوں میں میں اوم ہوں پُرشوں میں پرکاش

تشریح

جل یعنی پانی کا پران کیا ہے؟ رس۔ اس لئے جل میں رس ہی پرماتما ہے۔ سورج اور چاند کی زندگی کا آدھار کیا ہے؟ روشنی اس لئے سُورج اور چاند میں روشنی ہی پرماتما ہے۔ ویدوں کا سار کیا ہے۔ شبد برہم ओं (اوم) اس لئے ویدوں میں اوم ہی پرماتما ہے ارتھات اونکار رُوپ پرماتما میں سب وید پروئے ہوئے ہیں۔ آکاش کا آدھار کیا ہے؟ اُس کی تن ماترا جو شبد رُوپ ہے۔ اس لئے آکاش میں شبد ہی پرماتما ہے۔ پرشوں کا سوبھاو یعنی انسان کی انسانیت کیا ہے؟ پُرشارتھ اس لئے پُرشوں میں پُرشارتھ ہی پرماتما ہے جو پرش جتنا پرشارتھ کرتا ہے۔ اس میں اسی مقدار میں پرماتما کی شکتی کا ظہور ہے۔ اس طرح ہے ارجن!

पुण्यो गंधः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ॥
जीवनं सर्व भूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ९ ॥

اردو میں

پنیا۔ گندھا۔ پرتھویام۔ چا تیجا۔ چا اسمی وبھاوسو (۹) جیونم سرو بھوتیشو۔ تپہ۔ چا۔ اسمی تپسوی۔ شو

ترجمہ

پرتھوی میں جو پوتر گندھ ہے۔ اگنی میں جو چمک (تیج) ہے اور سب پرانیوں میں جو جیون (پران) ہے یعنی جس سے سب پرانی زندہ رہتے ہیں۔ اور تپسویوں میں جو تپ ہے۔ وہ میں ہی ہوں (۹)

دوہا

پرتھوی میں میں گندھ اور تیج اگنی میں بیر (۹) سب بھوتوں میں پران تپ ہوں تپسوی میں دھیر

बीजं मां सर्व भूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ॥
बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ १० ॥

اردو میں

بیجم مام سرو بھوتانام۔ ودھی۔ پارتھ سناتنم (۹) بُدھی۔ بُدھی متام اسمی۔ تیجاہ تیجسوی نام۔ اہم

ترجمہ

ہے پارتھ! تو یہ سمجھ۔ کہ سمپورن پرانیوں کا سناتن بیج میں ہی ہوں۔ جو بدھیمان ہیں۔ اُن کی بدھی (وویک شکتی) میں ہوں۔ اور جو تیجسوی ہیں۔ ان کا تیج (پربھاؤ) بھی میں ہی ہوں۔ (۱۰)

عا پُرشارتھ۔ پرش ارتھات آتما کی پراپتی کے لئے جو متواتر یتن کیا جاتا ہے۔ اس کا نام پُرشارتھ ہے۔ دُنیوی دھن دولت میں کامیابی کا نام سچا پرشارتھ نہیں ہے یہ تو پرشارتھ لفظ کا بہت بگڑا ہوا ارتھ ہے۔

دوہا

پارتھ میں ہوں جان تو سب بھوتوں کا بیج (۱۰) بدھی بدھیمان کی تیجسوی کا تیج (۱۰)

बलं बलवतामस्मि कामराग विवर्जितम् ॥
धर्माविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ ११ ॥

اردو میں

بلم بلوتام اسمی کام - راگ - وِی وَرجِتم (۱۱) دھرما اَورُودّھا بھوتیشو کاما اسمی بھرت ارشبھ

ترجمہ

ہے بھرت سریشٹھ! میں بلوانوں کا بل ہوں (مگر وہ بل کیسا ہے؟) وہ بل کام[1] (کامنا) اور راگ[2] (موہ) سے رہت ہے - سب پرانیوں میں دھرم کے خلاف نہ جانے والا (شاستر کے انوکول) جو کام (کامنا) ہے - وہ بھی میں ہی ہوں (۱۱)

دوہا

بلوانوں میں دھرم بل کام راگ سے رہت (۱۱) اے ارجن میں کام ہوں کر تو یہ کے سہت

تشریح

کام[1] - نا حاصل وشیوں میں جو ترشنا ہوتی ہے - اُسے کام کہتے ہیں -

راگ[2] - حاصل (پراپت) وشیوں میں موہ یا پھنساوٹ کو راگ کہتے ہیں - جب کام اور راگ کو کسی چیز میں لگاتے ہیں - تو طاقت گھٹ جاتی ہے - اس لئے کام اور راگ سے خالی بل (طاقت) کہا ہے - یعنی وہ بل طاقت یا شکتی جو کبھی گھٹتی بڑھتی نہیں ایک رس ہی رہتی ہے - وہ میں ہوں -

دھرم کے خلاف نہ جانے والا کام - اپنی استری میں جو دھرم انوکول سنتان کے لئے سماگم ہوتا ہے - وہ کام بھی میں ہوں -

سوال - پرماتما اگر سب جگہ ہے - اور سب چیزوں میں یکساں طور سے موجود ہے - تو وہ کیول شدھ اور پوتر کیوں؟ اشدھ اور اپوتر کیوں نہیں؟

جواب :- سنئے -

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्च ये ॥
मत्त एवेति तान्विद्धि न त्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

اردو میں

یے - چا ایو ساتوکا - بھاوا - راجسا - تامسا - چا یے (۱۲) مت - ایو - اِتی - تان - وِدّھی نہ تو اہم تیشو تے می

ترجمہ

اور بھی جو ستوگن سے پیدا ہونے والے بھاو[1] اور جو رجوگن اور تموگن سے ہونے والے بھاو ہیں - ان سب کو تو مجھ سے ہی پیدا ہونے والے جان - وہ میرے اندر ہیں - مگر میں ان کے اندر نہیں ہوں (۱۲)

---

۱ بھاو یعنی پدارتھ - ساتوک بھاو - شم دم وغیرہ - راجس بھاو - سکھ دکھ - لوبھ کرودھ وغیرہ - تامس بھاو - خوف موہ وغیرہ

دوہا

ست ۔ رج ۔ تم جو بھاؤ ہیں تینوں ارجن جان (۱۲) یہ سب مجھ میں ہیں مگر ۔ میں نہ ان میں مان

تشریح اس دنیا میں کئی طرح کے آدمی نظر آتے ہیں ۔ کوئی شدھ ساتوک ورتی والے ہیں ۔ سکھ سے رہتے اور دوسروں کو بھی سکھ دیتے ہیں ۔ کچھ ایسے ہیں ۔ جو اس سنسار میں اپنی عزت اور مرتبہ چاہتے ہیں ۔ اور اس کے لئے کرودھ اور لوبھ کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں ۔ جو نیند ۔ سستی اور نشے بازی میں چور رہتے ہیں ۔ اگر یہ لوگ چاہیں ۔ تو غصہ ۔ لوبھ ۔ نیند اور سستی وغیرہ اپنی برائیوں کو دور کر سکتے ہیں ۔ اور اگر چاہیں ۔ تو ان سب برائیوں میں پہلے سے بھی زیادہ پھنس سکتے ہیں یہ بات انوبھو سے ثابت ہے ۔ اس سے معلوم ہوا ۔ کہ انسان ستوگنی ۔ رجوگنی اور تموگنی اپنی مرضی سے بن سکتا ہے پرکرتی پر وہ اپنا اقتدار جما سکتا ہے ۔ پرماتما بھی اسی طرح پرکرتی کا سوامی ہے ۔ اور اس لئے کہتے ہیں ۔ کہ پرکرتی کے ست رج تم ۔ ان گنوں کا مُول میں ہوں ۔ مطلب یہ کہ مجھ میں تو یہ رہتے ہیں ۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا ۔ یعنی آزاد ہوں ۔ اگرچہ وہ مجھ سے پیدا ہوتے ہیں ۔ تو بھی میں ان میں نہیں ہوں ۔ ارتھات سنساری انسانوں کی طرح میں ان کے بس میں نہیں ہوں ۔ بلکہ وہ مجھ میں میرے بس میں ہیں ۔

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ।
मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥१३॥

اردو میں

تری بھی رگن مئی بھاوئی ایبھی سروم ۔ اِدم جگت (۱۳) موہتم نابھی جاناتی ۔ مام ۔ ایبھیا پرم اویّم

ترجمہ گُنوں کے کارن رُوپ (ساتوک ۔ راجس اور تامس) تین پرکار کے بھاوؤں سے یہ سارا سنسار موہت ہو رہا ہے اور اس لئے ان تینوں سے پرے جو پرم اوناشی میں پرماتما ہوں ۔ اُسے نہیں جانتا (۱۳)

دوہا

پرکرتی کے گنوں سے موہت ہوئے بیر (۱۳) مجھ اوناشی کو نہیں جانے جگت ادھیر

تشریح اے ارجن ! ست ۔ رج اور تم رُوپی پرکرتی کے رنگ برنگی نظارے اس سنساری جیو کو ایسا موہت کر دیتے ہیں ۔ کہ یہ اسی میں ہی رم جاتا ہے ۔ اور ان سے پرے ان کے آدھار رُوپ جو میں اوناشی پرماتما ہوں ۔ اُسے دیکھتا ہی نہیں ۔ **سوال** ۔ تو پھر اس ترگن مئی مایا دیشنوی مایا کو لوگ کیسے ترتے ہیں ؟ **جواب** ۔ سنو :۔

مایا کو جیت کو برھم کی پراپتی کیسے ہو ؟

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ।
मामेव ये प्रपद्यंते मायामेतां तरन्ति ते ॥१४॥

دیوی ہی ایشا ۔ گن ۔ مئی ۔ مم مایا ۔ دُرت یا یا (۱۴) مام ایو ۔ یے ۔ پرپدینتے ۔ مایام ایتام ترنتی تے

ترجمہ

کیونکہ یہ میری دیئیوی یوگ مایا (مجھ دیاپک پرمیشور کی نج شکتی تین گنوں والی یوگ مایا) بڑی زبردست ہے۔ مگر جو پُرش میری ہی شرن لے کر (میرا ہی نرنتر) بھجن کرتے ہیں۔ وہ اس مایا کو پار کر جاتے ہیں اور تقات سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ (۱۴)

دوہا

یہ دیئیوی مم گُن مئی مایا ارجن جوئے (۱۴) دُرگم ہے لے شرن مم پار اُتارا ہوئے

تشریح

مایا یا یوگ مایا کی تشریح ادھیائے ۴ ۔ شلوک ۶ میں کر آئے ہیں۔ مایا کے کام کو بھی مایا کہتے ہیں۔ رگوید میں جہاں جہاں دیوتاؤں کے بارے میں مایا کا ذکر آتا ہے۔ وہاں وہاں سچے گیان اور سچے کام سے مراد ہے۔ اور جہاں اسُروں کے متعلق مایا کا ذکر آتا ہے۔ وہاں مایا لفظ دھوکے کے معنی میں آیا ہے یہ اختلاف دیکھ کر ہی بھگوان نے مایا کو دیئیوی اور گن مئی کہا ہے۔ یہ اس جگت کی موہنے والی رچنا ہے۔ جو پرش کو اپنے حسن میں اُلجھائے رکھتی ہے پرے نہیں جانے دیتی۔ اس لئے یہ ہمارے لئے دھوکہ ہی ہے۔ یہ دھوکہ تبھی مٹتا ہے۔ جب ہم ایشور پرائن ہو جائیں۔ شویتاشوتر اُپنشد میں کہا ہے "اسکی یاد سے۔ اس میں چیت کو لگانے سے اور محو ہو جانے سے آخر کار ساری مایا مٹ جاتی ہے"

سوال۔ اگر آپ کی شرن لے کر منش مایا رُوپی سنسار ساگر سے تر سکتے ہیں۔ تب کیا وجہ ہے۔ کہ سب لوگ آپ کی شرن نہیں لیتے؟ جواب :- سُنو

न मां दुष्कृतिनो मूढा: प्रपद्यंते नराधमा: ॥
माययापहृतज्ञाना आसुरं भावमाश्रिता: ॥ १५ ॥

اردو میں

نہ مام دُشکر تنو موڑھا۔ پرپدئین تے نرادھما (۱۵) مائیا۔ اپ ہرت گیانا۔ آسورم بھاوم آسرِتاہ

ترجمہ

جو لوگ کھوٹے کرم کرنے والے ہیں۔ موڑھ (اگیانی) ہیں۔ ادھم (نیچ) ہیں۔ مایا سے جن کا گیان نشٹ ہو گیا ہے جو آسُری سوبھاو والے ہیں۔ وہ میری شرن نہیں لیتے۔ یعنی میرا بھجن نہیں کرتے ہیں۔ (۱۵)

دوہا

مم شرنی آویں نہیں ادو کی نر سوئے (۱۵) ادھم موڑھ نیچ آسُری جن ارجن ہیں جوئے

تشریح

سوال۔ آسُری بھاو کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اسُروں کا سوبھاو۔ جسم کو ہی آتما (حقیقی جوہر) مان کر صرف اسی کی ضروریات پوری کرنے میں لگے رہنے والے اور چھل کپٹ کر کے بھی دُنیوی بھوگوں کو بھوگنے والے اسُر کہلاتے ہیں۔ (دیکھو گیتا ۱۶ - ۴)

شری یامنا چاریہ اور شری رامانج آچاریہ نے یہاں چار قسم کے آسُری سوبھاو والے پُرشوں کا ارتھ کیا ہے (۱) وہ جو پاپ کرم کرتے ہیں (۲) وہ جو موڑھ (نپٹ) اگیانی ہیں۔ جن کو پرماتما کے سروپ کا گیان نہیں۔ اس لئے پرماتما کی طرف رجوع نہ کر کے وہ وشیوں میں ہی مست رہتے ہیں (۳) تیسرے وہ جن کا گیان مایا سے نشٹ ہو گیا ہے۔ وہ پرماتما کو جان کر بھی واسناؤں میں پھنس کر اس سے بے مکھ رہتے ہیں (۴) جو آسُری بھاو کا آشرہ لئے ہوئے ہیں

مکاری اور ریاکاری وغیرہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایشور کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ یہ چاروں قسم کے لوگ ادھم ارتھات نیچ کہلاتے ہیں

چار طرح کے بھگت

مندرجہ بالا چار قسم کے ادھم پرانی تو پرماتما کا بھجن نہیں کرتے۔ مگر جو خوش قسمت لوگ پرماتما کی بھگتی کرتے ہیں۔ وہ بھی چار قسم کے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔

चतर्विधा भजंते मां ज्ञना सुकृतिनो ऽ र्जुन ॥
आर्तो जिज्ञासुर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥ १६ ॥

چتر ودھا بھجنتے مام۔ جنا سکرتنو آرجن (۱۶) آرتو۔ جگیاسو۔ ارتھارتھی گیانی چا بھرت ارشبھ

ترجمہ: ہے بھرت بنسیوں میں سریشٹ ارجن! اُتم کرم کرنے والے چار طرح کے بھگت جن میرا بھجن کرتے ہیں (۱) آرت۔ (۲) جگیاسو (۳) ارتھا آرتھی (۴) اور گیانی (۱۶)

دوہا

کرتے ہیں مم بھجن جن۔ چتر ودھی اے بیر (۱۶) آرت جگیاسو ارو ارتھی گیانی دھیر (۱۶)

تشریح: سوال۔ آرت۔ جگیاسو۔ ارتھارتھی اور گیانی بھگتوں کی پہچان کیا ہے؟

جواب۔ آرت۔ جو کسی دُکھ سے دُکھی ہو کر اس دُکھ سے چھوٹنے کے لئے پرماتما کی شرن لے کر اس کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ آرت بھگت کہلاتے ہیں

(۲) **جگیاسو۔** میں کون ہوں؟ یہ سنسار کیا ہے؟ کون اس کو چلا رہا ہے۔ اور میرا اس کا کیا تعلق ہے وغیرہ سوالات جن کے دل میں اُٹھتے ہیں۔ اور جو ان کے حل کرنے اور پرماتما کے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جگیاسو بھگت کہلاتے ہیں۔

ارتھ آرتھی۔ جو لوگ دھن بیٹا وغیرہ دُنیوی چیزوں کے حصول کے لئے پرمیشور کی شرن لیتے ہیں۔ وہ ارتھارتھی بھگت کہلاتے ہیں۔

(۴) اندر پرم تتو (پرماتما) کو جاننے والے جو بھگت ہیں۔ وہ گیانی بھگت کہلاتے ہیں۔ اب چاروں اقسام کے بھگتوں کی مثالیں بھی سن لیجئے۔

(۱) اندر کے غضب سے ڈر کر برج باسیوں نے برجناتھ کو پکارا تھا۔ جراسندھ کے جیل میں دُکھ بھوگتے ہوئے راجاؤں نے رہائی کے لئے بھگوان سے پکار کی تھی۔ دریودھن کی جوئے کی سبھا میں اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے دروپدی نے بھگوان کو پکارا تھا۔ یہ سب آرت بھگت ہیں (۲) راج رشی مچکند اور پرم بھگت اُودھو جگیاسو بھگت تھے (۳) سگریو اور وبھیشن اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے بھگوان کی شرن میں آئے تھے۔ اس لئے یہ ارتھارتھی بھگت کہلاتے ہیں

(۴) سنک سنندن نارد وغیرہ پہلے ہی بڑے گیانی تھے جو بھگوان کا بھجن کرتے تھے۔ اس لئے یہ گیانی بھگت

کہلاتے ہیں۔

ان چاروں میں سے آرت ۔ جگیاسو اور ارتھارتھی ۔ کام بھگت (غرض کی یا مطلب کی بھگتی کرنے والے) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی بھگتی کسی نہ کسی غرض کو لے کر ہوتی ہے۔ مگر گیانی نشکام بھگت کہلاتا ہے۔ کیونکہ ایشور سے اسے کوئی غرض پوری نہیں کرنی ہے۔ ان میں سے جگیاسو بھی گیان کا ہی طالب ہے۔ اس لئے یہ گیان پراپت کر کے گیانی بھگت بن جاتا اور گیانیوں کے درجے کو پاتا ہے۔ آرت اور ارتھارتھی بھی ایشور مارگ پر ہونے سے جگیاسو بن جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی آخرکار سدگتی کو پاتے ہیں۔ اس لئے یہ سبھی بھگت قابل تعریف ہیں۔ پھر بھی۔

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते ॥
प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ॥ १७ ॥

اردو میں

تیشام گیانی ۔ نتیہ یکتا ۔ ایک بھگتی روشیشیہ تے (۱۷) پریہ ہی گیانو ۔ اَتی ارتھم ۔ اہم سا چا مم پریہ

ترجمہ ان میں سے سدا مجھ میں ہی لگا ہوا ۔ کیول میری ہی بھگتی کرنے والا گیانی بھگت بہت ہی اتم ہے۔ کیونکہ گیانی (تتو سے مجھے جاننے والے) کو میں بہت ہی پیارا ہوں۔ اور وہ گیانی مجھے بہت ہی پیارا ہے (۱۷)

دوہا

ان میں گیانی ادھک ہے نتیہ یکت مم دھیان (۱۷) گیانی کو میں پریہ ہوں گیانی موہے جان

تشریح یوں تو پرماتما کی بھگتی خواہ سکام بھاو سے کی جائے یا نشکام بھاو سے۔ سب طرح سے اچھی ہی ہے مگر گیانی جو کہ پرم تتو کو جان کر نشکام بھاو سے بھگوان کی بھگتی کرتا ہے۔ وہ بھگوان کو بہت ہی پیارا ہے۔ کیونکہ وہ بھگوان سے کچھ نہ چاہتا ہوا بھی سچے دل سے نشکام بھگتی کرتا ہے۔ گیانی کی بھگتی ہی سب سے اونچی ہے۔ کیونکہ گیانی پرماتما سے پرماتما کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا ہے۔ **سوال** ۔ تو کیا باقی تین طرح کے بھگت آپ کو پیارے نہیں ہیں؟ جواب ۔ نہیں ۔ یہ بات نہیں ۔ سوال ۔ تو پھر کیا بات ہے؟ جواب ۔ سنو

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ॥
आस्थितः स हि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥ १८ ॥

اردو میں

اُدارا سرو ۔ ایو ایتے ۔ گیانی تو آتما ایو مے متم (۱۸) آستھتا سا ہی یکت آتما ۔ مام ایو ۔ انوتمام گتم

ترجمہ یہ سبھی بھگت اُدار (شردھا بھگتی سے میرے بھجن کے لئے وقت دینے والے ہونے سے اچھے) ہیں۔ مگر گیانی تو (ساکھشات) میرا آتما ہی ہے۔ ایسی میری رائے ہے۔ کیونکہ وہ مجھ میں لگائے ہوئے چت والا مجھ کو ہی اتم گتی مانتا ہوا میری ہی شرن لئے ہوئے ہے (۱۸)

دوہا

اچھے سب پر گیانی تو مم آتم مت مور (۱۸) جان مجھے اُتم گتی لیے آشرہ مور

تشریح　اے ارجن! یہ سبھی بھگت سریشٹ ہیں۔ ارتھات یہ تینوں بھی میرے پیارے ہی ہیں۔ کیونکہ مجھ واسُودیو کو اپنا کوئی بھگت بھی اپریہ نہیں ہے۔ مگر گیانی تو مجھے بہت ہی پیارا ہے۔ اس لئے کہ وہ میرا سوروپ ہی ہے مجھ سے الگ نہیں ہے۔ مجھ میں ہی مل گیا ہوا ہے (شنکر آچاریہ)

مگر میرا ایسا نشکام گیانی بھگت ہونا بڑا دُرلبھ ہے۔

बहूनां जन्मनामंते ज्ञान्वान्मां प्रपद्यते ॥
वासुदेवः सर्वमितिस महात्मा सुदुर्लभः ॥१९॥

اردو میں

بہوُ نام۔ جنمنام انتے۔ گیان وان مام پرپدیہ تے (۱۹) واسُودیوہ سروم۔ اِتی سا مہاتما سُودُرلبھا

ترجمہ　(جنم جنمانتر گیان پراپتی میں گذار کر) بہت سے جنموں کے بعد گیانی مجھے پراپت ہوتا ہے۔ ایسا گیانی مہاتما کوئی وِرلا (شاذو نادر) ہی ہوتا ہے۔ جو سب جگہ واسودیو (پربرمھ پرمیشور) کو ہی دیکھتا ہے (۱۹)

دوہا

بہت جنم جنمانتر میں گیانی پاوے موئے (۱۹) واسُودیو سب کچھ لکھے دُرلبھ پراپی سوئے

تشریح　جو سب جگہ واسودیو کو ہی دیکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ واسودیو (پرماتما) کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ دیکھتا ہے۔ ایسا گیانی سچ مچ دُرلبھ ہی ہے۔

سروم برھم میئم جگت۔ یہ جگت برھمئے ہی ہے۔ ایسے گیان کے نہ ہونے کا کارن بتلاتے ہیں:-

اگیانی ہی چھوٹے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यंते ऽन्यदेवताः ॥
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥२०॥

اردو میں

کامئی س تئی س تئی ہرت گیانا پرپدیہ انتے انیہ دیوتاہ (۲۰) تم تم نیئم آستھائے پرکرتیا نیتا سویا

ترجمہ

جو وِشئے آسکت اگیانی پُرش ہیں۔ وہ اپنی اپنی پرکرتی یعنی جنم جنمانتروں کے سنسکاروں سے مجبور ہوئے (اپنی پرکرتی) کے انوسار طرح طرح کی کامناؤں کے بس میں ہو کر گیان سے بھرشٹ ہوئے کامناؤں یعنی خواہشات کی تکمیل کے لئے دُوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں (۲۰)

دوہا

اگیانی وِشئی بھئے پرکرتی انوسار (۲۰) اِچھا تِرپتی کے لئے پوجیں دیو ہزار

यो योयांयां तनुं भक्त: श्रदयार्चितुमिच्छति ॥
तस्य तस्याचलां श्रद्धांतामेव विदधाम्यहम् ॥२१॥

اردو میں

یو یو ۔ یام ۔ یام ۔ تنو بھگتاہ ۔ شردھیا آرچتم اچھتی (۲۱) تسیہ تسیہ اچلام شردھام تام ایوودھامی اہم

ترجمہ جو جو سکامی بھگت جس جس دیوتا کے سروپ کو شردھا سے پوجنا چاہتا ہے ۔ اُس اُس بھگت کی میں اُس ہی دیوتا میں شردھا کو اچل کر دیتا ہوں (۲۱)

دوہا

جو جو جس جس دیو کو پوجے من چیت لائے (۲۱) میں ہی اٹل اس میں کروں اسکی شردھا آئے

تشریح انسان اپنی جس کامنا (دُنیوی خواہش) کے لئے جس دیوتا کی پوجا کرنا چاہتا ہے ۔ بھگوان اس کی اسی کامنا کے لئے اُسی دیوتا میں اُس کی شردھا کو قائم کر دیتے ہیں ۔ تب وہ آدمی اس دیوتا میں سچی بھگتی رکھ کر اس کی پوجا کرتا ہے ۔ اور اس دیوتا سے بھگوان کے ذریعے مقرر کئے ہوئے پھل کو پا لیتا ہے ۔ پھل کے دینے والے در اصل بھگوان ہی ہیں ۔ اور وہ دیوتا بھی اسی پرماتما کی ہی الگ الگ شکتیوں کے ظہور ہیں ۔ مگر اگیانی لوگ سمجھتے ہیں ۔ کہ یہ پھل ہمیں فلاں دیوتا یا مورتی نے دیا ہے ۔ یہ نہیں جانتے ۔ کہ بھگوان ہی سب کچھ جاننے والے ۔ سب کچھ دیکھنے والے اور سرو شکتیمان ہیں ۔ وہی آدمی کے کئے سب کاموں کی خبر رکھتے ہیں ۔ بھگوان کے سوائے منو کامنا پوری کرنے والا اور کوئی نہیں ہے ۔

دیوتا کی ویاکھیا

شری بھگوان نے شلوک ۲۰ میں کہا ہے ۔ کہ جو لوگ طرح طرح کی دُنیوی خواہشات میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ وہ گیان سے بھرشٹ ہوئے لوگ اپنی اپنی خواہشات کے مطابق دوسرے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ دیوتا سے کیا مراد ہے ؟ کیا دیوتا پرماتما سے کوئی الگ شکتیاں ہیں یا پرماتما کا ہی انش ہیں ۔ ویدوں میں اندر ۔ ورن وغیرہ بہت سے دیوتاؤں کے نام آتے ہیں جو کہ پرماتما کی علیحدہ علیحدہ طاقتوں کے ہی مظہر ہیں ۔ جس طرح جیتے جاگتے ہمارے اس جسم سے جو کچھ عمل یا ظہور میں آتا ہے ۔ وہ سب آتما ہی کے سہارے سے ہے آنکھ دیکھتی ہے کان سنتے ہیں ۔ زبان بولتی ہے اور من سوچتا ہے ۔ زندہ پُرش کے یہ سب دھرم آتما ہی سے پرکاشت ہو رہے ہیں ۔ اور آتما ہی ان دھرموں کے سہارے الگ الگ نام دھارن کرتا ہے ۔ یہ آنکھ کے دھرم کی وجہ سے وہ درشٹا (دیکھنے والا) ہے اور کان کے دھرم کی وجہ سے شروتا (سننے والا) ہے وغیرہ ۔ اگرچہ یہ سارے دھرم ایک ہی آتما کے ہیں ۔ یعنی آتما ہی دیکھتا اور آتما ہی سنتا ہے ۔ تو بھی ان کا تعلق الگ الگ حواس (اندریوں) سے ہے ۔ جن کے سبب سے آتما کی طاقت ظہور میں آتی ہے ۔ آنکھ کا ادھشٹاتا (مالک) ہو کر ہی آتما درشٹا کہلاتا ہے ۔ کان کا ادھشٹاتا ہو کر درشٹا نہیں کہلاتا ۔ بلکہ شروتا (سننے والا) کہلاتا ہے ۔

ٹھیک اسی طرح اس جیتے جاگتے برہمانڈ سے جو کچھ معرض وجود میں آتا ہے۔ وہ سب کچھ پرماتما کے ہی سہارے سے ہے۔ اسی کے پرکاش سے یہ سارا سنسار پرکاشت ہوتا ہے۔ اسی کے تیج سے آگ جلتی ہے۔ اسی کے پرکاش سے سورج چمکتا ہے اور بجلی دمکتی ہے وغیرہ وغیرہ شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

سورج زمین ستارے سب آسرے تمہارے ۔ سارا نظام شمسی تم ہو چلانے والے!
ہر جا تمہیں ہو حاضر ہر شے پہ تم ہو قادر ۔ چھوٹے سے ذرے میں بھی تم ہو سمانے والے

غرضیکہ سنسار کے تمام دھرم اسی پرماتما کے پرکاش سے پرکاشت ہو رہے ہیں۔ اور وہ پرماتما ان دھرموں کے سہارے الگ الگ نام دھارن کرتا ہے۔ سورج کے دھرم (پرکاش) کو لے کر وہ سورج ہے۔ اور بجلی کے دھرم کو لے کر وہ اندر ہے۔ اس طرح اگرچہ یہ سارے نام اسی پرماتما کے ہیں۔ تو بھی ان کا تعلق اس برہمانڈ کی ایک ایک دویہ شکتی سے ہے۔ سورج کا ادھشٹاتا ہو کر وہ سورج ہی کہلاتا ہے۔ بجلی کا ادھشٹاتا ہو کر سورج نہیں کہلاتا۔ بجلی کا ادھشٹاتا ہو کر وہ اندر کہلاتا ہے۔ غرضیکہ وہی ایک پرم دیو ہے۔ جو ادھشٹان بھید سے مختلف دویہ شکتیوں یا دیوتاؤں کے نام سے پکارا جاتا ہے اس طرح دیوتا وایو۔ اگنی۔ یم۔ رُدّر۔ سوریہ وغیرہ سب اسی پرماتما کی شکتیوں کے الگ الگ نام ہیں۔ اس ادھشٹان اور دھرم بھید سے الگ الگ طور پر اسی پرماتما کی ہی اُپاسنا کی جاتی ہے۔ اور اسی بھید کو لے کر پرارتھنا میں بھید ہوتا ہے۔ بل کے لئے ہم اندر سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس روپ میں پرماتما بل کے سوامی ہیں۔ پوترتا کے لئے ہم ورن سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس روپ میں وہ پوترتا کے مالک ہیں۔ وغیرہ

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ॥
लभते च ततः कामान्मयैव विहितान्हि तान् ॥२२॥

اردو میں

سا۔ تیا۔ شردھیا یکتا۔ تسیہ آرادھنم۔ اِی ہتے (۲۲) لبھتے چا تتاہ کامان۔ میا ایو۔ وہتان ہی تان

ترجمہ: وہ بھگت اُسی شردھا کے ساتھ اس دیوتا کے روپ کی آرادھنا کرتا ہے۔ اور اس دیوتا سے میرے ذریعے ہی مقرر کئے ہوئے اُن من چاہے بھوگوں کو پراپت ہو جاتا ہے (۲۲)

دوہا

ہو کے شردھا یکت وہ پوجے تا کو بیر (۲۲) پراپت کرتا ہے سدا مم نیت پھل دھیر

अंतवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ॥
देवान्देवयजो यांति मद्भक्ता यांति मामपि ॥२३॥

اردو میں

اَنت وتُّو پھلم تیشام۔ تت بھوتی۔ الپ میدھسام (۲۳) دیوان دیو یجو یانتی مدبھگتا یانتی مام اپی

ترجمہ: مگر اُن الپ بدھی والوں کا وہ پھل انت والا (فانی) ہے۔ اور وہ دیوتاؤں کے پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور میرے بھگت مجھے ہی پراپت ہوتے ہیں (۲۳)

دوہا

پر وہ مُورکھ لیت ہَیں ناشوان پھل بیر (۲۳) دیو بھگت یَین دیو کو مود بھگت مم دھیر

تشریح جو لوگ کسی دُنیوی خواہش کے لئے کسی دیوتا ارتھات پرماتما کی کسی شکتی کی پُوجا کرتے ہیں۔ ان کی وہ دلی خواہش پُوری ہوتی ہے۔ مگر جو کسی دُنیوی پھل کی خواہش نہ کرکے صرف ایشور پرایَن ہوکر کسی ایشوریہ شکتی کی دیگیہ دیوتو سے اپوجا کرتے ہیں۔ اُن کو دونو پھل مِل جاتے ہیں۔ یعنی وہ پرماتما کو بھی پا لیتے ہیں۔ اور اس دیوتا کی پوجا کے پھل کو بھی۔ اگیانی اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے دُنیوی پھل میں مگن رہ کر پرماتما کی پراپتی سے محروم رہتے ہیں۔ وہ سکامی لوگ مجھ پرمیشور کی ہی شرن کیوں نہیں لیتے۔ سو بتلاتے ہیں۔

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यंते मामबुद्धय: ॥
परं भावमजानंतो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥२४॥

اردو میں

اَویکتم ویکتی ماپنّم منیَنْ تے مام - اَبدھیا (۲۴) پرم بھاوم اجانتا - مم - اَویہ ام انُوتّمم

ترجمہ ایسا ہونے پر بھی سب لوگ میرا بھجن نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل سے خالی (مورکھ) لوگ میرے سب سے اُتّم اوناشی (ناش رہت) پرم بھاو کو تتو سے نہ جان کر اویکت (من اور اندریوں سے پرے) مجھ سچدانند پرماتما کو ویکت رُوپ میں ہی جانتے ہیں (۲۴)

دوہا

پرم بھاو جانیں نہیں موہے جان ویکت (۲۴) اگیانی اَوناشی مم سرو اُوتّم اویکت

تشریح پرماتما۔ سُورج۔ ہوا وغیرہ تمام مجسّم چیزوں میں رہ کر بھی اُن سے الگ ہے۔ اس لئے اویکت ہے۔ یہ پرم بھاو ہے۔ مگر اگیانیوں کی پہنچ صرف ساکار تک ہی رہتی ہے۔ وہ سُورج وغیرہ اجسام کو ہی پرماتما مان لیتے ہیں۔ اور ان سے آگے جو ناش رہت۔ سب کا آدھار اور آنکھ وغیرہ اندریوں سے محسوس نہ ہونے والا پرماتما ہے اس کو اگیان کی وجہ سے نہیں دیکھتے۔ وہ کیوں نہیں دیکھتے۔ اس کا کارن یہ ہے۔

नाहं प्रकाश: सर्वस्य योगमाया समावृत: ॥
मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥२५॥

اُردو میں

نہ اہم - پرکاشاہ سرویسیہ - یوگ مایا سماورتا (۲۵) مُوڑھا - ایم - نہ ابھی جاناتی - لوکا مام اجم - اویَیم

ترجمہ میں اپنی یوگ[۱] مایا سے آچھادت (ڈھکا ہوا) ہوں۔ اس لئے سب کو دکھائی نہیں دیتا ہوں۔ اگیانی منش مجھ جنم رہت اوناشی پرماتما کو تتو سے نہیں جانتے ہیں۔ (۲۵)

---

[۱] یوگ - تینوں گنوں کے [illegible] یوگ [illegible] مایا سے ڈھکا ہوا میں [illegible] انوں کے سامنے پرگٹ نہیں

دوہا

رنج مایا سے ہوں ڈھکا دیکھت ناہیں کوئے (۲۵) اجر - امر مجھ کو نہیں مُوڑھ پراپت ہوئے

تشریح سرودیاپک سچدانند پربرھم اویکت ہے - اسی کا ویکت رُوپ (ظہور) یہ سنسار ہے - اس سنسار میں سب جگہ وہی پربھو دیاپک ہے - یہ نہ جان کر سنسار کو اس کے بیرونی کثیف رُوپ میں ہی ستیہ (حقیقی) جاننا موہ یعنی اگیان ہے - دراصل یہ سنسار اسی ایشور کی مایا ہے - مگر جاننا چاہیئے - کہ یہ مایا ایشور نہیں ہے - مایا ایشور کی وہ شکتی ہے - جس سے سنسار کا جنم کرم اور مرن (پیدائش - قیام اور فنا) ہوتا ہے - مایا کے بس میں ہی یہ سنسار رہتا ہے - اور مایا ایشور کے بس میں رہتی ہے - سنسار جس سے موہت ہو کر اپنے آدھار پرماتما کو بھول جاتا اور سنسار کو اس کی بیرونی شکل میں ہی سچ سمجھ لیتا ہے - اسی کو مایا کہتے ہیں - اور جس مایا شکتی سے ایشور اس دنیا کو پیدا کرتا اور پرورش کرتا ہے - اس کو یوگ مایا کہتے ہیں - وہ مایا یوگ والی ارتھات گیان والی ہے - ایشور کے آدھین ہے - اپنے آپ کو مختلف اشکال میں ظاہر کرنے کی شکتی ہے - مختلف دیوتا اسی شکتی کی وبھوتیاں ہیں - سارا سنسار ہی ایشور کا ویکت (ساکار) رُوپ ہے - مگر جو یہ نہیں جانتا - وہ دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتا ہوا بھی ان دیوتاؤں کی ظاہری صورتوں تک ہی رہ جاتا ہے - برھم کو نہیں جان سکتا - وہ مایا کے پرے نہ پہنچ کر مایا میں ہی پھنسا رہتا ہے - اور اسی مایا کو ہی سب کچھ جانتا ہے - سنسار کی بیرونی کثیف اشکال کو ہی وہ پرماتما سمجھتا ہے - مگر جسے گیان حاصل ہو جاتا ہے - وہ مایا کے بس میں نہیں رہتا - وہ مایا کو جان لیتا ہے - مایا اُسے نہیں جانتی - وہ سارے سنسار کو جانتا ہے - مگر سنسار اُسے نہیں جانتا ایسا کیوں ہوتا ہے - اس کا کارن آگے بتلایا ہے -

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ॥
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥ २६ ॥

اردو میں

ویدا - اہم - سم تیتانی - ورتمانانی چا ارجن (۲۶) بھوشیانی چا بھوتانی مام تُو وید نہ کشچن

ترجمہ ہے ارجن ! ماضی (پہلے گذرے ہوئے) اور حال (موجودہ زمانہ کے) اور آگے ہونے والے سب بھُوتوں کو میں جانتا ہوں - مگر مجھ کو کوئی بھی (شردھا بھگتی سے رہت پُرش) نہیں جانتا ہے (۲۶)

دوہا

ارجن تینوں کال جو تھے ہیں ہو گئے بھوت (۲۶) سب کو جانوں پر مجھے نہ جانے کو بھوت

تشریح وہ میری یوگ مایا میری ہی ہونے کے باعث مجھ مایا پتی ایشور کے گیان کو نہیں ڈھک سکتی - اس لئے میں سب بھُوتوں کو جانتا ہوں - مگر مجھے میرے شرناگت بھگت کو چھوڑ کر اور کوئی نہیں جانتا ہے -

سوال - کیوں نہیں جانتا ہے - اس لئے کہ :-

ہوں - صرف کہیں کہیں بھگتوں کے لئے پرگٹ ہوتا ہوں - اس لئے یہ اگیانی جگت مجھ جنم رہت اوناشی پرماتما کو نہیں جانتا (شنکر آچاریہ)

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वंद्वमोहेन भारत ॥
सर्व भूतानि संमोहं सर्गे यांति परंतप ॥ २७ ॥

اردو میں

اِچھا دویش سمتّھین دوندو موہین بھارت (۲۷) سروبھوتانی سموہم سرگے یانتی پرنتپ

اگیانتا کی جڑ

ترجمہ ہے بھرت بنسی ارجن! راگ اور دویش سے پیدا ہونے والے سکھ دُکھ رُوپی دوندوں کی وجہ سے جیو موہ ہے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اس دُنیوی موہ مایا میں ہی پھنسے رہ جاتے ہیں (۲۷)

دوہا

اِچھا اور دویش سے پیدا سکھ دُکھ بیر (۲۷) ان کے موہ میں بھوت سب موہت ہیں اے دھیر

تشریح راگ یعنی خواہش یا رغبت اور دویش ارتھات نفرت ان دونو کے بس میں ہو کر سردی گرمی سکھ دُکھ وغیرہ دوندوں کی (مطابق یا مخالف پوشیوں) میں انسان ایسا پھنستا ہے۔ کہ پرماتما کو بالکل بھلا دیتا ہے۔ اس لئے راگ دویش سے بھرے چت میں پرماتما کی جیوتی دکھائی نہیں دیتی جیسے دھُول بھرے میلے شیشے میں منہ نظر نہیں آتا۔
سوال۔ تو دوندو موہ سے رہت ایسے کون پرش ہیں۔ جواب کی شاستر اکت پرکار سے آتم بھاو سے بھگتی کرتے ہیں جیسا سُنو

येषां त्वंतगतं पापं जनानां पुण्यकर्मणाम् ॥
ते द्वंद्वमोहनिर्मुक्ता भजंते मां दृढव्रताः ॥ २८ ॥

اردو میں

یےشام تُو انت گتم پاپم جنانام پُنیہ کرمنام (۲۸) تے دوندو موہ نرمکتا۔ بھجنتے مام ورڑھ برتاہ

ترجمہ مگر نشکام بھاو سے) اچھے کرم کرنے والے جن پُرشوں کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ وہ دوندو (سکھ دُکھ وغیرہ) کے موہ سے آزاد ہوئے اور درڑھ نشچے (عزم بالجزم والے) پُرش ہی میرا بھجن کرتے ہیں (۲۸)

دوہا

نشٹ ہوئے ہیں پاپ پر جن پُرشوں کے بیر (۲۸) سُکھ دُکھ سے ہو رہت وہ بھجن کریں مم دھیر

تعلق۔ ایسے پُنیہ آتما سجن پُرش پرماتما کی بھگتی کر کے ہر ایک جاننے لائق چیز کو جان کر کرتارتھ ہو جاتے ہیں یہ کہتے ہیں

जरामरणमोक्षाय मामाश्रित्य यतंति ते ॥
ते ब्रह्म तद्विदुः कृत्स्नमध्यात्मं कर्म चाखिलम् ॥ २९ ॥

اردو میں

جرا مرن موکھشائے۔ مام آشرتیہ یتنتی یے (۲۹) تے برہم تد ودُو کرتسنم ادھیاتمم کرم چا اکھلم

ترجمہ جو میرے شرن ہوکر (یا مجھ پرمیشور میں چت کو لگاکر) جرا (دُکھ) اور موت سے چھوٹنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ پرش اس برھم کو سمپورن ادھیاتم کو اور سمپورن کرم کو جانتے ہیں (۲۹)

دوہا

اجر۔ امر ہت جو کریں مم پراین ہو بھگتی (۲۹) برھم ادھیاتم اور سب کرم جان لیں مکتی

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः ॥
प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

اُردو میں

سا ادھی بھوت آدھی دیئوم مام سادھی یگیم چا یے ودُو (۳۰) پریان کالے اپی چا مام تے وِدُ یُکت چیتسا

ترجمہ اس طرح جو لوگ آدھی بھوت اور آدھی دیئو کے ساتھ اور آدھی یگیہ کیساتھ (سب کے آتم رُوپ) مجھ پرماتما کو جانتے ہیں۔ وہ یُکت (مجھ میں لگے ہوئے) چت والے پُرش انت کال میں بھی مجھ کو ہی جانتے ہیں۔ یعنی مجھے ہی پراپت ہوتے ہیں (۳۰)

دوہا

آدھی بھوت۔ ادھی دیو اور آدھی یگیہ سے جوئے (۳۰) مجھ کو جانیں یکت ہو۔ انت ہیو جانیں موئے

تشریح مطلب یہ ہے۔ کہ موت کے وقت بھی جن کی بدھی ستھر ہوکر ایشور کی طرف لگ جاتی ہے۔ انہیں ایشوری گیان پراپت ہو جاتا ہے۔ برھم۔ ادھیاتم۔ کرم۔ آدھی بھوت۔ آدھی دیئو اور آدھی یگیہ ان سب کی ویاکھیا ارجن کے پُوچھنے پر بھگوان اگلے ادھیائے میں خود ہی کرنے والے ہیں۔ اس لئے یہاں ان کی ویاکھیا کی ضرورت نہیں

شریمد بھگوت گیتا میں گیان۔ وگیان یوگ نامی ساتواں ادھیائے ختم ہوا۔

ساتویں ادھیائے کا خُلاصہ

اس ادھیائے میں شری بھگوان نے گیان وگیان یوگ کا اُپدیش کیا ہے جس میں بتلایا ہے۔ کہ یہ سرشٹی کیا ہے؟ کن تتوؤں سے بنی ہے۔ اس سرشٹی (مخلوقات) سے پرے کونسی پرا شکتی ہے۔ اور اس پراشکتی سے پرے بھی کس طرح برھم موجود ہے۔ یہ بتاکر اس برہم کو جاننے کا اُپدیش کیا۔ پھر ایشور کے مارگ پر چلنے والے چار طرح کے بھگتوں کی چرچا کر کے پرم گیانی بھگت کے لکشن بتلاتے ہوئے گیانی سے نچلے درجے کے جو بھگت ہیں۔ اُن کو بھی اگیانی بتلایا۔ کیونکہ وہ ایشور کی یوگ مایا کو نہیں جانتے۔ ایسے بھگت بھی آخر کار گیان لابھ کرکے گیانی ہو سکتے ہیں۔ آخر کے تین شلوکوں میں ایشور کے اُپاسیہ رُوپ کا بیان کر دیا۔ اور بتلایا کہ آدھی بھوت۔ آدھی دیئو اور آدھی یگیہ۔ ان تینوں رُوپوں سے سنیکت (ملے ہوئے) ایشور کو جاننا ہی گیان اور وگیان ہے۔ اب اگلے ادھیائے میں ان تینوں رُوپوں کی تشریح کرینگے۔ **ساتواں ادھیائے ختم**

ؔ۱ جیسے بھاپ۔ بادل۔ دھواں۔ پانی اور برف یہ سب جل کے ہی رُوپ ہیں۔ ویسے ہی آدھی بھوت اور آدھی یگیہ وغیرہ سب کچھ بھگوان کا ہی سروپ ہیں۔ اس طرح جو جانتے ہیں

آٹھواں ادھیائے۔ اکھشر برھم یوگ

ساتویں ادھیائے میں یہ سرشٹی (کائنات) کیا ہے۔ کن تتوؤں سے بنی ہے۔ اس کے پرے کون سی شکتی ہے۔ اور اس پرا شکتی سے پرے کون ہے۔ یہ بتلا کر گیانی اور اگیانی میں تمیز کرتے ہوئے بھگوان نے آدھی بھوت۔ آدھی دیو اور آدھی یگیہ ان تین روپوں والے پر برھم پرماتما کو جاننے کا اُپدیش دیا۔ اب ان تینوں کی ویاکھیا کر کے یہ بتلاتا ہے۔ کہ اس میں کھشر (فانی) کیا ہے اور اکھشر (لافانی) کیا ہے ارتھات کون سی چیز تغیر پذیر ہے۔ اور کون سی غیر متبدل۔ تاکہ ہم ایکاگر چت ہو کر (یکسوئی) سے غیر متبدل کی ہی اُپاسنا کریں۔ اس ادھیائے میں کھشر و اکھشر میں تمیز کرا کر اکھشر برہم کی پراپتی کا مارگ دکھلاتا ہے۔ اس لئے اس کا نام اکھشر برہم یوگ ہے۔
پچھلے ادھیائے کے آخری دو شلوکوں میں بھگوان نے جس برھم۔ ادھیاتم۔ ادھی یگیہ وغیرہ کا ذکر کیا ہے ان کو جاننے کی خواہش کرتا ہوا ارجن بولا۔

अर्जुनुवाच ॥

किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम ॥
अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥ १ ॥
अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन ॥
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥ २ ॥

(ارجن اوواچ)

کِم تد برہم کِم ادھیاتمم۔ کِم کرم پُرشوتم (۱) ادھی بھوتم چاکِم پروکتم۔ ادھی دیوم کِم اُچیہ تے
ادھی یگیہ کتھم کو اتر دیہے اسمن مدھوسودن (۲) پریان کالے چاکتھم گئے او۔ اسی نیت آتم بھی

(ارجن بولا)

ترجمہ (اس طرح بھگوان کے بچنوں کو سن کر ارجن بولا) ہے پرشوتم! (جس کا آپ نے ساتویں ادھیائے کے آخری دو شلوکوں میں اُپدیش کیا ہے) وہ برھم کیا ہے؟ (اور) ادھیاتم کیا ہے؟ (اور) کرم کیا ہے؟ اور آدھی بھوت نام سے کیا کہا گیا ہے؟ نیز آدھی دیو نام سے کیا کہا گیا ہے (۱) اور ہے مدھوسودن! یہاں آدھی یگیہ کون ہے؟ اور وہ اس جسم میں کیسے ہے؟ اور یکت چت والے (من اور اندریوں کو جیت کر چت کو آپ میں لگانے والے) لوگ انت کال میں کس طرح آپ کو جانتے ہیں؟ (۲)

دوہا

اے پرشوتم برھم کیا؟ کیا ادھیاتم کرم؟ (۱) ادھی بھوت، آدھی دیو کا موہے بتاؤ مرم
اے مدھوسودن دیہہ میں ادھی یگیہ ہے کون؟ (۲) انت کال میں جانتے یوگی تجھ کو کون؟

اب شری کرشن بھگوان ارجن کے ان سات سوالات کا جواب دیتے ہیں

श्रीभगवानुवाच॥ अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्ममुच्यते ॥
भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः ॥३॥

(شری بھگوان اوواچ)

اکھشرم برہم ۔ پرمم ۔ سوبھاوو ۔ ادھیاتم اُوچیہ تے (۳) بھُوت بھاواُودبھو کرو ۔ وِسرگا کرم سنگیتا

ترجمہ ۔ ہے ارجن! پرم اکھشر (جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا ۔ ایسا سچدانند گھن پرماتما تو) برہم ہے (اور) اپنا سروپ یعنی جیو آتما ادھیاتم کہا جاتا ہے ۔ اور جس وِسرگ یعنی سرشٹی کے بیوہار سے پرانی پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کا نام کرم ہے ۔ دیا بھوتوں کے بھاووں کو پیدا کرنے والا شاستر کے مطابق یگیہ دان ۔ تپ ۔ ہوم وغیرہ کے لئے جو تیاگ کیا جاتا ہے ۔ وہ کرم نام سے کہا جاتا ہے (۳)

دوہا

اکھشر ہی پر برمھ ہے جیو ادھیاتم جان (۳) جس سے اُتپن ہو پرجا کرم سنگیا مان

تشریح

ارجن کا پہلا سوال یہ تھا ۔ کہ برہم کیا ہے؟ اس کا جواب بھگوان نے یہ دیا ہے ۔ کہ اکھشر یعنی ازلی و ابدی پرماتما ہی شدھ برہم ہے ۔ جس کے متعلق برہدآرنیک اُپنشد میں بھی کہا ہے ۔ ہے گارگی! اس کو براہمن (برہم کے جاننے والے) اکھشر کہتے ہیں ۔ نہ وہ موٹا ہے نہ پتلا ہے نہ چوڑا ہے نہ لمبا ہے وغیرہ (برہدآرنیک ۳ ۔ ۸)

دوسرا سوال یہ تھا ۔ ادھیاتم کیا ہے؟ جسم اور اندریوں کے طور سے بھوگتا کے طور پہ جو پر کاشت ہو رہا ہے وہی جیو آتما ادھیاتم ہے (اس پر برمھ کا جو ہر ایک شریر میں انتر آتم بھاو ہے ۔ اس کا نام سوبھاو ہے ۔ وہ سوبھاوی ادھیاتم کہلاتا ہے ۔ مطلب یہ کہ آتما یعنی جسم کو آشرہ بنا کر جو انتر آتم بھاو سے اس میں رہنے والا ہے ۔ اور انجام کار جو پرماتما میں برمھ ہے ۔ وہی سوبھاو ہے ۔ اور اسی کا نام ادھیاتم ہے (شنکر آچاریہ)

تیسرا سوال یہ تھا ۔ کرم کیا ہے؟ سرشٹی جو کہ پران دھاریوں کی ہستی کو ظہور میں لاتی ہے ۔ وہ کرم ہے یا شاستر کے مطابق جو یگیہ دان تپ وغیرہ پھل کی خواہش کو تیاگ کر کئے جاتے ہیں ۔ وہ کرم ہے ۔ یگیہ کا نام ہی کرم ہے کیونکہ یگیہ سے ہی سرشٹی پیدا ہوتی ہے ۔

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुषश्चाधिदैवतम् ॥
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देहभृतां वर ॥४॥

اردو میں

اَدھی بھُوتم کھشرو بھاوا ۔ پُرشش چا ادھی دَیوتم (۴) اَدھی یگیو اہم ایوآتر ۔ دیہے ۔ دیہہ بھرتام ورَ

ترجمہ

پیدا ہونے والے اور فنا ہونے والے پدارتھ آدھی بھوت ہیں ۔ اور پُرش ہِرنیہ گربھ پرش جس کو پرجاپتی یا برہما وغیرہ بھی کہتے ہیں) آدھی دیو ہے اور ہے دیہہ دھاریوں میں سریشٹ ارجن! اس جسم میں میں (پرماتما) ہی آدھی یگیہ ہوں (۴)

دوہا

آدھی دیو تو پُرش ہے ۔ دیہہ آدی آدھی بھوت (۴) سب جیون میں آدھی یگیہ میں ہی گنتی پوت

تشریح ارجن کے چوتھے سوال کا جواب دیتے ہیں کہ ناشوان (فانی) یا تغیر پذیر ادھی بھوت ارتھ ہیں۔ وہ آدھی بھوت کہلاتے ہیں۔

پانچویں سوال کا جواب۔ پُرش ارتھات شوتر آتما سب دیوتاؤں کا ادھشٹاتا ہونے سے آدھی دیوت ہے۔ پُرش ارتھات جس میں یہ سب جگت پُورن ہے یا جو جسم رُوپی پُور (شہر) میں رہنے والا ہے۔ وہ پُرش یا شوبریہ لوک میں رہنے والا ہرنیہ گربھ آدھی دیو ہے۔

چھٹے سوال کا جواب۔ اس جسم میں انتریامی روپ سے موجود پرماتما ہی ہمارے کرم کا ادھشٹاتا ہے۔ وہی کرم کا پھل داتا ہے۔ جو اس جسم میں پھل بھوگنے والے جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اس لئے پرماتما ادھی یگیہ ہے۔ "یگیہ ہی وشنو ہے" اس شُرتی کے مطابق سب یگیوں کا ادھشٹاتا جو برمھ ہے۔ وہی ادھی یگیہ ہے۔ ارتھات ہے ارجن! اس دیہہ میں جو یگیہ ہوتا ہے اس کا آدھی یگیہ (کرتا دھرتا) میں ہی ہوں۔" اگلے شلوک میں ساتویں سوال کا جواب دیتے ہیں۔

अंतकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम्॥
यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः॥५॥

اُردو میں

انت کالے چا مام ایو سمرن مکتوا کلیورم (۵) یا پریاتی سا مدبھاوم یاتی نہ استی اتر سنشیا

ترجمہ اور جو پرش انت کال میں مجھ پرمیشور (وشنو) کا ہی سمرن کرتا ہوا جسم چھوڑ کر جاتا ہے۔ وہ میرے (ساکھشات سوروپ) کو پراپت ہوتا ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں (۵)

دوہا

انت کال میں جو مجھے سمر تیاگے دیہہ (۵) پراپت ہو مم بھاو کو ارجن نس سندیہہ

تعلق نہ صرف میرا سمرن کر کے میرے بھاو کو پراپت ہوتا ہے۔ بلکہ نیم تو یہ ہے کہ

यं यं वापि स्मरन्भावं त्यजत्यंते कलेवरम्॥
तं तमेवैति कौंतेय सदा तद्भाव भावितः॥६॥

اردو میں

یم یم وا اپی سمرن بھاوم تیجتی انتے کلیورم (۶) تم تم ایو ایتی کونتے سدا تد بھاو بھاوِتاہ

ترجمہ ہے کنتی نندن ارجن! (یہ منش) انت کال میں جس جس بھی بھاو کو سمرن کرتا ہوا شریر کو تیاگتا ہے۔ ہمیشہ اسی کی بھاونا میں ہی رنگا ہوا وہ اسی بھاو کو پراپت ہو جاتا ہے (۶)

دوہا

جا کی جیسی بھاونا۔ سو تیسا پھل پائے (۶) انت کال جو بھاو ہو سوئی وہ بن جائے

تشریح مطلب یہ ہے۔ کہ جس قسم کے خیالات آدمی سوچتا ہے۔ مرتے وقت وہی خیالات اور واسنائیں سامنے آجاتی ہیں۔ کیونکہ وہ جو [illegible] ہر وقت پرماتما کو ہی یاد

رکھے۔ کیونکہ جو آدمی من اور بدھی کو پرماتما میں لگائے رکھتا ہے۔ اس کے دل میں بُری بھاونائیں پیدا ہی نہیں ہوتیں۔
آگے بھگوان ارجن کو یہی اُپدیش دیتے ہیں :-

ہمیشہ ایشور کا دھیان رکھنا چاہیئے

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ॥
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयम् ॥ ७ ॥

اردو میں

تسمات سرویشُو کالیشُو مام انُوسمر یُدھیہ چا (۷) مئی آرپت منو بُدھِر مام ایوایشیہ سی اسنشیَم

ترجمہ اس لئے (ہے ارجن! تُو) ہر وقت (ہر لحظہ۔ سوانس سوانس میں) میرا ہی سمرن کر اور یدھ بھی کر (اس طرح) میرے میں ارپن کئے ہوئے من بُدھی والا تو بلاشبہ مجھے ہی پراپت ہوگا (۷)

دوہا

نت ہی سمرن کر مرا اور یدھ کر بیر (۷) من بُدھی ارپن مرے کر مو پاوے دھیر

تشریح مثل مشہور ہے۔ کہ انت متا۔ سوگتا ارتھات مرنے کے وقت جیسی متی (بھاونا) ہوتی ہے۔ ویسی ہی گتی بھی ملتی ہے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر اس کے سمجھنے میں بھول نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا کبھی مت سمجھو۔ کہ پہلے خواہ بھلا بُرا کچھ ہی کرتے رہیں۔ انت کال یعنی مرتے وقت چت کو پرماتما میں لگا کر مکت ہو جائیں گے۔ بھائی! ایسا کبھی نہیں ہوگا تمہارا چت جن باتوں میں رگ رہا ہے۔ ان کی واسنائیں ہی اس پر جم رہی ہیں۔ وہی واسنائیں آخری وقت میں تم کو انہیں باتوں کی مجبوراً یاد کرائیں گی۔ **اس لئے اگر چاہتے ہو کہ آخری وقت میں پرمیشور کی یاد آوے۔ تو اب بھی پرمیشور کو کبھی مت بھولو۔** اسی واسطے کہا ہے۔ کہ سب وقتوں میں میرا سمرن کر۔ یہ سمرن تمہارے چت کی بھاونا ہے۔ اپنا فرض بھی انجام دیتے رہو۔ اور پرماتما کو بھی چت میں سدا بنائے رکھو۔ ہمیشہ اس پنجابی ضرب المثل پر عمل کرو۔ ہتھ کار دل تے چت یار ول۔

پرماتما میں جو من نہیں لگتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انتہ کرن شدھ نہیں ہے۔ اس کے لئے پہلے نشکام کرم کر کے اپنے انتہ کرن کو شدھ کرنا چاہیئے۔ اور ہر وقت پرماتما کی یاد کرتے رہنا چاہیئے۔ اس بات کو اگلے تین شلوکوں میں بیان کرتے ہیں۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा नान्यगामिना ॥
परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानुचिन्तयन् ॥ ८ ॥

اردو میں

ابھیاس یوگ یکتین چیتسا نانیہ گامنا (۸) پرمم پُرشم دِویم یاتی پارتھ! انوچنتیم (۸)

ترجمہ ہے پارتھ! ... ابھیاس ... لگے ہوئے کسی دوسری طرف

نہ جانے والے چیت سے متواتر چنتن کرتا ہوا بھگت پرم دویہ (پرکاش سروپ برہم) کو ہی پراپت ہوتا ہے (۸)

دوہا

پارتھ یوگ ابھیاس سے یکت چیت جو ہوئے (۸) چنتن کر پرماتما کو ہی پراپت ہوئے

تشریح مطلب یہ کہ جو آدمی سدا ایشور چنتن کا ابھیاس کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح ایشور کے دھیان میں لگا ہوا اپنے من کو کسی دوسرے وشے میں نہیں جانے دیتا۔ وہ آدمی **انت متا سو گتا کے مطابق** بلاشبہ پرماتما کو پا جاتا ہے۔ بھگوان نے یہ تو اُپاسنا کا سروپ بتلایا۔ اب جس پربرہم پرماتما کی اُپاسنا کرنی ہے اب اس اُپاسیہ دیو کا سروپ کہتے ہیں۔ نیز اس کی اُپاسنا کا پھل کہتے ہیں۔

कविं पुराणमनुशासितारमणोरणीयांसमनुस्मरेद्यः॥
सर्वस्य धातारमचिंत्यरूपमादित्यवर्णं तमसः प्रस्तात्॥९॥
प्रयाण काले मनसाऽचलेन भक्त्या युक्तोयोगबलेन चैव॥
भ्रुवोर्मध्ये प्राणमावेश्य सम्यक्स तं परं पुरुषमुपैति दिव्यम्॥१०॥

اردو میں

کویم۔ پُرانم۔ انوشا ستارم۔ انور انی۔ یانسم۔ انوسمرید یاہ (۹)
سروسیہ۔ دھاتارم۔ اچنتیہ۔ رُوپم۔ آدتیہ ورنم تمسا پرستات
پریان کالے منسا۔ اچلین۔ بھگتیا یکتو۔ یوگ بلین چیو (۱۰)
بھروُ ور مدھیئے پرانم آویشیہ سمیک سا۔ تم۔ پرم۔ پُرشم اُپیتی دویم

ترجمہ سرو گیہ۔ انادی۔ سب پر شاسن کرنے والے (سب کے راجہ ادھیراج) سوکھشم سے بھی سوکھشم سب کے دھارن پوشن کرنے والے اچنتیہ روپ (جس کا سروپ غور و فکر سے بالاتر ہے) سورج کی طرح نتیہ چیتن پرکاش سروپ۔ اودیا سے بہت پرے۔ سچدانند گھن پرماتما کو جو سمرن کرتا ہے (۹) وہ بھگتی (بھجن) میں لگا ہوا پرش (سچا بھگت) انت کال میں بھی یوگ بل سے بھرکٹی کے درمیان پران کو اچھی طرح جما کر پھر نشچل (نہ ڈولنے والے) من سے بھگوان کا سمرن کرتا ہوا اسی دویہ سروپ پرم پرش پرماتما کو ہی پراپت ہوتا ہے (۱۰)

دوہا

سروگیہ۔ سناتن۔ ایشور۔ جو اچنتیہ تم پار (۹) اتی سوکھشم جیوتی سروپ جو روی ورن اپار
بھگتی یکت کر من اچل تیہی سمریں جو انت (۱۰) بھرو مدھیہ پرانوں کو لگا پاویں برہم اننت

تعلق۔ انت کال میں ایشور کا سمرن اونکار کے ذریعے ہونا چاہیئے۔ اس لئے اس اونکار کو استتی پوروک بتلاتے ہیں۔

यदक्षरं वेदविदो वदंति विशंति यद्यत यो वीतरागाः॥
यदिच्छंतो ब्रह्मचर्यं चरंति तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये॥११॥

یداکھشرم وید ودو ودنتی۔ وشنتی ید یتیو ویت راگا

یدِ اِچھنتو ۔ برہم چریم ۔ چرنتی ۔ تت تے ۔ پدم سنگرہین پرورکشئے (۱۱)

ترجمہ (اور ہے ارجن!) وید کے جاننے والے وِدوان جس (سچدانند گھن روپ پرم پد) کو اکھشر نام سے کہتے ہیں۔ اور آسکتی (راگ دویش سے) رہت مہاتما جن جس میں پرویش کرتے ہیں۔ جس پرم پد کو پانے کی اچھا سے (برہمچاری لوگ) برہمچریہ کا آچرن کرتے ہیں۔ اس پرم پد کو میں تیرے لئے اختصار سے کہونگا۔ (دھیان لگاکر سُن) (۱۱)

دوہا

ویدوِگیہ اکھشر کہیں۔ یتی پُرش جہاں جات (۱۱) برہمچاری اِچھا کریں سُن تا پد کی بات

"اوم" کے جپ کی وِدھی اور پھل

सर्व द्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ॥
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥ १२ ॥
ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ॥
यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥ १३ ॥

اُردو میں

سرب دوارانی سنیمیئے منو۔ ہردی نِرُودھیہ چا (۱۲) مُوردھنیا دھائے آتمنا۔ پرانم آستھتا یوگ دھارنم
"اوم" اِتی ایک اکھشرم برہم ویاہرن مام انوسمرن (۱۳) یاہ پریاتی تیجن دیہم سا یاتی پرمام گتم

ترجمہ ہے ارجن! سب اندریوں کے دروازوں کو روک کر یعنی اندریوں کو وشیوں سے ہٹا کر (اور) من کو ہردے میں ستھر (قائم کرکے) اور اپنے پران کو مستک میں ستھاپن کرکے یوگ دھارنا میں لگا ہوا (۱۲) جو پرش (اوم) ایسے ایک اکھشر برہم کا اُچارن (جپ) کرتا ہوا اور مجھ ایشور کا چنتن کرتا ہوا شریر کو تیاگ کر جاتا ہے۔ وہ پرش پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے (۱۳)

دوہا

وشئے رہت اِندریہ سکل من کر ہردے نِرودھ (۱۲) مُوردھنی میں پران دھر یوگی تکت سبودھ
ایک اکھشر سمرن کرے شدھ برہم اونکار (۱۳) ایسے دیہہ کو جو تجے پائے گتی اپار

تشریح ستیہ کام نے پوچھا۔ ہے بھگوان! وہ جو کہ منش شریر میں پیدا ہوکر مرنے تک اونکار کا اچھی طرح دھیان کرتا ہے۔ وہ اس سادھن سے کس لوک میں جاتا ہے؟

پپلاد رشی نے جواب دیا۔ ہے ستیہ کام! یہ اونکار نشچے ہی پر برہم ہے۔ اور یہی اپر برہم ہے۔ جو اونکار ہے۔ جو کوئی اس تین ماترا والے "اوم" روپی پرم پرش کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے (پرشن اُپنشد)

؁ پد یعنی پراپتی کا ستھان۔ مطلب یہ کہ اونکار کے جپ سے برہم کی پراپتی ہوتی ہے۔

پھر کٹھ اُپنشد میں کہا ہے - کہ جو دھرم اور ادھرم دونوں سے پرے ہے - سارے وید جس پرم پد کا بیان کرتے ہیں - سارے تپ جس کو بتلاتے ہیں - اور جس پرم پد کو چاہنے والے برہمچریہ کا پالن کرتے ہیں - وہ پرم پد اختصار سے تم کو بتلاؤں گا وہ ॐ ہے - اس طرح اُپ نشدوں میں ॐ اکھشر کی مہما بھری پڑی ہے - پس اپنا کلیان چاہنے والے ہر ایک سجن کو اوم کا جپ کرنا چاہیئے - اوم اور گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی وفتر مار تنڈ سے مل سکتی ہے ۔

ہے ارجن ! ایسا مت سمجھ - کہ یہ گتی مشکل سے ملتی ہے - میں تم کو اس کی پراپتی کا آسان مارگ بتلاتا ہوں -

अनन्य चेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ॥
तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥ १४ ॥

اُردو میں

اَننیہ چیتاہ - ستتم - یومام - سمرتی - نتیہ شاہ (۱۴) تسیہ اہم سُلبھا پارتھ نتیہ یکتسیہ - یوگناہ

ترجمہ
(اوسا ہے ارجن ! جو پُرش مجھ میں اننیہ چت (گہری بھگتی والے سچے دل سے) ...... لگا ہوا سدا ہی نرنتر (سوانس - سوانس میں) میرا سمرن کرتا رہتا ہے - اس ہر وقت مجھ میں من کو لگانے والے یوگی کے لئے میں آسانی سے پراپت ہو جاتا ہوں (۱۴)

دوہا

ہو اننیہ چت جو بھجے موکو نتیہ پھارتھ (۱۴) مُکت ہوئے اُس بھگت کو ہوں سُکھ میں پارتھ

تشریح
بھگوان کہتے ہیں - ہے ارجن ! میرا پانا کچھ مشکل نہیں ہے - کیونکہ جس آدمی کا چت میرے سوا کسی دوسری وستو میں نہیں لگتا - اور متواتر سوانس سوانس میں میرا سمرن کرتا ہے - وہ مجھے بآسانی پا لیتا ہے

سوال - مگر آپ کے اس طرح سے بآسانی پا جانے سے لابھ کیا ہوتا ہے ؟ بھگوان کہتے ہیں - پیارے ! میری پراپتی کا لابھ بھی سنو :-

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ॥
नाप्नुवंति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥

اُردو میں

مام اُپیتیا - پنر جنم - دکھ آلیم - اشاشوتم (۱۵) نہ آپنوونتی مہاتماناہ سنسدھم پرمام گتاہ

ترجمہ
پرم سدھی کو پراپت ہوئے مہاتما جن مجھ کو پراپت کر کے دکھوں کے گھر ناپائیدار پُنر جنم (آواگون) کو پراپت نہیں ہوتے ہیں یعنی مُکت ہو جاتے ہیں - اور جو مجھے پراپت نہیں ہوتے - وہ جنم مرن کے چکر میں پھنسے رہ کر سنسار میں آتے جاتے رہتے ہیں - (۱۵)

دوہا

موہے پراپت کر نہیں پھر آویں سنسار (۱۵) پرم سدھی پراپت ہوئے گیانی پُرش اپار

تشریح
مجھ ایشور کو پا کر میرے بھگت پُنر جنم کو پراپت نہیں ہوتے - اسی پُنر جنم کو جو کہ دکھوں کا گھر اور ناپائیدار ہے -

اے ارجن ! میری بھگتی میں ہی وشواس کر

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन ॥
मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥ १६ ॥

اردو میں

آ برھم بھُونات لوکا پُنر آورتنو۔ ارجُن (۱۶) مام اُپیے تیہ تُو کونتئے پُنر جنم نہ وِدیہ تے

ترجمہ ہے ارجن! برہم لوک سے لے کر سب لوک پُنر جنم والے (ناپائیدار) ہیں۔ مگر ہے کنتی نندن! مجھ کو پراپت ہو کر پھر پُنر جنم نہیں ہوتا۔ (۱۶) کیونکہ میں کال کا بھی کال ہوں۔ اور یہ سب برھما وغیرہ کے لوک کال کے آدھین ہونے سے فانی ہیں۔

دوہا

ارجن جتنے لوک ہیں برھم لوک پر ینت (۱۶) اُن سے آویں لوٹ پھر۔ پر نہ مجھ سے سنت

برھم لوک تک سب لوک فانی کیسے ہیں۔ یہ بتلاتے ہیں۔

सहस्रयुगपर्यन्तमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ॥
रात्रिं युगसहस्रान्तां तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥ १७ ॥

اردو میں

سہسر یُگ پریّنتم۔ اہر۔ ید۔ برہمنو وِدُو (۱۷) راترم یُگ سہسر انتام۔ تے اہو راتری وِدو۔ جنا

ترجمہ (ہے ارجن) برھما کا جو ایک دن ہے۔ وہ ہزار یگ تک رہتا ہے (اور برھما کی) رات بھی ہزار یگ تک رہتی ہے اس کو جو پُرش تتو سے جانتے ہیں۔ وہ یوگی پُرش دن اور رات (کال) کے تتو کو جاننے والے ہیں۔

دوہا

سہسر یگ کا دن اُدو سہسر یگ کی رات (۱۷) برہما کی جو جانتا۔ سوئی گیانی تات

چاروں یُگوں کی تشریح

گیانیوں کی نگاہ میں دن اور رات اس تمام وِشو برہمانڈ (کائنات) کی پیدائش اور فنا ہے۔ سرشٹی کے پیدا ہونے سے لَے (فنا) ہونے تک دن اور پرلے (فنا) ہونے سے پھر پیدا ہونے تک رات۔ گیانی لوگ اسی کو دن اور رات سمجھے ہیں۔ یہ دن اور رات ہزار ہزار یگ کے ہوتے ہیں۔ مگر یہاں یگ لفظ کے معنی صرف ایک یگ کے نہیں ہیں۔ بلکہ مہایگ کے سمجھنے چاہیئں۔ چار یگوں کو ملا کر ایک مہایگ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک یگ کی عمر مقررہ ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ایک مہایگ اور ایسے ہزار مہایگ والے برھما کے دن کے بھی چار چار یگ ہی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) کرت (ست

۱۶ ارتھات کال کے آدھین اور تغیر پذیر ہونے سے برھما کے دن اور رات کو بھی فانی جانتے ہیں۔

یگ (۲) دواپر (۳) تریتا اور (۴) کلجگ۔

ست یگ کی عمر چار ہزار برس۔ دواپر کی تین ہزار برس۔ تریتا کی دو ہزار برس اور کلجگ کی ایک ہزار برس ہے مگر ایک یگ ختم ہوتے وقت دوسرا یگ اسی وقت نہیں شروع ہو جاتا۔ دو یگوں کے درمیان ایک مقررہ سندھی کال ہوا کرتا ہے۔ اور اس سندھی کال کی عمر بھی مقررہ ہوتی ہے۔ کرت یگ سب سے پہلے آتا ہے۔ مگر اس کے پہلے بھی کلجگ ہوا رہتا ہے۔ اس لئے ایک سندھی کال اس کے آگے اور ایک پیچھے بھی رہتی ہے۔ اس طرح ہر ایک یگ کے آگے پیچھے سندھی کال رہتے ہیں۔ کرت یگ کے آگے پیچھے کا سندھی کال چار چار سو برس۔ تریتا کا تین تین سو برس۔ دواپر کا دو دو سو برس اور کلجگ کا سو سو برس کا ہوتا ہے۔ اور اس طرح چاروں یگوں کے سارے سندھی کال کی مدت ۲۰۰۰ برس کی ہوتی ہے۔ یہ دو ہزار اور چاروں یگوں کی عمر کے دس ہزار ملا کر بارہ ہزار سال ہوتے ہیں۔ مگر یہ بارہ ہزار سال دیوتاؤں کے مانے جاتے ہیں۔ اس بارہ ہزار کو ۳۶۰ سے ضرب دینے سے انسانوں کے وقت کا شمار ہوتا ہے کیونکہ دیوتاؤں کا ایک دن ہمارے دوائن یعنی ایک سال کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال انسانوں کے ۱۲۰۰۰ × ۳۶۰ = ۴۳۲۰۰۰۰ سال ہوئے۔ چاروں یگوں یعنی دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال کا انسانی شمار کے حساب سے ایک مہایگ اور دیوتاؤں کا ایک معمولی یگ ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے ایسے ۷۱ یگوں کے مجموعے کو منونتر کہتے ہیں۔ اور ایسے چودہ منونتر ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہر ایک منونتر کے شروع اور اخیر کے سندھی کال کو ملا کر کرت یگ کی مدت کے برابر اور سندھی کال ہوتا ہے۔ اسی طرح چودہ منونتروں کے ایسے پندرہ سندھی کال گذرتے ہیں۔ یہ پندرہ سندھی کال اور چودہ منونتر ملا کر دیوتاؤں کے ایک ہزار یگ ہوتے ہیں۔ یہ برہما کا ایک دن ہے۔ اور پھر ایسے ہزار یگ گذرنے پر برھما کی رات ہوتی ہے۔ اس حساب سے برہما کا ایک دن انسان کے ۴۳۲۰۰۰۰ × ۱۰۰۰ = ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) سال کے برابر ہوا۔ اس کو

کلپ

بھی کہتے ہیں۔ کلپ کے شروع میں اویکت پرکرتی ویکت (پرگٹ) ہونے لگتی ہے۔ اور کلپ کے آخیر میں سارا سنسار اویکت میں پھر مل جاتا ہے۔ ایسے ۳۶۰ دن اور ۳۶۰ رات کا برہما کا ایک سال ہوتا ہے۔ اور ایسے سو سال کی برہما کی عمر ہوتی ہے۔ اس حساب سے اس وقت برھما جی کی آدھی عمر گذر چکی ہے۔ اور یہ شویت واراہ نامی کلپ اس کے ۵۱ ویں سال کا پہلا دن ہے۔ اس کلپ کے چودہ منونتروں میں سے ۶ منونتر گذر چکے ہیں اور ساتویں یعنی ویوسوت منونتر کے ۷۱ مہایگوں میں سے ۲۷ مہایگ گذر چکے ہیں۔ اور اٹھائیسویں مہایگ کے کلجگ کا پہلا چرن ابھی چل رہا ہے جس کے ۵۰۰۰ سال گذر چکے ہیں۔ اس حساب سے کلجگ کے آخیر میں ہونے والی پرلے میں ابھی چار لاکھ ستائیس ہزار برس باقی ہیں۔ اس طرح سے برھما کے دن اور رات کی تشریح لوکمانیہ تلک نے اپنے گیتا رہسیہ میں شوریہ سدھانت۔ منوسمرتی۔ نروکت۔ وشنو پران وغیرہ کئی گرنتھوں کے آدھار پر کی ہے اس شلوک میں اسی دن رات کا ذکر ہے کہ جس کی تشریح کی گئی ہے۔ کہ ہمارا ایک سال دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے

اور دیوتاؤں کے ۱۲۰۰۰ سال یا ہمارے تینتالیس لاکھ بیس ہزار سال کا ایک دیویگ یا ہمارا مہایگ ہوتا ہے۔ ایسے اکہتر مہایگوں کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ اور ایسے چودہ منونتروں کا برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی چودہ منونتروں کی ایک رات ہوتی ہے۔ برہم گیانی پُرش اسی کو رات اور دن سمجھتے ہیں۔ پرجاپتی برہماجی کے دن اور رات میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا بیان کرتے ہیں:۔

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ॥
रात्र्यागमे प्रलीयंते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥१८॥

اردو میں

اَوْیکتاد ویکت یا سروا۔ پربھ ونتی۔ آہراگمے (۱۸) راتریہ آگمے پرلی انتے تتر ایو۔ اوْیکت سنجکیے

ترجمہ سب ویکت پدارتھ (چراچر جگت) برہما کے دن کے طلوع ہونے پر ادیکت (برہم) سے پیدا ہوتے ہیں اور برہما کی رات کے شروع میں پھر اسی اوْیکت میں سما جاتے ہیں (۱۸)

دوہا

برہم دِوس میں ہوت ہے پرگٹ یہ سنسار (۱۸) برہم راتری میں ہوئے لین پُنہ ہر بار

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ॥
रात्र्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥ १९ ॥

اردو میں

بھوت گرامہ سا۔ ایو۔ اَئم۔ بھوتوا۔ بھوتوا۔ پرلی اَتے (۱۹) راتری آگمے اَوشاہ پارتھ پربھ وتی۔ اہراگمے

ترجمہ (اور) ہے پارتھ! وہی یہ سب پرانیوں کا سموہ (جو پہلی سرشٹی میں تھا دوسرا نہیں پھر) پیدا ہو کر پرکرتی کے بس میں ہوا رات کے آنے پر (لین) ہو جاتا اور دن کے طلوع ہونے پر پھر پیدا ہو جاتا ہے (۱۹) اسی طرح برہما کے ایک سو سال پورے ہونے پر وہ بھی اپنے لوک سمیت شانت ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ رات اور دن کا چکر برابر چلتا رہتا ہے۔

دوہا

پارتھ جیو اُپجت سکل دن میں بارم بار (۱۹) رات بھئے پرلین ہو پھر پھر یہ سنسار

تشریح پرانیوں کا وہی سموہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا نہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ جیو نتیہ ہیں۔ نئے پیدا نہیں ہوتے پرلے (قیامت) کے بعد بھی وہی پیدا ہوتے ہیں۔ اُن اُن کرموں کے انوسار جو انہوں نے پہلی سرشٹی میں کئے ہوتے ہیں۔ پس ہر ایک سرشٹی میں انسان۔ حیوان وغیرہ سب جاندار ہوتے ہیں۔ اگر وہی نہ ہوتے۔ نئے ہوتے تب نئے پیدا ہونے والوں کو تو بنا کرم کے علیحدہ علیحدہ پھل ملتا اور سما جانے والوں کے کرم بنا پھل دئے ہی نشٹ ہو جاتے اس میں یہ خرابی پیدا ہوتی ہے مگر جب وہی پیدا ہوتے ہیں۔ تو ایسا نقص پیدا نہیں ہوتا۔ پس اسی طرح برہما کے دن میں سرشٹی پیدا ہوتی رہتی ہے اور برہما کی رات میں لین ہوتی رہتی ہے۔ یہ چکر انادی کال سے چلتا رہتا ہے اسی طرح

ویکت اور اویکت سرشٹی دونوں ہی فانی یعنی تغیر پذیر ہیں۔ مگر ان سے پرے جو اویکت (لافانی) برہم ہے۔ وہ کبھی نہیں بدلتا۔ یہ کہتے ہیں۔

परस्तस्मात्तु भावोऽन्यो व्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः ॥
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥ २० ॥

پرس تسمات ۔ تو ۔ بھاوا ۔ انیہ ۔ اویکتا ۔ اویکتات ۔ سناتنہ
یا سا سرویشو ۔ بھوتیشو ۔ نشیت سو نہ وِنشیتی (۲۰)

ترجمہ: مگر اس اویکت سے بھی پرے جو ایک اور سناتن اویکت بھاو ہے ، وہ سچدانند گھن پورن برہم پرماتما دیرہما وغیرہ) سب بھوت پرانیوں کے نشٹ ہونے پر بھی نشٹ نہیں ہوتا (۲۰)

یہی وجہ ہے کہ جو اونکار روپی برہم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اس کا پنر جنم نہیں ہوتا۔

دوہا

اس ویکت اور اویکت سے پرے سناتن بھاو (۲۰) اوناشی ہے ایشور سدا رہے سم بھاو

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ॥
यं प्राप्य न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ २१ ॥

اردو میں

اویکتو اکھشر ۔ اِتی اُکتا ۔ تم آہو پرمام گتم (۲۱) یم پراپیہ نہ نِورتنتے تد دھام پرمم مم

ترجمہ: وہی (پورن پربرہم پرماتما) اویکت اور اکھشر (لافانی) کہلاتا ہے۔ اسی کو پرم گتی کہتے ہیں۔ اور جس کو پراپت ہو کر (میرے بھگت) پھر پیچھے نہیں لوٹتے (جنم مرن کے چکر میں نہیں آتے) وہ میرا پرم دھام ہے (۲۱)

دوہا

اویکت اکھشر کہت اُسے پرم گتی وہ بیر (۲۱) پا اُس کو نہیں لوٹتے پرم دھام مم دھیر

مگر وہ پرم دھام صرف گہری بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ॥
यस्यांतःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥ २२ ॥

اردو میں

پُرشاہ سا پراپارتھ بھگتیا لبھیا تُو اننیا (۲۲) یسیہ انتاستھانی بھوتانی ییِن سروم اِدم تتم

ترجمہ: اور ہے پارتھ! اس پُرش کے درشن صرف اننیہ (سچی) بھگتی سے ہوتے ہیں۔ جس میں سارے بھوت (پرانی) رہتے ہیں۔ اور جس سے یہ سب جگت بھرپور ہے (۲۲)

دوہا

گھٹ گھٹ دیاپک جو پُرش جانی ہے سب شکتی (۲۲) پارتھ پرم اگم وہی ملے اننیہ کر بھگتی

تشریح

پرمیشور (اوم) کی سچی بھگتی کرنے والے اُپاسک اس پرم دھام کو پاکر پھر نہیں لوٹتے۔ دوسرے لوٹ آتے ہیں۔ یہ بھگوان نے پہلے کہا ہے۔ اب کس راستے سے گئے ہوئے پھر نہیں لوٹتے۔ اور کس راستے سے گئے ہوئے لوٹتے ہیں۔ اس پر کہتے ہیں۔

यत्र काले त्वनावृत्तिमावृत्तिं चैव योगिनः ॥
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥ २३ ॥

اُردو میں

یتر کالے تُو۔ اناورتم۔ آورتم۔ چا۔ ایو۔ یوگناہ (۲۳) پریاتا یانتی تم کالم۔ وکھشیامی بھرت ارشبھ

ترجمہ

(اور) ہے بھرت سریشٹ ارجن! جس کال میں شریر تیاگ کر گئے ہوئے یوگی جن پھر پیچھے لوٹ آتے ہیں۔ اور جس کال میں پیچھے نہیں لوٹتے۔ وہ کال یعنی مارگ تم کو بتلاتا ہوں۔ (۲۳) مطلب یہ کہ جس کال میں مرے ہوئے یوگی لوگ پنر جنم کو نہیں پاتے اور جس کال میں مرے ہوئے لوگ پنر جنم کو پاتے ہیں۔ میں اس کال کا بیان کرتا ہوں۔

دوہا

لوٹیں یا لوٹیں نہیں یوگی جس جس کال ! (۲۳) اے ارجن بتلاؤں گا۔ اب تم کو وہ کال

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ॥
तत्र प्रयाता गच्छन्ति ब्रह्म ब्रह्मविदो जनाः ॥ २४ ॥

اُردو میں

اگنی۔ جیوتی۔ رآہا۔ شکلا۔ شنماسہ۔ اُترائینم (۲۴) تتر پریاتا گچھنتی برہم برہم ودو جنا

ترجمہ

(ان دو طرح کے مارگوں میں سے جس مارگ میں) جیوتی سے اگنی ابھیمانی دیوتا ہے (اور) دن کا ابھیمانی دیوتا ہے اور شکل پکش کا ابھیمانی دیوتا ہے اور اترائن کے چھ مہینوں کا ابھیمانی دیوتا ہے۔ اس مارگ میں مر کر گئے ہوئے برہم گیانی یوگی جن (ان دیوتاؤں کے ذریعے) برہم کو پراپت ہوتے ہیں (۲۴)

دوہا

جیوتی۔ اگنی۔ دن۔ شکل۔ اترائن شٹ ماس (۲۴) ان میں جو یوگی مریں سو پاویں برہم ناس

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ॥
तत्र चान्द्रमसं ज्योतिर्योगी प्राप्य निवर्तते ॥ २५ ॥

اُردو میں

دھومو راتری۔ تتھا کرشنا۔ شن ماسا دکھشنائنم (۲۵) تتر چاندرمسم جیوتی یوگی۔ پراپیہ نیورتتے

ترجمہ

(اور جس مارگ میں) دھوم ابھیمانی دیوتا ہے اور راتری ابھیمانی دیوتا ہے۔ اور کرشن پکش کا ابھیمانی دیوتا ہے اور دکھشنائن کے چھ مہینوں کا ابھیمانی دیوتا ہے۔ اس مارگ میں مر کر گیا ہوا سکام کرم یوگی پرش۔ (ان دیوتاؤں کے ذریعے) چندرما کی جیوتی کو پراپت ہو کر یعنی سورگ میں اپنے شبھ کرموں کا پھل بھوگ کر پھر لوٹ آتا ہے (۲۵)

دوہا

دھوم - راتری - کرشن پکش دکشنایُن شٹ ماس (۲۵) اس مارگ جا لوٹتے چندر لوک کر واس (۲۵)

शुक्ल कृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ॥
एकया यात्यनावृत्तिमन्ययावर्तते पुनः ॥ २६ ॥

اردو میں

شُکل کرشنے گتی ہی ایتے جگتاہ شاشوتے متے (۲۶) ایکیا یاتی اناورتم انیریا آورتتے پُناہ

ترجمہ

جگت کے یہ دو پرکار کے شُکل (جس میں گیان کا پرکاش ہے۔ ارتھات دیویان) اور کرشن (جس میں گیان کا پرکاش نہیں ہے۔ ارتھات پتری یان) مارگ سناتن (ازلی) مانے گئے ہیں۔ ان میں ایک (مارگ[1]) سے گیا ہوا برہم گیانی (پھر نہ آنے والی پرم گتی) موکش کو پراپت ہو جاتا ہے اور دوسرے مارگ[2] سے گیا ہوا (کرم یوگی) پھر لوٹ آتا ہے یعنی جنم مرتیو کو پراپت ہوتا ہے (۲۶)

دوہا

سناتن ہیں یہ جگت کے مارگ شُکل کرشن (۲۶) مکتی پائے شُکل سے لوٹے پکش کرشن

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ॥
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योग युक्तो भवार्जुन ॥ २७ ॥

اردو میں

نہ ایتے سرتی پارتھ جانن یوگی موہیتی کشچن (۲۷) تسمات سرویشو کالیشو یوگ یکتہ بھوا ارجن

ترجمہ

ہے پارتھ! ان دونو مارگوں کو تتو سے جانتا ہوا کوئی بھی یوگی موہت نہیں ہوتا[3] ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو سب کال میں یوگ یکت ہو۔ (سدا یوگ میں اپنے من کو لگا) (۲۷)

دوہا

ان کو جانے تتو سے جو یوگی کرُد راج (۲۷) موہ کو پراپت ہوئے نہ یوگی بن دِرِج راج

(شُکل گتی) — (کرشن گتی)

دیویان — اور — پتری یان

شلوک ۲۳ تا ۲۷ میں جس وشے کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مرنے کے بعد کا مضمون ہونے سے ہم جیسے معمولی آدمیوں کی عقل یا فہم میں آنا بہت مشکل ہے۔ یہ تو موت کے بعد ہی صاف طور پر معلوم ہوگا۔ کہ کون کس وقت دیہہ چھوڑ کر یا جسم

[1] اسی ادھیائے کے شلوک ۲۴ کے مطابق جیوتی مارگ سے گیا ہوا یوگی مکت ہو جاتا ہے۔

[2] اور اسی ادھیائے کے شلوک ۲۵ کے مطابق دھوم مارگ سے گیا ہوا کرم یوگی سنسار میں پھر لوٹ آتا ہے۔

[3] ارتھات وہ نشکام بھاؤ سے ... کرتا ہے ... کامناؤں میں نہیں پھنستا

چھوڑنے پر کس راستے سے جا کر کس گتی کو پراپت ہوتا ہے - اگنی - جیوتی - دن - شکل پکش - اترائن کے چھ مہینے اس میں مرنے والے یوگی برھم کو پراپت ہو جاتے ہیں - اور دھوم - رات - کرشن پکش - دکشنائن کے چھ مہینے اس میں مرنے والے یوگی چندرما کی جیوتی کو پراپت کر کے پھر لوٹ آتے ہیں - اس کا کیا مطلب ہے - یہ تو صاف ہی ہے کہ پہلی گتی نشکام کرم کرنے والے برھم اُپاسک یوگی کی ہے - اور دوسری اس یوگ ابھیاسی کی جو ابھی پھل کی خواہش سے آزاد نہیں ہوا ہے - اب آیئے - ذرا ان گتیوں کا ذکر کرنے والے الفاظ کا وچار کریں - دو گتیوں میں اترائن دکشنائن شکل پکش اور دن رات یہ جو لفظ آئے ہیں - وہ صاف وقت کے معنی میں ہی آتے ہیں - مگر آگ - جیوتی اور دھواں یہ الفاظ وقت کو ظاہر نہیں کرتے ہیں - اس لئے کال واچک یعنی وقت کے ظاہر کرنے والے الفاظ کے ساتھ ان کا میل نہیں بیٹھتا ہے - یہ ہو سکتا ہے - کہ اترائن - شکل - پکش اور دن کے پرکاش مئے کال کا بیان کرنے کے لئے اگنی اور جیوتی کے لفظ آئے ہوں - اور دکشنائن (جو دیوتاؤں کی رات ہے) کرشن پکش اور رات اس اندھکار مئے کال کا بیان کرنے کے لئے دھوم لفظ آیا ہو - ایسا ارتھ کرنے سے یہ مطلب نکلتا ہے - کہ برہم اُپاسک یوگی اترائن کے شکل پکش یا اگنی اور جیوتی والے پرکاش مئے دن میں جسم تیاگ کر برھم میں لین ہو جاتے ہیں - اور جو دوسرے درجے کے سادھک ہیں - وہ دکشنائن کے کرشن پکش یعنی اندھکار مئے اگیان کی حالت میں دیہہ تیاگ کر کے چندر لوک کی گتی کو حاصل کر کے اپنا یوگ مکمل کرنے کے لئے پھر مرتیہ لوک (دُنیا) میں لوٹ آتے ہیں - خلاصہ یہ کہ گیانی گیان کی حالت میں جسم ترک کر کے گیان مئے (نورانی) راستہ سے جا کر برہم میں لین ہو جاتے ہیں - اور پھل کی آشا سے کرم کرنے والے یوگی اگیان کی حالت میں جسم کو چھوڑ کر اگیان کی وجہ سے چندر لوک سے پھر مرتیہ لوک (دُنیا میں) لوٹ آتے ہیں -

ایسا ارتھ کرنے سے اترائن اور دکشنائن کا ارتھ صرف گیان کی اوستھا اور اگیان کی اوستھا ہو جاتی ہے - یہی ارتھ سب بھاشیہ کاروں نے مانا ہے - مگر اس کے ساتھ ہی اگنی - جیوتی - شکل پکش اترائن - دھوم - رات کرشن پکش - دکشنائن - ان لفظوں میں موت کے بعد جیو آتما کو چندر لوک یا برھم لوک میں لے جانے والے دیوتاؤں کا درشن کرایا ہے - اور یہ بتایا ہے - کہ یہاں "کال" لفظ سے گتی ارتھات مارگ مُراد ہے - اور اس مارگ میں یہ دیوتا جیو آتما کے رہبر ہوتے ہیں - چھاندوگیہ - برہدآرنیک اور کوشتیکی وغیرہ اُپنشدوں میں بھی ان مارگوں کا ذکر ہے - اور وہاں ان دو مارگوں کو **دیویان اور پتری یان پنتھ** کہا ہے - چھاندوگیہ اُپنشد میں اس کا بیان اس طرح کیا گیا ہے -

"اس طرح یہ جو جانتے ہیں - اور بن میں شردھا سے تپ کرتے ہیں - وہ سب ارچی ابھیمانی دیوتا کے پاس جاتے ہیں - ارچی (آگ) سے دن - دن سے شکل پکش - شکل پکش سے اترائن کے چھ مہینے - چھ ماہ سے سموتسر - سموتسر سے آدتیہ - آدتیہ سے چندرما اور چندرما سے بجلی کو پراپت ہوتے ہیں - اور وہاں بجلی میں (امانو) پرش آ کر انہیں برھم کے پاس لے جاتا ہے - یہ دیویان مارگ ہے"

"جو گرام (بستی) میں رہ کر اشٹ - پورت اور دان کی اُپاسنا کرتے ہیں - وہ دھوم کے پاس جاتے ہیں - دھوم سے رات - رات سے کرشن پکش - کرشن پکش سے دکشنائن کے چھ ماہ - دکشنائن سے یہ سموتسر کو نہیں جاتے بلکہ دکشنائن سے پتری لوک - پتری لوک سے آکاش - آکاش سے چندر - یہی سوم راجہ ہے - یہی دیوتاؤں کا ان ہے

اسے دیوتا بھوگ کرتے ہیں۔ کرم کا پھل بھوگ چکنے تک اسی جگہ رہ کر اسی راستہ سے پھر لوٹ آتے ہیں۔ یعنی چاند سے آکاش۔ آکاش سے وایو۔ وایو سے دھوم۔ دھوم سے ابر ہوتا ہے۔ ابر ہو کر میگھ ہوتا ہے۔ میگھ ہو کر برستا ہے تب وہ پرانی گیہوں۔ جو۔ اوشدھ، بنسپتی۔ تل۔ ارڈ وغیرہ شکلوں سے جنم لیتے ہیں۔ یہ انّ جو کھاتا ہے۔ اسی کی شکل کا پیدا ہوتا ہے۔"

ایسا ہی ذکر برہدآرنیک اور کوشیتکی اُپنشدوں میں کچھ لفظی ہیر پھیر کے ساتھ آیا ہے۔ برہم سُوتروں میں بھی یہی ذکر ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد گیان اور کرم کے مطابق جیو آتما کو ان کے مختلف لوکوں میں سے ہو کر برہم لوک تک جانا یا چندر لوک سے لوٹ آنا پڑتا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ رشی موت کے بعد کی دو گتیوں یا مارگوں (دیویان اور پتریان) کا بیان کر رہے ہیں۔ ایک مارگ برہم اُپاسک یوگی کا ہے۔ اور دوسرا شردھا کے ساتھ پھل کی خواہش سے کرم کرنے والے سادھک کا ہے

سادھک کا مارگ موت سے لے کر پھر جنم لینے تک تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ اُپنشدوں میں ان دو راستوں کا ذکر کر کے پھر ایک تیسرے راستے کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ راستہ ہے۔ صرف اُن بھوگی جیودں کا جو کھانے۔ پینے نیند۔ خوف۔ شک و شبہ اور میتھن (خواہشات شہوانی کے سیر کرنے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ مندرجہ بالا تحریر سے یہ صاف ہو جاتا ہے۔ کہ یہ دو تو مارگ ہیں۔ جنہیں گیتا میں شُکل (پرکاش سے نورانی) اور کرشن (اندھکار سے تاریک) گتی کہا ہے۔

مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ دو تو مارگ ہیں۔ تو ان کو کال کیوں کہا ہے۔ بھگوان صاف ہی کہتے ہیں کہ وہ کال میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ (شلوک ۲۳) اور پھر دن۔ شکل پکش اور اترائن کے چھ مہینے وغیرہ الفاظ وقت (کال) کو ہی ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ بھیشم پتامہ بانوں کی سیج پر پڑے ہوئے شریر کو تیاگ کرنے کے لئے اترائن کال کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ اس پر گیتا رہسیہ کے مصنف بھگوان تلک نے لکھا ہے کہ " دن شکل پکش اور اترائن کال ہی کسی وقت موت کے لئے اچھے مانے جاتے تھے۔ رگوید میں بھی دیویان اور پتری یان مارگوں کا جہاں پر ذکر ہے۔ وہاں کال واچک ارتھ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس سے اور اور دیگر کئی پرانوں سے ہم نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ شمالی نصف کرہ ارضی کے جس مقام میں سورج چھ ماہ تک ہمیشہ نظر آتا ہے۔ اس جگہ کو یعنی قطب شمالی کے پاس یا میرو ستھان میں جب پہلے ویدک رشیوں کی بستی تھی۔ تبھی سے چھ ماہ کا اُترائن روپی پرکاش کال موت کے لئے اچھا مانا گیا ہوگا۔ زیادہ کیا کہیں۔ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دو نو مارگوں (راستوں) کا خیال پراچین ویدک کال سے ہی ہے۔

اگر یہ ارتھ مان لئے جائیں۔ تو آگے کچھ اور سوچنے کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔ اور یہی مان کر چپ رہنا پڑتا ہے۔ کہ جب آریہ لوگ اُتر دُھرو (قطب شمالی کے) مقام پر بستے تھے۔ تب وہاں کی چھ ماہ کی رات اور چھ ماہ کا دن دیکھ کر دن میں سورج کی روشنی رہتے موت کا ہونا اچھا اور اس کے خلاف بُرا مانا جاتا تھا۔ اور یہی خیال آج تک چلا آتا ہے۔ ورنہ اُترائن اور دکشنائن کو موت کا بعد کی حالت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے گیتا کے مندرجہ بالا

شلوکوں اور اُپنشدوں کے حوالوں کی اہمیت صرف اتنی ہی رہ جاتی ہے۔ کہ یہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ آریہ رشی کسی زمانے
میں قطب شمالی میں بھی رہتے تھے۔ یہ تو ان شلوکوں کا ایک ارتھ ہوا۔
مگر اُپنشدوں کے بچن صاف ہیں۔ ان بچنوں میں موت کے بعد کے مارگوں کا ہی یقیناً بیان ہے۔ گیتا میں انہیں
مارگوں کو شُکل اور کرشن گتی کہا ہے۔ مگر گیتا میں ایک اور خصوصیت ہے۔ کہ ان گتیوں کو بھگوان نے کال بھی کہا ہے
کال شبد کا ارتھ کچھ لوگ گتی ہی کرتے ہیں۔ مگر تیروں کی سیج پر پڑے بھیشم جس اُترائن کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اُترائن کال ہی تھا۔
یہ صاف ہے اور شری گیتا جی کو نظم کرنیوالے مہابھارت کے مصنف شری کرشن دویاین بھگوان وید ویاس نے ہی بھیشم جی کی وہ کتھا بھی لکھی ہے۔ اس
لئے مہابھارت کی کتھا اور گیتا کے ان شلوکوں کا ایک ہی مطلب ہونا چاہیئے۔ جو ارتھ تیروں کی سیج کی کتھا کا ہوگا۔ وہی گیتا میں بھی مانا جائے گا
وہاں (مہابھارت میں) جب اترائن کا ارتھ کال ہے۔ تب یہاں گیتا میں کال شبد کا ارتھ بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں
اور مندرجہ بالا شلوکوں میں جو اترائن۔ دکشنائین۔ دن رات۔ شُکل۔ کرشن وغیرہ کال واچک الفاظ آئے ہیں وہ کال
واچک (وقت کے ظاہر کرنے والے) ہونے کے ساتھ ہی ساتھ گتی سوچک (راستہ کے مظہر) بھی ہیں۔ کیونکہ مکر
سنکرانتی سے ۶ راشی تک سورج کی گتی کا نام ہی اترائن کال ہے۔ اور آگے چھ راشیوں تک کی گتی کا ہی نام دکشنائن
ہے۔ اسی طرح پکش اور دن رات کی بات ہے۔ اس لئے اترائن دکشناین وغیرہ کال واچک شبد گتی سوچک بھی
ہیں۔ اور اسی لئے بھگوان نے انہیں کال اور گتی دونو کہا ہے۔ کال۔ پکش۔ دن۔ رات وغیرہ لفظوں سے ان کے
ابھیمانی (مظہر) دیوتاؤں کا ارتھ بھی لیا جاتا ہے۔ مگر دیوتاؤں کا قیام انہیں چیزوں میں ہوتا ہے۔ جس کے وہ دیوتا ہیں
مثلاً اُترائن ابھیمانی دیوتا اترائن میں ہی رہتے ہیں۔ دن ابھیمانی دیوتا دن میں ہی رہتے ہیں۔ اس لئے دیوتاؤں کا ارتھ لینے
سے بھی اس ارتھ میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی۔ کہ ان شلوکوں میں کال واچک شبد کال گتی اور اُن ان ابھیمانی دیوتاؤں کا سوچک ہے
ایسا ارتھ مان لینے پر بھیشم جی کی تیروں کی سیج کی کتھا کے مطابق ہی شلوکوں کا ارتھ کرنا پڑتا ہے
بھیشم جی گرے۔ گر کر انہوں نے دیکھا۔ کہ سورج دکھشن دشا میں ہے۔ اس لئے کال کا وچار کرکے انہوں نے
پھر پرانوں کو بس میں کیا ــــ اور اپنے اندر یہ دیو بانی بھی سُنی۔ کہ

कथं महात्मा गांगेयः सर्वशस्त्रभृतांवर ॥
कालंकर्तानरव्याघ्र संप्राप्ते दक्षिणायने ॥

ارتھ۔ سب کھشتریوں میں سرشیشٹ مہاتما بھیشم دکشنائن میں پران کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ رشی لوگوں نے
بھی بھیشم جی کے پاس جا کر یہی سوال کیا۔ تب بھیشم نے جواب دیا:-

दक्षिणावर्त आदित्य एतन्मे मनसि स्थितम् ॥
गमिष्यामि स्वकं स्थानं आसीद्यन्ते पुरातनम् -उदगयन आदित्ये हंसाः सत्यं ब्रवीमिवः ॥

ارتھ۔ میں (اس لوک کو چھوڑ کر) ابھی گیا نہیں ہوں۔ سورج دکھشناورت میں ہے۔ یہ میں جانتا ہوں
جب وہ اُتراورت میں آ جائے گا۔ تبھی میں اپنے پراتن (اصلی) مقام کو جاؤں گا۔ یہ سچ جاننا۔

(مہابھارت بھیشم پرب)

خلاصہ

اس طرح ان شلوکوں کے تین ارتھ کئے جا سکتے ہیں۔ ایک اُپنشدوں کا ارتھ ہے۔ جو بھی آچاریوں نے مانا ہے اور جس میں اترائن وغیرہ دیوتا لوک یا تو ملانے گئے ہیں۔ اور یہ نتیجے کیا گیا ہے۔ کہ ان کا ارتھ مرنے کے بعد کی گتی (حالت) سے تعلق رکھتا ہے

دوسرا ارتھ لوک مانیہ تلک مہاراج کا ہے۔

تیسرا ارتھ خود مہابھارت کا ہے۔ جس میں اُترائن وغیرہ رتھیں گتی کے ساتھ ساتھ کال کا بھی دخل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ برہم گیانی مہاتما پرش موت کے غلام نہیں۔ بلکہ موت اُن کے تابع ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ اپنی حسب مرضی جب چاہیں جسم چھوڑ سکتے ہیں۔ اور جسم چھوٹنے پر وہ پرکاش مئے مارگ سے ہی اپنے ابدی مقام کو جاتے ہیں۔ ایسے جو برہم ویتا یا برہم گیانی ہوتے ہیں۔ ان یوگیوں کا ذکر اگلے شلوک میں کرینگے۔

ان شلوکوں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ دن کو مرا ہوا برہم کو پراپت ہوتا ہے اور رات کو مرا ہوا چندر کو۔ کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہو سکتا۔ اپاسک یوگی بھی رات کو مرتے ہیں اور کرمی بھی دن کو۔ جو نرے پاپی ہیں وہ بھی کسی نہ کسی وقت میں ہی مرتے ہیں۔ اس لئے مراد مارگ سے ہے۔ یعنی اُپاسک چاہے۔ مرے کسی وقت مگر وہ اگنی وغیرہ راستے سے برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ اور وہ کرمی خواہ مرے کسی وقت۔ مگر وہ دھوم وغیرہ راستے سے چندر لوک کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ اس لئے برہم سوتروں میں کہا ہے۔ جس لئے رشمیوں کا تعلق अतश्चायते जسم سے ہے۔ اس لئے دکشنائن میں بھی مرا ہوا اُپاسک برہم لوک کو ہی پراپت کرتا ہے ऽपि दक्षिणे ویدانت (۴ — ۲ — ۲۰) یہ بیوستھا دیاکھیا کاروں کی ہے۔ مگر برہم سوتروں میں ہم ایک اور بیوستھا بھی دیکھتے ہیں۔ وہ یہ کہ یوگی ہو کر جو دکشنائن میں مرتا ہے۔ وہ چندر لوک میں جا کر پھر لوٹتا ہے۔ اور جو اُترائن میں مرتا ہے وہ برہم لوک میں جاتا ہے اور پھر نہیں لوٹتا۔ صرف یوگی کے لئے ہی وقت کا نیم ہے۔ اس لئے مہابھارت میں بھیشم نے مرنے کے لئے اُترائن کی انتظار کی ہے

یوگ میں شردھا کے بڑھانے کے لئے یوگی کی مہما بیان کرتے ہیں۔

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ॥
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥ २८ ॥

اردو میں

28 ویدیشو۔ یگیہ الیشو۔ تپہ سو چَیو۔ دانیشو۔ یت۔ پنیہ۔ پھلم۔ پردِشٹم ۱

اتیے تی۔ تت سروم۔ اِدم ودِتوا۔ یوگی۔ پرم۔ ستھانم اُپیتی چا ادیم

ترجمہ یوگی پرش اس بات کو تتو سے جان کر [illegible] وغیرہ کے کرنے

میں جو پنیہ پھل کہا ہے۔ اس سب کو بلا شبہ پار کر جاتا ہے۔ اور سناتن پرم پد کو پراپت ہوتا ہے۔

دوہا

وید تپ۔ یگیہ دان سے ارجن جو پھل ہوئے (۲۸) یوگی سب کو پار کر برھم پراپت ہوئے

تشریح مطلب یہ کہ جو یوگی مندرجہ بالا طریقے سے (اس ادھیائے کے شلوک ۱۳ سے لے کر ۲۷ تک بیان کئے گئے اکھشر برھم روپی) پرم پد کو تتو سے یعنی حقیقی طور پر جان لیتا ہے۔ وہ نہال ہو جاتا ہے۔ اس کو سب سدھیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔ ارتھات ویدوں کے سوادھیائے۔ جپ۔ تپ کے کرنے یگیہ وغیرہ کے کرنے اور دان وغیرہ کے دینے سے جو پھل وید پاٹھی تپسوی یجمان اور دانی کو ملتا ہے۔ وہ سب پھل بھگوان کے کتھن انوسار برھم پد کے جاننے والے یوگی کو اپنے آپ حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یوگ کی مہما اپار ہے

(سری مد بھگوت گیتا میں اکھشر برھم یگ نامی آٹھواں ادھیائے ختم ہوا)

آٹھویں ادھیائے کا خلاصہ

برہم اکھشر (لافانی) ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس کا سوبھاو ادھیاتم ہے۔ ارتھات آتم روپ میں ہی قایم رہنا اس کا سوبھاو ہے۔ یہ سارا سرشٹی کا بیوہار اس کا کرم ہے۔ اور وہ سرشٹی کھشر (فانی) ہے یعنی تغیر پذیر ہے۔ آج جس شکل میں ہے۔ کل اُسی شکل میں نہ رہے گی۔ کائنات کے تمام جڑ چیتن پدارتھوں کی مختلف آتمائیں ہی دیوتا ہیں۔ اور دیوتا الیشور کے ہی روپ ہیں۔ جو جڑ شریر کے ذریعے کرم کرتے ہیں۔ اس طرح سب کا حقیقی مقام ارتھات پرم دھام وہی اکھشر برھم ہے۔ اس لئے اس جسم کا موہ چھوڑ کر یا جسم چھوٹنے کے وقت جسم کیساتھ اس ساری کھشر (تبدیل ہونے والی) سرشٹی کا موہ چھوڑ کر جو برھم کے سوبھاو میں ہی محو ہو جاتا ہے۔ وہ اس ساری سرشٹی کے شوتر دھار (برھم) کے استھان میں پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اصول ہے۔ کہ جو جس بھاو کو لے کر جسم چھوڑتا ہے۔ وہ اُسی بھاو کو پراپت ہوتا ہے۔ اسی لئے سری کرشن بھگوان اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ

माम अनुस्मर युद्धयच

میرا سمرن کرتے ہوئے میرے پیچھے چلو اور یدھ کرو۔ ارتھات الیشور کی آگیا کا پالن کرو۔ اور سنسار کی بھلائی (لوک سنگرہ) کے کرم کرو۔ اپنی کسی ناچیز خود غرضی کے لئے نہیں۔ بلکہ الیشور کے لئے۔ سارے کرم الیشور کارپن کر دو۔ اس سے الیشور پراپت ہوگا۔ جو یوگ یو روک اس طرح سنسار یاترا کرتے ہیں۔ انہیں موکھش حاصل ہوتی ہے (شلوک ۱ تا ۱۵) جنہیں موکھش یا نجات حاصل نہیں ہوتی۔ انہیں دیگر لوک اور بھوگ پراپت ہوتے ہیں۔ مگر یہ سب فانی ہیں۔ بدلنے والے ہیں۔ دن رات کے چکر میں گھوما کرتے ہیں۔ جو گیانی ہیں۔ وہ سرشٹی کی ستھتی (قیام) اور پرلے (فنا) اور دن رات کے اس راز کو جانتے ہیں۔ اور اس سے پرے اکھشر (ازلی و ابدی) برھم کے پاس جانا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ وہ گیان کی حالت میں گیان کے ہی پرکاش میں راستے

سے گیان سکھ ہی پرم دھام (برہم) کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس کے خلاف جو سکام کرمی اس پرم دھام میں نہیں جانا چاہتے۔ وہ اگیان کی حالت میں اگیان کے تاریک راستے سے سفر کرتے ہیں۔ یہ راز جان کر جو پُرش برہم ارپن یوگ میں رت رہتا ہے۔ وہ سکھ دُکھ روپی جو یہ بڑا سنسار ہے۔ اس کے موہ میں نہ پھنس کر اکشر (لافانی) برہم کو پراپت ہو جاتا ہے۔ شلوک ۱۶ تا ۱۸)

نواں اُدھیائے ۔ راج وِدیا راج گوہیہ یوگ

پچھلے ادھیائے میں کھشر (فانی) سرشٹی اور اکشر (لافانی) پرہم کا بھید بتلا کر اس ازلی ابدی برہم کی پراپتی کے لئے شری کرشن بھگوان نے ارجن کو اُپدیش دیا۔ کہ ایشور کا سمرن کرتے ہوئے اسی کو سب کرم ارپن کرنے کی بدھی والے ہو کر اسی کی آگیا کا پالن کرو۔ اسی سے تمہارا اُدّھار ہوگا۔ اور وہ مرتبہ حاصل ہوگا۔ جس کے سامنے سارے دُنیوی سُکھ اور سدھیاں ہیچ ہیں۔"

مگر یہ کیسے ہوگا؟

اول تو ہم جیسے معمولی آدمیوں کو پوری طرح سے یہ یقین ہی نہیں ہوتا۔ کہ ادھیاتم گیان بھی گیان ہے اور سچا ہے کئی طرح کے اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ ستیہ میں استیہ۔ گیان میں اگیان اور گُن میں دوش دکھائی دیتا ہے۔ جب تک یہ دوش درشٹی دُور نہیں ہوتی۔ تب تک گیان کا ادھکار بھی پراپت نہیں ہوتا۔ جن کی یہ دوش درشٹی دُور ہو گئی ہے۔ ہردے شُدھ ہو گیا ہے۔ انہیں کے لئے یہ نواں ادھیائے ہے۔ اور یہ بات ادھیائے کے شروع میں ہی بتلا دی گئی ہے۔ راج ودیا راج گوہیہ یوگ اس ادھیائے کا نام ہے۔ یعنی اس میں ہمیں گیان کی کچھ ایسی پُر اسرار باتیں معلوم ہوں گی جن سے ہماری آنکھوں پر سے پردہ ہٹ جائے گا۔ اور ایشور پراپتی کا وہ یقینی مارگ حاصل ہوگا۔ جس پر چل کر ہم بھگوان کے مندر (برہم دھام) میں پہنچ سکیں گے۔

श्रीभगवानुवाच ॥　　(شری بھگوان اُواچ)

इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे ॥
ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १ ॥

اِدم تُو تے گوہیہ تمم۔ پروکھشیامی۔ انسویوے (۱) گیانم وِگیان۔ سہتم یت گیاتوا۔ موکھشیہ سے اشُبھات

مترجمہ: (اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن!) تم دویش (حسد و بغض) سے رہت ہو۔ اس لئے میں تمہیں اب وہ گیان وِگیان سمیت بتلاتا ہوں۔ کہ جو بہت ہی گُوڑھ (مخفی) ہے۔ اور جس کو جان کر تو دُکھ رُوپ سنسار سے چھوٹ جاوے گا۔ (۱)

دوہا

گُوڑھ اَتی بتلاؤں گا گیان اُو وگیان ... جائیں گے تیرے کشٹ مہان

تشریح

گیان کس کو بتلایا جاتا ہے - جو ادھکاری ہو - جس کا دل اتنا شدھ ہو - کہ وہ اس گیان کو گرہن کر کے اس سے لابھ اٹھا سکے - اس لئے بھگوان یہاں ارجن سے کہتے ہیں - کہ تم دولیش رہت ہو - ارتھات تم گن میں دوش نہیں دیکھتے ہو - تمہارا ہردہ شدھ ہے - اس لئے ہر ایک اچھی بات کو گرہن کر لیتے ہو - اس لئے اب گیان وگیان سمیت جو مخفی راز تم کو بتلاؤں گا - اس کے تم ادھکاری ہو - "گیان وگیان کے ساتھ" کا مطلب یہ ہے - کہ تم کو شاستر گیان بھی بتلاؤں گا - اور اپنا انو بھو گیان بھی بتلاؤں گا - جو آدمی برہم ودیا کو ڈھونگ سمجھتے ہیں - جن کی بھگوان میں شردھا بھگتی نہیں ہے - اُن کو یہ گیان بتلانے کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ وہ اس کے ادھکاری نہیں - اور اُن کی سمجھ میں یہ آ بھی نہیں سکتا - اس لئے یہ بہت ہی گوڑھ گیان صرف ادھکاری کو ہی بتایا جاتا ہے - اس لئے آگے کہا ہے - کہ یہ راج ودیا - راج گوہیہ ہے - یعنی سب ودیاؤں میں سرشیٹ ہے - اور اس سے گوہیہ (مخفی اسرار) اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے - مطلب یہ کہ یہ آتم گپت گیان صرف ادھکاری کو دیا جاتا ہے - دوسرے پرشوں سے اس کو مخفی رکھا جاتا ہے

राजविद्या राजगुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम् ॥
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम् ॥२॥

اردو میں

راج ودیا - راج گوہیم - پوِتّرم - اِدم - اُوتّمم (۲) پرتیکش آوگمم - دھرمیم - سُوسُکھم - کرتُم - اویّیم

ترجمہ

یہ (گیان) سب ودیاؤں کا راجہ اور سب گوپنیوں کا بھی راجہ ہے ارتھات اس سے زیادہ گپت اور کوئی ودیا نہیں ہے - بہت ہی پوتر پرتیکش روپ سے پھل دینے والا - دھرم سنگت (دھارن کرنے یوگیہ) سُکھ سے سادھن کرنے یوگیہ اور اوناشی ہے - (۲)

دوہا

راج ودیا گوہیہ اُرو پرم پوتر جان (۲) پرتیکش پھل اُرو دھرم دا سرل اوناشی مان

تشریح

اٹھارہ ودیاؤں میں یہ سب سے بڑی ودیا ہے - اور گپت ودیاؤں میں بھی یہ سب سے سریشٹ ہے - پھر یہ گیان بہت ہی پوتر ہے - کیونکہ کرم اور اس کی جڑ کو نشٹ کر دیتا ہے - اس کا پھل صاف طور پر پرگٹ ہوتا ہے - یہ دھرم کے بھی خلاف نہیں ہے - کوئی خیال کرے - کہ اس کا حاصل کرنا بہت مشکل ہے - سو بات بھی نہیں ہے بھگوان کہتے ہیں - کہ اس کا حاصل کرنا بھی بہت آسان ہے - مگر پھل تھوڑا نہیں ہے - اس کا پھل اوناشی ہے - جو کبھی ناش نہیں ہو سکتا -

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ॥
अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ॥३॥

اردو میں

اشردھانا پُرشاہ - دھرمسیہ - اسیہ - پرنتپ (۳) اپراپیہ مام - نِورتنتے - مرتیو سنسار ورتمنی

ترجمہ

ہے پرنتپ (ارجن) اس (آتم گیان روپی) دھرم میں جو (پرش) شردھا نہیں رکھتے - وہ مجھ کو پراپت نہ ہو

کرم رتیو رُوپی سنسار چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ (۳)

دوہا

شردھا رہت اس دھرم میں ارجن جو نر ہوئے (۳)۔ جنم مرن کے چکر میں رہے گھومتا سوئے

پرماتما میں ہی سب جیو نواس کرتے ہیں

मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्त मूर्तिना ॥
मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥ ४ ॥

اردو میں

میا تتم۔ ادم۔ سروم جگت اویکت مورتنا (۴) مت ستھانی۔ سرو بھوتانی نہ چا اہم تیشو اوستھتا

ترجمہ

(اور) ہے ارجن! مجھ سچدانند گھن پرماتما میں یہ سب جگت (جل سے برف کی طرح) بھرپور رہے اور سب پرانی (جاندار وغیرہ) میرے ہی اندر رہتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا ہوں۔ (۴)

دوہا

اویکت ہوئے بھرپور رہوں۔ ارجن میں جگ ماہیں (۴) سب جگ مجھ میں ہے ستھت پر میں اس میں ناہیں

تشریح

سب پرانی میرے ہی اندر رہتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں رہتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سارا سنسار میرے سہارے پر قایم ہے۔ مگر میں اس کے سہارے نہیں ہوں۔ میں تو اپنی ذات سے ہی قایم ہوں۔ ان بھوتوں کا واستوک سروپ میں ہی ہوں۔ اس لئے اگیانیوں کو ایسی پرتیتی ہوتی ہے۔ کہ میں ان میں ستھت ہوں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ میں ان بھوتوں میں ستھت نہیں ہوں۔ کیونکہ ساکار چیزوں کی طرح مجھ میں سنسرگ دوش نہیں ہے۔ اس لئے میں بنا سنسرگ کے سوکھشم بھاو سے آکاش کے اندر بھی ویاپک ہوں۔ چونکہ سنسرگ سے رہت ہوں اس لئے

न च मत्स्थानि भूतानि पश्य मे योगमैश्वरम् ॥
भूत भृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥ ५ ॥

اردو میں

نہ چہ مت ستھانی بھوتانی پشیہ مے یوگم ایشورم (۵) بھوت بھرن نہ چا بھوت ستھو مم آتما بھوت بھاونا

ترجمہ

(حقیقت میں) سارے پرانی مجھ میں قایم نہیں بھی ہیں۔ یہ میرا یوگ ایشوریہ (یوگ مایا اور پربھاو) دیکھو کہ سب بھوت پرانیوں کا دھارن پوشن کرنے والا اور سب کا پیدا کرنے والا ہو کر بھی میرا آتما حقیقت میں اُن میں ستھت نہیں ہے (۵)

دوہا

دیکھ مری مایا۔ نہیں مجھ میں یہ بھوت (۵) سب بھوتوں کا ہوں الگ میں ہی جیون سروت

تشریح پر برمھ پرماتما اس برہمانڈ میں سب جگہ ویاپک ہے - یعنی کوئی جگہ ایسی نہیں - جہاں پرماتما نہ ہو - پرماتما میں ہی یہ سنسار اور سنسار کے سب پرانی رہتے ہیں - مگر پرماتما سنسار کے اندر نہیں ہے - یعنی یہ برہمانڈ تو پرماتما کے ہی سہارے قایم ہے - مگر پرماتما سنسار کے سہارے نہیں ہے - چوتھے شلوک میں یہ تبلا کر پانچویں شلوک میں یہ تبلاتے ہیں کہ سارا سنسار مجھ میں نہیں بھی ہے - ہے بھی اور نہیں بھی - یہ کیسے ہو سکتا ہے - اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ سنسار تغیر پذیر (فانی) ہے - اور ایسے تغیر پذیر ہونے والے سنسار کے برمھ میں ہونے کا کوئی اگر یہ مطلب سمجھے - کہ یہ برمھ کا ہی ایک انش ہے - اور اس طرح سنسار کی تبدیلی میں برمھ کو بھی تغیر پذیر مانے - تو یہ سراسر بھول ہے - سنسار صرف نام اور روپ ہے اور نام اور روپ (چونکہ تغیر پذیر ہیں) برہم کا انش نہیں ہو سکتے - برھم اکھنڈ لا تغیر (کبھی نہ بدلنے والا) اور اننت ہے - اس میں یہ کھنڈ سروپ (الگ الگ ہوا) تغیر پذیر اور اشانت سنسار ہے مگر یہ برہم کا ذاتی انش نہیں ہے - یہ ایشور کا کرم ہے - جو کرتا پر بندھن کارک نہیں ہے - یہ ایشور کی لیلا ہے - اس کو ایشوری یوگ یا یوگ مایا کہتے ہیں - یہ پرماتما اور جگت کے بیچ کی شکتی ہے - یہ شکتی پرماتما کی ہی ہے - اسی کا بیرونی روپ یہ سنسار ہے - اس طرح پرماتما جگت کو دھارن کر کے بھی جگت کے اندر نہیں ہے - اب مندرجہ بالا مضمون کو مثال سے سمجھاتے ہیں

यथाऽऽकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान्॥
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय॥ ६॥

اردو میں

یتھا آکاش ستھتو نیتیم وایو سروترگو مہان (۶) تتھا سروانی بھوتانی مت ستھانی اتی اُپ دھاریہ

ترجمہ (کیونکہ) جیسے (آکاش سے پیدا ہوا) سب جگہ گھومنے والا مہان وایو سدا ہی آکاش میں ستھت (ٹھہرا ہوا) ہے ویسے ہی سارے بھوت پرانی مجھ میں رہتے ہیں - ایسا تو جان (۶)

دوہا

جیسے ہے آکاش میں ویاپک پون مہان (۶) تیسے سب مجھ میں رہیں ایسا نشچے جان

تشریح جیسے آکاش (خلا) سے کرہ ہوائی کا تعلق ہے - ویسے ہی نراکار پرماتما سے اس وشو منڈل (برہمانڈ) کا تعلق ہے - جیسے آکاش کرہ ہوائی (وایو منڈل) سے آزاد ہے - ویسے ہی پرماتما وشو برہمانڈ سے آزاد ہے - جیسے آکاش نہ ہو - تو ہوا کی ہستی ناممکن ہے - ویسے ہی اگر پرماتما نہ ہو - تو اس سنسار کا رہنا مشکل ہے - مگر کرنے کرانیوالا سب ایشور ہی ہے باوجود اس کے وہ آکاش کی طرح اسنگ اور نرلیپ ہے -

सर्व भूतानि कौंतेय प्रकृतिं यांति मामिकाम्॥
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम्॥

اردو میں

سرو بھوتانی کونتئے - پرکرتم یانتی - مامکام (۷) کلپ - کھشئے - پنستانی - کلپ آدؤ - وسرجامی ہم

ترجمہ ہے ارجن! کلپ کے انت میں سب بھوت پرانی میری (ترگن مئی - اپرا) پرکرتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ یعنی میری پرکرتی میں مل جاتے ہیں (اور) کلپ کے شروع میں ان کو میں (پہلے کی طرح) پھر رچنا (پیدا کردیتا) ہوں۔ (۷) وہ کس طرح؟

دوہا

ہو جاوے کلپ انت میں سرشٹی مجھ میں لین (۷) کلپ آدی میں سرجتا ہوں پھر اُسے پردین (۷)

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ॥
भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥ ८ ॥

اردو میں

پرکرتم سوام اوشٹھیا وِسرجامی پُنہ پُنہ (۸) بھوت گرامم اِمم کرِتسنم - اوشم پرکرِتیر وشات

ترجمہ میں اپنی ترگن مئی مایا کو بس میں کر کے اپنی پرکرتی یعنی سوبھاؤ کے تابع رہنے سے بے بس ہوئے ان سارے پرانیوں کو بار بار (اُن کے کرموں کے انوسار) پیدا کرتا ہوں۔ (۸)

دوہا

رنچ پرکرتی سے رچوں - پُنہ پُنہ سنسار (۸) بھوتوں کے سموداۓ کو پُورب کرم انوسار

تشریح بھگوان نے اس جگہ ایشوریہ یوگ کا ارتھ اور بھی صاف کر دیا ہے۔ جس کا ذکر پانچویں شلوک میں آیا ہے۔ سنسار اور ایشوریہ کا سمبندھ جسم اور آتما کی مانند ہے۔ یہی سمبندھ ہمارے جسم اور آتما میں بھی ہے مگر ایشور پرکرتی کا پربھو ہے۔ اور ہم اُسی پرکرتی کے آدھین (تابع) ہیں۔ ہماری اس پرادھینتا کی وجہ سے ایشور اپنی آدھین پرکرتی سے پرانیوں کو بار بار پیدا کرتا ہے۔ اب آگے بتلاتے ہیں۔ کہ ایشور جو یہ کرم کرتا ہے۔ وہ کرم ایشور کو بندھن میں نہیں ڈالتا۔ کیونکہ یہ اسی کی لیلا ہے۔ یہی ایشوریہ یوگ اور یہی یوگ مایا ہے۔ جب بھگوان بھی سرشٹی رچنا وغیرہ نانا پرکار کے کرم کرتے ہیں۔ تب جیو کی طرح وہ کیوں بندھن میں نہیں آتے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ

न च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनंजय ॥
उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥ ९ ॥

اردو میں

نہ چہ مام تانی کرمانی - نبدھننتی دھننجے (۹) اُداسین وَت آسینم - اسکتم تیشو کرمسو

ترجمہ ہے دھننجے! میں جو کرم کرتا ہوں۔ وہ آسکتی رہت اور اُداسین[1] کی طرح کرتا ہوں۔ اسی لئے وہ کرم مجھے بندھن میں نہیں ڈالتے (۹)

دوہا

اے ارجن! وہ کرم نہ موکو باندھیں بیر (۹) اُداسین وَت کرت ہوں رہت آسکتی دھیر

---

[1] ۔ جس کے سمپورن کام کتابی کے ... آپ ... ہی ... اس کا نام اُداسین ہے۔

تشریح یہ جو پیدا کرنا - پرورش کرنا اور فنا کرنا وغیرہ کرم بھگوان کرتے ہیں - ان سے وہ کرموں کے بندھن میں نہیں بندھتے - کیونکہ وہ کرموں میں اُداسین سے اور اسنگ (بے تعلق) رہتے ہیں -

سوال - جب اس سرشٹی میں بھگوان نے کسی کو سکھی بنایا ہے اور کسی کو دُکھی - تو اس اختلاف اور دُکھ کے بنانے سے بھگوان میں بے رحمی اور اختلاف کا دوش تو آتا ہی ہے ؟

جواب - نہیں آتا پرماتما کہتے ہیں - کرم مجھے نہیں باندھتے - کیونکہ میں اُداسین کی طرح رہتا ہوں - جیسے بادل کسی بھی جیو سے راگ دویش نہ رکھتا ہوا اداسین کی طرح برستا ہے - پودوں میں اور پھل میں اختلاف بیج کے بھید سے ہوتا ہے - اسی طرح اپنے الگ الگ کرم روپی بیج کی وجہ سے لوگ الگ الگ پھل (سکھ دکھ وغیرہ) کو پراپت ہوتے ہیں اس سے ایشور میں بے رحمی یا اختلاف کا دوش نہیں آتا (شری رنل کنٹھ)

اس سے یہ سمجھنا چاہیئے - کہ کرتاپن کے ابھیمان کا تیاگ اور پھل سمبندھی آسکتی کا ابھاو (اُداسین بھاو) دوسرے کو بھی بندھن رہت کرنے والا ہے - اس کے ماسوا دوسری طرح کے (پھل کی خواہش سے کئے ہوئے) کرموں کے ذریعے مورکھ لوگ ریشم کے کیڑے کی طرح بندھن میں پڑ جاتے ہیں - (شنکر آچاریہ)

मयाऽध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ॥
हेतुनानेन कौंतेय जगद्विपरिवर्तसे ॥ १० ॥

اردو میں

میا ادھیکشین - پرکرتی - سُویتے - سچراچرم (۱۰) ہیتُونا - اینِن - کونتئے - جگت - وپری ورتتے

ترجمہ ہے ارجن ! مجھ ادھشٹاتا (رکھشک - سوامی) کے پرکاش سے یہ میری پرکرتی (مایا) ہی اس چراچر سمیت جگت کو رچتی ہے - اور اسی وجہ سے یہ سنسار آواگون روپی چکر میں گھومتا ہے - یعنی تغیر پذیر ہوتا رہتا ہے

دوہا (۱۰)

سر جت ہے مم آسرے مم مایا سنسار (۱۰) جنم مرن میں جگت یوں گھومے بار مبار

تشریح مطلب یہ کہ درشٹا ماتر ہی جس کا سوروپ ہے - ایسے نرنکار روپ　ادھشٹاتا سے پریرت ہو کر ادویا روپ میری ترگن متی مایا پرکرتی سب چراچر جگت کو پیدا کرتی ہے - جیسا کہ شویتا شوپتر اُپنشد میں کہا ہے - کہ سب بھوتوں میں بہت ہی گوڑھ ایک ہی دیو ہے جو سرب ویاپی اور سب بھوت پرانیوں کا انتر آتما ہے وہ کرموں کا سوامی - سب کا آدھار - ساکھشی چیتن - شدھ اور نرگن ہے - پھر تیتریہ براہمن ۲ - ۸ میں کہا ہے - کہ جو اس جگت کا ادھیکش ساکھشی چیتن ہے - وہ پرم ہردے آکاش میں ستھت ہے -

अवजानन्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ॥
परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥ ११ ॥

اردو میں

اوجانتی مام مُوڑھا مانُوشیم تنُم آشرِتم (۱۱) پرم بھاوم اجانتو مم - بھوت - مہیشورم

ترجمہ (ایسا ہونے پر بھی) سمپورن بھوتوں کے مہان ایشور رُوپ میرے پرم بھاو کو نہ جاننے والے مُوڑھ لوگ منش کا شریر دھارن کرنے والے مجھ پرماتما کو تچھ سمجھتے ہیں۔ (۱۱)

دوہا

مُوڑھ نہیں جانیں مجھے مانش تن میں بیر (۱۱) سب بھوتوں کا ایشور جو میں ہوں اَے دھیر

تشریح ایشور کا پرم بھاو یہی ہے۔ جو اس درشیہ (نظر آنے والے) سنسار کے پرے اس کا آتما ہے۔ جو گھٹ گھٹ میں ویاپک ہے۔ اس کو نہ جان کر اس کا دھیان نہ کر کے جو انسان اس آتما کو صرف انسانی جسم سمجھتا ہے۔ وہ پرماتما کی نافرمانی کرتا ہے۔ یہ ایک ارتھ ہے۔ اوتار واد میں اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ بھگوان شری کرشن چندر ایشور کے سولہ کلا سمپورن اوتار تھے۔ اور وہی ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ میرا یہ انسانی جسم صرف سنسار کے کلیان کا ایک سادھن ہے۔ اور میں تو سیم برھم ہوں۔ میرے برھم ہونے کو نہ جان کر جو صرف اس جسم پر ہی موہت ہیں وہ اصلی شری کرشن چندر کو بھلا کر اس کے سنسار ساگر میں پڑے ہوئے ستھول خاکہ (جسم) کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ اور اس طرح میری ہتک کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ।
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥१२॥

اردو میں

موگھ آشا۔ موگھ کرمانا۔ موگھ گیانا ہا۔ وچے تسیہ (۱۲) راکھشیم آسُریم چ ایو۔ پرکرتم موہنیم۔ شرتا

ترجمہ عبث آشا کرنے والے۔ عبث کرم کرنے والے اور عبث گیان والے موڑھ لوگ موہ میں ڈال رکھنے والی راکشسی[1] اور آسُری[2] پرکرتی کا آسرا لیتے ہیں (۱۲)

دوہا

برتھا کرم آشا برتھا۔ برتھا گیان اَرُوچت (۱۲) مایا راکشسی[3]۔ آسُری[2] میں موہت ہیں نت

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिताः
भजंत्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥१३॥

اردو میں

مہاتمانا۔ تُو۔ مام۔ پارتھ۔ دیویم۔ پرکرتم۔ آشرتا (۱۳) بھجنتی اننیہ۔ منسا۔ گیاتوا۔ بھوتادِم۔ آویہ اَم

ترجمہ مگر ہے کنتی پتر ارجن! دیَوی[2] پرکرتی کے آشرت ہوئے جو مہاتما گن ہیں (وہ تو) مجھ کو سب بھوت پرانیوں کا سناتن کارن جان کر اور ناش رہت (لافانی) جان کر اننیہ من (دگھری بھگتی) سے میرا بھجن کرتے ہیں (۱۳)

[1] جسکو آسُری سمپدا کے نام سے تفصیل کے ساتھ بھگوان نے ادھیائے ۱۶ میں کہا ہے

[2] جسکو دیَوی سمپدا کے نام سے بھگوان نے تفصیل کے ساتھ سولہویں ادھیائے میں کہا ہے۔

[3] جنگلی ایذا رساں (خونخوار) تامس اور تامسی سوبھاو والا پُرش راکشسی پرکرتی والا ہے

دوہا

دیوی سمپد پرش جو مہا آتما بیر (۱۳) سناتن آدیہ جان کر بھجن کریں مم دھیر

सततं कीर्तयंतो मां यतंतश्च दृढव्रता: ॥
नमस्यन्तश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते ॥ १४॥

اردو میں

ستتم ۔کیرتی انتو مام ۔ یتنتاہ چا درڑھ برتا (۱۴) نمسینتاہ ۔ چا مام بھگتیا ۔ نتیہ یکتا اپاستے

ترجمہ (وہ) درڑھ نشچے والے (راسخ اعتقاد) بھگت جن متواتر میرے نام اور گنوں کا کیرتن کرتے ہوئے اور میری پراپتی کے لئے کوشش کرتے ہوئے اور مجھ کو بار بار پرنام کرتے ہوئے سدا میرے دھیان میں لگے ہوئے گہری بھگتی سے میری اُپاسنا کرتے ہیں ۔ (۱۴)

دوہا

مم مہما گاتے ہوئے سدا درڑھ برت نیم (۱۴) بھگتی سہت دیوی پرش بھجن کریں سپریم

کس کس طرح سے اُپاسنا کرتے ہیں ۔ سو کہتے ہیں :۔

ज्ञानयज्ञेन चाप्यन्ये यजंतो मामुपासते ॥
एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतो मुखम् ॥१५॥

گیان یگین ۔ چا اپی ۔ انیئے یجنتو ۔ مام اُپاستے (۱۵) ایکتوین ۔ پرتھکتوین ۔ بہودھا وشوتو مکھم

ترجمہ (ان میں سے کوئی کوئی تو) مجھ وراٹ سوروپ پرماتما کی گیان یگیہ کے ذریعے پوجا کرتے ہوئے ایکی بھاو (ادویت روپ سے ارتھات جو کچھ ہے ۔ وہ سب بھگوان ہی ہیں ۔ اس بھاو سے اُپاسنا کرتے ہیں ۔ اور کوئی کوئی دویت بھاو سے ارتھات بھگوان مالک ہیں اور ہم اُن کے سیوک ہیں) اور کوئی کوئی بہت طرح سے بھی اُپاسنا کرتے ہیں (جیسی جیسی کسی کی بُدھ میں شردھا ہے ۔ اُس اُس بھاو سے وہ میری اُپاسنا کرتے ہیں (۱۵)

دوہا

گیان یگیہ میں گیان سے گیانی پوجیں بیر (۱۵) موکو ایک انیک کر پوجیں بہو ودھی دھیر

تشریح جو گیانی ہیں ۔ وہ وراٹ سوروپ سے بھگوان کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ یعنی سارے برہمانڈ میں یکساں طور سے بھگوان کو دیا پک دیکھتے ہوئے ان کے دھیان میں مگن رہتے ہیں ۔ کچھ ایسا سمجھتے ہیں ۔ کہ بھگوان ہم سب کے مالک ہیں ۔ اور ہم ان کے سیوک ہیں ۔ وہ سوامی بھاو سے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں ۔ کوئی اندر ۔ ورن وغیرہ دیوتاؤں میں بھگوان کی شکتی کو مان کر ان ان دیوتاؤں کی پوجا کے ذریعے بھگوان کی پوجا کرتے ہیں ۔ گیانی لوگ دوسری اُپاسناؤں کو چھوڑ کر بھگوت گیان روپی یگیہ سے میرا پوجن کرتے ہوئے اُپاسنا کرتے ہیں ۔ ارتھات پر برہم پرماتما ایک ہے ایسے ادویت روپ پرمارتھ گیان سے پوجا کرتے ہوئے میری اُپاسنا کرتے ہیں ۔ اور کوئی کوئی الگ الگ بھاو سے ارتھات چاند ۔ سورج وغیرہ [illegible] سورج وغیرہ کے روپ

میں براجمان ہیں ۔ اور کتنے ہی بھگت ایسا سمجھ کر کہ وہی سب طرف منہ والے وِشو مُورتی بھگوان انیک روپ سے ستھت ہیں اس طرح لوگ ان وشو رُوپ بھگوان وراٹ کی بہت طرح سے اُپاسنا کرتے ہیں (شنکر آچاریہ)

اب اس آدھی دیوت اُپاسنا کو تفصیل سے کہتے ہیں ۔

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ॥
मंत्रोऽहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम् ॥ १६ ॥

اردو میں

اہم کرتُور اہم یگیہ ۔ سودھا اہم اہم اَوشدھم (۱۶) منترواہم ۔ اہم ایو آجیئم ۔ اہم اگنی اہم ہُتم

ترجمہ (کیونکہ کرتو یعنی شروت کرم میں ہوں ۔ یگیہ (پنچ مہا یگیہ وغیرہ سمارت کرم بھی) میں ہوں ۔ سودھا (پتروں کے لئے دیا جانے والا ان بھی) میں ہوں ۔ اوشدھی (سب طرح کی بنسپتیاں) میں ہوں ۔ اور منتر (جن سے یگیہ کیا جاتا ہے) میں ہوں ۔ گھی میں ہوں ۔ اگنی میں ہوں اور ہون رُوپ کریا (عمل) بھی میں ہی ہوں (۱۶)

دوہا

میں ہوں کرتُو اُرو یگیہ میں سودھا ۔ ان اُرو سوم (۱۶) منتر اگنی میں اُرو ۔ میں ہی گھرت اُرو ہوم

تشریح کرتُو ۔ اشومیدھ وغیرہ ویدک یگیوں کو کرتُو کہتے ہیں ۔
یگیہ ۔ سمارت یگیہ ۔ یعنی دیو پوجا ۔ ویشو دیو ۔ اتتھی ستکار ۔ پرانا یام اور جپ وغیرہ ہیں ۔
منتر ۔ جس کے ذریعے دیو اور پتروں کو ہوی پہنچائی جاتی ہے ۔ وہ منتر کہلاتا ہے ۔

पिताऽहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ॥
वेद्यं पवित्रमोंकार ऋक् साम यजुरेव च ॥ १७ ॥

اردو میں

پتا اہم اَسیہ جگتو ۔ ماتا ۔ دھاتا ۔ پتا مہا (۱۷) ویدیَم ۔ پوترّم ۔ اونکار ۔ رِگ ۔ سام ۔ یجُو ۔ ریچا

ترجمہ میں ہی اس جگت کا پیدا کرنے والا پتا اور اس کی جنم دینے والی ماتا ہوں ۔ اور میں ہی پرانیوں کو کرم پھل دینے والا دھاتا اور پتا مہہ ارتھات دادا ہوں ۔ اور میں ہی جاننے یوگیہ اور پوتر کرنیوالا اونکار ہوں (اور) رگوید ۔ سام وید (اور) یجروید سب میں ہی ہوں ۔ (۱۷)

دوہا

اس جگ کا ماتا پتا دھاتا ۔ پتا مہان (۱۷) اونکار رِگ ۔ سام ۔ اُرو یجر مجھے ہی جان

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ॥
प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥ १८ ॥

اردو میں

گتی ربھرتا پربھو ۔ ساکشی ۔ نِواسا شرنم سوہر (۱۸) پربھوا ۔ پرلیا ۔ ستھانم ۔ ندھانم ۔ بیجم ۔ اویہ یم

ترجمہ اور ہے ارجن! سب کی گتی (ٹھور ٹھکانہ) اور بھرتا (سب کا بھرن پوشن کرنے والا) پربھو (سب کا سوامی) ساکھشی (شبھ اشبھ کا دیکھنے والا) سب کا نواس ستھان اور شرن لینے یوگیہ (سب کی پشت و پناہ) سب کا سُہرد (بدلہ نہ چاہ کر بھلائی کرنے والا) (اور) پیدائش اور فنا اور سب کا آدھار۔ ندھان (بھنڈار) اور اوناشی بیج بھی میں ہی ہوں ۱۸؎

دوہا

گتی بھرتا۔ پربھو۔ ساکھشی اور نواس ستھان (۱۸) رکھشک ہتکر آشرہ اویہ بیج موہے جان

تشریح جب تک سنسار ہے۔ تب تک اس کا بیج بھی ضرور رہتا ہے۔ اس لئے بیج کو اوناشی کہا ہے۔ کیونکہ بنا بیج کے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور پیدائش نتیجہ دیکھی جاتی ہے۔ اسی سے یہ جانا جاتا ہے۔ کہ بیج کی پرم پرا کا ناش نہیں ہوتا (شنکر آچاریہ)

तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च।
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥१९॥

اُردو میں

تپامی اہم اہم ورشم۔ نگرہنامی۔ اُتسرجامی چا (۱۹) اَمرتم چا ایو۔ مرتیوشچ سدا ستچاہم ارجن

ترجمہ میں ہی سب کو تپاتا ہوں (دھوپ دیتا ہوں) بادلوں کو میں ہی روک رکھتا ہوں اور برساتا ہوں۔ اور ہے ارجن! میں ہی امرت اور مرتیو اور میں ہی ست اور اَست ہوں۔ سب کچھ میں ہی ہوں (۱۹)

دوہا

میں ہی تپاتا تھامتا برساتا ہوں بیر (۱۹) امرت مرتیو ست اَست میں ہی ہوں لے دھیر

تعلیق جو گیانی مندرجہ بالا طریقوں سے مجھے ہی سب کچھ مان کر ادویت یا دویت بھاؤ سے میری اپاسنا کرتے ہیں۔ وہ تو مجھے ہی پراپت ہوتے ہیں۔ مگر جو پھل کی خواہش سے کرم کرنے والے اگیانی لوگ ہیں۔ اُن کا کیا بنتا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं प्रार्थयन्ते।
ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोकमश्नन्ति दिव्यान् दिवि देवभोगान् ॥२०

اردو میں

ترئی ودیا مام۔ سومپاہ پوت پاپا۔ یگئی رشٹوا۔ سُورگتم۔ پرارتھئنتے

ا؎ پرلے کال میں سب بھوت پرانی جس میں لے ہوتے ہیں۔ اس کا نام آدھار ندھان ہے۔

۲؎۔ وہ (بھگوان) اندر یا سُورج ہو کر دوپہر کو تپتا ہے۔ القرو (۱۳ — ۳ — ۳)

۳؎ وہ (بھگوان) وایو ہے۔ اور وہ بھگوان اونچا میگھ ہے (القرو ۱۴ - ۴ - ۳) ۴؎ امرت۔ حیات۔ ابدی

۵؎ مرتیو۔ جینا اور مرنا (آواگون) [illegible] مخفی و ظاہر۔

تے پُنیم آسادیہ سُریندر لوکم اشننتی دِویان دِوی دیو بھوگان (۲۰)

ترجمہ تینوں ویدوں میں ودھان کئے ہوئے سکام کرموں کے کرنے والے اور سوم رس کے پینے والے اور پاپوں سے پوتر ہوئے جو پُرش مجھ کو یگیوں کے ذریعے پُوج کر سُورگ کی پراپتی کو چاہتے ہیں۔ وہ پُرش اپنے پُنیہ پھل رُوپ (اِندر لوک - سُورگ) کو پراپت ہو کر سُورگ میں دِویہ دیوتاؤں کے بھوگوں کو بھوگتے ہیں (۲۰)

دوہا

ترئی وِدیا اُن سوم پیا پاپ رہت نر جوئے (۲۰) اندر لوک میں بھوگتے دِویہ بھوگ ہیں سوئے

تشریح - ترئی وِدیا ارتھات رِگ - یجو اور سام ان تینوں ویدوں کو جاننے والے۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं क्षीणे पुण्ये मर्त्यं लोकं विशन्ति ॥
एवं त्रयीधर्ममनुप्रपन्ना गतागतं कामकामा लभंते ॥ २१ ॥

اردو میں

تے - تم - بھُکتوا - سُورگ - لوکم - وِشالم - کھشینے - پُنیئے - مرتیو - لوکم - وِشنتی
ایوم - ترئی دھرمم - انو پرپنا - گتا گتم - کام کاما لبھنتے (۲۱)

ترجمہ (اور) وہ اس وِشال (عالیشان) سُورگ لوک کو بھوگ کر پُنیہ کے گھٹ جانے پر پھر مرتیہ لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس طرح سُورگ کے سادھن رُوپ تینوں ویدوں میں کہے ہوئے سکام کرم کے شرن ہوئے اور بھوگوں کی کامنا والے وہ پُرش بار بار آواگون کو پراپت ہوتے رہتے ہیں (۲۱) مطلب یہ کہ پُن کے پربھاو سے سُورگ کو جاتے ہیں۔ اور پُنیہ گھٹ جانے سے مرتیو لوک میں پھر لوٹ آتے ہیں۔ یہی چکر چلتا رہتا ہے۔ (۲۱)

دوہا

سُورگ بھوگ پُن کھشین ہو پھر آویں سنسار (۲۱) کامیہ پُرش جنمیں مریں جگ میں بار مبار

تشریح کئی طرح کے بھوگ بھوگنے کی خواہش سے کئے جانے والے ایشور آرادھنا پُورک کرموں سے طرح طرح کے بھوگ پراپت ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ مگر یہ سُکھ بھوگ انتیہ (فانی) ہیں۔ اکھشئے (اوناشی) نہیں ہیں۔ اکھشئے (اوناشی) سُکھ تو اُسی کو مل سکتا ہے۔ جو سب طرح کی خواہشیں ترک کر دے۔ اور اکھشئے پد (برہم گیان) کی ہی خواہش کرے۔ مگر اس پر یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا وِچار کرے۔ کہ ہم اس سنسار میں رہتے ہوئے کسی بات کی خواہش نہ کرینگے۔ صرف لوک سنگرہ کے کرم ہی کرتے رہیں گے۔ نہ دھن کمانے کی خواہش کرینگے۔ اور نہ اپنے تن کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرینگے۔ تو اس کی۔ اس کے اہل و عیال (استری۔ بال بچوں وغیرہ) کی کیا حالت ہوگی؟ بھگت کی اس بے چینی کو دُور کرنے کے لئے بھگوان کہتے ہیں۔

अनन्याश्चिंतयंतो मां ये जनाः पर्युपासते ॥
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥ २२ ॥

شلوک اردو میں

اننیاش چنتینتو مام۔ یے جناہ۔ پریوپاستے (۲۲) تیشام نتیہ ابھی یکتانام یوگ کھشیمم وہامیہم

ترجمہ اننیہ بھاو (گہری بھگتی)، سے مجھ میں من لگا کر جو پرش مجھ پرمیشور کی نرنتر (سدا) اُپاسنا کرتے ہیں، اُن سدا ایکی بھاو سے مجھ میں لگے ہوئے بھگتوں کا یوگ اور کھشیم میں خود چلاتا ہوں۔ (۲۲)

دوہا

اور سبھی کچھ چھوڑ کر نتیہ یکت مم لین (۲۲) ان کے یوگ کھشیم کو وہن کروں پروین

تشریح جو چیز اپنے پاس نہیں ہے۔ اس کا حاصل ہونا یوگ اور حاصل کی ہوئی چیز کی رکھشا کرنا کھشیم کہلاتا ہے ان دونو مقاصد کو ہی مدنظر رکھ کر پھل کی کامنا والے یوگ ویدک کرم کانڈ کرتے ہیں اور وہ کامنائیں ان کی پوری ہوتی ہیں۔ مگر جنہوں نے اس یوگ کھشیم کی فکر چھوڑ کر صرف بھگوت پراپتی کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے۔ ان کے یوگ کھشیم (ضروریات کی تکمیل و حفاظت) کا ذمہ بھگوان خود اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔ یعنی دُنیوی ضروریات سے ان کو بے فکر بنا دیتے ہیں۔ سچ مچ بھگوان کے سچے بھگت بے پرواہ ہوتے ہیں۔ وہ کنگال ہو کر بھی شہنشاہ ہیں۔ بے گھر ہو کر بھی گھر والے ہیں اور بے سہارا ہو کر بھی سہارے والے ہیں۔ اکیلے ہونے پر بھی بڑے پریوار والے ہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ انہوں نے سب کچھ چھوڑ کر بھگوان کی شرن لی ہے۔ پھر بھگوان ان کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ شریمد بھاگوت میں ایک جگہ پر کہا ہے۔ کہ جو استری۔ گھر۔ پُتر اور اپنے سب رشتہ داروں اور پران تک کا موہ چھوڑ کر میری شرن میں آئے ہیں۔ ان اپنے سچے بھگتوں کو میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟"

جو خود بھگوان کے ہو گئے۔ ان کا سب کچھ بھگوان کا ہو گیا۔ اب بتاؤ۔ وہ کس بات کی فکر کریں؟ راج رشی جنک نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔ کہ میرا دھن بے شمار ہے۔ پھر بھی میرا کچھ نہیں ہے۔ ساری متھلا نگری کے جل جانے پر بھی میرا کچھ نہیں جلتا۔ مطلب یہ کہ بے شمار دھن دولت اور متھلا نگری میرا آشرہ نہیں ہے میرا آشرہ تو بھگوان ہیں۔ جنہوں نے میرے یوگ کھشیم کا ذمہ اُٹھا کر مجھے بے فکر بنا دیا ہے۔

لیکن بھگوان کس طرح اپنے بھگتوں کا یوگ کھشیم چلاتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی گُوڑھ رہسیہ ہے جس کا جاننا انوبھوی پُرشوں کا ہی کام ہے۔ دروپدی کی لاج رکھنے والے۔ بھگت پرہلاد کا دُکھ دُور کرنے والے بھگوان کس طرح اپنے بھگتوں کا یوگ کھشیم چلاتے ہیں۔ یہ انوبھو کے بغیر نہیں جانا جا سکتا۔ سب کچھ ایشور ارپن کر کے اسی میں شانت۔ سنتشٹ اور سنتشٹ ہو کر صرف ایشور ارپن بدھی سے سنسار میں کرتویہ کرم (فرائض منصبی) کرنے والے مہاپُرشوں اور مہاتماؤں کی ساری زندگی ہی اس بڑے اصول کا انوبھو ہے۔ جس میں آنند ہی آنند کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔ سب خواہشات کو ترک کر کے اکھشے پد کی پراپتی کا نکشش (منتہائے مقصود) اپنے سامنے رکھ کر ایشور ارپن بدھی سے کرتویہ کرم کرنے والے مہاپُرش کے سُکھ دُکھ کی چنتا خود ایشور کرتا ہے۔ اور اس کا کبھی بُرا نہیں ہوتا۔ اس کی کوئی ضرورت اٹکی نہیں رہتی۔ مصیبت یا تکلیف اس کی ایشور بھگتی کی آزمائش کرتی ہے۔ مگر اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ وہ مہاتما خود سُکھ دُکھ کے وچار سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اس کے یوگ (ضروریات) کا سارا بوجھ قدرت خود اپنے اوپر اٹھا لیتی ہے۔ جیسی جس کی شردھا ہوتی ہے۔

ویسا ہی اس کو پھل ملتا ہے

"جو اننیہ چت سے میری بھگتی میں لگا رہتا ہے ۔ وہی سچا گیانی ہے"۔ اور "گیانی کو تو میں اپنا آتما ہی مانتا ہوں اور وہ میرا پیارا ہے"۔ ایسا بھگوت بچن ہے ۔ ایسے گیانی بھگتوں کا یوگ کھشیم بھگوان خود چلاویں ۔ یہ سوبھاوک ہی ہے ۔

سوال ۔ مگر دوسرے بھگتوں کا یوگ کھشیم بھی تو بھگوان ہی چلاتے ہیں ؟

جواب ۔ یہ بات ٹھیک ہے ۔ ضرور سب کا یوگ کھشیم بھگوان ہی چلاتے ہیں ۔ مگر اس میں بھید یہ ہے ۔ کہ جو دوسرے بھگت ہیں ۔ وہ خود بھی اپنے لئے یوگ کھشیم سمبندھی چنتا کرتے ہیں ۔ مگر اننیہ بھگت اپنے لئے یوگ کھشیم سمبندھی چیشٹا نہیں کرتے ۔ کیونکہ وہ زندگی اور موت میں بھی اپنی واسنا نہیں رکھتے ۔ صرف بھگوان ہی اُن کے آشرہ ہیں ۔ اس لئے اُن کا یوگ کھشیم بھگوان ہی چلاتے ہیں (شنکر آچاریہ)

येऽप्यन्य देवता भक्ता यजंते श्रद्धयान्विताः ॥
तेऽपि मामेव कौंतेय यजंत्यविधि पूर्वकम् ॥२३॥
अहं हि सर्व यज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ॥
न तु मामभिजानन्ति तत्त्वेनातश्च्यवन्ति ते ॥२४

اردو میں

یے اَپی ۔ اَنیہ ۔ دیوتا ۔ بھگتاہ ۔ یجنتے ۔ شردھیاں وِتا (۲۳) تے اَپی ۔ مام ۔ ایو ۔ کونتئے ۔ یجنتی ۔ اَودِھی پُورکم اہم ہی سرب یگیانام ۔ بھوگتا ۔ چا پربھور یو چا (۲۴) نہ تو مام اَبھی جانتی ۔ تتوین ۔ اَتہ چیونتی تے

ترجمہ ہے کنتی نندن ! شردھا کے ساتھ جو سکامی بھگت دوسرے دیوتاؤں کی اُپاسنا کرتے ہیں ۔ وہ بھی میری ہی پُوجا کرتے ہیں ۔ اگرچہ (اُن کی وہ پوجا) وِدھی پُورک (باقاعدہ) نہیں ہوتی ۔ (۲۳) کیونکہ سمپُورن یگیوں کا بھوگتا اور سوامی بھی میں ہی ہوں ۔ مگر وہ مجھ (اَدھی یگیہ رُوپ پرمیشور) کو تتو سے (ٹھیک ٹھیک) نہیں جانتے ہیں اس سے (آواگون کے چکر میں) گرتے ہیں (۲۴)

دوہا

ارجن میرے بھگت جو پُوجیں اَنیہ دیو (۲۳) میری ہی وہ کرت ہیں اَودھی پُوروک سیو
سب یگیوں کا بھوگتا میں ہی پھل داتار (۲۴) پر نہ مجھ کو جان وہ لوٹ آویں سنسار

دیوتاؤں کے پُوجنے والے کیوں آواگون کے چکر میں پڑتے ہیں ۔ اس میں ایک اصول کام کرتا ہے وہ اصول یہ ہے کہ

यांति देवव्रता देवान् पितॄन्यांति पितृव्रताः
भूतानि यांति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥२५॥

اردو میں

یانتی دیوورتا ۔ دیوان ۔ پِترن یانتی پِتری ورتاہ (۲۵) بھُوتانی یانتی بھُوتے جیا ۔ یانتی مدیاجنو ۔ اَپی مام

ترجمہ دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کو پراپت ہوتے ہیں۔ پتروں کو پوجنے والے پتروں کو پراپت ہوتے ہیں۔ بھوتوں کو پوجنے والے بھوتوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور میرے بھگت مجھکو ہی پراپت ہوتے ہیں (۲۵) یہی وجہ ہے۔ کہ میرے بھگتوں کا پنر جنم نہیں ہوتا۔ (۲۵)

دوہا

دیو بھگت ہوں دیو کو پتری۔ پتری بھگت (۲۵) بھوت بھگت ہوں بھوت کو پراپت موہم بھگت

ترجمہ دیوتاؤں کے بھگت کیوں جنم مرن کے چکر میں پڑتے ہیں۔ اور بھگوان کے بھگت کیوں مکت ہو جاتے ہیں۔ یہ گیتا ادھیائے آٹھ شلوک ۱۶ میں اچھی طرح بتلا دیا ہے۔ بھگوان کے سوائے جتنے دیوتا ہیں۔ وہ سب فانی (تغیر پذیر) ہیں۔ اس لئے ان کو پوجنے کا پھل بھی فانی (تغیر پذیر) ہی ہے۔ مگر بھگوان اوناشی (لاتغیر) ہیں۔ اس لئے ان کی پوجا کا پھل بھی اوناشی ہے۔ اس کے علاوہ دیوتاؤں کی پوجا سہل بھی نہیں ہے۔ سکامی پرش کو اس کے لئے کئی طرح کے یگیہ دان وغیرہ ودھی انوسار کرنے پڑتے ہیں۔ مگر بھگوان کی پوجا بڑی سہل ہے۔ بھگوان کہتے ہیں۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ॥
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥ २६ ॥

اردو میں

پترم پشپم۔ پھلم تویم۔ یومے بھگتیا پریچھتی (۲۶) تد اہم۔ بھگتی اُپ ہرتم۔ اشنامی۔ پریتاتمناہ

ترجمہ پتر۔ پشپ۔ پھل۔ جل (وغیرہ خواہ کچھ بھی ہو۔ جو کوئی بھگت) میرے لئے پریم سے ارپن کرتا ہے۔ اس شدھ بدھی نشکام پریمی بھگت کا پریم پوروک ارپن کیا ہوا وہ (پتر پشپ وغیرہ) میں بڑی پریتی سے گرہن کرتا ہوں۔ (۲۶)

دوہا

پتر۔ پشپ۔ پھل پھول۔ جل بھگتی سہت جو بیر (۲۶) ارپیں پریتی سہت میں گرہن کرت ہوں دھیر

ترجمہ دوسرے دیوتاؤں کی طرح بھگوان ودھی کے بھوکے نہیں۔ بلکہ بھگتی بھاؤ کے بھوکے ہیں۔ اس لئے اپنے بھگت کی نذر کی ہوئی معمولی سے معمولی چیز کو بھی بڑے پریم سے قبول کر لیتے ہیں۔ بھگوان کو خوش کرنے کے لئے بڑے بڑے بستوں کی ضرورت نہیں۔ صرف دل صاف چاہیئے۔ بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! یہ پتر پشپ وغیرہ بھی یگیہ میں سوم وغیرہ کی طرح میرے لئے خاص طور پر مہیا کر کے ارپن کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ تم سوبھاؤ سے ہی

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ॥
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥ २७ ॥

اردو میں

یت کروشی۔ یداشناسی یجُوہوشی دداسی یت (۲۷) یت تپسیہ سی کونتئے۔ تت کروشو مدارپنم

ترجمہ ہے کنتی نندن! جو کچھ کرو۔ جو کچھ کھاؤ (سوگ) جو کچھ ہون کرو۔ اور جو کچھ دان کرو۔ جو کچھ تپ کرو۔ وہ سب

(بھاونا سے ہی) میرے ارپن کردو۔ (۲۷) (کیونکہ کسی چیز کی مجھے کمی نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے بھگت کی بھاونا کا بھوکا ہوں)

دوہا

جو کرتا کھاتا ارو ہون کرے جپ بیر (۲۷) جو کچھ دیوے تپ کرے مم ارپن کر دھیر

اے ارجن! بھینٹ (نذر) تو میں اتنی معمولی لیتا ہوں۔ مگر اس کا پھل کیا دیتا ہوں۔ وہ بھی سنو

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ॥
संन्यासयोगयुक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥ २८ ॥

اردو میں

شبھ اشبھ پھلئی رایوم۔ موکھشیہ سے کرم بندھنئی (۲۸) سنیاس یوگ یکت آتما وِمکتو۔ مام اپے شیسی

ترجمہ اس طرح اپنے سب کرموں کو (بھاونا سے) میرے ارپن کرکے اپنے شبھ اشبھ کرموں کے پھل روپی بندھن سے چھوٹ جاؤ گے۔ اور سنیاس یوگ یکت (سب کچھ چھوڑ کر میرے پرائن) ہوتے مجھے پراپت کرو گے

دوہا

شبھ اشبھ پھل کرم کے بندھن سے چھٹ جائے (۲۸) مو ارپن کر کرم سب مجھ میں ہی مل جائے

تشریح بھاونا سے سب کچھ میرے ارپن کرنے اور میرے پرائن ہو جانے کا پھل یہ ہوگا۔ کہ تم اپنے کرموں کے بھلے برے نتائج سے بچ جاؤ گے۔ اور میرے پرائن ہوتے مجھ میں ہی مل جاؤ گے۔ بھگت کہتا ہے ہے پربھو! اگر تم اپنے بھگتوں کو ہی سکھ دیتے ہو۔ صرف انہیں کو مکتی دیتے ہو۔ دیوتاؤں کے پجاریوں کو نہیں۔ تب تو ہے بھگوان! (گستاخی معاف) آپ میں بھی راگ دویش روپی دوش آجاتا ہے۔ اپنے بھگتوں کو تارنا آپ میں راگ (موہ) کو اور دوسرے دیوتاؤں کے بھگتوں کو جنم مرن کے چکر میں ڈالنا آپ میں دویش کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا جواب بھگوان دیتے ہیں:-

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ॥
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥ २९ ॥

اردو میں

سموہم سرو بھوتیشو۔ نہ مے دویشیہ استی نہ پریا (۲۹) یے بھجنتی تو مام بھکتیا۔ میئی تے تیشو۔ چاپی اہم

ترجمہ میں (تو) سب بھوتوں میں سم بھاو سے (یکساں طور پر سا دیا یک) ہوں۔ نہ کوئی میرا دشمن ہے۔ نہ دوست (نہ مجھے کسی میں راگ ہے نہ دویش) ہاں جو بھگت مجھ کو پریم سے بھجتے ہیں۔ وہ میرے اندر ہیں اور میں اُن کے اندر ہوں (۲۹)

سب بھوتوں میں سم ہمیں شتر و میتر کو مور (۲۹) بھگتی سے مو کو بھجیں۔ میں اُن میں سو مور

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ ہے بھگت! میرا کسی میں راگ اور دویش نہیں ہے۔ میں تو سب میں سورج کے عکس کی طرح یکساں ... صاف پانی یا شیشے میں ہی آسکتا ہے

ویسا گھڑے وغیرہ کثیف چیزوں میں نہیں۔ سورج نہ تو پانی اور شیشے وغیرہ سے راگ (موہ) رکھتا ہے۔ اور نہ گھڑے وغیرہ سے دویش (دشمنی) یا یوں سمجھو۔ کہ میں اگنی کے سمان ہوں۔ جیسے اگنی اپنے سے دور رہنے والے پر یمیوں کی ٹھنڈک کو دور نہیں کرتی۔ پاس آنے والوں کی ہی کرتی ہے۔ ویسے ہی میں بھگتوں پر کرپا کرتا ہوں دوسروں پر نہیں۔ اسی طرح سب جگہ یکساں طور سے موجود ہوں بھی صرف شدھ بھگتی والے چت میں ہی پرگٹ ہوتا ہوں۔ میلے اور بھگتی سے خالی چت میں نہیں جہاں بھی سچی بھگتی اور دل کی صفائی ہوگی۔ وہاں میں پرگٹ ہو جاؤں گا۔ اس میں راگ دویش کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ پس جو بھی میری اپاسنا کریں گے۔ میں ان میں پرگٹ ہو جاؤں گا۔ جس طرح آنکھ نہ ہونے سے سامنے پڑی ہوئی چیز بھی دکھائی نہیں دے سکتی۔ اسی طرح شردھا اور بھگتی کی آنکھ نہ ہونے سے میں اگیانی کو دکھائی نہیں دیتا۔ یہ تو لوگوں میں شردھا اور بھگتی کے نہ ہونے کا اور آئینہ دل کے صاف نہ ہونے کا دوش ہے۔ مجھ میں کوئی دوش نہیں ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں۔ کہ

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ॥
साधुरेव स मंतव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥ ३० ॥

اردو میں

اَپی چیت سُدُراچارو۔ بھجتے مام اننیہ بھاک (۳۰) سادھور یو۔ سا منتویہ۔ سمیگ ویہ وستھی سا

ترجمہ

خواہ کوئی بہت بڑا دُراچاری بھی کیوں نہ ہو۔ مگر اننیہ بھگتی (سچے دل) سے میرا بھجن کرے۔ تو اسے بھلا ہی سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس نے بھلے کام کا نشچہ کیا ہے (۳۰)

دوہا

مہا دُشٹ بھی گر کوئی بھجن کرے مم دھیر (۳۰) تاکو سادھو جان تو ست نشچے سے بیر

تشریح

بھگت کہتا ہے۔ پربھو! کیا اس کے ست نشچے سے ہی اسے بھلا سمجھ لوگے؟ بھگوان کہتے ہیں۔ ہاں۔ کیونکہ اس نے اچھی طرح نشچہ کر لیا ہے۔ کہ پرمیشور کے بھجن کی مانند دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ اس لئے میری کرپا سے میرا وہ بھگت

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ॥
कौन्तेय प्रति जानीहे न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३१ ॥

اردو میں

کھشپرم بھوتی دھرماتما ششو چھانتم نگچھتی (۳۱) کونتئے پرتی جانی ہی نہ مے بھگتاہ پرنشیتی

ترجمہ

جلدی ہی دھرماتما ہو جاتا ہے (اور) سدا رہنے والی پرم شانتی کو پراپت کرتا ہے۔ ہے کنتی نندن! تو یقین رکھ (سچ جان) کہ میرا بھگت کبھی نشٹ نہیں ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اتم گتی کو پاتا ہے (۳۱)

دوہا

شیگھر ہو دھرماتما پاوے سکھ [illegible] بھگت کا ناش نہ ہو یہ نشچے دھار

بھگوان کہتے ہیں۔ میری بھگتی کر کے اور میری شرن لے کر تو بڑے سے بڑے پاپی اور نیچ جونی بھی تر جاتے ہیں۔ جیسے کہ

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः॥
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यांति परां गतिम्॥३२॥

اردو میں

مام ہی پارتھ ویاپا شریتیہ۔ یے اپی سیُو۔ پاپ یونیاہ
استریو ویشیاس تتھا شودراس تے اپی یانتی پرام گتم (۳۲)

ترجمہ ہے ارجن! استری۔ ویش اور شودر وغیرہ اور نیچ جونی والے بھی (خواہ) کوئی ہوں۔ جبھی میری شرن (سہارا) لے کر پرم گتی کو پراپت ہو جاتے ہیں (۳۲)

دوہا

اے پارتھ لے شرن مم پاپی بھی تر جائیں (۳۲) ناری شودر ویش سب پرم گتی کو پائیں

تشریح دُراچاری یعنی جو خود بد چلن ہیں۔ صرف وہی نہیں تر جاتے۔ بلکہ نیچ جونی ذوم اچاری اور چنڈال وغیرہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ لوگ بھی خواہ وہ کیسے ہی بُرے ہوں۔ میری بھگتی کر کے مجھے پا سکتے ہیں۔ اس میں اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں ہے۔ کیونکہ

ذات پات پوچھے نہ کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

سوال۔ نیچ جونی (چنڈال) وغیرہ کے ساتھ بھگوان نے استریوں۔ ویشوں اور شودروں کا بھی نام لیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ انہیں بھی پرم گتی پراپت ہو سکتی ہے۔ کیا استریاں۔ ویش اور شودر بھی نیچ جونی میں سمجھنے چاہئیں؟

جواب۔ نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ عورتیں گھر گرہستی کے کاموں اور اس کے موہ جنجال میں پھنسی رہتی ہیں۔ ویش دھن کمانے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ اور شودر سیوا میں لگے رہتے ہیں۔ ان کو گیان پراپتی کا موقع ہی نہیں ملتا۔ ان سب کے لئے اپنے اپنے دھندوں میں پھنسے رہنے کی وجہ سے گیان لابھ کرنا کٹھن ہے۔ اس لئے ان کی سدگتی کا بھی کوئی آسان اور یقینی مارگ ہونا چاہیئے۔ سو ان کی سدگتی کا مارگ وہی اننیہ بھگتی ارتھات بھگوان کی شرناگتی ہے جس سے چنڈال وغیرہ نیچ جونی تک تر جاتے ہیں اب اگلے شلوک میں یہی آپ نے براہمن اور کشتریوں کیلئے بھی بتلاتے ہیں

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा॥
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम्॥३३॥

اردو میں

کم پُنر براہمنا۔ پُنیہ۔ بھگتا۔ راجرشی اس تتھا (۳۳) انیتم اسکھم لوکم اِمم پراپیہ بھجسو مام

ترجمہ پھر جو پُنیہ شیل (دھرماتما) براہمن اور راج رشی بھگت ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ارتھات وہ تو پرم گتی کو پراپت ہو ہی جاتے ہیں۔ اس لئے تو (اے ارجن) تو سکھ سے خالی اور ناپائیدار۔ اس منش لوک کو پا کر ارتھات پرم پرشارتھ

کے ساد من رُوپ دُرلبھ منش شریر کو پاکر) سدا مجھ ایشور کا ہی بھجن کر۔ (۳۳)

دوہا

پُنیہ آتما بھگت جن رشیوں کی کیا بات؟ (۳۳) دُکھ رُوپ سنسار میں بھگتی کر مم تات

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ کہ جب شُودر اچاری اور اپنے اپنے دھندوں میں لگے ہوئے استری۔ شودر۔ ویش وغیرہ بھی میری بھگتی سے با آسانی تر جاتے ہیں۔ تب گیانی براہمنوں اور راج رشیوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ یعنی ان کے لئے تو کچھ مشکل ہی نہیں۔ اتنا کہ کر بھگوان ارجن کو بھگتی کا اُپدیش دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ ارجن! یہ لوک (انسانی جسم یا سنسار) ناپائیدار ہے۔ اور دکھوں کا گھر ہے۔ یعنی بھگوان سے بے مکھ ہو کر بڑے بڑے کشٹ اُٹھانے پڑتے ہیں اس لئے اس فانی جسم کو پاکر بھگوان کی بھگتی ضرور کرنی چاہیئے۔

کس طرح بھگوان کی بھگتی (بھجن سیوا) کریں۔ سو بتلاتے ہیں۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु॥
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः॥ ३४॥

اردو میں

من منا بھو۔ مد بھگتو۔ مدیاجی۔ مام نمسکرو (۳۴) مام ایوا یشیہ سی یُکتوا۔ ایوم۔ آتمانم مت پرائناہ

ترجمہ ہے ارجن! اپنا من میرے ارپن کر دو۔ میرے بھگت بنو۔ میری پوجا کرو۔ مجھے نمسکار کرو۔ اس طرح اپنی آتما کو مجھ میں جوڑ کر مجھے ہی سب کچھ مان لینے سے (میرے پراین ہونے سے) تم مجھے ہی پراپت ہو جاؤ گے

دوہا

مجھ میں من میرا بھجن۔ مور بھگتی کر بیر (۳۴) مم پراین ہو یُکت مم پراپت ہوگے دھیر

شریمد بھگوت گیتا کا راج ودیا راج گوہیہ یوگ نامی نانواں ادھیائے ختم

نانویں ادھیائے کا خلاصہ

جیسا کہ اوپر بتلایا گیا ہے۔ یہ آخری شلوک راج گوہیہ ہے۔ یہی راج ودیا ہے۔ جسے بتلانے کی پرتگیا شری بھگوان نے ادھیائے کے شروع میں کی تھی۔ بھگتی کسی طرح کی ہوتی ہے۔ یگیہ۔ تپ اور دان وغیرہ بھی بھگتی میں ہی شامل ہیں۔ اور اُن کے طفیل ان کے پھلوں کی پراپتی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک مقام میں اور ہر ایک کرم میں بھگوان اپنی یوگ مایا شکتی سے براجمان رہتے ہیں۔ مگر سب کو سب جگہوں اور سب کرموں میں ایشور کے درشن نہیں ہوتے۔ کیونکہ لوگ ایشور کی بھگتی نہیں۔ بلکہ کرموں کے پھل کی بھگتی ہی کرتے ہیں۔ اور اس لئے کرم پھلوں میں ہی اٹکے رہ جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ اور سب پھلوں کو ہیچ سمجھ کر گہری اٹل بھگتی سے صرف ایشور کی ہی شرن لیتے ہیں۔ اپنا سب کچھ اسی کے چرنوں میں ارپن کر کے اسی کو اپنا سب کچھ مان لیتے ہیں۔ وہ پھر خواہ کسی جاتی یا قوم کے ہوں۔ ان کے

سابقہ کرم خواہ کتنے ہی پنچ اور گنہگارانہ ہوں۔ اُنہوں نے خواہ گیان دھیان کی کوئی کتاب نہ پڑھی ہو۔ وہ اپنے پیشہ کا ہی کرم کرتے ہوئے اگر پوری طرح سے ایشور کی شرن میں آ گئے ہوں۔ تو وہ لوگ سادھو (دھرماتما گیانی) پرشوں کی مانند ہی مانیہ ہیں۔ ایسے بھگتوں کو ضرور مُکتی ملتی ہے۔ ایسے ہی مہاتماؤں کے سکھ دُکھ کی چنتا کا بوجھ پرماتما اپنے اوپر لے لیتے ہیں اور وہ سب کرم بندھنوں سے آزاد ہو کر پرم گتی کو حاصل کرتے ہیں۔ اسی لئے بھگوان یہ سب سے سریشٹھ اور سب سے زیادہ پُر اسرار اور سب سے زیادہ قیمتی اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ

"میرا دھیان کرتے ہوئے دُنیا کے سب کرتویہ کرم کرو۔ اور ان سب کرموں کو میرے ارپن کر دو بس یہی مجھے حاصل کرنے کا راج مارگ ہے۔ اور مجھے پرتیکش جاننے کی راج ودیا ہے"۔ "اوم شم"

دسواں اُدھیائے۔ وِبھوتی یوگ

ناویں ادھیائے میں ایشوری یوگ مایا کا بیان کرتے ہوئے پرم بھگتی کا وہ تتو بتلا دیا۔ جس کو دل میں جما کر کوئی بھی آدمی خواہ کیسا ہی پنچ کرم کرنے والا اور اگیانی ہو۔ صرف اسی ایک سنسکار کو درڑھ کرنے سے بھوساگر کو پار کر کے پرمانند دھام میں پہنچ جاتا ہے۔ اب اسی سنسکار کو مضبوط کرنے کے سادھن رُوپ سنسار کی مختلف چیزوں میں انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی ہر ایک شکتی میں بھگوان کا درشن کراتے ہیں۔ جس شکتی سے کوئی چیز موہک (دل کو بھانے والی) یا کشش کرنے والی یا آنند دایک ہوتی ہے۔ وہ شکتی پرماتما کی ہی شکتی ہے۔ اس سے وہ چیز پرماتما کی ہی وِبھوتی یا ویکت رُوپ (ظہور) ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام وبھوتی یوگ ہے۔ جس میں پرماتما کی سنسار کی پرکاشمان وِبھوتیوں (پُر جلال اشیاء) میں پرماتم شکتی کا دھیان کرایا گیا ہے۔

تعلق ساتویں اور ناویں ادھیائے میں بھگوان کے تتو اور وبھوتیوں کا بیان کیا گیا۔ اب جن جن بھاوؤں میں بھگوان چنتن کئے جانے یوگیہ ہیں۔ ان ان بھاوؤں کا بیان کیا جانا چاہیئے۔ اگرچہ بھگوان کا تتو پہلے کہا گیا ہے۔ مگر گُوڑھ ہونے کے کارن پھر بھی اس کا درشن ہونا چاہیئے۔ اس لئے شری بھگوان بولے۔

श्रीभगवानुवाच ॥ भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ॥
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥ १ ॥

شری بھگوان اوواچ

بھوئے ایو۔ مہا باہو۔ شرنو مے پرمم وچا (۱) ییت تے اہم۔ پریہ مانائے۔ وکشیامی ہت کامیا

ترجمہ شری بھگوان بولے۔ ہے مہا باہو! اور بھی میرے پرم (رہسیہ اور پربھاو والے) بچنوں کو سن جو کہ میں تجھ بہت پریم رکھنے والے کے لئے ہت کی کامنا سے کہوں گا۔ (۱)

دوہا

مم اُدتم اُپدیش پھر سُن اے ارجن بیر (۱) تیرے ہت کی کامنا سے کہتا ہوں دھیر

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ اے ارجن! تم میرے بچنوں کو بڑی شردھا اور پریم سے سن رہے ہو۔ اور سن سنکر ایسے پرسن ہوتے ہو۔ گویا میں تم کو امرت پلا رہا ہوں۔ اس لئے تیری بھلائی کے لئے میں اور بھی اُدتم بچن کہتا ہوں۔ سُنو

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ॥
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥ २॥

اردو میں

نہ مے وِدُو سُرگنا پربھوَم نہ مہرشیا (۲) اہم آدرہی دیوانام مہرشی نام چا سروَشاہ

ترجمہ (ہے ارجن!) میری اُتپتی[1] ارتھات وبھوتی سمیت لیلا سے پرگٹ ہونے کو نہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ مہرشی[2] ہی جانتے ہیں۔ کیونکہ میں سب طرح سے دیوتاؤں اور مہرشیوں کا آدی کارن (مُول کارن) ہوں۔

دوہا

دیورشی جانیں نہیں مور جنم کو بیر (۲) میں ہوں سب پرکار سے اُن کا آدی دھیر

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ॥
असंमूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ॥ ३॥

اردو میں

یومام۔ اجم۔ انادِم چا۔ ویتی لوک مہیشورم (۳) اسموڑھا سامرتیئشُو سروپاپئی پرمُچیہ تے

ترجمہ (اور) جو مجھ کو اجنما (حقیقت میں جنم رہت اور انادی (آدی رہت سب کا کارن) سب لوگوں کا مہان ایشور جانتا ہے۔ وہ منشیوں میں گیان وان (پرش) سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ (۳)

دوہا

جنم رہت لوک ایشور موکو آدی بیر (۳) جو جانت سب پاپ سے رہت ہوئے سو دھیر

تشریح کیونکہ میں مہرشیوں اور دیوتاؤں کا آدی کارن ہوں۔ میرا آدی دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میں اجنما اور انادی ہوں۔ میں[3] سب لوگوں کا مہان ایشور ارتھات اگیان اور اس کے کاریہ سے رہت (جاگرت۔ سوپن۔ سُشُپتی ان تینوں حالتوں سے بالاتر چوتھی حالت تُریا میں) جو مجھے جانتا ہے۔ وہ گیانی پرش سب پاپوں سے ارتھات جان کر کئے ہوئے سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

बुद्धिर्ज्ञानमसंमोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ॥
सुखं दुःखं भवो भावो भयं चाभयमेव च ॥ ४॥

---

[1] پیدائش یعنی جنم رہت پرماتما کا کئی وبھوتیوں میں پرگٹ ہونا [2] کت آتما [3] ویدوں کے گیان کے پرکاشک۔

अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ॥
भवन्ति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥ ५ ॥

اردو میں

بُدھی رگیانم - اسمّوہا - کشما - ستیم دَماہ - شماہ (۴) سُکھم - دُکھم بھوو بھاوو بھیئم چا ابھیئم ایوچا
اہنسا - سمتا - تُشٹی س - تپو - دانم - لیشو - الیشاہ (۵) بھونتی بھاوا - بھوتانام - مت ایو پرتھگ وِدھا

ترجمہ (اور) بدھی[۱] - گیان[۲] - اموڑھتا دوویک)[۳] کشما[۴] - ستیہ[۵] - دم[۶] - شم[۷] - سکھ[۸] - دکھ[۹] - جنم[۱۰] - مرتیو[۱۱] - بھے[۱۲] - ابھے[۱۳] اہنسا[۱۴] (۴) سمتا[۱۵] - سنتوش[۱۶] - تپ[۱۷] - دان[۱۸] - یش[۱۹] (ناموری) اور ایش[۲۰] (بدنامی) ایسے یہ پرانیوں کے طرح طرح کے بھاو مجھ سے ہی ہوتے ہیں - (۵)

دوہا

بُدھی گیان سُکھ - دُکھ ابھے شم دم جنم وِناش (۴) کشما ستیہ - اسمّوہ بھے موسوں ہوت پرکاش
دان اہنسا تپ ایش - یش بھن بھن بھاو وشیش (۵) سمتا اور سنتوش یش موسوں ہوئیں ہمیش

تشریح بدھی[۱] تتو (اصلیت) کو یتھارتھ بتلانے والی شکتی - سوکھشم سے سوکھشم پدارتھ کو سمجھنے والی گیان شکتی - ۲ گیان - بدھی سے آتما پرماتما وغیرہ کا ٹھیک ٹھیک جاننا ۳ - وویک - دھوکے سے بچنا ۴ - کشما - برداشت کرنے کی طاقت رکھنا - کسی کے جوش دلانے پر بھی چت میں وکار نہ ہونا - ۵ - ستیہ - جو چیز جیسی ہے - اسے ویسا ہی جاننا اور ماننا - ۶ - دم - اندریوں کو قابو میں رکھنا ۷ - شم - من کی شانتی - سکون قلبی ۸ - سکھ - جس سے آتما کو شانتی ملے - اچھے کرموں کا نتیجہ - ۹ - دکھ - جس سے آتما کو کشٹ ملے - برے کرموں کا نتیجہ - ۱۰ - جنم اور ۱۱ مرتیو - پیدا ہونا اور مرنا - اگرچہ یہ کرم انوسار ہوتے ہیں - مگر پرماتما کے بنا یہ بھی نہیں ہو سکتے - جیسے بیج اور کھیتی دونو کے ہونے پر بھی بیج کے پیدا ہونے کے لئے بادل کی ضرورت ہے - ۱۲ - بھے - اگیانتا (جہالت) کا نتیجہ ڈر - خوف - ۱۳ - ابھے گیان کا پھل - بے خوفی - ۱۴ - اہنسا کسی جاندار کو من - بچن اور کرم سے دکھ نہ دینا - ۱۵ - سمتا - پرماتما کو سب جگہ حاضر ناظر دیکھنا ۱۶ - سنتوش - نیک کمائی سے جو کچھ مل جائے - اسی میں خوش رہنا - ۱۷ - تپ - ایشور کے بھجن میں جو تکلیفیں آئیں انہیں بخوشی برداشت کرنا ۱۸ - دان - مستحق کی ضروریات کو پورا کرنا - ۱۹ - کیرتی - شہرت (ناموری) سچی بھگتی کا نتیجہ اور ۲۰ - اکیرتی - بدنامی - ایشور سے بے مکھ ہونے کا نتیجہ - اور

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ।
मद्भावा मानसा जाता येषां लोक इमाः प्रजाः ॥ ६ ॥

اردو میں

مہرشیا سپت پوروے چتوارو - منوس - تتھا (۶) مدبھاوا مانسا جاتا - ییشام - لوک اِما پرجاہ

ترجمہ ساتوں مہرشی - ان سے پہلے کے چار پراچین رشی اور سب منو - یہ (سب کے سب) میرے میں بھاو والے میرے ہی سنکلپ سے پیدا ہوئے ہیں - کہ جن کی سنسار میں یہ سمپورن پرجا ہے (۶)

دوہا

سات رشی چودہ منو پہلے چار کمار (۶) جنمے مم سنکلپ سے جن کا یہ وستار

تشریح سپت رشی - بھرگو - مریچی - انگرہ - اتری - پلستہ - پلہہ اور وششٹ یہ امیتھنی سرشٹی میں بغیر (ماں باپ) کے سنکلپ محض سے پیدا ہوئے تھے - اس لئے مانس پتر کہلاتے ہیں۔

(۲) ان سے پہلے چار رشی - سنک - سنندن - سناتن اور سنت کمار - برھما کی اچھا ماتر سے پیدا ہوئے ان کو چار کمار بھی کہتے ہیں

منو - سب ملا کر چودہ منونتر ہوتے ہیں - ہر منونتر کا ایک منو ہوتا ہے - ان چودہ منوؤں کے سات سات کے دو گروہ ہیں - پہلے سات کے نام یہ ہیں (۱) سوم بھجو - سوارو چش - اوتمی - تامس - ریوت - چاکشش اور ویوسوت آج کل ساتواں منونتر چل رہا ہے جس کو ویوسوت منونتر کہتے ہیں - اس کے بعد مندرجہ ذیل سات منو ہوں گے ساورنی دکھش ساورنی - برہم ساورنی - دھرم ساورنی - رُدر ساورنی - دیو ساورنی اور اندر ساورنی - انہیں ساورنی منونتر کہتے ہیں - اس شلوک میں پہلے سات منوؤں سے ہی مطلب ہے (گیتا رہسیہ)

एतां विभूतिं योगं च मम यो वेत्ति तत्त्वतः ॥
सोऽविकंपेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ७ ॥

اردو میں

ایتام - وبھوتم - یوگم چا - مم - یو ویتی - تتوتاہ (۷) سو - اوی - کمپین - یوگین - یجیہ تے - نا - اتر سنشیاہ

ترجمہ (اور) جو پرش اس میری پرم ایشوریہ روپ وبھوتی کو (ارتھات وستار کو) اور یوگ شکتی کو تتو سے (ٹھیک ٹھیک) جانتا ہے - وہ (پرش) نشچل - دھیان یوگ کے ذریعے مجھ میں ہی ایکی بھاو سے مگن ہو جاتا ہے (۷)

دوہا

یوگ وبھوتی کو مری جو جانیں ہیں بیر (۷) اچل یوگ سے یکت وہ ہو جاتے ہیں دھیر

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ॥
इति मत्वा भजंते मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

اردو میں

اہم سرویسیہ پربھوو - متاہ سرودم پرورتتے (۸) اِتی متوا بھجنتے مام - بدھا بھاو - سمن وِتا

ترجمہ میں ہی سب جگت کا پیدا کرنے والا ہوں - اور میری (شکتی) سے ہی سب جگت چیشٹھا (حرکت) کرتا ہے - اس طرح تتو سے جان کر شردھا اور بھگتی سے بھرے ہوئے بدھیمان بھگت جن مجھ (پرمیشور) کا ہی نرنتر بھجن کرتے ہیں (۸)

---

۱۰ - جو کچھ درشیہ مان سنسار ہے - سو سب بھگوان کی مایا ہے اور ایک بھگوان ہی سب جگہ بھرپور ہیں یہ جاننا ہی بھگوان کو تتو سے جاننا ہے

دوہا

میں سب کو پیدا کروں۔ سب مجھ سے ہیں بیر (۸) جان یہی مم بھجت ہیں پریم سہت جن دھیر

मच्चिता मद्गतप्राणा बोधयंतः परस्परम् ॥
कथयंतश्च मां नित्यं तुष्यंति च रमन्ति च ॥ ९ ॥

اردو میں

مچّتا۔ مدگت۔ پرانا۔ بودھینتُا پرسپرم (۹) کتھینتاہ چا مام نتیم تُشینتی چا رمنتی چا

ترجمہ (اور وہ) مجھ میں ہی سدا من لگانے والے اور مجھ میں ہی پرانوں کو ارپن کرنے والے (بھگت جن) سدا ہی (میری بھگتی کی چرچا کر کے) آپس میں میرے پربھاو (مہما) کا بکھان کرتے ہوئے (اور گن پربھاو سمیت میرا کیرتن کرتے ہوئے ہی خوش ہوتے ہیں۔ اور مجھ پرماتما میں ہی سدا رمن کرتے ہیں۔ (۹)

دوہا

مم چیت۔ مم گت پران ارو کر کے پرسپر بودھ (۹) مو کتھن کر ترپت ہوں آنند پُرش سبودھ

तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम् ॥
ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ १० ॥

اردو میں

تیشام ستت یُکتانام بھجتام۔ پریتی پُوروکم (۱۰) ددامی بُدّھی یوگم تم۔ ییین مام اُپایئنتی تے

ترجمہ اُن سدا میرے دھیان میں لگے رہنے والے اور بھجن کرنے والے بھگتوں کو (میں) وہ بُدھی یوگ دیتا ہوں کہ جس سے وہ مجھے پراپت ہو جاتے ہیں (۱۰) آپ وہ بُدھی یوگ اپنے بھگتوں کو کس لئے دیتے ہیں۔ اس پر کہتے ہیں:۔

دوہا

یُکت سدا ہو پریم سے بھجن کریں مو بیر (۱۰) بُدّھی یوگ سے ہوت سو پراپت مو کو دھیر

तेषामेवानुकंपार्थमहमज्ञानजं तमः ॥
नाशयाम्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता ॥ ११ ॥

تیشام ایو۔ انوکمپارتھم۔ اہم۔ اگیان جم تماہ (۱۱) ناشیامی۔ آتم بھاوستھا۔ گیان دیپین بھاس وتا

۱۔ میرے سروپ نام۔ گُن اور کرموں کی مٹھاس کے سواد میں من لگانے والے
۲۔ میرے بغیر نہ جی سکنے والے۔ جیسے مچھلیاں پانی کے بغیر نہیں جی سکتیں
۳۔ الگ الگ انوبھو کئے ہوئے میرے کلیان کرنے والے گُنوں کو باہم ایک دوسرے کو بتلاتے ہوئے۔
۴۔ میرے سوروپ بل۔ گیان اور نام کی مہما ہمیشہ گاتے ہوئے اور ہر وقت میرا ہی سمرن کرتے ہوئے
۵۔ اس طرح [illegible] میرے دھیان ہی میں مگن رہتے ہیں۔

ترجمہ (اور ہے ارجن) اُن (اپنے بھگتوں) کے اوپر کرپا (انوگرہ) کرنے کے لئے ہی میں خود اُن کے انتہ کرن میں ایکی بھاو سے سھتت ہوا اگیان سے پیدا ہوئے اندھکار کو چمکتے ہوئے تتو گیان رُوپی دیپک سے نشٹ کرتا ہوں۔

دوہا

دیا نمِت تن کے ہردے کروں سدا میں واس (۱۱) ناشوں تم اگیان کر گیان دیپ پرکاش

مختصر طور سے بھگوان نے اپنی کچھ وبھوتیوں کا پہلے بیان کیا ہے۔ ارجن بھگوان کی وبھوتیوں کو مفصل طور سے سُننا چاہتا ہوں۔ اس لئے اس نے پوچھا۔

अर्जुन उवाच ॥

परं ब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान् ॥
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादि देवमजं विभुम् ॥१२॥
अहुस्त्वामृषयः सर्वे देवर्षि र्नारदस्तथा॥
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥१३॥

اردو میں

پرم برہم۔ پرم دھام۔ پوِترم۔ پرمم بھوان (۱۲) پُرشم شاشوتم۔ دِویم۔ آدی دیو۔ اجم۔ وِبھوم
آہو۔ س۔ توام رِشیاہ سروے دیورشی نارد س تتھا (۱۳) اَسِت و دیولو۔ ویاساہ سویم چیو برویشی مے

ترجمہ ارجن بولا (ہے بھگوان!) آپ پرم برہم۔ پرم دھام اور پرم پوِتر ہیں۔ کیونکہ آپ کو سب رشی لوگ (سنت جن) سناتن دویہ پُرش اور دیووں کا بھی آدی دیو اور سروویاپی کہتے ہیں۔ اس طرح دیورشی نارد اور است اور دیول رشی اور مہرشی ویاس اور خود آپ بھی ایسا ہی کہتے ہیں (۱۳)

دوہا

پرم برہم پرم آشرے۔ پرم پوِتر آپ (۱۲) پُرش انادی دِویہ دیو۔ آدی سروویاپ
دیورشی نارد اُرو سرب رشی یہ کہت (۱۳) سویم آپ اُرو ویاس جی اَسِت اُرو دیول سہت

تشریح رشی۔ ہر ایک منونتر کے رشی بھرگو وششٹ وغیرہ دیورشی۔ سرشٹی کے آغاز کے سپت رشیوں کو دیورشی کہتے ہیں۔ نارد۔ یہ دیورشی کہلاتے ہیں۔ (مگر اُن کا شمار۔ سرشٹی کے آغاز کے دیورشیوں میں نہیں ہوتا۔ یہ تینوں لوکوں میں بھرمن کر کے اور بھجن کیرتن کر کے بھگوت بھگتی کا پرچار کرنے والے مہاتما ہیں۔ اَسِت۔ ایک پراچین مُنی کا نام۔ دیول۔ اَسِت مُنی کے بیٹے جو بڑے بھاری گیانی ہوئے۔ ویاس۔ پراشر پتا اور ستیہ وتی ماتا کے پرم گیانی بیٹے مہابھارت کے مصنف شری کرشن دویپاین ویدویاس جی۔

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव॥
न हि ते भगवन व्यक्तिं विदुर्देवान दानवाः॥ १४॥

اردو میں

سروم ایتدرتم منیے۔ یِنّام ودسی کیشو (۱۴) نہی تے بھگوان وِیکتم وِدُر۔ دیوا نہ دانوا

ترجمہ ہے کیشو! جو کچھ بھی مجھے آپ کہتے ہیں۔ اس سب کو میں سچ مانتا ہوں۔ ہے بھگون! آپ کے سروپ کو نہ دانو جانتے ہیں۔ اور نہ دیوتا ہی جانتے ہیں (۱۴)

دوہا

کیشو کہنا آپ کا مانت ہوں سچ سوئے (۱۴) دیو نہ دانو جانتے مہاتیسری جوئے

स्वयमेवात्मनात्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ॥
भूत भावन भूतेश देव देव जगतपते ॥ १५

اردو میں

سویم ایوآ تمنا آتمانم۔ ویتھ۔ توم۔ پُرشوتم (۱۵) بھوت بھاون۔ بھوتیش دیو دیو جگت پتے

ترجمہ ہے سب بھوت پرانیوں کے پیدا کرنے والے! ہے سب بھوت پرانیوں کے ایشور۔ ہے دیوؤں کے دیو۔ ہے جگت کے سوامی۔ ہے پُرشوتم! آپ خود ہی اپنے (پربھاو) کو جانتے ہیں (دوسرا کوئی نہیں جان سکتا) (۱۵)

دوہا

جانت اپنے آپ کو دیو دیو ہو آپ (۱۵) ہے پُرشوتم ایشور جگت پتی جگ ویاپ

چونکہ آپ ہی اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔ اس لئے ہے بھگون!

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्या ह्यात्मविभूतयः ॥
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥ १६ ॥

اردو میں

وکتُم ارہسی اشیشین دِویہ ہی آتم وِبھوتیا (۱۶) یابھی ر۔ وبھوتی بھی ر۔ لوکان۔ امانس توم ویاپیہ تِشٹھسی

ترجمہ آپ ہی (اُن) اپنی دِویہ وِبھوتیوں کو پوری طرح سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جن وِبھوتیوں کے ذریعے آپ ان سب لوکوں میں ویاپک ہو رہے ہیں۔ (۱۶)

دوہا

ساری دِویہ وِبھوتیاں کہیئے مو جگدیش (۱۶) جن سے اس بھولوک میں ویاپک ہو جگدیش

कथं विद्यामहं योगिन् त्वां सदा परिचिन्तयन् ॥
केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥ १७ ॥

اردو میں

کتھم وِدیام۔ اہم یوگِن۔ توام سدا پری چِنتن (۱۷) کیشو۔ کیشو چ۔ بھاویشو چینتیواسی بھگون مَیا

ؑا دنو کی اولاد۔ دانو یا دیت کہلاتی ہے۔ جو کہ آجاریہ کے شاگرد

ترجمہ ہے یوگیشور! میں کس طرح نرنتر (سدا) چنتن کرتا ہوا آپ کو جان سکتا ہوں۔ اور ہے بھگوان! کن کن بھاوں سے میں آپ کا چنتن کرنے یوگیہ ہو سکتا ہوں (۱۷)

دوہا

یوگیشور کیسے کروں چنتن میں سب اور (۱۷) بھگون! کس کس بھاوسے دھیان دھروں سب ٹھور

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ॥
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥ १८ ॥

اردو میں

وستریں آتمنو یوگم وبھوتم چا جناردن (۱۸) بھوُیا کتھیا ترپتر ہی شرن وتو۔ ناستی مے امرتم

ترجمہ (اور) ہے جناردن! اپنی یوگ شکتی کو اور پرم (ایشوریہ روپ) وبھوتی کو پھر بھی وستار پوروک کہیئے۔ کیونکہ آپ کے امرت بھرے بچنوں کو سنتے ہوئے میری ترپتی (سیری) نہیں ہوتی ہے۔ (من نہیں بھرتا ہے۔ جی چاہتا ہے سنتا ہی جاؤں (۱۸)

دوہا

ساری یوگ وبھوتیاں کہیئے مو بھگوان (۱۸) سن سن ترپتی ہوئے نہ جیسے امرت پان

تشریح ارجن کہتے ہیں۔ بھگون! اگرچہ آپ نے پہلے مختصراً کچھ وبھوتیاں بتلائی ہیں۔ مگر ان کے سننے سے میرا من نہیں بھرا۔ اس لئے پھر اپنے امرت بچنوں سے کرتارتھ کیجئے۔ کیونکہ آپ کے بچن روپی امرت پان کرتے ہوئے ابھی مجھے ترپتی نہیں ہوتی ہے۔ ابھی مجھے سنتوش نہیں ہوا۔ اس لئے اب وستار سے اپنی سب وبھوتیاں بیان کیجئے۔

بھگوان کی وبھوتیاں

श्रीभगवानुवाच ॥ हन्त ते कथयिष्यामि दिव्या ह्यात्मविभूतयः ॥
प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यन्तो विस्तरस्य मे ॥ १९ ॥

(شری بھگوان اوواچ)

ہنت تے کتھ یشیامی دویہ ہی آتم وبھوتیاہ (۱۹) پرادھانیتا کروسرشیٹھ نہ استی انتو وستر سیہ مے

ترجمہ اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے۔ ہے کروسرشیٹھ (ارجن)! اب میں تیرے لئے اپنی بڑی بڑی وبھوتیاں کہتا ہوں۔ کیونکہ میری (وبھوتیوں کے) وستار کا کوئی انت نہیں ہے (۱۹)

دوہا

اپنی دویہ وبھوتیاں بڑی بڑی جو دھیر (۲۹) کہتا ہوں بے انت ہیں ویسے تو یہ بیر

تعلق۔ ان میں سے پہلی وبھوتی ہی سن۔

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशय स्थितः ॥
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥ २० ॥

اردو میں

اہم آتما گڈاکیش-سرو بھوت آشیا ستھتا (۲۰) اہم آدِش چا مدھیم چا-بھوتانام انت ایو چا

ترجمہ ہے گڈاکیش ارجن! میں سب (چر اور اچر) پرانیوں کے اندر رہنے والا سب کا انتر آتما ہوں۔ اور سب پرانیوں (سرشٹی) کا میں ہی شروع - درمیان اور اخیر (انجام) بھی ہوں۔ (۲۰)

دوہا

ارجن! میں ہوں آتما سرو بھوت ہردیش (۲۰) آدی مدھیہ ارو انت ہوں سب بھوتوں کا ایش

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ کہ میرے بھگت کو میرا انتیہ اس طرح دھیان کرنا چاہیئے۔ کہ بھگوان ہی سب کے ہردیوں میں براجمان رہ کر سب کے انتر آتما ہیں۔ جو ایسا دھیان نہ کر سکیں۔ بھگوان میں من نہ لگا سکیں - انہیں آگے بتلائے ہوئے بھاوؤں سے میرا چنتن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں ہی سب بھوتوں کا آدی۔ مدھیہ اور انت ہوں۔ ارتھات پیدائش قیام اور پرلے کے روپ ہوں۔ نیز اس طرح بھی میرا دھیان کیا جا سکتا ہے۔

आदित्यनामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान् ॥
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥ २१ ॥

اردو میں

آدِتیانام اہم وِشنور جیوتی شام روی رنشومان (۲۱) مریچی مروتام اسمی نکشترانام اہم ششی

ترجمہ میں آدتیوں[1] میں وشنو ہوں۔ اور پرکاش کرنے والی جیوتیوں میں کرنوں والا سورج ہوں۔ مروتوں[2] (ہواؤں) میں مریچی نامی وایو دیوتا ہوں اور نکشتروں میں نکشتروں کا راجہ (چندرما) ہوں۔ (۲۱)

- -

۲۔ جس سورج کو ہم آپ دیکھ رہے ہیں۔ سارے برہمانڈ میں ایسے ایسے بارہ سورج ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) متر (۲) اروی (۳) شوریہ (۴) بھانو (۵) کھگ (۶) پوشن (۷) ہرنیہ گربھ (۸) مریچی (۹) آدتیہ (۱۰) سویتا (۱۱) ارک (۱۲) بھاسکر یہی بارہ نام ہمارے اس سورج کے بارہ گنوں سے بھی ہو سکتے ہیں۔ جن میں پوشن یعنی پرورش کرنے والے کو یہاں وشنو کہا ہے۔ کیونکہ برہما۔ وشنو اور مہیش میں پرورش کرنے والے وشنو ہی ہیں۔ اس لئے وشنو سریشٹ ہیں۔ کیونکہ یہ ستوگن پردھان ہیں۔ ادِتی کے بارہ بیٹوں میں وشنو یعنی وامن اوتار سریشٹ ہیں۔ اس لئے یہ ارتھ بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ تمام برہمانڈ کی ہوا سات حصوں میں تقسیم کی گئی ہے وہ سات حصے یہ ہیں (۱) آواہ (۲) پرواہ (۳) وواہ (۴) پراواہ (۵) اُدواہ (۶) سنواہ (۷) پری واہ۔ ان سات حصوں کے آگے پھر سات سات حصے کئے گئے ہیں۔ اس لئے انچاس ہوا دیوتا کہلاتے ہیں۔ ان میں مریچی سب سے سریشٹ ہے

۱۔ گڈاکا کا معنی نیند ہے۔ اس کا سوامی ارتھات نیند کو جیتنے والا ہونے سے یا گھنے بالوں والا ہونے سے ارجن کا نام گڈاکیش ہے

دوہا

وشنو ہوں آدتیہ میں سورج جیوتی ماہیں (۲۱) مریچی ہوں میں پون میں ششی نکشتر ماہیں (۲۱)

تشریح ویسے تو ہر بڑی و ہر چھوٹی چیز میں پرماتما کی ہی جیوتی نمایاں ہو۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

تو بھی جہاں جہاں بھگوان کی جیوتی خاص طور سے نمایاں ہے۔ وہاں وہاں اس کی مہما کا دھیان خاص طور سے ہوتا ہے۔ چھوٹا سا تالاب بھی اس پربھو کی مہما کو ضرور ہی پرگٹ کر رہا ہے۔ مگر ایک بڑے سمندر کو دیکھ کر جس مہما سے دل بھر جاتا ہے۔ وہ مہما کچھ اور ہی ہے۔ اسی غرض سے یہاں وبھوتیاں دکھلاتے ہوئے ایک ایک بڑی چیز کو علیحدہ علیحدہ کر کے کہا ہے۔ مطلب یہ کہ بھگوان کے بھگت کو ہر بڑی چیز میں بھگوان کا ظہور ہی دیکھنا چاہیئے۔

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः।
इंद्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ॥ २२॥

اردو میں

ویدانام سام ویدو اسمی۔ دیوانام اسمی واسواہ (۲۲) اندریانام مناہ چاسمی۔ بھوتانام اسمی چیتنا

ترجمہ (اور میں) ویدوں میں سام وید ہوں۔ دیوتاؤں میں اندر ہوں۔ اور اندریوں میں من ہوں۔ اور سب بھوت پرانیوں میں میں چیتنا یعنی گیان شکتی ہوں (۲۲)

دوہا

دیووں میں اندر اور سام ویدوں میں بیر (۲۲) پرانوں میں ہوں چیتنا من اندریوں میں دھیر

रुद्राणां शङ्करश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम्।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥ २३॥

اردو میں

رودرانام شنکر شچا اسمی۔ وتیشو۔ یکش۔ رکھشسام (۲۳) وسونام پاوکشچاسمی میرو شکھری نام اہم

ترجمہ (اور میں) رودروں[۲] میں شنکر ہوں اور یکشوں و راکھشسوں میں دھن کا سوامی کوبیر ہوں۔ اور میں وسوؤں[۳] میں اگنی ہوں اور چوٹی والے پہاڑوں میں سمیرو پربت ہوں۔ (۲۳)

۱؎ یہاں ویدوں میں سام وید اس لئے سریشٹ کہا گیا ہے۔ کہ سام گاین ایشور کے گنوں کا سب سے اتم گاین ہے۔ جس سے انسان کا من ایشور کی طرف کھنچ جاتا ہے۔

۲؎ رودر گیارہ ہیں (۱) ویربھدر (۲) شمبھو (شنکر) (۳) گریش (۴) ایک پاد (۵) اہی (۶) بدھنیہ (۷) پناکی (۸) بھوانیش (۹) کپالی (۱۰) دِگ پتی (۱۱) استھانو۔ ان میں شنکر ہی سب میں سریشٹھ ہیں۔ کیونکہ وہ سب کا شم یعنی کلیان چاہتے ہیں

۳؎ وسو آٹھ ہیں (۱) دھر (۲) دھرو (۳) سوم (۴) ساوتر (۵) انل (۶) انل (۷) پرت یوش (۸) پربھاس

دوہا

رُودروں میں شنکر اُدھ میرُو پربت ماہیں (۲۳) ہوں کبیر میں یکش میں اگنی وسوؤں ماہیں

पुरोधसां मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ॥
सेनानीनामहं स्कंदः सरसामस्मि सागरः ॥ २४ ॥

اردو میں

پُرودھسام چا مُکھیم مام۔ وِدّھی پارتھ برہسپتم (۲۴) سینانی نام اہم سکندا۔ سرسام اسمی ساگرا

ترجمہ (اور پُروہتوں میں سریشٹ دیوتاؤں کا پروہت برہسپتی مجھ کو ہی جان۔ اور ہے پارتھ! میں سینا پتیوں (سپہ سالاروں) میں سوامی کارتک اور پانیوں میں سمندر ہوں۔ (۲۴)

دوہا

پُروہتوں میں مُکھ برہسپتی جان مجھے اے بیر (۲۴) سینا پتیوں میں سکند۔ جل میں ساگر دھیر

महर्षीणाम भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ॥
यज्ञानां जप यज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥२५

اردو میں

مہرشی نام بھرگوُ رہم۔ گِرام اسمی ایکم اکھشرم (۲۵) یگیا نام جپ یگیو اسمی۔ستھاورا نام ہمالیہ

ترجمہ (اور ہے ارجن) میں مہرشیوں میں بھرگوُ اور بانیوں میں ایک اکھشر (اونکار[1]) ہوں۔ اور سب طرح کے یگیوں میں جپ یگیہ[2] اور ستھر (ساکن) رہنے والوں میں میں ہمالیہ پہاڑ ہوں (۲۵)

دوہا

مہرشیوں میں بھرگوُ ہون بانی میں اونکار (۲۵) یگیوں میں جپ یگیہ ہوں اچل ہماچل سار

अश्वत्था सर्व वृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः ॥
गन्धर्वाणां चित्ररथा सिद्धानां कपिलो मुनिः ॥ २६॥

اردو میں

اشوت تھا۔ سرو ورکھشا نام۔ دیورشی نام چا ناردا (۲۶) گندھروا نام چترر تھاہ۔ سدّھا نام کپلو مُنی

ترجمہ (اور) سب درختوں میں میں پیپل کا درخت اور دیورشیوں میں نارد مُنی اور گندھرووں میں چتر رتھ اور

---

[1] بانی کا آرمبھ ہی آ۔ اُو اور ما (اوم) سے ہوتا ہے۔ اور اسی کو شبد برمھ کہتے ہیں۔ بانی کے ذریعے سب سے سریشٹ اُپاسنا اوم کا اُچارن ہی ہے

[2] ۔ شروت۔ سمارت وغیرہ کئی طرح کے یگیہ ہوتے ہیں۔ مگر ایکانت ستھان میں گہری بھگتی سے ایشور کی بھاونا وشیش کا جپ کرنا ہی سب سے سریشٹ یگیہ ہے۔

سدھوں میں میں کپل منی ہوں (۲۶)

دوہا

پیپل برکھشوں میں اَرُو ناردرشیوں ماہیں (۲۶) چتررتھ گندھروؤں میں کپل منی ور ماہیں

उच्चै:श्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम् ।

ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां नराधिपम् ॥ २७ ॥

اردو میں

اُوچیئہ شروسم اَشوانام۔ وِدّھی۔ مام اَمرت اودبھوم (۲۷) ایراوتم گجیندرانام نرانام چا نرادھی پم

ترجمہ: گھوڑوں میں امرت سے پیدا ہونے والا اُوچیئی شروا نام گھوڑا اور ہاتھیوں میں ایراوت نامی ہاتھی اور انسانوں میں راجہ بھی مجھ کو ہی جان (۲۷)

دوہا

اُوچیئی شروا جان تو اَشووں میں اے دھیر (۲۷) ایراوت گج میں ادھی پتی منش میں ویر

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।

प्रजनश्चास्मि कंदर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥ २८ ॥

اردو میں

آیودھانام اہم وجرم۔ دھینونام اسمی کام دُھک (۲۸) پرجن اشچا اسمی کندرپا۔ سَرپانام اسمی واسُوکی

ترجمہ: (اور ہے ارجن!) میں شستروں میں بجر اور گائیوں میں کام دھینو ہوں اور (شاستروکت ریتی سے) سنتان کی اُتپتی کرنے والا کام دیو ہوں۔ سانپوں میں میں ان کا راجہ واسُوکی ہوں۔ (۲۸)

دوہا

بجّر شستر میں اَرُو اُتپن کرتا کام (۲۸) سرپوں میں میں واسُوکی۔ دھینو ماہیں کام!

---

۳ - پیپل سب درختوں کا راجہ کہلاتا ہے اور بہت پوِتر مانا جاتا ہے۔ اس میں دیوتاؤں کا واس مانا جاتا ہے۔ اور ویدک شاستر میں بھی اس کے بہت سے گن بتلائے گئے ہیں۔ ایسا وشواس ہے۔ کہ اس کی ہوا سے انسان کی عمر بڑھتی ہے۔

۴ - دیورشیوں میں نارد مُنی ہی ایسے ہیں۔ جو تینوں لوکوں میں بھرمن کرکے سب کو آتم اُدّھار کا مارگ بتلاتے ہیں۔

۵ - گندھروں یعنی دیوسبھا کے گویوں میں چتررتھ سب سے سریشٹ ہیں۔

۶ - سدّھ پُرشوں ارتھات جنہوں نے گیان کو سدّھ کیا ہے۔ ان میں کپل مُنی سب سے سریشٹ ہیں۔ کیونکہ کپل نے ہی وہ سانکھیہ شاستر بنایا۔ جس کے آدھار پر دیگر سب ادھیاتم شاستر بنے۔

- . - . - . - . - . -

۱ و ۲ - امرت کے لئے دیوتاؤں نے جب سمندر کو متھا۔ تو اس میں سے ۱۴ رتن نکلے۔ جن میں سے اُوچیئی شروا نامی گھوڑا اور ایراوت نامی ہاتھی یہ دو بھی تھے۔ ۳ - سرپ اور ناگ۔ یہ دو طرح کی سانپوں کی جاتیاں ہیں۔ ۴ - کام دھینو گائے

अनन्तश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।
पितृणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥ २९ ॥

اردو میں

اننت شچا اسمی ناگام - ورنو یادسام اہم (۲۹) پتری نام اریما چا اسمی - یمہ سینیمتام - اہم

ترجمہ: میں ناگوں میں شیش ناگ اور جل چروں (پانی میں رہنے والوں) میں (دان کا راجہ) ورن ہوں اور پتروں میں اریما نامی (ان کا سوامی) اور سزا دینے والوں میں یم راج ہوں (۲۹)

دوہا

پتروں میں ہوں اریما - ناگوں ماہیں شیش (۲۹) شاسک گن میں یم اڑو جل چر میں جل ایش

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ।
मृगाणां मृगेन्द्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥ ३० ॥

اردو میں

پرہلاد شچا اسمی دیتیا نام - کالا - کلیتام - اہم (۳۰) مرگانام چہ مرگیندر وا اہم - وین تیاشچ پکشی نام

ترجمہ: (اور ہے ارجن!) میں دیتوں میں پرہلاد اور گنتی کرنے والوں میں کال (وقت) ہوں اور جانوروں میں (ان کا راجہ) شیر اور پرندوں میں (ونتا کا بیٹا) گرڑ ہوں (۳۰)

دوہا

دیتوں میں پرہلاد اڑو مرگوں میں سنگھ بیر (۳۰) بلوانوں میں کال اڑو گرڑ پکشی میں دھیر

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ।
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥ ३१ ॥

اردو میں

پَوَنہ پوتام اسمی - راما شستر بھرتام اہم (۳۱) جھشانام مکر اشچا اسمی سروت سام اسمی جاہنوی

ترجمہ: میں پوتر کرنے والوں میں وایو (ہوا) شستر دھاریوں میں رام ہوں - اور مچھلیوں میں مگرمچھ ہوں اور ندیوں میں شری بھاگیرتھی (گنگا) ہوں - (۳۱)

دوہا

پاون میں مَیں پَون ہوں - گنگا ندیوں ماہیں (۳۱) شستر دھاری رام مَیں مگر مین کے ماہیں

---

۲۹ - دھرم اور ساودھرم کا نیم پورک پھل دینے والی شکتی کا نام یم ہے - اشٹانگ یوگ میں بھی یم اسی لئے سرشیشٹھ مانا گیا ہے - کہ یم کو جس نے اچھی طرح سادھ لیا - اس کے لئے آگے کی منزل آسان ہے -

۳۰ - دیت بھی ایشور سے الگ نہیں ہیں - ان میں بھی پرم بھگت پرہلاد مہاتما ہوتے ہیں -

۳۰ - کال (وقت) سے ہی گنتی شروع ہوتی ہے - کال بلوان ہے - سب کو بس میں کرنے والا ہے - سب کال کے بس میں ہیں - (شریعر

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन।
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम्॥ ३२॥

اردو میں

سرگانام آدی رانت شچ - مدھیم چیؤ اہم ارجن (۳۲) ادھیاتم ودّیا ودّیانام وادا پرودتام اہم

ترجمہ: (ہے ارجن) سرشٹیوں کا آدی (شروع) انت (اخیر) اور درمیان بھی میں ہی ہوں۔ اور میں ودّیاؤں میں ادھیاتم ودّیا اور واد وِواد (باہم بات چیت اشاستراتھ) میں تتو نرنے (حقیقت شناسی) کے لئے کیا جانے والا واد[2] ہوں۔ (۳۲)

دوہا

آدی مدھیہ ارُو انت ہوں سرشٹی کا میں بیر (۳۲) برہم ودّیا ودیاؤں میں واد وادیں دھیر (۳۲)

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च।
अहमेवाक्षयः कालो धाताऽहं विश्वतो मुखः॥ ३३॥

اردو میں

اکھشرانام اکاروسمی دوندوہ ساماسکسیہ چا (۳۳) اہم ایو اکھشے کالو - دھاتا اہم وشوتو مکھاہ

ترجمہ: میں اکھشروں میں آکار (अ) ہوں۔ اور سماسوں میں دوندو سماس[3] ہوں۔ اور اکھشے کال یعنی کال کا بھی مہاکال اور وراٹ سروپ سب کا دھارن پوشن کرنے والا بھی میں ہی ہوں۔ (۳۳)

دوہا

اکھشر ماہیں اکار ارُو - دوندو سماس ہوں بیر (۳۳) دھاتا اکھشے کال میں سرو مکھ ہوں دھیر

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम्।
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा॥ ३४॥

اردو میں

مرتیو سرو ہرشچا اہم - ادبھوشچ بھوشیہ تام (۳۴) کیرتی - شری - واک چ ناری نام - سمرتی میدھا - دھرتی کشما

ترجمہ: (ہے ارجن) میں سب کا ناش کرنے والا مرتیو اور آگے ہونے والوں کی پیدائش کا کارن (بیج) ہوں۔ اور استریوں

[1] سب ودیاؤں میں موکش دینے والی ہونے کے کارن ادھیاتم ودّیا ہی سریشٹ ہے۔

[2] - واد بمعنی گفتگو۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ واد - جلپ اور وتنڈا۔ ان میں وتنڈا واد وہ ہے۔ جس میں کوئی فیصلہ ہی نہ ہو سکے۔ جلپ واد وہ ہے۔ جس میں بولنے والا اپنی ہی بڑ ہانکتا جائے۔ دوسرے کی نہ سُنے اور واد وہ ہے جو کسی بات کے نرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہی سب سے سریشٹ ہے۔

[3] - دوندو سماس میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس میں دونو پدوں کی برابری ہوتی ہے۔

میں کیرتی - شری (شوبھا) بانی - سمرتی - میدھا - دھرتی اور کشما بھی میں ہی ہوں (۳۴)

دوہا

مرتیو ہرنے والوں میں ہونہار کا بیج (۳۴) کیرتی - کشما - شری - واک اروؤں میں ہی بدھی پتج

वृहत्सामतथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम् ॥
मासानां मार्गशीर्षो ऽहमृतुनां कुसुमाकरः ॥ ३५ ॥

اردو میں

برہت سام تتھا سامنام گایتری چھند سام اہم (۳۵) ماسانام مارگ شیرشو اہم رتو نام کسماکرا

ترجمہ اور میں گانے لائق شرتیوں میں برہت سام (اور) چھندوں میں گایتری چھند اور مہینوں میں مارگ شیرش (مگھر) کا مہینہ اور رتوؤں میں بسنت رتو ہوں۔ (۳۵)

دوہا

چھندوں میں گایتری برہت سام میں بیر (۳۵) ماسوں میں مگھر رتو ہوں بسنت میں دھیر

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥ ३६ ॥

اردو میں

دیوتم چھل یتام اسمی تیجس تیجسوی نام اہم (۳۶) جیو اسمی ویوسایو اسمی - ستوم ستووتام اہم

ترجمہ میں چھل کرنے والوں میں جوا اور تیجسوی (پربھاو شالی) پرشوں کا تیج (پربھاو) ہوں - اور جیتنے والوں کا

کیرتی - شوبھا بدھی کشما وغیرہ یہ سات صفات استری لنگ (مؤنث) ہیں۔ اس لئے یہ بھاو استریوں میں شامل ہیں اور چونکہ میں پرش کی یہ شوبھا ہیں۔ یہ مندرجہ بالا صفات دھرم کی پتنیاں شمار ہوتی ہیں - جیسے پرش کی شوبھا اس کی پتنی سے ہے ویسے ہی دھرم کی شوبھا اس کے ان سات گنوں سے ہے۔ ان میں سے [۵] کیرتی۔ جب انسان دھارمک ہو جاتا ہے۔ تب اس کی شہرت دیش دیشانتروں میں پھیل جاتی ہے - یہ کیرتی ہے۔ [۶] شری - دھرم ارتھ اور کام شوبھی دھن جسم کی شوبھا۔ کانتی [۷] بانی - سرسوتی - ہر ایک ودیا کی پرگٹ کرنے والی بانی [۸] سمرتی - تجربہ میں آئی ہوئی اور آزمودہ چیز کی یادداشت [۹] میدھا - گرنتھوں کو پڑھ کر بہت سے ارتھوں کو دھارن کرنے والی شکتی [۱۰] دھرتی - مصیبت میں انسان کو دلیرانہ رشانت رکھنے والی شکتی [۱۱] کشما رنج اور خوشی میں چت کو بگڑنے نہ دینا۔ جس شخص میں مندرجہ بالا ساتوں صفات ہوتی ہیں وہ دھرماتما ہوتا ہے

[۱۲] برہت سام - ویدوں میں سام وید میں ہوں۔ یہ پہلے کہا ہے۔ اب سام کے جو حصے ہیں۔ ان میں برہت سام سرلیشٹ ہے۔ جس میں اندر کی سرولیشور روپ سے استتی کی گئی ہے۔

[۱۳] گایتری - سب وید چھندوں میں ہیں۔ اس لئے ویدوں کو چھند بھی کہتے ہیں۔ چھندوں میں گایتری چھند افضل ہے

[۱۴] مہابھارت کے زمانہ میں مہینوں کی گنتی مگھر سے ہی کی جاتی تھی۔ اس لئے سال کا پہلا مہینہ ہونے کی وجہ سے مگھر کو سرلیشٹ

وِجے ہوں، (اور) نشچے کرنے والوں کا نشچے (نیز) ساتوک پُرشوں کا ساتوک بھاؤ ہوں (۳۶)

دوہا

چھلنے والوں میں جُوا ۔ تیجسویوں میں تیج (۳۶) میں ہوں وِجے وِیوسائے میں اُدیم ستو بیج

تشریح جوا جو کہ شاستر میں نشدھ کرم ہے۔ اس کو شری بھگوان نے اپنی وِبھوتیوں میں کیوں گنا؟ اس جوئے کے کھیل میں لمحہ بھر میں کنگال امیر اور امیر کنگال بن جاتے ہیں۔ تخت شاہی بھی الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں۔ اگر کل راجہ نل ایک بڑے راج کے مالک تھے۔ تو آج ہی ایک دھوتی پہنے ہوئے اپنی رانی دمینتی سمیت جنگلوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ پانچوں پانڈوؤں کو جوئے کی وجہ سے ہی راج پاٹ سے محروم ہو کر بنباس لینا پڑا تھا۔ اس نظارے کو دیکھ کر کون نہیں کہے گا۔ کہ

"دھنیہ تیری مایا تیریاں تو ہی جانے ۔ تو ڈاڈھا بے پرواہ قدرتاں تیریاں وغیرہ

اسی لئے اس کو وِبھوتیوں میں کہا ہے۔ یعنی چھلنے والی چیزیں لمحہ بھر میں اور کا اور رنگ دکھلا دیتی ہیں۔ اندر جوا ان سب میں پردھان ہے۔ صرف اتنا ہی مطلب ہے۔ ورنہ مہابھارت اور برہم سوتروں وغیرہ میں جوئے کی نندا کی گئی ہے یہ وِبھوتیاں بھگوان کا سروپ نہیں ہیں۔ بلکہ بھگوان کی شکتی کو پرکاش کرنے والی ہیں۔ یہ جاننا چاہیئے۔ تب کوئی شک نہ رہے گا۔ بھگوان کے بھگت کو ان وبھوتیوں کا چنتن نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان میں بھگوان کا چنتن کرنا چاہیئے

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पांडवनां धनंजयः ।

मुनिनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥ ३७ ॥

اردو میں

ورشنی نام واسودیو و اسمی ۔ پانڈوا نام دھننجیا (۳۷) مُنی نام اپی ۔ اہم ویاسا ۔ کوی نام اُوشنا کوی

ترجمہ ورشنی بنسیوں میں (تمہارا سکھا) واسودیو (شری کرشن) اور پانڈوں میں ارجن اور مُنیوں میں وید ویاسؔ اور کویوں میں شکر آچاریہ کوئی بھی میں ہی ہوں۔ (۳۷)

؎ اعتراض ہو سکتا ہے کہ پانڈوؤں میں یدھشٹر بڑے دھارمک تھے۔ ان کو چھوڑ کر وِبھوتیوں میں ارجن کو کیوں گنا؟ جواب صاف ہے۔ کہ ارجن کے برابر شورویر اور کوئی نہیں تھا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اس نے اس راج کو واپس لینے کے لئے بڑی بڑی مشکلات کو جھیل کر لاثانی تپ کیا تھا۔ جب راج کو یدھشٹر جوئے میں ہار چکا تھا۔ ارجن تمام مشکلات و آزمائشوں کے برداشت کرنے میں یدھشٹر سے بڑھ کر نکلا ۔ برہم چریہ برت کا سیون کرتے ہوئے طویل عرصہ تک بنوں میں رہنے کے دُکھوں کا اس نے انوبھو بھی کیا ہوا تھا۔ تو بھی براہمن کی پکار سن کر اس کی گائیوں کو چوروں سے چھڑانے کے لئے دروپدی کے ساتھ بیٹھے یدھشٹر کی پرواہ نہ کر کے ہتھیار لینے کے لئے اندر چلا گیا۔ جب گئوؤں کو چھڑا لایا۔ تو پہلے کئے ہوئے نیم (عہد) کے مطابق یدھشٹر سے عرض کی کہ میں نے نیم کو توڑا ہے۔ اب بن کو جاتا ہوں۔ جب یدھشٹر نے اسے سمجھایا بجھایا۔ تو ارجن نے جواب دیا

" دھرم میں بہانہ ... ... آپ ہی ... سچائی سے نہیں پھسلوں گا۔ سچائی سے

दंडो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ॥
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥ ३८

اردو میں

دنڈو دمیتام اسمی۔ نیتی رسمی جگیشتام (۳۸) مونم چا اسمی گوہیانام گیانم گیان وتام اہم

ترجمہ اور دمن کرنے والوں کا ونڈ ارتھات دمن کرنے (دشٹوں کو سیدھا کرنے) کی طاقت میں ہوں جیتنے کی اچھا والوں کی نیتی (پالیسی) میں ہوں۔ اور گیان والوں کا تتو گیان بھی میں ہی ہوں (۳۸)

دوہا

دشٹوں کا میں ونڈ ہوں گیانی کا میں گیان (۳۸) گپتوں میں میں مون ہوں۔ نیتی نیتی وان

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ॥
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥ ३९ ॥

اردو میں

یت چا۔ اپی۔ سرو بھوتانام۔ بیجم۔ تت اہم ارجن (۳۹) نہ تت۔ استی۔ بنا۔ یت۔ سیات میا بھوتم چراچرم

ترجمہ اور ہے ارجن! جو سب بھوتوں کی اُتپتی کا بیج (کارن) ہے۔ وہ بھی میں ہی ہوں۔ کیونکہ چیسا اور اچر کوئی بھی وستو ایسی نہیں ہے کہ جو میرے سے رہت ہووے (اس لئے سب کچھ میرا ہی سروپ (ظہور) ہے (۳۹)

دوہا

سب بھوتوں کا مول تو جان مجھے اے بیر (۳۹) چراچر برہمانڈ میں میں ہی رما ہوں دھیر (۳۹)

تعلق۔ اب اس سارے ادھیائے کا خلاصہ اگلے تین شلوکوں میں بیان کرتے ہیں۔ کہ میری وبھوتیاں اننت ہیں۔ کہاں تک گناؤں۔ اگر کروڑوں سال تک کہتا ہوں۔ اور تو سنتا رہے۔ تو بھی ختم ہونے والی نہیں ہیں

ہتھیار کو چھوتا ہوں"۔ مہابھارت آدی پرب ۲۱۵ – لم ۳۔ ان الفاظ سے ارجن کی بہادری صاف طور پر نمایاں ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ جب ارجن دھنش لے کر کھڑا ہوتا تھا۔ تو بلاشبہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ پانڈوؤں میں یہ شخص پرماتما کی وبھوتی ہے اسی شری مدبھگوت گیتا کے انت میں بھی کہا ہے۔ کہ جہاں یوگیشور کرشن ہیں۔ اور جہاں دھنردھاری ارجن ہے۔ وہاں ہی راج نیتی۔ وجے اور لکشمی اٹل ہے۔ یہ میری (سنجے کی اور سب لوگوں کی) رائے ہے۔ اس لحاظ سے پانڈوؤں میں ارجن ہی سب سے افضل گنے جاتے ہیں۔

عہ۲۔ ویاس جی۔ ویدوں کی رکھشا۔ یوگ شاستر کی ویاکھیا۔ دھرم اور اتہاس کا پرچار کرنے کی وجہ سے نیز اٹھارہ پرانوں کے رچیتا ہونے کے باعث مہرشی ویاس سب منیوں میں افضل ہیں عہ۳ کوی یعنی سوکھشم وشیوں کے سمجھانے والوں میں شکر آچاریہ سب سے افضل ہیں

عہ۳ ونڈ یعنی سزا کے خوف سے بھی انسان پاپ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اس لئے ونڈ (سزا) بھی پرماتما کی وبھوتی ہے۔ منو جی نے کہا ہے کہ ونڈ خود دھرم روپ ہے۔ اور پرکاش ... کہا ہے ... وہی ونڈ کو پرماتما کا سروپ کہا ہے

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ॥
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥ ४० ॥

اُردو میں

نہ انتو استی مم دِویانام - وِبھُوتی نام پرنتپ (۴۰) ایش - تُو - اُودیشتا پروکتو - وِبھوتیر وِستر و میا

ترجمہ ہے پرنتپ (ارجن) میری دویہ وِبھُوتیوں کا انت نہیں ہے یہ تو میں نے اپنی وِبھوتیوں کا وِستار تیرے لئے نمونے کے طور پر (اختصار) سے کہا ہے (۴۰)

دوہا

میری دِویہ وِبھوتیاں تو اننت ہَیں دھیر (۴۰) دِگ درشن ماتر تجھے بتلائیں یہ بیر (۴۰)

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ॥
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥ ४१ ॥

اُردو میں

یدید وِبھُوتی مت ستوم بشریمد اُورجتم - ایو - وا (۴۱) تد تد ایو - اوگچھ - توم - مم - تیجو انش سمبھوم

ترجمہ (اس لئے ہے ارجن!) جو جو بھی وِبھوتی یُکت (جاہ و حشمت والی) اور کانتی یُکت (پرجلال) اور شکتی یُکت (طاقت والی) وستو ہے - اس کو تو میرے تیج کے انش سے ہی پیدا ہوا جان (۴۱)

دوہا

وستو شو بھادان اور شری سمپن بلوان (۴۱) میرے ہی وہ تیج کے انش سے ارجن جان

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ॥
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥ ४२ ॥

اردو میں

اتھوا - بہونا - ایتین - کِم - گیاتین - تو - ارجن (۴۲) وِشٹبھیا - اہم - اِدم - کرتسنم - ایکانشین - ستھتو جگت

ترجمہ یا ہے ارجن! اس بہت جاننے سے تیرا کیا پریوجن (مطلب) ہے - (تو اتنا ہی جان لے کہ) میں اس سارے جگت کو (اپنی یوگ مایا کے) ایک انش ماتر سے دھارن کئے ہوئے ہوں - (۴۲) اس لئے مجھ کو ہی تتو سے جان لینے پر سب کرتارتھ ہو جاتا ہے -

دوہا

بہت جان کر کیا کروگے تم ارجن بیر (۴۲) انش ماتر سے ہے رچا میں نے یہ سب دھیر

تشریح بھگوان کہتے ہیں - ہے ارجن! مندرجہ بالا نامکمل وِبھوتی وِستار کے جاننے سے تمہارا کیا مطلب سدھ ہوگا - تو تو بس یہی سمجھ لے کہ میں ایک انش سے ان تمام سب بھوتوں کا آتم روپ جو میرا ایک انش ہے - اس سے اس سارے جگت کو دھارن کئے ہوئے ہوں - جیسا کہ اپنشدوں میں کہا ہے - کہ سب بھوت پرانی اس پرمیشور کا ایک پاد ہیں (شنکر آچاریہ)

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا وِبھوتی یوگ نامی دسواں ادھیائے ختم ہوا -

دسویں ادھیائے کا خلاصہ

یوں تو پرماتما سب جگہ ہی ہے۔ مگر شکتی رُوپ سے وہ کس طرح ہر ایک چیز میں موجود ہے۔ یہ دکھلانے کے لئے ہی اس ادھیائے میں وبھوتیوں کا ورنن کیا گیا ہے۔ اور یہ ورنن (بیان) بھی بہت اختصار سے کیا گیا ہے۔ صرف بڑی بڑی وبھوتیوں کا ہی بیان کیا گیا ہے۔ اور آخر میں یہ بتلایا ہے۔ کہ یہ سارا سنسار میری ہی وبھوتی ہے۔ مگر یہ وبھوتی ہی سب کچھ نہیں ہے۔ یہ ایشور کی مہان شکتی کے ایک انش ماتر (ویاپک) کا ہی ظہور ہے۔ ان وبھوتیوں کا اُپدیش کرتے ہوئے بھگوان نے دنیوی وبھوتیوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے غیر کو بھی وبھوتی ہی بتلایا ہے۔ کیونکہ ست اور است سبھی کچھ پرماتما کا ہی ظہور ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے۔ جہاں برھم کا ظہور نہ ہو۔ ایسا علم انوبھو پراپت کر کے منش سچ مچ کرتارتھ ہو جاتا ہے۔

گیارھواں ادھیائے۔ وشوروپ درشن یوگ

دسویں ادھیائے میں جس وشوآتما کا درشن الگ الگ وبھوتیوں میں الگ الگ کرایا گیا ہے۔ اُسی وشوآتما کا مکمل وشو برہمانڈ کے رُوپ (وراٹ رُوپ) میں درشن کرانے کے لئے یہ ادھیائے ہے۔ اس لئے اس کا نام وشو رُوپ درشن یوگ ہے۔

وراٹ رُوپ دیکھنے کے لئے ارجن کی پرارتھنا

دسویں ادھیائے کے اخیر میں بھگوان نے کہا ہے کہ میں اس سارے جگت کو ایک انش سے ویاپت کر کے سنتھت ہوں۔ اس بچن کو سُن کر ایشور کا جو وشو سوروپ ہے۔ اس کے پرتیکش درشن کرنے کی خواہش سے ارجن بولا:-

अर्जुन उवाच। मदनुग्रहाय परमं गुह्य मध्यात्म संज्ञितम्॥
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ॥१॥

(ارجن اوواچ)

مدانُوگرہائے۔ پرمم۔ گُوہیم۔ ادھیاتم سنگیتم (۱) یت۔ تو۔ اوکتم وچستین۔ موہوایم۔ وِگتو مم

ترجمہ (ہے بھگون) مجھ پر انوگرہ کرنے کے لئے (میرے کلیان کے لئے) آپ نے جو پرم گُوہیہ رہست ہی پرماسرار) ادھیاتم وشئے کا بچن ارتھات اُپدیش کیا ہے۔ اس سے میرا یہ اگیان (موہ) نشٹ ہو گیا ہے (۱)

دوہا

دُور ہوا موہ آپ کے سُن کر بچن مہیش (۱) مم کلیان ہت گوہیہ تم نام ادھیاتم ایش!

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ॥
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यपि चाव्ययम् ॥२॥

اردو میں

بھوا پیایو ہی بھوتانام۔ شُرتو۔ وِستر شومیا (۲) تو تہ۔ کمل پتر آکھش۔ ماہاتمیم۔ اَپی چا اَویہ یم

ترجمہ: کیونکہ ہے کمل نیتر! میں نے بھوتوں کی اُتپتی اور پرے آپ سے وِستار پوروک سُنے ہیں۔ اور آپ کا اوناشی بھاو بھی سُنا ہے (۲)

دوہا

کمل نین! میں نے سُنا اُتپتی اُروئے (۲) بھوتوں کا وِستار سے تو مہما اکھشے

एवमेतद्यथात्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ॥
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥३॥

اُردو میں

ایوم۔ ایتد۔ یتھا آتتھ۔ توم۔ آتمانم پرمیشور (۳) درشٹم اِچھامی تے رُوپم اَیشورم پُرشوتم

ترجمہ: ہے پرمیشور! آپ اپنے کو جیسا کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ویسا ہی ہے۔ مگر ہے پرشوتم! میں آپ کے گیان۔ ایشوریہ۔ شکتی۔ بل۔ ویریہ اور تیج والے وِشو روپ کو پرتیکش دیکھنا چاہتا ہوں (۳)

دوہا

پرمیشور سب ستیہ ہے کہا آپ کا رُوپ (۳) چاہتا ہوں میں دیکھنا پر وہ وِشو سروپ

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ॥
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मानमव्ययम् ॥४॥

اردو میں

منیہ سے یدی تت شکیم۔ میا درشٹم۔ اِتی۔ پربھو (۴) یوگیشور تتو مے توم درشیا۔ آتمانم۔ اَدیہ ایم

ا ساتویں ادھیائے سے لے کر دسویں ادھیائے تک جو کچھ شری بھگوان نے فرمایا ہے۔ ارجن کا اشارہ اسی کی طرف ہے۔ مثلاً (۱) بھگوان سب سے پرے (سرلیشٹ) ہیں (۷-۱۷) (۲) وہ اَویکت (مخفی) رہ کر سب کو ویکت (پرگٹ) کرتے ہیں۔ خود تو نِرادھار (بے سہارا) ہیں۔ مگر سب کے آدھار (آسرا یا سہارا) ہیں۔ (۳) اسنگ (بے تعلق) رہ کر سب کا پالن پوشن کرتے ہیں۔ سب میں رہ کر بھی سب سے الگ ہیں۔ سرشٹی وغیرہ (پیدا) کرتے ہوئے اور نیک و بد کرموں کا پھل دیتے ہوئے بھی کرموں سے بےلاگ (مقید) نہیں ہوتے (۸-۴ تا ۱۰) (۴) ان کی بھگتی کا سہارا پکڑ لینے سے پاپیوں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور وہ دھرماتما بن جاتے ہیں۔ ان کی بھگتی میں کسی بیرونی آڈمبر کی ضرورت نہیں ہے صرف دل کا پریم چاہیئے۔ پربھو کی بھگتی کا بہترین پھل پربھو کی پراپتی ہی ہے (۹-۲۶ تا ۳۴) پرماتما کا پرانی ماتر پر ایک سا انوگرہ (نظر عنایت) ہے۔ پرماتما میں پکشپات یا رُو رعایت نہیں ہے (۹-۲۹) (۵) پرماتما کی وِبھوتیاں سب جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔ اور ساری کائنات ان کی [illegible] وغیرہ

ترجمہ ہے پر بھو! اگر آپ سمجھتے ہو۔ کہ میں آپ کا وہ رُوپ دیکھ سکتا ہوں۔ تو ہے یوگیشور! آپ اپنے اوناشی سروپ کا مجھے (ضرور) درشن کرائیے (۴)

دوہا

سمجھ جائیں آپ جو ممہت اے یوگیش (۴) تو اس وشو سروپ کو دکھلائیے جگدیش!

بھگوان کا وشو رُوپ دکھانا

جب ارجن نے اس طرح پرارتھنا کی۔ تب شری بھگوان نے اُسے اپنا وشو رُوپ دکھلانے کیلئے خبردار کرتے ہوئے کہا

श्री भगवानुवाच॥ पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः॥
नाना विधानि दिव्यानि नाना वर्णाकृतीनि च ॥ ५॥

(شری بھگوان اُدواچ)

پشیہ مے پارتھ! رُوپانی شتشوتھ سہسر شاہ (۵) نانا ودھانی دِویانی نانا ورن آکرتینی چا

ترجمہ شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے پارتھ! میرے سینکڑوں اور ہزاروں طرح طرح کے بے شمار رنگوں اور شکلوں والے۔ دِویہ رُوپوں کو تم دیکھو۔ (۵)

دوہا

اے پارتھ اب دیکھ تو شت اور سہسر رُوپ (۵) نانا ورن آکرتی کے میرے دِویہ سروپ

تشریح پیارے ناظرین! اب شری بھگوان ارجن کو جو عجیب و غریب رُوپ دکھانے والے ہیں۔ وہ بھگوان کا وراٹ رُوپ ہے۔ وراٹ رُوپ کا درشن کیا ہے؟ جاننا چاہیئے۔ کہ یہ سارا وشو یعنی برہمانڈ اس وشو پتی پرماتما کا شریر ہے۔ اسی سے پرانی پیدا ہوتے رہتے ہیں اور اسی میں لے (فنا) ہوتے رہتے ہیں۔ دُنیا کے سب کاروبار اسی پرمیشور کے شریر میں ہو رہے ہیں۔ اور جو کچھ بھی جڑ چیتن ہیں۔ سب اسی شریر میں ہیں۔ اور شریر رُوپ ہیں۔ جس طرح ہمارا شریر جیو آتما سے جیوت جاگرت ہے۔ اسی طرح یہ وشو رُوپی شریر اس پرم آتما پربھو سے جیوت جاگرت ہے۔ اسی لئے وراٹ کو پُرش کہا ہے۔

पश्यादित्यान्वसून्रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा॥
बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥ ६॥

اُردو میں

پشیہ آدتیان وسون رُدران اشونو مروتس تتھا (۶) بہونی ادرشٹ پُوروانی پشیہ آشچریانی بھارت

ع۲۔ یوگیش۔ قیام اور فنا کا کارن اور اشریامی رُوپ سے شاسن کرنے والا ہونے سے بھگوان کا نام پربھو ہے

ترجمہ ہے بھرت بنسی ارجن! مجھ میں بارہ آدتیوں کو۔ آٹھ وسوؤں کو گیارہ رُدّروں کو اور دو اشونی کماروں کو اور اُنچاس مرُوت گنوں کو۔ اسی طرح اور بھی بہت سے پہلے نہ دیکھے ہوئے آشچریہ مئے (حیرت انگیز) رُوپوں کو تم دیکھو (۶)

دوہا

وسُو رُدر آدتیہ اُرو مرُوت اشوُنی بیر (۶) دیکھ سبھی آشچریہ کو جو نہ دیکھے دھیر

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ॥
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥ ७॥

اردو میں

اِہ ایک ستھم جگت کِرتسنم۔ پشیہ۔ آدیہ سچرا چرم (۷) مم دیہے گُڈاکیش یت چا انیئت دِرشٹم اِچھسی

ترجمہ ہے ارجن! اب (تم) میرے شریر میں ایک جگہ اکٹھے ہوئے چراچر سمیت سارے جگت کو دیکھو۔ نیز اور بھی جو کچھ دیکھنا چاہتے ہو (وہ بھی دیکھو) (۷)

دوہا

گُڈاکیش سب چراچر اور سبھی کچھ آج (۷) دیکھو میرے رُوپ میں ایکترت بلاج

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा॥
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥ ८॥

اردو میں

نہ تو مام شکیہ سے دِرشٹم انین ایو سُو چکھشُشا (۸) دِویَم ددامی تے چکھشُو۔ پشیہ مے یوگم ایشورم

ترجمہ مگر مجھ (وِشو رُوپ دھاری پرمیشور) کو ان اپنی پراکرت (مادی) آنکھوں کے ذریعے تم نہ دیکھ سکوگے اس لئے میں تمہیں دویہ آنکھیں دیتا ہوں۔ جن کے ذریعے تم میرے ایشوریہ اور یوگ کو ارتھات میری لامحدود یوگ شکتی کو دیکھو (۸)

دوہا

پر اِن آنکھوں سے نہیں دیکھ سکوگے بیر (۸) دیکھو دِویہ درِشٹ سے مم یوگ ایشوریہ

تشریح آنکھ سے ہی ہم ساری دُنیا اور اس کی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ مگر اس سنسار میں سنسار کے مالک پرماتما کو اور اس کی جگت کی چلانے والی شکتی کو وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں۔ جن کو اس وِشوپتی کی کرپا سے دِویہ نیتر مِلا ہی یہ دویہ نیتر کیا ہے؟ یہ بھگتی سے بھرپور اور گیان سے چمکتا ہوا شدھ پوِتّر من ہی ہے۔ یہ ارجن کی طرح اُسی کو ملتا ہے۔ جس پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے

مندرجہ بالا بچن کہہ کر بھگوان نے ارجن کو وِشو رُوپ دکھایا۔ اس رُوپ کو دیکھ کر ارجن نے جو کچھ دیکھا۔ وہ استتی کے رُوپ میں شری بھگوان سے نویدن کیا۔ یہ بات آگے کے چھ شلوکوں میں سنجے راجہ دھرت راشٹر کو بتلاتے ہیں

संजय उवाच ॥ एवमुक्त्वा ततो राजन् महायोगेश्वरो हरिः॥

दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥ ९ ॥

(سنجے اوواچ)

ایوم اُکتوا تتو راجن! مہایوگیشورو ہری (۹) درشیاماس پارتھائے پرم رُوپم ایشورم

ترجمہ سنجے نے کہا۔ ہے راجن! مہا یوگیشور ہری (سب پاپوں کے ناش کرنے والے بھگوان) نے اس طرح کہ کر اس کے بعد ارجن کو اپنا پرم ایشوریہ والا دویہ سُروپ دکھلایا (۹)

دوہا

ایسا کہ شری کرشن نے ارجن کو اے بھوپ (۹) دکھلایا تب اپنا پرم ایشوریہ رُوپ (۹)

وہ رُوپ کیسا تھا؟ یہ سنجے راجہ دہرت راشٹر کو اب آگے بتلاتے ہیں۔

अनेकवक्त्रनयनमनेकाद्भुतदर्शनम् ॥

अनेकदिव्याभरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम् ॥ १० ॥

اردو میں

انیک وکتر نینم۔ انیک ادبھُت درشنم (۱۰) انیک دِویہ آبھرنم۔ دِویانیک اُدیتا یُدھم

ترجمہ وہ رُوپ انیک (بے شمار) مُکھوں (مُنہ) والا اور انیک آنکھوں والا۔ انیک عجیب و غریب درشنوں (نظاروں) والا بہت سے دِویہ بھوشنوں والا اور بہت سے دویہ استروں والا تھا (۱۰)

دوہا

انیک مُکھ نیتر بہو اَدبھُت دَرشیہ انیک (۱۰) دھارن کر بھُوشن بہن مالا پُشپ انیک

تشریح مطلب یہ کہ اس وشو رُوپ میں بے شمار مُکھ اور آنکھیں ہیں۔ بے شمار حیرت پیدا کرنے والے مناظر ہیں۔ اس میں بے شمار دِویہ بھوشن ہیں۔ اس وشو روپ کے ہاتھ میں بے شمار دویہ شستر ہیں۔ ایسا رُوپ بھگوان نے ارجن کو دکھلایا۔ اور

दिव्यमाल्यांबरधरं दिव्यगंधानुलेपनम् ॥

सर्वाश्चर्यमयं देवमनंतं विश्वतो मुखम् ॥ ११ ॥

اردو میں

دِویہ مالیامبر دھرم۔ دِویہ گندھا نُولیپنم (۱۱) سروآشچریہ مَیم دیوم انَنتم وِشوتو۔ مُکھم

ترجمہ (اس طرح کے) دویہ مالا اور وستروں (کپڑوں) کو دھارن کئے ہوئے (اور) دویہ گندھ (خوشبویات) لگائے ہوئے اور سب طرف سے آشچریہ والے (حیرت انگیز) بے انت (لامحدود) سب طرف مُکھ والے پرم دیو پرمیشور کو (ارجن نے) دیکھا (۱۱)

— · — · — · — · — · — · —

۱۔ سب بھوت پرانیوں کے آتما روپ ہونے سے بھگوان سب طرف مُکھ والے ہیں

دوہا

سُندر وستر شستر ارُو دِویہ مالا گندھ بھوپ (۱۱) اچرج سے بے انت تھا سرب مکھ وشو روپ

اور ہے راجن! اس وراٹ سروپ کا پرکاش کیسا تھا، سو بھی کہتا ہوں۔

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ॥
यदि भासदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥ १२ ॥

اردو میں

دِوی سُوریہ سہسترسیہ۔ بھویدیُگ پد اُتّھتا (۱۲) یدی بھاسدرشی سا سیات بھاسس تسیہ مہاتمنا

ترجمہ آکاش (آسمان) میں ہزاروں سورجوں کے ایک ساتھ طلوع ہونے سے پیدا ہوا جو پرکاش ہووے۔ وہ بھی اس وشوروپ پرماتما کے پرکاش کے شاید ہی برابر ہووے۔ (۱۲)

دوہا

چمکیں گر آکاش میں سہسر سُور اِک ساتھ (۱۲) کنچت ایش پرکاش کے سم ہوویں وہ ناتھ

تشریح اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ سچ مچ ہزار سورجوں کی روشنی بھگوان کی کسی قدر جیوتی کے برابر ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ بھگوان کی جیوتی کروڑوں مادی سورجوں کو روشن کرتی ہے۔ اور پھر بھی وہ جیوتی مکمل ہے۔ اور مادی سورجوں کی روشنی سے اس کی تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ یہاں ارجن کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر ایسا ہو، تو ممکن ہے کہ وشوروپ کے پرکاش کے ساتھ کسی قدر مشابہت ہو۔ اور ممکن ہے۔ کہ نہ بھی ہو۔ ارتھات اس سے بھی وشوروپ کا پرکاش ہی زیادہ ہو سکتا ہے

तत्रैकस्थं जगत्कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ॥
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरे पांडवस्तदा ॥ १३ ॥

اردو میں

تترایک ستھم۔ جگت۔ کرتسنم۔ پروی بھکتم۔ انیک دھا (۱۳) اپشئد دیو دیوسیہ شریرے پانڈوس تدا

ترجمہ (اور ہے راجن! ایسے حیرت انگیز روپ کو دیکھتے ہوئے) پانڈو پتر ارجن نے اس وقت (دیو۔ پتر اور منش وغیرہ بھید سے) کئی طرح سے منقسم ہوئے، سارے جگت کو اس دیوؤں کے دیو شری کرشن بھگوان کے جسم میں ایک ہی جگہ دیکھا (۱۳)

دوہا

دیو دیو کے شریر میں ارجن نے سنسار (۱۳) ایکترت دیکھا سکل جُدے جُدے بیوہار

بھگوان کے اس وراٹ روپ کو دیکھ کر ارجن نے کیا کہا۔ اب یہ سنجے راجہ دھرت راشٹر کو بتلاتے ہیں۔

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनंजयः ॥
प्रणम्य शिरसा देवं कृतांजलिरभाषत ॥ १४ ॥

تتا سا وسمیا وِشٹو ہرشٹ روما دھننجیہ (۱۴) پرنمیا شرسا دیوم کرتانجلی رابھاشتاہ

ترجمہ اس کے بعد تعجب سے بھرا ہوا اور خوشی سے جس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ وہ ارجن اس وراٹ روپ پرماتما کو شردھا بھگتی کے ساتھ سر جھکا کر پرنام کر کے ہاتھ جوڑے ہوئے بولا۔ (۱۴)

دوہا

وسمے سے رومانچ ہو دوکر جوڑے بیر (۱۴) ارجن بولا دیو سے سیس نوائے دھیر!

تعلق۔ جو وشو روپ آپ نے مجھے دکھایا ہے اسے میں کس طرح دیکھ رہا ہوں۔ ایسا اپنا انوبھو پرگٹ کرتا ہوا ارجن بولا

अर्जुनुवाच॥ पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूत विशेषसंघान्॥
ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थ मृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान्॥१५॥

(ارجن اوواچ)

پشیامی دیوانس تو۔ دیو دیہے۔ سروانس تتھا بھوت وشیش سنگھان
برھمانم۔ ایشم۔ کمل۔ آسن۔ استھم۔ رشین چا سروان ارگان چا دوِیان

ترجمہ ارجن بولا۔ ہے دیو! (رحیتی سروپ پرماتما) میں آپ کے جسم میں سارے دیوتاؤں کو اور بہت سے بھوت پرانیوں کے سموہوں (گروہوں) کو کمل کے آسن پر بیٹھے ہوئے برہما کو اور مہادیو کو اور سارے رشیوں کو اور دویہ سرپوں کو دیکھتا ہوں۔ (۱۵)

دوہا

سب پرانی سب دیو سب ناگ رشی سب ایش (۱۵) دیکھت ہوں تو دیہہ میں برھم دیو دیویش

अनेकबाहूदरवक्त्रनेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोऽनंतरूपम्॥
नांतं न मध्यं न पुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्वरूपम्॥१६॥

اردو میں

انیک باہو اُدر۔ وکتر۔ نیترم۔ پشیامی توام سروتو اننت روپم
نہ انتم نہ مدھیم نہ پُنس تو آدم۔ پشیامی وشویشور وشو روپ

ترجمہ

اور ہے وشویشور! سارے وشو کے سوامی! آپ کو میں انیک ہاتھ پیٹ۔ منہ۔ اور آنکھوں والا اور سب طرف سے انیک صورتوں والا دیکھتا ہوں۔ اور ہے وشو روپ! میں نہ تو آپ کے انت کو دیکھتا ہوں نہ درمیان کو اور نہ شروع (آغاز) کو ہی دیکھتا ہوں (آپ کے انت۔ درمیان اور شروع کا پتہ نہیں ہے۔ ارتھات آپ اننت ہیں) (۱۶)

دوہا

بہو باہو مکھ نین اُور آدی مدھیہ نہ انت (۱۶) وشو روپ وشویشور! دیا یک اور اننت

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्तिमंतम्॥

पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समंताद् दीप्तानलार्कद्युतिमप्रमेयम्॥१७॥

اردو میں

کریٹ نم - گدنم - چکرنم چا - تیجو راشیم سروتو دیپتیم - انتم
پشیامی توام درنر یکھشیئم - سمنتا د دیپت انل آرک دیوتم اپرمیئم (۱۷)

ترجمہ (اور ہے وشنو!) میں آپ کو مکٹ - چکر اور گدا دھارن کئے ہوئے سب طرف سے پرکاشمان بھنڈار (پیج) سورج اور اگنی کے شعلوں کی مانند جیوتی والے مادی آنکھوں سے نہ دیکھے جانے والے اور آپ پرمیے جس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ ایسا ہے) سروپ کو سب طرف سے دیکھتا ہوں۔ (۱۷)

دوہا

کریٹ گدا چکر لئے جیوتی وان سب ٹھور (۱۷) روی اگنی سم دیپتی - اپرمیئے چھوں اور
ہے پربھو! آپ کی اس یوگ شکتی کو دیکھ ہی میں خیال کرتا ہوں کہ:-

ا تیج - چمک

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यं त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ।
त्वमव्ययः शाश्वतधर्मगोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो मे ॥१८॥

اردو میں

توم اکھشرم پرمم وید تویم - توم اسیہ وشوسیہ پرم ندھانم
توم اویہ ششوت دھرم گوپتا سناتنس توم پرشو متو مے

ترجمہ آپ ہی جاننے لائق پرم اکھشر (اوناشی برھم) ہیں - اور آپ ہی اس جگت کے پرم آشرے ہیں - آپ ہی انادی (سناتن) دھرم کے رکھشک ہیں - اور اوناشی سناتن پرش بھی آپ ہی ہیں - ایسی میری رائے ہے (۱۸)

دوہا

پرم سگیئے اکھشر پرم تم ہو وشو ندھان (۱۸) تم اویہ رکھشک دھرم پرش سناتن جان

अनादिमध्यान्तमनन्तवीर्यमनन्तबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् ।
पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रं स्वतेजसा विश्वमिदं तपन्तम् ॥१९॥

اردو میں

انادی مدھیانتم - اننت ویریئم - اننت - باہم ششی - سوریہ نیترم
پشیامی توام - دیپت - ہتاشش وکترم سو تیجسا - وشوم ادم تپنتم (۱۹)

ترجمہ اے پرمیشور! میں آپ کو آدی اننت اور مدھیہ سے رہت (اور) اننت سامرتھ والا اور اننت ہاتھوں والا اور چاند سورج روپی نیتروں والا (چاند اور سورج ہی جس کی آنکھیں ہیں) جلتی اگنی کی مانند مکھ والا اور اپنے تیج سے اس جگت کو تپاتا ہوا دیکھتا ہوں۔ (۱۹)

دوہا

روی ششی چکھش مکھ - انل جگ تیج تپائے (۱۹) آد - اننت مدھیہ رہت امرت بل بھج توہی لکھائے

द्यावा पृथिव्योरिदमंतरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च सर्वाः ॥
दृष्ट्वाद्भुतं रूपमुग्रं त्वेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं महात्मन् ॥२०॥

اردو میں

دیاوا۔ پرتھوی۔ اِدم۔ انترم ہی ویاپتم توَیا ایکین۔ دِشاش چا سروا
درِشٹوا اَدبھُتم رُوپم اُگرم تو اِدم لوک ترئم۔ پرویتھم مہاتمن (۲۰)

ترجمہ (اور اے مہاتمن! یہ سُورگ اور پرتھوی کے درمیان کا سارا آکاش اور سب دشائیں (اطراف) ایک آپ سے ہی بھرپور ہیں۔ اور آپ کے اس الوکک (لاثانی) اور بھینکر (خوفناک) رُوپ کو دیکھ کر تینوں لوک کانپ رہے ہیں (۲۰)

دوہا

پرتھوی اور آکاش میں چھیوں اور ہو میت (۲۰) اُگر ادبھُت لکھ رُوپ ہے ترلوکی بھے بھیت

ارجن کے من میں جو پہلے ایسا شک تھا۔ کہ ہم جیتیں گے یا وہ (دیکھو ادھیائے ۲ شلوک ۶) اس کو دُور کرنے کے لئے اور ارجن کو اس بات کا یقین دلانے کیلئے کہ میں ضرور ہی پانڈوؤں کو فتح دلاؤنگا۔ بھگوان اپنا ایسا رُوپ دکھانے لگے۔ تب اس روپ کو دیکھ کر ارجن بولا:۔

अमी हि त्वां सुरसंघा विशंति केचिद्भीताः प्रांजलयो गृणंति ॥
स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसंघाः स्तुवंति त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥ २१॥

اردو میں

امی ہی توام۔ سُر سنگھا وِشنتی۔ کیچد۔ بھیتا۔ پرانجلیو گرننتی
سُوستی اُکتوا۔ مہرشی۔ سِدھ سنگھا ستووَنتی توام ستُتی بھی پشکلابھی

ترجمہ (اور اے گوبند!) یہ دیوتاؤں کے سموہ (گروہ) آپ میں ہی پرویش کرتے ہیں۔ اور کئی ایک خوفزدہ ہوکر ڈرتے ہوئے) ہاتھ جوڑ کر آپ کے ناموں کا اُچارن کر رہے ہیں۔ اور مہرشی اور سِدھوں کے سموہ سُوستی (کلیان ہووے کلیان ہووے) ایسا کہ کر اُتم اُتم ستوتروں سے آپ کی استتی کر رہے ہیں (۲۱) نیز اور بھی

دوہا

سُرگن سب شرنی پڑیں کر جوڑے بھے بھیت (۲۱) "سُوستی" "سُوستی" کہ رشی سِدھ کریں استتی میت

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुतश्चोष्मपाश्च ॥
गंधर्वयक्षासुरसिद्धसंघा वीक्षंते त्वां विस्मिताश्चैव सर्वे ॥ २२ ॥

اردو میں

رُودر آدِتیا وَسود۔ یے چا سادھیا۔ وِشوے اَشوِنو مروتا چا اُشم پا چا
گندھرو یکش آسُر سِدّھ سنگھا وِیکشنتے توا وِسمتا چا ایو سروے (۲۲)

ترجمہ (اور ہے پرمیشور) جو گیارہ رُدر اور بارہ آدتیہ اور آٹھ وسو اور سادھیہ گن اور وشوے دیوا اور اشونی کمار اور مروت گن اور پتروں کے سموہ اور گندھرو یکش راکھشس اور سِدھ گنوں کے سموہ ہیں۔ وہ سب ہی حیرت زدہ ہو کر آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں (۲۲) کیونکہ :۔

دوہا

رُدر آدِتیہ وسو۔ وِشو دیو۔ مروت اُرو یکش کمار (۲۲) دَیت پتر گندھرو سِدّھ وِسمِت لکھیں کی پار

रूपं महत्ते बहुवक्त्र नेत्रं महाबाहो बहुबाहूरुपादम् ॥
बहूदरं बहुदंष्ट्रा करालं दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाहम् ॥ २३ ॥

اردو میں

رُوپم مہت تے بہو وکتر نیترم مہا باہو - بہو باہو اُرو پادم
بہو اُدرم - بہو دنشٹرا کرالم درِشٹوا لوکاہ پرویتھتاس تتھا اہم (۲۳)

ترجمہ (اور) ہے مہا باہو آپ کے بہت مکھ اور نیتروں والے اور بہت ہاتھوں جانگھوں اور پاؤں والے اور بہت بڑے پیٹ والے اور بہت سے خوفناک جبڑوں والے مہان رُوپ کو دیکھ کر سب لوگ بیاکل ہو رہے ہیں (کانپ رہے ہیں) اور میں بھی (انہیں کی طرح) بیاکل ہو رہا ہوں (۲۳)

دوہا

بہو مکھ نیتر باہو پد اُرو۔ اُدر داڑھ وِکرال (۲۳) کانپ رہے سب لوک لکھ اور یہی مم حال

नभः स्पृशं दीप्तमनेक वर्णं व्यात्तानन दीप्तविशाल नेत्रम् ॥
दृष्ट्वा हि त्वां प्रव्यथितांतरात्मा धृतिं न विंदामि शमं च विष्णो ॥ २४ ॥

اردو میں

نبھا سپرشم۔ دیپتم۔ اینک ورنم۔ ویات آننم دیپت وِشال نیترم
درِشٹوا ہی توام پرویتھتا انتر آتما۔ دھرتم نہ وِندامی شمم چا وِشنو (۲۴)

ترجمہ کیونکہ ہے وشنو! آکاش کو چھونے والے جگ مگ کرتے ہوئے اینک شکلوں والے اور پھیلائے ہوئے مکھوں اور روشن (چمکدار) بڑی بڑی آنکھوں والے آپ (کے اس وراٹ رُوپ) کو دیکھ کر بھئے بھیت انتہ کرن (ڈرے ہوئے دل) والا میں دھیرج اور شانتی کو نہیں پاتا ہوں۔ (۲۴)

دوہا

دیاپک تیجسوی ورن نانا مکھ پھیلائے (۲۴) ویاکل ہوں لکھ رُوپ یہ وِشنو دھیرج جائے

दंष्ट्रा करालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानल संनिभानि ॥
दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ २५ ॥

دنشٹرا - کرالانی چا تے مکھانی درِشٹ وئیو کالانل سنبھانی

دِشو نہ جانے نہ لبھے چا شرم - پرسید دیویش جگن نِواس (۲۵)

ترجمہ (اور ہے بھگون!) آپ کے وِکرال جبڑوں والے اور پرلے کال کی اگنی کی مانند روشن مکھوں کو دیکھ کر میں دِشاؤں کو نہیں جانتا ہوں۔ (دِشا یعنی اطراف کا گیان بھی بھول گیا ہوں) اور شکھ (شانتی) کو بھی نہیں پاتا ہوں۔ اس لئے ہے دیوتاؤں کے ایشور! ہے جگن نواس! خوش ہو جیئے (۲۵)

دوہا

کال اگنی سم داڑھ مکھ داروں لکھ تو ایش (۲۵) دِشا گیان جاتا رہا کرپا کرو دیویش

تعلق۔ جن بھیشم۔ کرن وغیرہ شور بیروں کے کارن مجھے شکست ہونے کی شنکا تھی۔ وہ بھی اب جاتی رہی۔ کیونکہ:۔

अमी च त्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसंघैः ॥
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथासौ सहास्मदीयैरपि योधमुख्यैः ॥ २६॥
वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशंति दंष्ट्रा करालानि भयानकानि ॥
केचिद्विलग्ना दशनांतरेषु संदृश्यंते चूर्णितैरुत्तमांगैः ॥ २७॥

امی چا توام دھرت راشٹریہ پُترا۔ سروے۔ سہیوا۔ اَونی پال سنگھئی
بھیشم ودرونا۔ سُوت پُترس تتھا سَو سہہ اسمدئی۔ اپی یودھ مکھیئی (۲۶)
وکترانی تے توَر۔ مانا وِشنتی۔ دنشٹرا۔ کرالانی بھیانکانی!
کیچد وِلگنا دشنانترلیشو۔ سندرشینتے۔ چورنی تئی رُوتم آنگئی (۲۷)

ترجمہ (میں دیکھتا ہوں۔ کہ) وہ سب ہی (دریودھن وغیرہ) دھرت راشٹر کے بیٹے راجاؤں کے سمدہ سمیت آپ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور بھیشم پتامہ۔ درونا چاریہ اور وہ کرن اور ہماری طرف کے بھی بڑے بڑے یودھاؤں سمیت سب کے سب۔ (۲۶) بڑی تیزی سے آپ کے وکرال جبڑوں والے خوفناک مکھوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک چُور چُور ہوئے سروں والے آپ کے دانتوں کے بیچ میں (کھائے ہوئے مانس کی طرح) لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ (۲۷)

دوہا

دھرت راشٹر سُت۔ درون اُرو بھیشم کرن نریش (۲۶) اور ہماری طرف کے بھی سب یودھا ایش
تیز اگنی سے جات ہیں بھینگر مکھ میں اور (۲۷) اور کئی تو داڑھ میں ہوئے چکنا چُور

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवंति ॥
तथा तवामी नरलोकवीरा विशंति वक्त्राण्यभिविज्वलंति ॥ २८॥

اردو میں

یتھا ندی نام بہوو۔ امبو ویگا۔ سمدرم ایو ابھی مکھا درونتی
تتھا توامی نرلوک ویرا۔ وِشنتی وکترانی ابھی وِجوَلنتی (۲۸)

ترجمہ (اور ہے وِشنو!) جیسے ندیوں کے بہت سے جل کے بہاؤ سمندر ہی کی طرف دوڑتے ہیں۔

ارتھات سمندر ہیں ہی داخل ہوتے ہیں۔ ویسے ہی وہ شُورویر منشیوں کے گروہ بھی آپ کے جلتے ہوئے مُوشُن مکھوں ہیں جا رہے ہیں (۲۸)

دوہا

ندیاں جیسے ویگ سے جائیں ساگر ماہیں (۲۸) ایسے ہی نرلوک جن جائیں تو مکھ ماہیں

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतंगा विशंति नाशाय समृद्धवेगाः॥

तथैव नाशाय विशंति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्धवेगाः॥ २९॥

اردو ہیں

یتھا پردیپتم۔ جولنم پتنگا۔ وِشنتی ناشائے سمردھ ویگا
تتھئیو ناشائے وِشنتی لوکا۔ تو اپی۔ وکترانی سمردھ ویگا (۲۹)

ترجمہ اور جیسے پتنگ (موہ کے بس ہو کر) نشٹ ہونے کے لئے جلتی اگنی ہیں بڑی تیزی سے داخل ہوتے ہیں۔ ویسے ہی یہ سب لوگ بھی ناش کے لئے آپ کے مکھوں ہیں بڑی تیزی سے داخل ہو رہے ہیں (۲۹)

دوہا

جیسے جلتی آگ ہیں جل پتنگ مر جائے (۲۹) تیسے تیرے مکھوں ہیں سب ہی رہے سمائے

लेलिह्यसे ग्रसमानः समंताल्लोकान्समग्रान्वदनैर्ज्वलद्भिः॥

तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः प्रतपंति विष्णो॥ ३०॥

اردو ہیں

لیلی ہسے گرس مانا۔ سمنتات لوکان۔ سمگران بدنئے ربولدبھی
تیجو بھی رآپوریہ۔ جگت سمگرم بھاسس۔ تو۔ اگرہ۔ پرتپنتی وِشنو (۳۰)

ترجمہ (اور آپ اُن) سارے لوکوں کو جلتے ہوئے مکھوں سے گراس کرتے ہوئے (لقمہ بناتے ہوئے) سب طرف سے چاٹ رہے ہیں ارتھات اُن کا سواد لے رہے ہیں۔ ہے وِشنو! آپ کا تیز پرکاش سارے جگت کو تیج سے بھرپور کر کے تپا رہا ہے (۳۰)

دوہا

چاٹ رہے ہو جیبھ کر گراس سبھی کو ایش (۳۰) جگت بھرا تو تیج سے تپتا ہے جگدیش

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर प्रसीद॥

विज्ञातुमिच्छामि भवंतमाद्यं नहि प्रजानामि तव प्रवृत्तिम्॥ ३१॥

اردو ہیں

آکھیاہی مے کو بھوان اُگر رُوپو۔ نمو استُو تے۔ دیوور پرسید
وِگیاتُم اِچھامی بھونتم آدیم ہی پرجانامی تو پرورِتم (۳۱)

ترجمہ (ہے بھگوان! کرپا کر کے) مجھے بتلایئے۔ کہ آپ اُگر رُوپ والے کون ہیں؟ ہے دیوتاؤں میں سریشٹ! آپ کو نمسکار ہووے۔ آپ پرسن ہو جیئے۔ آدی سروپ (سرشٹی کے آدی میں ہونے والے) آپ کو میں تتو سے (حقیقی طور سے) جاننا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ کی پرورتی کو میں نہیں جانتا۔ (آپ یہ کیا کر رہے ہیں)۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا (۳۱)

دوہا

نمسکار ہو دیو ور آدی اُگر سرُوپ (۳۱) کون آپ پرسن ہو کہئے اپنا رُوپ

تشریح مطلب یہ کہ میں نہیں جانتا۔ آپ نے یہ رُوپ کیوں دھارن کیا ہے؟ آپ کرپا کریں اور مجھے اپنے اس اُگر و شو رُوپ کی ماہیت بتلائیں۔

اس کے جواب میں شری بھگوان آگے اپنا سروپ بیان کرتے ہوئے یہ بتلاتے ہیں۔ کہ میں نے تم کو یہ سروپ کیوں دکھلایا ہے

श्री भगवानुवाच ॥

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः ॥

ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ॥३२॥

شری بھگوان اُوواچ

کالو اسمی۔ لوک کھشئے کرت۔ پرورِدھو۔ لوکان۔ سماہرتُم۔ اِیہہ۔ پرورتاہ (۳۲)

رتے اپی۔ توام نہ بھوِشنتی سروے۔ یے اوستھتا۔ پرتیہ نی کیشو یودھا

ترجمہ

اس طرح ارجن کے سوال کرنے پر شری بھگوان بولے۔ ہے ارجن! میں (لوگوں کا ناش کرنے والا) مہاکال ہوں اس وقت ان لوگوں کو نشٹ کرنے کے لئے پرورت (مستعد) ہوا ہوں۔ اس لئے جو دشمن کی فوج میں کھڑے ہوئے یودھا لوگ ہیں۔ وہ سب تیرے بنا بھی نہیں بچیں گے۔ ارتھات اگر تو یدھ نہ کرے گا۔ تو بھی یہ میرے ہاتھ سے نشٹ ہو ہی جائیں گے (۳۲)

دوہا

سرشٹی کے سنگھار کو ہوں میں کال مہان (۳۲) تم بن بھی مر جائیں گے یہ سب یودھا جان

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून्भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम् ॥

मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन् ॥ ३३॥

اردو میں

تسمات توّم۔ اُتشٹھ۔ یشو لبھسو۔ جتوا۔ ششترون بھنکشو راجیم سمردھم

میا ایو ایتے نہتا پوروم۔ ایو نمتّ ماترم۔ بھو سویہ ساچن (۳۳)

ترجمہ اس لئے تو کھڑا ہو۔ اور یش (ناموری) کو حاصل کر اور دشمنوں کو جیت کر دھن دھان (جاہ و حشمت) سے

بھرپور راج (کے سکھ) کو بھوگ ۔ اور یہ سب (شور بیر تو) پہلے ہی سے میرے ذریعے مارے ہوئے ہیں ۔ ہے سویہ ساچن (بائیں ہاتھ سے بھی تیر چلا سکنے والے ارجن!) تم تو صرف نمت ماتر (وسیلہ محض) ہی بن جاؤ (۳۳)

دوہا

اُٹھ اُٹھ یش لابھ کر ۔ راج کر دو رپو جیت (۳۳) مار چکا پہلے ہی میں نمت ماتر بن میت

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथान्यानपि योधवीरान्॥
मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठा युद्धयस्व जेतासि रणे सपत्नान्॥३४॥

اردو میں

درونم چا بھیشمم چا جیدرتھم چا کرنم ۔ تتھا انیان ۔ اپی یودھ ویران
میا ہتانس، توم ۔ جہی ما ویتھشٹا یدھیسو جیتا سی رنے سپتنان (۳۴)

ترجمہ (اور ان) درونا چاریہ اور بھیشم پتامہ اور جیدرتھ اور کرن ایسے ہی اور بھی بہت سے میرے ذریعے مارے ہوئے شور بیر یودھاؤں کو تو مار اور ڈر مت (تو بلاشبہ) یدھ میں دشمنوں کو جیتے گا ۔ اس لئے یدھ کر (۳۴)

دوہا

درون بھیشم کرن اور جیدرتھ ہت مم بیر (۳۴) مار انہیں بے خوف ہو جیتے گا تو دھیر

تشریح درون وغیرہ جن جن مہارتھیوں سے ارجن کو ہار جانے کا خطرہ تھا ۔ اُن اُن کا نام لے کر بھگوان کہتے ہیں ۔ کہ تو مجھ سے مارے ہوؤں کو مار ۔

ان میں سے درون آچاریہ اور بھیشم پتامہ سے ڈرنے کی وجہ صاف ہی ہے ۔ کیونکہ درون تو دھنر وید کے آچاریہ دویہ استروں والے اور خاص طور سے اپنے سب سے مانیہ گورو دیو ہیں ۔ اور بھیشم جی مہان یودھا پوجنیہ پتامہ اور اچھا مرتی ہیں ۔ ارتھات جب تک خود نہ چاہیں ۔ کبھی مر نہیں سکتے ۔ انہوں نے یدھ میں مہاتما پرشورام جی کو بھی ہرا دیا تھا ۔ ویسا ہی جیدرتھ بھی ہے ۔ جس کا باپ اس غرض سے تپ کر رہا ہے ۔ کہ جو کوئی میرے بیٹے کا سر زمین پر گرا دے گا ۔ اس کا بھی سر گر جاوے گا ۔

کرن بھی بڑا شور بیر ہے ۔ کیونکہ اس کے پاس اندر کی دی ہوئی اموگھ شکتی ہے اور وہ ساکھشات سورج کا بیٹا ہے ۔ بھگوان کہتے ہیں ۔ ہے ارجن! مندرجہ بالا چاروں مہارتھیوں سے ہی تم کو بھے ہو سکتا ہے ۔ لیکن پیارے! دیکھ ۔ یہ چاروں تو میرے ذریعے پہلے ہی مارے ہوئے ہیں ۔ تو صرف نمت ماتر (وسیلہ محض) بن جا ۔ مرے ہوؤں کو مارنے سے مت ڈر ۔ یدھ کر ۔ اس یدھ میں یقینی طور پر جیت تیری ہی ہوگی ۔

संजय उवाच॥
एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृताञ्जलिर्वेपमानः किरीटी॥
नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं सगद्गदं भीतभीतः प्रणम्य॥३५॥

(سنجے اوواچ)

ایتچھرتوا ۔ وچنم ۔ کیشوسیہ کرتانجلی ویپمانا کریٹی ۔ نمسکرتوا بھوئیہ ایواہ کرشنم سگدگدم بھیت بھیتا پرنمیا

ترجمہ اس کے بعد سنجے بولا۔ کہ ہے راجن!) کیشو (شری کرشن) بھگوان کے اس وچن کو سن کر مکٹ دھاری ارجن ہاتھ جوڑے ہوئے کانپتا ہوا نمسکار کر کے پھر بھی ڈرا ہوا پرنام کر کے بھگوان شری کرشن سے گد گد ہو کر (بہت ہی حلیمی اور ادب سے) بولا (۳۵)

دوہا

کرشن بچن سن جوڑ کر۔ ہو بھئے بھیت مہان (۳۵) کر پرنام گد گد بچن بولا بیر مہان

تشریح یہاں سنجے نے اپنے گوڑھ بچنوں سے راجہ دھرت راشٹر کو خبردار کیا ہے۔ کہ درون وغیرہ چاروں مہارتھیوں کے مارے جانے پر دریودھن تو مرا ہوا ہی ہے۔ سنجے کا دچار تھا۔ کہ شاید انجام کو سوچ کر راجہ دھرت راشٹر اپنی فتح سے مایوس ہو کر پانڈوؤں سے صلح کر لے۔ اور یہ یدھ ہوتا ہوتا رک جائے۔ مگر ہونی کسی طرح ٹل نہیں سکتی راجہ دھرت راشٹر نے سنجے کی اس چیتاونی پر دھیان ہی نہیں دیا۔

अर्जुन उवाच ॥
स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्यत्यनुरज्यते च॥
रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवन्ति सर्वे नमस्यंति च सिद्धसंघाः॥ ३६॥

ارجن

ستھانے ہرشی کیش تو پر کیرتیا۔ جگت پر ہرشتی۔ انو رجیہ تے چا
رکھشانسی بھیتانی۔ دشو درونتی سروے نمسئنتی چا سدھ سنگھا (۳۶)

ترجمہ ارجن بولا۔ ہے انتریامن! یہ ٹھیک ہی ہے جو آپ کے نام اور پربھاؤ کے کیرتن سے جگت بہت ہی ہرش (خوشی) کو پراپت ہوتا ہے۔ اور آپ میں انوراگ (شردھا بھگتی) کو بھی پراپت ہوتا ہے۔ اور خوف زدہ ہوئے راکھشس پاپی (لوگ) سب اطراف میں بھاگ رہے ہیں۔ اور سدھ گنوں کے سموہ آپ کو نمسکار کر رہے ہیں (۳۶)

دوہا

تو یش گائین سے پربھو جگت۔ ہوئے ہرشائے (۳۶) اسر بھگیں بھئے بھیت ہو۔ منی ورشیش نوائے

تشریح یہاں ایسی دیا کھیا کرنی چاہیئے۔ کہ جگت جو بھگوان میں پریم کرتا ہے۔ اس کا وہ پریم کرنا اچت ستھان میں ہی ہے۔ اور پاپی لوگ جو ڈر سے سب اطراف میں بھاگ رہے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ٹھکانے کی بات ہی ہے اور سب کپل وغیرہ سدھ جو بھگوان کو نمسکار کر رہے ہیں۔ یہ بھی عین مناسب ہی ہے۔ الغرض ایسا ہونا کوئی انہونی بات نہیں ہے۔

कस्माच्च ते न नमेरन्महात्मन् गरीयसे ब्रह्मणोऽप्यादिकर्त्रे॥
अनंत देवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत्॥ ३७॥

اردو میں

کسماچ چاتے نہ نمیرن۔ مہاتمن! گری اسے برہمنو اپی آدی کرترے
اننت دیویش جگ نواس۔ تو۔ اکشرم۔ ست۔ است۔ تت پرم یت (۳۷)

ترجمہ ہے مہاتمن! برہما کے بھی آدی کرتا اور سب سے بڑے آپ کو وہ کیسے نمسکار نہ کریں۔ کیونکہ ہے اننت! ہے دیویش! ہے جگن نواس۔ جو ست است اور ان سے بھی پرے اکھشر ارتھات سچدانند گھن برہم ہے۔ وہ آپ ہی ہیں۔ (۳۷)

دوہا

ہے اننت! دیویش پر جگن نواس اوناش (۳۷) کیوں نہ نمیں۔ آدی برہم ست است پرکاش

تشریح ست اور است ارتھات جو بشٹ و سفلی طاقتیں جگت میں کام کر رہی ہیں۔ وہ بھی آپ ہی ہیں اور ان دونو سے پرے اکھشر لافانی برہم بھی آپ ہی ہیں۔ مطلب یہ کہ آپ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے آپ واحد لاشریک ہیں

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् ।
वेत्तासि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनंतरूप ॥ ३८ ॥

اردو میں

توم آدی دیوا پرشاہ پرانس توم اسیہ وشوسیہ پرم ندھانم
ویتاسی ویدئم چا پرم چا دھام۔ تویا تتم وشوم اننت روپم (۳۸)

ترجمہ (اور ہے پربھو!) آپ آدی دیو اور سناتن پرش ہیں۔ آپ اس جگت کے پرم آشرے اور جاننے والے اور جاننے لائق پرم دھام ہیں۔ ہے اننت روپ! آپ سے ہی یہ سارا جگت بھرپور ہو رہا ہے۔

دوہا

آدی دیو۔ پورن پرش۔ پرم دھام بھنڈار (۳۸) اننت روپ گیاتا گئے ہو تم وشو آدھار

تشریح آپ جگت کے رچنے والے ہونے سے آدی دیو ہیں۔ جسم روپی پور (نگر) میں رہنے کے کارن سناتن پرش ہیں۔ اور مہاپرلے میں سب جگت کو اپنے میں سمیٹ لیتے ہیں۔ اس لئے آپ جگت کا آشرہ ہیں۔ پھر سب جاننے لائق چیزوں کے آپ جاننے والے ہیں اور جاننے لائق بھی آپ ہی ہیں۔ آپ اننت ہیں۔ آپ کے روپوں کا انت نہیں ہے۔

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशांकः प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च ।
नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोऽपि नमो नमस्ते ॥ ३९ ॥

اردو میں

وایور۔ یمو۔ اگنی ر۔ ورونا ششانکا۔ پرجاپتی س۔ توم۔ پرپتامہشچ
نمو نمستے استو۔ سہسر کرتوا۔ پنشچ۔ بھویہ۔ اپی نمو نمستے (۳۹)

ترجمہ آپ وایو۔ یمراج۔ اگنی۔ جل کے راجہ۔ ورن۔ چندرما (اور) پرجا کے سوامی برہما اور برہما کے بھی پتا ہیں۔ آپ کے لئے ہزاروں بار نمسکار۔ نمسکار ہووے۔ آپ کے لئے پھر بھی بار بار نمسکار نمسکار

معنے (۳۹) اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہے پربھو! آپ اتنے مہان ہیں۔ کہ آپ کو نمسکار کرتے کرتے میں تھکتا نہیں ہوں

دوہا

وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورُن ششی اُرو۔ پرما ایش (۳۹) نمہ نمہ پُن ہو نمہ سہس بار جگدیش

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व ॥
अनंतवीर्यामितविक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ॥ ४० ॥

اُردو میں

نمہ پُرستاد۔ اَتھ پرشٹھت استے۔ نمو استُو تے سروت ایو۔ سرو
اننت ویریم اَمِت وکرمس توم۔ سروم۔ سماپنوشی۔ تتواسی۔ سرواہ (۴۰)

ترجمہ (اور) ہے اننت سامرتھ والے۔ آپ کو آگے سے اور پیچھے سے بھی نمسکار ہووے۔ ہے سب کے آتما! آپ کو سب طرف سے نمسکار ہووے۔ کیونکہ اننت پراکرم شالی آپ سب سنسار کو پھیلائے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ سرب رُوپ (سب کچھ) ہیں (۴۰)

دوہا

آگے پیچھے سے نمہ سرب رُوپ بلوان (۴۰) تُو ہی سب کی ٹیک ہے تُو ہی تو بھگوان

پربھو! آپ کی مہا نہ جاننے کے کارن میں اپرادھی ہوں۔ اس لئے:-

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति ॥
अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि ॥ ४१ ॥
यच्चावहासार्थमसत्कृतोऽसि विहारशय्यासनभोजनेषु ॥
एकोऽथवाप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥ ४२ ॥

اُردو میں

سکھیتی متوا پرسبھنگ۔ یداُکتم۔ ہے کرشن ہے یادوہے سکھیتی
اَجانتا۔ مہی مانم۔ تویدم۔ میا پرمادات پرنیین واپی (۴۱)
یچ چہ اوہاس آرتھم۔ اسَت کرتواسی۔ وہار شیا آسن بھوجنیشو
ایکوا اتھوا۔ اَپی۔ اچیت۔ تت۔ سمکھشم۔ تت۔ کھشامئے توام اہم اپرمیام (۴۲)

ترجمہ

(اے پرمیشور!) اپنا سکھا مان کر آپ کے اس پربھاو کو (آپ کی سرب ویاپکتا کو) نہ جانتے ہوئے میں نے پریم سے یا پرماد (گستاخی) سے بھی۔ ہے کرشن! ہے یادو! ہے سکھے! اس طرح جو کچھ ہٹھ سے کہا ہے (۴۱) اور ہے اچیت! (کبھی نہ ڈولنے والے پربھو!) جو ہنسی ٹھٹھے میں کبھی وہار۔ شیا۔ آسن اور بھوجن وغیرہ میں تنہائی میں آگے پیچھے یا آپ کے سامنے بھی میں نے آپ کا جو کچھ اپمان کیا ہے۔ وہ سب اپنے اپرادھ ہے اپرمیئے (لامحدود) پربھاو والے پربھو! میں آپ سے معاف کراتا ہوں (۴۲)

دوہا

کرشن سکھا یادو کہا ان جانے تیہہ الیش (۴۱) پریم اُرو پرمادسے میں نے اے جگدیش
کھاتے پیتے کھیلتے اُٹھتے جو اُپہاس (۴۲) کرتا رہا تیرے پربھو بخشو جگن نواس

تشریح - وِہار چلنے پھرنے کا نام وہار ہے (۲) سونے کا نام شیا ہے اور (۴) کھانے کا نام بھوجن ہے ان سب کاموں کے کرتے وقت مجھ سے تنہائی میں آپ کے پیچھے یا آپ کے سامنے جو کچھ آپ کا اپمان دیدہ دانستہ یا ان جان میں ہوا ہے۔ وہ سب اپرادھ آپ میرے معاف کر دیویں۔ کیونکہ آپ مہان پربھاو والے ہیں اور

पितासि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरीयान् ॥
न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोऽन्यो लोकत्रयेऽप्यप्रतिमप्रभाव ॥ ४३ ॥

اردو میں

پتاسی - لوکسیہ - چراچر اسیہ - توم - اسیہ - پوجیہ شچ گرورگریہ آن !
نہ توت سمو استی - ابھی - ادھکا - کُتا - انیو - لوک تریے اپی اپرتم پربھاو (۴۳)

ترجمہ - ہے وشویشور! آپ اس چراچر جگت کے پتا اور گورو سے بھی بڑے گورو اور بہت ہی پوجنیہ ہیں۔ ہے بہت بڑے پربھاو والے! تینوں لوکوں میں آپ کے برابر بھی دوسرا کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ سے بڑھ کر کوئی کیسے ہووے ہے (۴۳)

دوہا

پتا چراچر لوک کے پوجیہ گورو جگدیش (۴۳) تو سم نہ تری لوک میں کون بڑا پھر الیش؟

तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीशमीड्यम् ॥
पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रियायार्हसि देव सोढुम् ॥ ४४ ॥

اردو میں

تسمات - پرنمیا پرنی - دھائے کایم - پرسادئے توام اہم ایشم ایڈیم
پتیو پتر سیہ - سکھیو - سکھیوہ - پریہ - پریایا - ارہسی دیو سوڈھم (۴۴)

ترجمہ - اس لئے ہے پربھو! میں اپنے جسم کو اچھی طرح آپ کے چرنوں میں رکھ کر اور پرنام کر کے استتی کرنے یوگیہ آپ ایشور سے پرسن ہونے کے لئے پرارتھنا کرتا ہوں ہے دیو! پتا جیسے پتر کے اور سکھا جیسے سکھا کے اور پتی جیسے اپنی استری کے اپرادھ کو کشما کرتا ہے۔ ویسے ہی آپ بھی، میرے اپرادھ کو برداشت کرنے یوگیہ ہیں۔ ارتھات میرے اپرادھ کو کشما کیجئے (۴۴)

دوہا

ایشش ونا بنتی کروں کرو کشما اپرادھ (۴۴) متر متر پتی پریا کو جوں پتر سُت کو سادھ

تعلق - اس طرح کشما کی پرارتھنا کر کے ارجن اب بھگوان سے پھر چتر بھج روپ میں پرگٹ ہونے کی پرارتھنا کرتا ہے

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे ॥
तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ ४५ ॥

اردو میں

ادرشٹ پُوروم - ہرِشتو اسمی - دِرشٹوا - بھیئن چا - پرویتھتم منو مے
تدیو مے درشیہ دیو رُوپم - پرسید - دیویش جگن نِواس (۴۵)

ترجمہ ہے وِشو مورتی! میں پہلے کبھی نہ دیکھے ہوئے آپ کے اس آشچریہ مئے (حیرت انگیز) وشو رُوپ کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں۔ مگر ساتھ ہی میرا من خوف سے بہت بیاکل بھی ہو رہا ہے۔ اس لئے ہے دیو! آپ اس چتربھج رُوپ کو ہی میرے لئے دکھائیں۔ ہے دیویش! ہے جگن نواس (جگت کے نواس ستھان!) پرسن ہوجیے۔ (۴۵)

دوہا

الکھ رُوپ کو لکھ ہوا ہرش بھئو جگدیش (۴۵) بھے آتر ہوں پھر وُہی رُوپ دکھائیے ایش

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्तमिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ॥
तेनैव रूपेन चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥ ४६ ॥

اردو میں

کریٹنم - گدنم چکر ہستم - اچھامی - توام درشٹم اہم تتھیو
تین ایو - رُوپین - چتر بھجین - سہسر باہو بھو وِشو مورتے (۴۶)

ترجمہ (اور ہے وشنو!) میں ویسے ہی آپ کو مکٹ دھارن کئے ہوئے اور گدا اور چکر ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہے وشو رُوپ! ہے سہسر باہو! آپ اس ہی چتربھج رُوپ سے پرگٹ ہوئیے (۴۶)

دوہا

گدا چکر اُو مکٹ دھر - ایش! چتربھج رُوپ (۴۶) چاہتا ہوں میں دیکھنا سہسر باہو جگت بھوپ

تشریح ارجن کہتا ہے۔ بھگوان! آپ کے اس وشو رُوپ کو دیکھ کر میں گھبرا گیا ہوں۔ اس لئے آپ کو ویسے ہی ارتھات پہلے کی طرح سر پر مکٹ دھارن کئے۔ گدا اٹھائے اور ہاتھ میں چکر لئے دیکھنا چاہتا ہوں ہے وشو مورتی! آپ اپنے اسی وشو دیہ کے بیٹے چتربھج رُوپ میں ظاہر ہوئیے۔ ارتھات اس وشو رُوپ کو سمیٹ کر شری کرشن رُوپ سے درشن دیجئے۔

ارجن کو خوفزدہ دیکھ کر وشو رُوپ کو سمیٹتے ہوئے اور اپنے پیارے میٹھے بچنوں سے اس کو دھیرج دیتے ہوئے شری بھگوان بولے۔

श्रीभगवानुवाच :—

मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्मयोगात् ॥
तेजोमयं विश्वमनन्तमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम् ॥ ४७ ॥

میا پرسنین - تو - ارجن - ایدم - رُوپم - پرم - درشتم آتم یوگات
تیجو مئیم - وشوم - اننتم - آدیئم یَن مے - تو دنیین نہ درشٹ پُوردم (۴۷)

ترجمہ (شری بھگوان نے کہا) ہے ارجن! اُنُوگرہ پُوروک میں نے اپنی یوگ شکتی کے پربھاو سے اپنا پرم تیجسوی سب کا آدی اور اننت (لامحدود) وراٹ رُوپ تم کو دکھایا ہے۔ جو کہ تیرے سوائے کسی دوسرے سے پہلے نہیں دیکھا گیا ہے (۴۷)

دوہا

تیجسوی سیما رہت اجنما اور انُوپ (۴۷) ارجن آتم یوگ سے تو ہے دکھایو رُوپ

تشریح تیرے سوا پہلے کسی دوسرے سے نہیں دیکھا گیا - اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تیرے جیسے کسی دوسرے نے ہی دیکھا ہے - یہ درشن بہت ہی دُرلبھ ہے اس کو پا کر تو کرتارتھ ہو گیا ہے - یہ کہہ کر وشو رُوپ کی استتی کرتے ہیں

न वेदयज्ञाध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ॥

एवंरूपः शक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर ॥ ४८ ॥

اردو میں

نہ وید یگیہ ادھیائنئ ر - نہ دانئی ر - نہ چا - کریا بھی ر - نہ تپو رگرئی
ایوم رُوپاہ - شکیا - اہم - نرلوکے - درشٹم - تو دن ائین کرو پرویر (۴۸)

ترجمہ ہے ارجن! منش لوک میں اس طرح وشو رُوپ والا میں نہ ویدوں سے نہ یگیوں سے - نہ سوادھیائے - نہ دان سے - نہ کریہ کرم سے اور نہ اُگر (سخت) تپ (ریاضت) سے ہی تیرے (جیسوں کے) سوائے دوسرے سے دیکھا جا سکتا ہوں - (۴۸)

دوہا

وید پاٹھ یگیہ دان - تپ اور کرم سے بیر (۴۸) تجھ بن کو نہ لکھ سکا - وشو رُوپ مم دھیر

تشریح بھگوان کی کرپا سے ہی بھگوان کے درشن ہوتے ہیں - اور منڈک اُپنشد میں کہا ہے - کہ یہ آتما نہ وید پڑھنے سے - نہ بدھی سے اور نہ بہت سننے سے ہی پایا جا سکتا ہے - جس کو وہ پربھو آپ چن لیتا ہے - وہی اس کو پاتا ہے - (منڈک ۳-۲-۳) مطلب یہ کہ اسی کی کرپا سے اس کے درشن ہوتے ہیں - اور بھگتی ہی اس کی کرپا کا پاتر بناتی ہے - بھگتی اور شردھا سے خالی آدمی کو وید پاٹھ اور یگیہ وغیرہ وہاں نہیں پہنچاتے - اور نہ ہی انسان کے برابر تول کر سونا وغیرہ دان کرنے اور کٹھن تپ کرنے سے ہی بھگوان کے درشن ہو سکتے ہیں

मा ते व्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमीदृङ्ममेदम् ॥

व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे रूपमिदं प्रपश्य ॥ ४९ ॥

اُردو میں

ماتے ویتھا - ما چا ومُوڑھ بھاوو - درشٹوا - رُوپم - گھورم - ایدرک مم - ادم
ویاپیت بھی - پریت منا - پنس توم - تدیو مے رُوپم ادم پرپشیہ (۴۹)

ترجمہ (جیسا پہلے دکھایا جا چکا ہے) ویسے میرے اس گھور روپ کو دیکھ کر تجھ کو بیاکلتا نہ ہووے۔ اور موڑھ بھاو (گھبراہٹ) بھی نہ ہووے۔ اس لئے تو بھے رہت (بے خوف) اور پرسن چت ہو کر میرے اسی چتربھج روپ کو پھر دیکھ (۴۹)

دوہا

گھور روپ مم دیکھ نہ - ہو ارجن بھے بھیت (۴۹) دیکھو پھر پرسن ہو پر اتم روپ مم میت

اب سنجے راجہ دھرت راشٹر سے کہتے ہیں۔ کہ

संजय उवाच ॥

इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं दर्शयामास भूयः ॥

आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ॥ ५० ॥

(سنجے اوواچ)

اِتی - ارجنم - واسودیوس - تتھو - اکتوا - سوکم - روپم - درشیاماس بھویاہ

آشواسیاماس چا بھیتم اینم - بھوتوا - پنہ - سومیہ وپور مہاتما (۵۰)

ترجمہ اس کے بعد سنجے راجہ دھرت راشٹر سے بولا۔ ہے ارجن! واسودیو بھگوان نے ارجن کو اس طرح کہہ کر پھر ویسے ہی اپنا (وسودیو کے گھر میں پرگٹ ہوا) چتربھج روپ دکھایا۔ اور پھر مہاتما کرشن نے سومیئے موُرتی (ارجن بدن) ہو کر اس بھے بھیت (ڈرے ہوئے) ارجن کو بار بار دھیرج دیا (۵۰)

دوہا

ایسا کہ شری کرشن نے دھارا سومیئے روپ (۵۰) بھے بھیت ارجن کو دیا۔ دھیرج پھر بھوپ

کرشن بھگوان کے چتربھج روپ ہو کر دھیرج دلانے پر بے خوف ہو کر ارجن بولا

अर्जुन उवाच ॥　दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन ॥

इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥ ५१ ॥

(ارجن اوواچ)

درِشٹوا یدم مانوشم روپم تو سومیئم جناردن (۵۱) اِدانیم اسمی - سمورِتا سچیتاہ - پرکرتم گتاہ

ترجمہ (ارجن بولے) ہے جناردن! اب میں اپنے متر روپ آپ کے اس بہت ہی شانت مانشی روپ کو دیکھ کر شانت چت ہوا ہوں (سنبھل گیا ہوں) اور اپنے سوبھاو کو پراپت ہو گیا ہوں۔ ہوش میں آ گیا ہوں (۵۱)

دوہا

دیکھ مانشی سومیئے روپ تمہارو ایش (۵۱) چت بھیا پرسن - ہوا ئیں سو چت جگدیش

بھگوان کی ایسی کرپا جیسی کہ ارجن پر ہوئی ہے۔ بہت ہی دُرلبھ ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے شری بھگوان بولے

श्री भगवानुवाच ॥　सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ॥

देवाप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकांक्षिणः ॥ ५२ ॥

سُدُرّ - درشم - اِدم - رُوپم - درِشٹوان اسی یَن مَم (۵۲) دیوا - اَپی - اسیہ - رُوپ اسیہ نِتیم درشن کانکھشی نا

ترجمہ شری بھگوان نے کہا۔ ہے ارجن! میرا یہ ادبھت رُوپ دیکھنا بڑا ہی دُرلبھ ہے جس کو کہ تم نے دیکھا ہے کیونکہ دیوتا بھی میرے اس رُوپ کے درشن کی سدا خواہش کرتے ہیں (۵۲) مطلب یہ کہ درشن کرنے کی خواہش کرتے ہوئے بھی انہوں نے میرا رُوپ دیکھا نہیں ہے اور دیکھیں گے بھی نہیں۔

دوہا

میرا دُرلبھ رُوپ جو تُو نے دیکھا بیر (۵۲) اِچّھا کرتے ہیں سدا دیو بھی اس کی دھیر

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ॥
शक्य एवं विधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥ ५३॥

اردو میں

نہ اہم ویدئی رنہ تپسا نہ دانین - نہ چا اجیّا (۵۳) شکیہ ایوم ودھو درِشٹم درِشٹوان اسی مام یتھا

ترجمہ (اور ہے ارجن!) نہ ویدوں سے - نہ تپ سے نہ دان سے اور نہ یگیہ سے اس طرح کے ادبھت رُوپ سے میں کسی کو دکھائی دے سکتا ہوں - جس طرح کہ تم نے مجھ کو دیکھا ہے (۵۳)

دوہا

وید - دان - تپ یگیہ سے دیکھا جاؤں نہ بیر (۵۳) جیسے تُو نے ہے لکھا ہو کو ارجن دھیر

تشریح مطلب یہ کہ بھگتی سے خالی وید پاٹھ وغیرہ سے بھگوان نہیں ملتے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ وید پاٹھ دان اور تپ وغیرہ کو چھوڑ دے۔ بلکہ ان میں دُنیوی پھلوں کی کامنا کو ترک کر کے صرف پرماتما کے لئے یہ سب کرم کرے تبھی پرماتما کے درشن ملتے ہیں۔ پرماتما کے دربار میں ریاکاری اور نمائشی پُوجا پاٹھ کا دخل نہیں ہے۔ وہ صرف گہری بھگتی سے ہی پراپت ہو سکتے ہیں جیسا کہ

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवं विधोऽर्जुन ॥
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥ ५४॥

اُردو میں

بھگتیا تو اننیا - شکیہ - اہم ایوم ودھو آرجن (۵۴) گیاتم درِشٹم - چا - تتوین - پرویشٹم چا پرنتپ

ترجمہ ہے سریشٹ تپ والے ارجن! اننیہ (گہری بھگتی) سے ہی میں اس طرح تتو سے جانا جا سکتا ہوں۔ اور پرویش بھی کیا جا سکتا ہوں ارتھات ایکی بھاو سے پراپت ہو سکتا ہوں۔ (۵۴)

دوہا

دیکھا جانا شکیہ ہوں اننیہ بھگتی سے بیر (۵۴) مل سکتا ہوں تتو سے ایسے ہی میں دھیر

تشریح بھگوان کہتے ہیں۔ پھوکے - یگیہ - دان اور تپ وغیرہ سے میں نہیں مل سکتا۔ ہاں جو گہری بھگتی سے سچے دل سے وید آدی شاستروں کا پاٹھ کرے۔ اور میرا دھیان کرے۔ تو وہ مجھے جان کر مجھے دیکھ سکتا ہے۔ اور مجھ میں داخل بھی ہو سکتا ہے یعنی مُکت ہو سکتا ہے۔ اننیہ بھگتی۔ جو بھگوان کو چھوڑ کر دوسری کسی چیز میں کبھی بھی نہیں ہوتی - وہ اننیہ بھگتی

ہے۔ وہ اننیہ بھگتی کیا ہے۔ یہ اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ॥
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पांडव ॥५५॥

اردو میں

مت کرم کرن مت پرمو مدبھکتا سنگ ورجتا (۵۵) نروَیرا سرو بھوتیشو یا سامام ایتی پانڈو

ترجمہ ہے ارجن! جو پرش صرف میرے ہی لئے (سب کچھ میرا سمجھتا ہوا) یگیہ۔ دان اور تپ وغیرہ سارے کرموں کو کرنے والا ہے۔ (اور) جو میرے پرائن ہے۔ (مجھ کو ہی پرم بھگتی اور پرم آشرے مان کر میری پراپتی کے لئے سدا کوشش کرتا ہے) اور جو میرا بھگت ہے (میرے نام گن۔ پربھاو وغیرہ کا کیرتن۔ منن اور پٹھن پاٹھن کر کے نشکام بھاو سے متواتر ابھیاس کرنے والا ہے) اور جو آسکتی (موہ) سے رہت ہے (استری۔ پتر اور دھن وغیرہ تمام دُنیوی چیزوں میں سنیہہ (لگاؤ) سے رہت ہے اور سارے پرانیوں میں ویر بھاو سے رہت ہے (کسی سے دشمنی نہیں رکھتا) وہ گہری بھگتی والا پرش مجھ کو ہی پراپت ہوتا ہے (۵۵)

دوہا

مم پرائن۔ مت کرم نر۔ سنگ رہت ہے جوئے (۵۵) نروَیری وہ پُرش ہی پراپت موکو ہوئے

تشریح مطلب یہ کہ جو مجھے برہم مان کر میرے لئے اپنا کر تویہ پالن کرتا ہے۔ جو میرا بھگت ہے جسے پھل کی چاہ نہیں ہے۔ جو کسی کا دشمن نہیں ہے۔ جو اپنے کو دُکھ دینے والے سے بھی ویر نہیں رکھتا۔ وہ مجھ ایشور کو پا جاتا ہے۔ اور جو اپنے سوارتھ کے لئے کرم کرتا ہے۔ مجھ میں بھگتی نہیں رکھتا۔ اپنے کٹنب یعنی استری۔ بچوں اور رشتہ داروں وغیرہ میں ہی موہ لگائے رہتا ہے۔ ہر کسی سے دشمنی مول لیتا ہے۔ ایسے آدمیوں کو بھگوان کبھی نہیں ملتے۔ بھگوان شنکر آچاریہ جی اس شلوک کو ساری گیتا کا سار کہتے ہیں اور یہ ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ اس شلوک کے مطابق بھگوان کا ہی ہو رہنے سے منش کا پرم کلیان ہوتا ہے۔

یہاں پر شری مد بھگوت گیتا کا وراٹ روپ درشن یوگ نامی گیارھواں ادھیائے ختم ہوا

گیارھویں اَدھیائے کا خلاصہ

اس سے پہلے ادھیاؤں میں شری بھگوان نے ارجن کو آتما کے اوناشی ہونے، سرشٹی اور سرشٹی کرتا ارتھات خالق و مخلوص کا باہمی تعلق کشر (فانی) اور اکشر (لافانی) کا گیان پرکرتی اور پرش کا بھید وغیرہ باتیں تفصیل کے ساتھ سمجھائی ہیں۔ اور دسویں ادھیائے میں یہ سارا جگت ایشور میں ہی ہے یہ دکھلانے کے لئے اپنی وبھوتیوں کو الگ الگ بیان کیا۔ اور آخر میں بتلایا کہ ... سارے جگت کو پھیلائے ہوئے ہوں۔ اس

لئے اس ادھیائے کے شروع میں ارجن کہتے ہیں۔ کہ آپ نے جو ادھیاتم گیان سُنایا۔ اس سے میرا موہ تو دور ہو گیا ہے۔ مگر ہے یوگیشور! مجھے اپنا وہ پرم ایشوریہ رُوپ بھی دکھلائیے۔ جو آپکی سمشٹی وِبھوتی ہے۔ جس رُوپ سے پرے آپ کا کوئی رُوپ نہیں ہے۔ اکھل برہمانڈ میں ویاپک پرماتما کا وہ اکھل برہمانڈ روپ دیکھنا کیا کوئی آسان بات ہے؟ یہ کہنا آسان ہے۔ کہ پرماتما سرو ویاپک ہے۔ مگر اس ہر جگہ حاضر و ناظر پرماتما کے وشو رُوپ کو سامنے لاکر اس پر دھیان جمانا دویہ درشٹی (لطیف نظری) کے بغیر ناممکن ہی ہے۔ شری کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ میں تمہیں وہ دویہ درشٹی دیتا ہوں۔ شری کرشن جی نے وہ دویہ درشٹی (لطیف نظری) ارجن کو دی۔ اور ارجن نے اس سے بھگوان کا وِراٹ رُوپ دیکھا۔

یہ دویہ درشٹی کیا چیز ہے؟ اس کا سمجھنا بہت ہی مشکل کام ہے کیونکہ وہ دُنیوی نہیں۔ الوکک (دویہ) ہے دُنیوی نگاہ تو یہ ہے۔ کہ ہم اپنی ان مادی آنکھوں سے جس چیز کو جس رُوپ میں دیکھتے ہیں۔ اس رُوپ کے پرے ہماری نگاہ نہیں جاتی جتنی دُور تک آنکھوں کی روشنی پڑتی ہے۔ اتنی دُور تک ہی ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ہم الگ الگ سب چیزوں کو الگ الگ اوقات میں ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کی الگ الگ ہستی کا ہی درشن کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری لوکک (مادی) درشٹی ہے۔ اور الوکک (دویہ) درشٹی یہ ہے۔ کہ یہ سارے جسم جڑ جنگم پدارتھ ایک ساتھ ایک ہی وراٹ شریر کے رُوپ میں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے کہ ارجن کو دکھائی دیئے۔ اننت آکاش میں قائم بے شمار تارا منڈل اور گرہ مالاؤں سے لیکر پاتال کے بھی پاتال تک جتنے دیو۔ آسر۔ یکش۔ کنر۔ پریت۔ پشاچ سالنسان۔ حیوان۔ پکشی۔ کرمی کیٹ۔ اور پنچ مہابھوتوں کے علیحدہ علیحدہ یا مُرکب جو جڑ پدارتھ ہیں۔ ان سب کو ایک ساتھ دیکھنا۔ ایک ساتھ **اس وراٹ پرش کے درشن** کرنا نہایت دُرلبھ ہے۔ ایسے دُرلبھ درشن ارجن کو ہوئے۔ اسی وراٹ شریر میں اُسے اس مہایدھ (مہابھارت کا) ماضی۔ حال اور مستقبل بھی نظر آیا۔ جس سے کہ وہ پہلے پیچھے ہٹنا چاہتا تھا بھگوان نے اپنا سمپورن وِشو رُوپ دکھا کر ارجن سے کہا۔ کہ میں کال ہوں۔ اور اس وقت لوک سنگھار کرنے کے لئے پرورت ہوا ہوں۔ یہ کہہ کر ارجن کو یہ گیان کرا دیا۔ کہ یہ یدھ خود پرماتما ہی کرا رہے ہیں۔ اسے نہ کوئی روک سکتا ہے اور نہ اپنی خواہش سے ہی کچھ کام ہو سکتا ہے۔ اگر کچھ کر سکتا ہے۔ تو یہی کہ اپنی مرضی کو بھگوان کی مرضی میں ملا دے۔ اس وراٹ رُوپ کا جو ذکر اس ادھیائے میں ہوا ہے۔ وہ اس کے نہایت ہی سُندر شلوکوں کے بار بار پڑھنے سے ہی سمجھ میں آسکتا ہے اور کسی طرح سے نہیں۔ پرماتما کے وراٹ رُوپ کا یہ ورنن وہ سُندر کاویہ (نظم) ہے جس کا آنند اس کے بار بار پاٹھ۔ منن اور دھیان سے ہی آسکتا ہے۔ اور اس کا سمپورن آنند تو تبھی آسکتا ہے۔ جب وہ دویہ درشٹی (لطیف نظری) حاصل ہو۔ جو ارجن کو حاصل ہوئی تھی۔ اس **دویہ درشٹی کا راز** شری کرشن بھگوان بتلاتے ہیں کہ وید پاٹھ سے۔ تپ سے۔ دان سے اور یگیہ سے۔ یہ وشو رُوپ کسی کو نہیں دکھائی دے سکتا۔ ارتھات صرف ویدوں کی کچھ رچائیں روزانہ پڑھ لینے یا کسی طرح کے تپ کرنے یا اپنی جائیداد کا کچھ حصہ دان کر دینے سے یا اشومیدھ وغیرہ یگیہ کرنے سے یہ رُوپ نہیں دکھائی دے سکتا ہے۔

تب کس طرح سے کوئی اس رُوپ کو دیکھ سکتا ہے؟

اس کا ایک ہی سادھن ہے - اور وہ ہے - بھگوان کی اننیہ (گہری) بھگتی جس طرح کوئی پریمی اپنے پریم پاتر (پریتم) کو سب جگہ ڈھونڈھتا ہے - سب جگہ اسی کی صورت کا دھیان کرتا ہے - اسی طرح سب جگہ جو پرماتما کی ہی کھوج کرتا ہے - اور صرف اُسی کا دھیان کرتا ہے - وہی اس وراٹ روپ کے درشن کر سکتا ہے - ایسی گہری بھگتی ہو کہ جو کچھ کرم ہمارے ہاتھوں سے ہو - وہ بھگوان کی ہی نذر ہو - اور سب جگہ بھگوان کا ہی دھیان ہو - تو وہ دویہ درشٹی حاصل ہو سکتی ہے جس سے اس وراٹ روپ کے درشن ہوتے ہیں - اور بھگت اس وراٹ روپ میں مل کر کرتارتھ ہو جاتا ہے -

---

بارھواں ادھیائے بھگتی یوگ

گیارھویں ادھیائے کے اخیر میں دِویہ درشٹی کا راز بتلاتے ہوئے جس اننیہ بھگتی کا اشارہ شری بھگوان نے کیا ہے - اسی کا مفصل بیان اب اس ادھیائے میں ہوگا - اس لئے اس ادھیائے کا نام بھگتی یوگ ہے - ایشور کی بھگتی ساکار رُوپ سے بھی کی جا سکتی ہے - اور نراکار رُوپ سے بھی - مگر دسویں ادھیائے میں ساکار ایشور کا ہی بیان ہے - اس پر قدرتاً ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ساکار ایشور کا اُپاسک اور نراکار کا اپاسک ان دونوں میں سرشیٹ کون ہے ؟ یہی سوال ارجن نے شری بھگوان سے کیا ہے -

अर्जुनुवाच ॥

एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते ॥
ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमा: ॥ १ ॥

(شری ارجن اوواچ)

ایوم - سَتت یکتا یے بھکتاس توام پریوپاسَتے (۱) یے چا - اپی - اکھشرم - اویکتم - تیشام کے یوگ وِتما:

ترجمہ اس طرح بھگوان کے بچن سُن کر ارجن بولا - (ہے من موہن!) جو اننیہ پریمی بھگت جن اس مندرجہ بالا (دسویں و گیارھویں ادھیائے کے مطابق) متواتر آپ کے بھجن دھیان میں لگے رہتے ہیں - اور آپ سگن رُوپ پرمیشور کی بڑی شردھا سے اُپاسنا کرتے ہیں - اور جو گیانی جن سب واسناؤں کو تیاگ کر) اوناشی - سچدانند گھن - نراکار برہم کی اُپاسنا کرتے ہیں - ان دو طرح کے بھگتوں میں بہت اُتم یوگ ویتا (یوگی) کون ہے ؟

دوہا

اس پرکار جو نِکت ہو بھجن کریں تو اِیش (۱) یا اَویکت اکھشر بھجیں یوگی کون وشیش ؟

श्री भगवानुवाच ॥ मय्यावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते ॥
श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मता: ॥ २ ॥

(شری بھگوان اوواچ)

میئ - آدیشیہ - منو یے - مام نتیہ یکتا - اُپاستے (۲) شردھیا پریہ پیتاس تے مے یکت تما متا

ترجمہ اس طرح ارجن کے پُوچھنے پر شری بھگوان بولے - ہے ارجن! مجھ وشو روپ پرماتما میں من کو ایکاگر کر کے متواتر میرے بھجن دھیان میں لگے ہوئے جو بھگت جن گہری شردھا سے مجھ سرگیہ پرمیشور کی (گیارہویں ادھیائے کے آخری شلوک کے مطابق) اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ میرے نزدیک یوگیوں میں بہت اُتم یوگی ہیں۔ (۲)

دوہا

مجھ میں چت لگائے جو سدا یکت ہو بیر (۲) مم بھگتی میں رت رہے اُتّم یوگی دھیر (۲)

ये त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ॥
सर्वत्रगमचिंत्यं कूटस्थमचलं ध्रुवम् ॥३॥
संनियम्येंद्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धय: ॥
ते प्राप्नुवंति मामेव सर्वभूतहिते रता: ॥४॥

اردو میں

یے - تُو - اکھشرم انرویشیم - اویکتم پریو پاستے (۳) سروتر گم - اچنتیم - چ کُوٹستھم - اچلم - دھروم سنیمیہ - اندریا - گرامم - سروتر - سم بدھیاہ (۴) تے پراپنُووَنتی مام ایو - سرو بھوت ہتے رتا

ترجمہ اور جو پُرش سب اندریوں کو اچھی طرح بس میں کر کے من بدھی سے پرے سرو ویاپی - اکتھنیہ سروپ (بیان سے باہر) اور سدا ایک رس رہنے والے نتیہ - اچل - نراکار - اوناشی - سچدانند گھن برہم کا متواتر ایکی بھاو (یکجی لگن) سے دھیان کرتے ہوئے اُپاسنا کرتے ہیں وہ سارے بھوتوں (پرانیوں) کی بھلائی میں لگے ہوئے اور سب میں سمان بھاو والے یوگی بھی مجھ کو ہی پراپت ہوتے ہیں۔ (۳ و ۴)

دوہا

اچل - اکتھ - اویکت کی کریں اُپاسنا جو ئے (۳) ویاپک اوناشی اچنتیہ کو پوجیں نرجوئے
وشیوں سے روک اندریاں سم درشی جو بیر (۴) سب کے ہت میں رت وہی مجھ کو پاویں دھیر
بس مجھے پراپت کرنے کے بارے میں تو وہ تو برابر ہی ہیں۔ مگر

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ॥
अव्यक्ता हि गतिर्दु:खं देहवद्भिरवाप्यते ॥५॥

اردو میں

کلیشو ادھک ترس تیشام - اویکت آسکت چیتسام (۵) اویکتا ہی گتی ر دکھم دیہہ ودبھی ر اواپیتے

ترجمہ اُن سچدانند گھن نراکار برہم میں لگے ہوئے چت والے پُرشوں کے ساھن میں (کلیش (محنت) زیادہ ہے کیونکہ دیہہ ابھیمانیوں (دیہہ دھاریوں) کی پہنچ اویکت گتی تک دکھ پُوروک (مشکل سے) ہوتی ہے (۵) ارتھات

ملہ - جو بیان سے باہر ہے [illegible] اویکت بن کر ہی اویکت کا پاتا

جب تک شریر میں ابھیمان ہے۔ تب تک شدھ سچدانند گھن نراکار برہم میں ستھتی ہونا مشکل ہے (۵)

دوہا

پراوئیکت اسکت جن بھوگیں کشٹ انیک (۵) دیہہ دھاری کو ہے کٹھن یہ اوئیکت وویک

تشریح ویکت (وشوروپ) کے اُپاسک اچھے ہیں یا اویکت (نراکار) کے یہ سوال تھا۔ اس کے جواب میں بھگوان نے پہلے اُپاسنا کی فضیلت بتلائی۔ اور کہا۔ کہ خواہ کوئی ویکت کی اُپاسنا کرے اور خواہ اویکت کی کرے اچھا اُپاسک تو وہی ہے۔ جو پوری شردھا کے ساتھ اننیہ بھگتی سے اپاسنا کرتا ہے اویکت کی اُپاسنا بھی وہی ہے جو ویکت کی مگر اویکت کی اُپاسنا دیہہ دھاریوں کے لئے کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے جسم وغیرہ سے جو انسان مقید ہے۔ وہ اپنی اس بندھن کی حالت میں اویکت کی کلپنا بھی نہیں کرسکتا۔ پھر ہمارا من جو ویکت (ساکار) ہے۔ اویکت کا انوبھو کیسے کرسکتا ہے ؟ اویکت کی اپاسنا اویکت ہی پرتیکش انوبھو سے کرسکتا ہے۔ اس لئے اویکت یا نراکار کہ دینے سے بھی نراکار برہم کی اُپاسنا نہیں ہوسکتی۔ اس ویکت (مادی) سنسار کے پرے جو اویکت (غیر مادی) برہم ہے۔ اُپاسنا اُسی کی کرنی ہے۔ مگر سادھک کی حالت میں وہ اس ویکت وشوروپ کے ذریعے ہی ممکن ہے جس طرح ایک انسان دوسرے انسان کی دیہہ کو دیکھ کر ہی اس کی آتما کو پرنام کرسکتا ہے۔ اسی طرح اس سنسار کے کثیف یا لطیف رُوپ کو دیکھ کر ہی اس کی آتما (برہما) کی اُپاسنا کی جاسکتی ہے۔ اس سے اُپاسنا میں فضیلت کا بھاو ویکت اور اویکت میں نہیں۔ بلکہ شردھا بھگتی کی زیادتی میں ہے۔ پس اننیہ یوگ سے دھیان کرنا ہی سریشٹ ہے۔ اس کا بیان آگے کرتے ہیں۔

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ॥
अनन्येनैव योगेन मां ध्यायंत उपासते ॥ ६ ॥
तेषामहं समुद्धर्त्ता मृत्यु संसार सागरात् ॥
भवामि नचिरात्पार्थ मय्या वेशित चेतसाम् ॥७॥

اردو میں

یے تُو سروانی کرمانی۔ مئی سنّیسیہ مت پرا (۱) اننین ایو یوگین مام۔ دھیاینت اُپاستے
تیشام اہم سمدھرتا مرتیو سنسار ساگرات (۷) بھوامی نچرات پارتھ مئی آویشت چیتسام

ترجمہ اور جو میرے پرایت ہوئے بھگت جن سارے کرموں کو میرے ارپن کر کے مجھ سگن روپ پرمیشور کا ہی (تیل کی دھار کی طرح) اننیہ دھیان یوگ سے متواتر چنتن کرتے ہوئے بھجن کرتے ہیں۔ (۶) اے ارجن! اُن مجھ میں

عـ۱۔ اننیہ یوگ یعنی سب بکھیڑے چھوڑ کر صرف میری بھگتی کرتے ہوئے۔

آسان ہے جب آتما دیہہ ابھیمان چھوڑ کر خود بھی اویکت ہوجاتا ہے۔ تب اویکت کو ساکشات کرلیتا ہے۔ دیہہ ابھیمان کی موجودگی میں اس پرمیشر کا ساکشات کار

چِت لگائے ہوئے پریمی بھگتوں کا میں بہت جلد مرتیو رُوپی سنسار ساگر سے اُدھار کرتا ہوں۔ (۷)

دوہا

مو ارپن کر کرم سب اَر مو پرائن ہوئے (۶) اننیہ یوگ سے کرت ہیں مم بھگتی نر جوئے
مجھ میں چِت لگائے جو رہتے مم آدھار (۷) مرتیہ رُوپ سنسار سے کرتا ہوں اُدّھار

جب یہ بات ہے۔ تو اے ارجن!

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ॥
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ ८ ॥

اردو میں

میّی ایو من آدھتسو۔ میّی بُدھم نِویشیا (۸) نِوسِشیسی میّی ایو۔ اَت اُوردھوم نہ سنشیاہ

ترجمہ: تو مجھ میں من کو لگا۔ اور مجھ میں بُدھی کو لگا۔ اس کے بعد تو مجھ میں ہی نواس کرے گا۔ ارتھات مجھ میں ہی مل جائے گا۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے (۸)

دوہا

مجھ میں ہی من بُدھی کو کر کے تھرا دھیر (۸) مجھ میں ہی مل جاؤ گے ست کہوں میں بیر

تشریح: مطلب یہ کہ تو مجھ وشو رُوپ ایشور میں اپنے سنکلپ وکلپ والے من کو قایم کر۔ اور مجھ میں ہی پہنچے کرنے والی بُدھی کو ستھر کر ارتھات لگا اس سے تو شریر چھوٹنے کے بعد بلا شبہ مجھ میں ہی مل جائے گا۔

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ॥
अभ्यासयोगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय ॥ ९ ॥

اردو میں

اَتھ چِتم سمادھاتُم نہ شکنوشی میّی ستھرم (۹) ابھیاس یوگین تتو مام اِچّھا پتم دھننجیہ

ترجمہ: اگر تو من کو مجھ میں اچل (اچھی طرح قایم) نہیں کر سکتا۔ تو ہے ارجن! ابھیاس یوگ کے ذریعے مجھے پراپت کرنے کی کوشش کر (۹) یعنی مجھ میں چِت لگانے کا ابھیاس کر۔

دوہا

مجھ میں من کو کر سکے تھر نہ یدی تو بیر (۹) تب تو یوگ ابھیاس سے مم پراپن ہو دھیر

۱۔ مرتیو والے سنسار کا نام مرتیو سنسار ہے۔ وہی پار اترنے میں کٹھن ہونے سے (نا قابل عبور ہونے سے) ساگر کی مانند ہے۔ اس مرتیو روپ سنسار ساگر سے میں اُن کو بہت جلدی پار کر دیتا ہوں۔

۲۔ بھگوان کے نام اور گنوں کا شرون۔ کیرتن۔ من اور سانس کے ذریعے جپ اور بھگوان کی پراپتی سمبندھی دھارمک گرنتھوں کے سوادھیائے شوچ وغیرہ کرم بھگوان کی پراپتی کے لئے بار بار کرنے کا نام ابھیاس ہے

تشریح اے ارجن! اگر سہج بھاؤ سے تیرا چت مجھ میں نہیں ٹھیرتا۔ تو کوئی چنتا یا فکر کی بات نہیں ہے۔ تو مجھ میں من لگا۔ جب جب تیرا من میری طرف سے ہٹنے لگے۔ تب تب اسے روک کر پھر مجھ میں لگا۔ اس طرح بار بار کے ابھیاس سے تیرا من بخوبی مجھ میں لگ جاوے گا۔

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ॥
मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन्सिद्धिमवाप्स्यसि ॥१०॥

اردو میں

ابھیاسے اپی اسمرتھو اسی۔ مت کرم پرمو بھو (۱۰) مدارتھم اپی کرمانی۔ کروَن۔ سدھم۔ اواپسیسی

ترجمہ اور اگر تو مندرجہ بالا طریقے سے ابھیاس بھی نہیں کر سکتا۔ تو صرف میرے لئے[۱] کرم کرنے کا ہی آشرے لے۔ اس طرح میرے لئے کرموں کو کرتا ہوا بھی تو میری پراپتی روپ سدھی کو ہی پراپت ہوگا۔ (اس طرح بھی تو مجھے پراپت کرے گا (۱۰)

دوہا

اور اگر ابھیاس بھی کر نہ سکے اے بیر (۱۰) تو مم ہت شبھ کرم کر پاؤ سدھی دھیر

تشریح ابھیاس کے بنا کیول میرے لئے کرم کرتا ہوا بھی تو انتہ کرن کی شدھی اور گیان یوگ کی پراپتی دوارہ پرم سدھی کو پراپت کرے گا۔

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ॥
सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥११॥

اردو میں

اتھ ایتد۔ اپی اشکتو اسی۔ کرتم۔ مدیوگم۔ آشرتاہ (۱۱) سرو کرم پھل تیاگم تتا کرو۔ یت آتم وان

ترجمہ اور اگر اس کو بھی تو نہیں کر سکتا۔ (یعنی) مندرجات میرے لئے کرم کرنے کے پرائن ہونے میں اسمرتھ ہے۔ تو جیتے ہوئے من والا ہو کر (من کو جیت کر) میری پراپتی روپ یوگ کی شرن لے کر سب کرموں کے پھل کا میرے لئے تیاگ کر (۱۱)

دوہا

اور یدی نہ کر سکے یہ بھی تو من جیت (۱۱) یوگ یکت ہو کرم کا تیاگ کرو پھل میت

تشریح دینی و دنیوی جو کچھ بھی کام تو کرنا چاہتا ہے۔ سب بے شک کر۔ مگر ان میں بھاونا صرف یہ رکھ کہ میں نے ایشور کی آگیا سے سب کام کرنے ہیں۔ پھل اچھا ہو یا بُرا سے بانٹ لے۔ یہ پرمیشور کے آدھین ہے۔ اس طرح پھل کا بوجھ مجھ پر ڈال کر خود پھل کی خواہش کو ترک کر کے کرم کرتا ہوا تو میری کرپا سے کرتارتھ ہو جائے گا کیونکہ اس پھل کے تیاگ کی مہما بہت بڑی ہے۔

---

۱ سب دھارتھ کو تیاگ کر اور پرمیشور کو ہی پرم آشرے اور پرم گتی سمجھ کر نشکام پریم بھاؤ سے ستی اور پتی برتا استری کی طرح من۔ بانی اور جسم سے پرمیشور کے لئے ہی جینا۔ وان ادرت وغیرہ سارے کرموں کے کرنے کا نام بھگوان کے لئے کرم کرنا ہے۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ॥
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥१२॥

اردو میں

شریو ہی گیانم ابھیاساج گیانادھیانم وشِشیہ تے (۱۲) دھیانات کرم پھل تیاگس۔ تیاگاچ چھانتی اننترم

ترجمہ (کیونکہ) مرم (اصلیت) کو نہ جان کر کئے ہوئے ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے اور خالی گیان سے بھی پرمیشور کے سروپ کا (گیان پوروک) دھیان سریشٹ ہے۔ اور دھیان سے بھی سب کرموں کے پھل کا تیاگ کرنا سریشٹ ہے اور تیاگ سے فوراً ہی پرم شانتی مل جاتی ہے (۱۲)

دوہا

گیان بڑا ابھیاس سے بڑا گیان سے دھیان (۱۲) تا سُو کرم پھل تیاگ بڑ۔ پُھنہ شانتی مان (۱۲)

تشریح اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگرچہ بھگوان نے پچھلے شلوکوں میں کرم پھل تیاگ کو ایشور پراپتی کا سب سے آسان طریقہ بتلایا ہے۔ مگر صرف آسان ہونے سے یہ پہلے طریقوں سے گھٹیا نہیں ہے۔ بلکہ بڑا بھاری اور جلدی وسیلہ ایشور تک پہنچنے کا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے خالی ابھیاس کی نسبت شاستر کے ذریعے گیان حاصل کرنا اچھا ہے۔ مگر خالی شاستر کے ذریعے گیان پراپت کر لینے کی نسبت اس کو پریکٹس کرنے کے لئے دھیان بڑھ کر ہے۔ مگر کرم پھل کا تیاگ دھیان سے بھی بڑھ کر ہے۔ کیونکہ تیاگ کے ارتھ ہیں۔ کامنا کا نہ ہونا۔ کامنا ہی سے چت میں ساری ہلچل جاری رہتی ہے۔ جب یہ بند ہو گئی۔ اپنے آپ شانتی مل جاتی ہے۔ اور آسانی سے برہم کا انو بھو ہونے لگتا ہے۔ جب ساری کامنائیں جو انسان کے دل میں رہتی ہیں، چھوٹ جاتی ہیں۔ تب مرت امرت ہو جاتا ہے۔ اور برہم کو پراپت ہوتا ہے۔

سچی بھگتی کیا ہے؟

یہی کہ بھگت کا چت بھگوان کے چنتن میں لگ جائے۔ بھگوان کی طرف چت لگانے کا ابھیاس کرتے کرتے یہ حالت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر یہ ابھیاس ایشور پراپتی بدھی سے کرم کرنے سے ہی ہوتا ہے سا ایشور پراپتی بدھی سے کرم کرنا ایشور کی شرن لے کر من کو جیت کر سب کرموں کا پھل تیاگ کرنے سے ہوتا ہے۔ یہی شلوک چھ سے گیارہ شلوک تک کا مطلب ہے۔ اننیہ یوگ یا ایشور کی اننیہ بھگتی کیا ہے۔ اور یہ کیسے سِدھ ہوتی ہے۔ یہی اس میں بتلایا ہے شلوک ۹ سے شلوک ۱۱ تک جو اُپدیش ہے۔ اس کا بھاو یہی ہے۔ کہ سب سے پہلے ایشور کی شرن لو۔ اس سے من کو جیت سکو گے۔ اور تب کرموں کا پھل تیاگ کر سکو گے۔ جو انسان کرم پھل کا تیاگ کر سکتا ہے۔ وہ ایشور کے لئے کرم کر سکتا ہے۔ اور جو ایشور کے لئے کرم کر سکتا ہے۔ اس کا چت ایشور میں لین ہو جاتا ہے۔ ایسا ستھر چت ہونے سے بھگت بھگوان میں ہی واس کرتا ہے۔ شلوک ۱۲ میں یہی بات دوسرے ڈھنگ سے بتلائی ہے۔ ابھیاس سے گیان سریشٹ ہے۔ یعنی ابھیاس کا ہیتو یہ ہے۔ کہ پرکرتی پرش کے بھید کا گیان ہو جس سے یوگی آتم سروپ کا

دھیان کر سکے۔ اسی معنی میں گیان سے دھیان افضل ہے۔ دھیان سے کرم پھل کا تیاگ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ دھیان کا ہی پھل ہے۔ کہ انسان وشئے واسناؤں کو تیاگ سکتا ہے۔ اور وشئے واسناؤں کو جو تیاگ سکتا ہے۔ وہی سب سے بڑا بھگت ہے۔ اور اسی کو شانتی حاصل ہوتی ہے۔ ایسے سرلیشٹ بھگت کے لکشن آگے بتلاتے ہیں۔

بھگوان کا پیارا بھگت

अद्वेष्टा सर्व भूतानां मैत्रः करुण एव च ॥
निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥१३॥
संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढनिश्चयः ॥
मय्यर्पितममोबुद्धर्यो मे भक्तः स मे प्रियः ॥१४॥

اردو میں

ادویشٹا سرو بھوتانام میترا کرون ایوچا (۱۳) نرمموں نراہنکارہ۔ سم دکھ سکھا کھشمی (۱۳)
سنتشٹاہ ستتم یوگی۔ یت آتما درڑھ نشچیا (۱۴) مئی آرپت منو بدھی ر۔ یومد بھکتاہ سلمے پریہ

ترجمہ (اس طرح شانتی کو پراپت ہوا بھگت) سب بھوت پرانیوں میں دویش بھاؤ سے رہت ہے۔ اور سوارتھ رہت سب کا متر (پریمی) اور سب پر دیالو ہے۔ جو ممتا اور اہنکار سے رہت اور سکھ دکھ کی پراپتی میں سمان (سکھ دکھ کو یکساں ماننے والا) اور کھشما وان ہے ارتھات اپرادھ کرنے والے کو بھی ابھے دینے والا ہے (۱۳) اور جو دھیان یوگ میں لگا ہوا لابھ ہانی دونوں میں سنتشٹ ہے۔ جو من اور اندریوں سمیت جسم کو بس میں کئے ہوئے ہے۔ اور مجھ میں پورے نشچے (شردھا) والا ہے۔ وہ مجھ کو ارپن کئے ہوئے من اور بدھی والا میرا بھگت مجھ کو پیارا ہے (۱۳ – ۱۴)

دوہا

دویش رہت سب کا ہتو دیا پران بیر (۱۳) اہنکار ممتا رہت سکھ دکھ میں سم دھیر (۱۳)
سنتشٹ یوگی سدا آتم جیت ورڑھ بیر (۱۴) مم ارپت من بدھی جن بھگت پریہ مم دھیر

تشریح سب بھوتوں میں دویش بھاؤ سے رہت ہے۔ ارتھات اپنے لئے دکھ کے کارن روپ بھی کسی پرانی سے دویش نہیں کرتا۔ سب بھوتوں کو آتما روپ سے ہی دیکھتا ہے (۲) سب کا متر اور سب پر کرونا کرنے والا ارتھات جیو ماتر کو ابھے دینے والا ہے۔ (۳) سکھ دکھ میں سمان ہے۔ ارتھات جس کے انتہ کرن میں راگ دویش پیدا نہیں ہو سکتے۔ (۴) کشما وان ہے۔ ارتھات کسی کے نندا کرنے یا دکھ دینے پر بھی اپنے من میں وکار نہیں آنے دیتا۔ (۵) سدا سنتشٹ ارتھات ایشور کی رضا پر راضی ہے۔

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ॥

हर्षामर्षभयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥१५॥

اردو میں

یسمان۔ نواُدوِجتے لوکو لوکان نواُدوِجتے چ یہ (۱۵) ہرشا مرش بھیے اُدویگیرُ مکتو یاسا چ مے پریہ

ترجمہ جس سے کوئی جیو (پرانی) دکھی نہیں ہوتا۔ اور جو خود بھی کسی جیو سے دکھی نہیں ہوتا۔ (جو کسی جیو کو نہیں ستاتا اور نہ کسی جیو سے ستایا جاتا ہے) اور جو خوشی۔ حسد (غصہ) اور خوف وغیرہ جذبات سے رہت ہے۔ وہ بھگت مجھے پیارا ہے (۱۵)

دوہا

کاہو کو بھیے دیت نہ۔ نہ بھیے پاوت بیر (۱۵) تیاگی ہرش امرش[1] کا بھگت پریہ مم دھیر

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः ॥
सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥१६॥

اردو میں

اَن پیکشا۔ شُچی ر دکھش۔ اُداسین وگت ویتھا (۱۶) سروآرمبھ پری تیاگی۔ یو مدبھگتا سا مے پریہ

ترجمہ جو (شخص) کسی بات کی کامنا نہیں کرتا۔ جس کا شریر اور من شدھ ہو گیا ہے۔ جو مستعد (لگن والا کام کو شروع کر کے ختم کئے بغیر دم نہ لینے والا) پکشپات رہت اور دکھوں سے چھوٹا ہوا ہے۔ وہ سب آرمبھوں[2] کا تیاگی میرا بھگت مجھے پیارا ہے (۱۶)

دوہا

نِرا پچھا شدھ دکھش اُرو اُداسین جو بیر (۱۶) تیاگی سروآرمبھ کا بھگت پریہ مم دھیر

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति ॥
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः ॥१७॥

اردو میں

یو نہ ہرشتی نہ دویشٹی نہ شوچتی نہ کانکشتی (۱۷) شبھ اشبھ پری تیاگی بھگتی مان یاسا مے پریا

ترجمہ جو (اچھی دلپسند چیز کے ملنے پر) نہ کبھی خوش ہوتا ہے۔ اور نہ (بری۔ ناپسند چیز کے ملنے پر) دکھی ہی ہوتا ہے۔ نہ کسی چیز (کے ملنے) کی (اپنے لئے) خواہش کرتا ہے۔ بھلے اور برے کرموں کے پھل کو جس نے ترک کر دیا ہے۔ ایسا میری بھگتی والا پرش مجھ کو پیارا ہے۔ (۱۷)

دوہا

ہرش کرے نہ دویش جو شوک نہ اِچھا بیر (۱۷) تیاگے شبھ اشبھ جو بھگت پریہ مم دھیر

---

[1] امرش یعنی حسد۔ دوسرے کی ترقی کو دیکھ کر جلنا۔

[2] من۔ بانی اور جسم کے ذریعے پراربدھ سے ہونے والے سمپورن سوابھاوک کرموں میں کرتا پن کے ابھیمان کا تیاگی سرب آرمبھوں کا تیاگی کہلاتا ہے

تشریح جس نے بھلے اور بُرے کرموں کے پھل کو تیاگ دیا ہے۔ ارتھات پاپ اور پن دونو کی حد سے پرے ہو گیا ہے۔ جو اپنا دھرم یا فرض سمجھ کر کرم کرتا ہے ــ پاپ اور پن کے خیال سے نہیں۔ وہ بھگوان کا پیارا ہے۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयो ॥
शीतोष्ण सुखदुःखेषु समः संगविवर्जितः ॥१८॥
तुल्यनिंदास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित् ॥
अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥१९॥

اردو میں

سماشترو چا متر سے چا تتھا مان آپمانیو (۱۸) شیت اُوشن سکھ دُکھیشو سما سنگ وِورجتا
تُلیہ نندا استتی رموَنی سنتشٹو ئین کین چِت (۱۹) انی کیتاہ ستھر متی ربھگتی مان مے پریو نرا

ترجمہ اور جو (پُرش) دشمن اور دوست میں نیز مان اور اپمان میں سمان بھاؤ والا ہے۔ اور سردی گرمی۔ سکھ اور دُکھ وغیرہ دونوں میں جو یکساں رہتا ہے۔ جو سنگ (سنسارک موہ مایا) سے رہت ہے (۱۸) جو نندا اور استتی (تعریف و مذمت) کو یکساں جاننے والا اور مونی (ایشور کے سروپ کا لگاتار منن کرنے والا) ہے یا بانی جس کے بس میں ہے۔ جس طرح سے بھی شریر کا نرباہ ہو جاوے۔ اسی میں سدا خوش رہتا ہے۔ اور گھر بار میں ممتا سے رہت ہے۔ وہ (پرمارتھ) میں ستھر بدھی والا پُرش مجھ کو پیارا ہے (۱۹)

دوہا

شترو متر سم اُرو مان اپمان سم بیر (۱۸) شیت اُشن سکھ دُکھ سم سنگ رہت بو دھیر
مونی نندا استتی سم سنتوشی بیر (۱۹) تھر بدھی گرہ رہت جو بھگت پریہ مم دھیر

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ॥
श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥२०॥

اردو میں

یے تُو دھرمیا امرتم اِدم یتھوکتم پریُپاستے (۲۰) شردھاناست پرا بھگت آستے اتیو مے پریاہ

ترجمہ اور جو میرے پرائن[2] ہوئے شردھا[3] یُکت پُرش اس اوپر کہے ہوئے دھرم مئے امرت کا نشکام بھاو سے سیون کرتے ہیں۔ ارتھات نشکام بھاو سے ان گُنوں کو اپنے میں دھارن کرتے ہیں وہ بھگت مجھے بہت ہی پیارے ہیں

---

[1] جو جس کسی طرح سے شریر کو ڈھکتا ہوا جس کسی طرح بھوجن کرتا ہوا اور جہاں کہیں بھی سو رہنے والا ہو اس کو دیوتا لوگ براہمن (بھگوان کا بھگت) کہتے ہیں۔ مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۴۵ - ۱۲

[2] ارتھات مجھ کو ہی پرم آشرہ اور پرم گتی اور سب کا آتم روپ اور سب سے پرے پرم پُوجنیہ سمجھ کر شدھ پریم سے میری پراپتی میں لگے ہوئے (۳) وید شاستر مہاتما اور گرو جنوں کے اور بھگوان کے بچنوں میں پرتیکش وشواس کا نام شردھا ہے۔

دوہا

دھرم روپ امرت کریں پان سدا جو بیر (۲۰) شردھا سے بھرپور جن اتی پریہ مم دھیر

تشریح: کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا امرت روپی اُپدیش کا انوشٹھان کرنے والا آدمی مجھ ساکھشات پرمیشور وشنو بھگوان کا بہت ہی پیارا ہو جاتا ہے اس لئے وشنو کے پیارے پرم دھام کو پراپت کرنے کی اچھا والے ممکشو پرش کو اس دھرم بھرے امرت کا سرگرمی کے ساتھ انوشٹھان کرنا چاہیئے۔

بھگوان کے پیارے بھگت کے لکشن

مندرجہ بالا آٹھ شلوک بہت ہی اہم ہیں۔ ان میں بھگوان نے صاف طور پر بتلا دیا ہے کہ جو میرا پیارا بھگت بن کر مجھے پراپت کرنا چاہے۔ اسے کون کون سے گن دھارن کرنے چاہئیں۔ پس جو سچے دل سے بھگوان کے پریم پاتر بننا چاہتے ہیں۔ ان کو ادشیہ ہی بھگوان کی آگیا کے مطابق ان گنوں کو اپنانا چاہیئے جو کہ مختصر طور پر مندرجہ ذیل ہیں

(۱) سب بھوت پرانیوں میں دویش (حسد و بغض) سے رہت ہونا (۲) سب سے متر بھاو رکھنا (۳) دین دکھیوں پر دیا کرنا (۴) ممتا (موہ) سے رہت ہونا (۵) اہنکار (غرور یا گھمنڈ یا ابھیمان) نہ کرنا (۶) سکھ دکھ کو یکساں جان کر راگ دویش کے بس میں نہ ہونا۔ (۷) کشما وان ہونا (۸) سدا سنتشٹ (مطمئن) رہنا۔ سنتوش رکھنا (۹) یوگی ارتھات چت کو ایکاگر رکھنا (۱۰) من کو اپنے قابو میں رکھنا (۱۱) بھگوت پراپتی میں عزم راسخ (اٹل ارادہ) رکھنا (۱۲) من اور بدھی کو بھگوان کے ارپن کر دینا۔ ارتھات بھگوان کے سوائے اور کسی بات کا چنتن نہ کرنا (۱۳) کسی کا جی نہ دکھانا (۱۴) کسی کی سخت بیانی سے دکھی نہ ہونا۔ (۱۵) خوشی۔ غمی (حسد) خوف وغیرہ دکاروں سے رہت ہونا (۱۶) کسی دنیوی چیز کی پرواہ نہ رکھنا (۱۷) اندر باہر سے شدھ پوتر رہنا (۱۸) بھگوت پراپتی کے مارگ میں ہمیشہ سرگرم رہنا (۱۹) پکھشپات رہت ہونا (۲۰) ہمیشہ نربھے (بے خوف) رہنا (۲۱) لوک و پرلوک کے لئے کئے جانے والے سب کرموں کے پھل کا تیاگ کرنا (۲۲) کسی دلپسند چیز کی پراپتی پر خوشی نہ ہونا (۲۳) نامرغوب چیز کے ملنے سے دکھی بھی نہ ہونا (۲۴) پراپت ہوئی چیز کے کھو جانے سے رنج نہ کرنا اور (۲۵) پراپت نہ ہوئی چیز کی خواہش نہ کرنا (۲۶) بھلے برے کرموں کے پھل کا تیاگ کرنا (۲۷) دوست اور دشمن میں سمان بھاو رکھنا (۲۷) مان اور اپمان کو یکساں جاننا (۲۸) سردی۔ گرمی۔ سکھ۔ دکھ میں یکساں بھاو رکھنا (۲۹) آسکتی (لگاؤ) سے رہت ہونا (۲۹) نندا اور استتی کو ایک جیسا ماننا (۳۰) زبان کو بس میں رکھنا (۳۱) جو کچھ مل جاوے۔ اسی میں سنتوش کرنا (۳۲) کسی ایک استھان کو اپنا نہ سمجھنا (۳۳) بھگوان میں اپنے اعتقاد کو اٹل رکھنا۔ یہ تینتیس ۳۳ گن بھگوان کے بھگت کے لئے امرت سوروپ ہیں۔ اس لئے ان کا انوشٹھان اوشیہ کرنا چاہیئے۔

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا بھگتی یوگ نامی بارہواں ادھیائے ختم ہوا)

بارہویں[۱۲] ادھیائے کا خلاصہ

دوسرے ادھیائے میں ستھر بدھی پرش (قائم العقل) کے جو لکشن بتلاتے ہیں۔ وہی لکشن اس ادھیائے میں بھگت کے بتلاتے ہیں۔ اس طرح ستھر بدھی پرش اور بھگت ایک ہی ہے۔ یہ درجہ (حالت) حاصل کرنے کے لئے پرمیشور پربھو کی ویکت (ساکار) اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ ارتھات تمام وشو برہمانڈ میں اُسی پرم برہم کا درشن کرنا چاہیئے۔ اپنے نفع و نقصان کے خیال کو بالائے طاق رکھ کر سب پرانیوں کی بھلائی میں ہمیشہ لگے رہنا چاہیئے۔ یہی اس ادھیائے کا خلاصہ (مطلب) ہے

تیرھواں[۱۳] ادھیائے کھشیتر کھشیترگیہ وبھاگ یوگ

پچھلے ادھیائے میں پربرہم پرمیشور کی ویکت اُپاسنا کے ذریعے پرا بھگتی کی حالت حاصل کرنے کا اُپدیش دیا۔ مگر ویکت اُپاسنا پوری طرح سے کرنے کے لئے بھگوان کے اس ویکت سروپ کو اچھی طرح سمجھنا ہوگا۔ ساتویں ادھیائے میں اسی لئے گیان وگیان یوگ بتلا کر وشو برہمانڈ اور وشو آتما کا باہمی تعلق بتلایا گیا ہے۔ اور گیارھویں ادھیائے کے آخر تک اس وشو آتما کے ویکت سروپ کا ہی بیان کیا ہے۔ مگر اس سے وشو برہمانڈ کا ارتھات وشو آتما کے ویکت سروپ کا پورا درشن نہیں ہوتا۔ جب تک وشو آتما کی ستا سے پیدا ہونے والی اس ویرٹ سروپ سرشٹی کے پیچھے کی سوکھشم شکتیوں کا درشن نہ ہو۔ اس لئے اس ادھیائے میں پرکرتی کی سوکھشم شکتیوں کا ذکر ہوگا۔ کھشیتر ارتھات یہ سارا برہمانڈ اور کھشیترگیہ ارتھات اس کی آتم بھوت شکتی ان دونو کا باہمی بھید دکھلاتے ہوئے اس کھشیتر ارتھات سرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوئی۔ یہ بتلانا ہے۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام کھشیتر کھشیترگیہ وبھاگ یوگ ہے

(۲) پہلے چھ ادھیائے کرم پردھان ہیں۔ دوسرے چھ ادھیائے اُپاسنا پردھان ہیں۔ اب تیسرے چھ ادھیائے گیان پردھان شروع کرتے ہیں۔

श्री भगवानुवाच॥

इदं शरीरं कौंतेय क्षेत्रमित्यभिधीयते ॥
एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विदः ॥१॥

(شری بھگوان اوواچ)

اِدم[۱] شریرم کونتے کھشیترم اِتی ابھی دھی تے (۱) ایتد یو ویتی تم پرا ہو کھشیترگیہ اِتی تد ودو (۱)

[۱] اس تیرھویں ادھیائے میں جو مہابھارت کے سلسلے میں بھیشم پرب کا ۳۷ سینتیسواں ادھیائے ہے۔ مہابھارت میں مندرجہ ذیل ایک شلوک آتا ہے۔ اگلے صفحہ نمبر ۲۷۲ پر دیکھئے۔

ترجمہ (اس کے بعد شری کرشن بھگوان پھر بولے) ہے کنتی نندن! یہ شریر ہی کھشیتر ہے۔ ایسے کہا جاتا ہے اور اس کو جو جانتا ہے۔ اس کو تتو گیان کے جاننے والے گیانی جن کھشیتر گیہ کہتے ہیں (۱)

دوہا

کھشیتر ہے یہ شریر ہی کنتی نندن بیر (۱) جو اس کو جانے وہی کھشیتر گیہ ہے دھیر

تشریح جیسے کھیت میں بوئے ہوئے بیجوں کا اُن کے مطابق پھل وقت پہ پرگٹ ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس جسم میں بوئے ہوئے کرموں کے سنسکار رُوپی بیجوں کا پھل بھی پرگٹ ہوتا ہے۔ اسی لئے اس جسم کا نام کھشیتر (کھیت) کہا ہے۔ گویا ہمارا یہ جسم کرم رُوپی پھل کے بیجوں کا کھیت ہے۔ اس میں جو چیتن آتما ہے۔ وہ کھشیتر گیہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کا جاننے والا ہے۔

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्व क्षेत्रेषु भारत ॥
क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम् ॥२॥

اردو میں

کھشیتر گیئم چاپی۔ مام۔ وِدّھی سرو کھشیتریشو بھارت (۲) کھشیتر کھشیتر گیور گیانم یت تت گیانم متم مم

ترجمہ اور ہے ارجن! تو سب کھشیتروں میں کھشیتر گیہ ارتھات آتما بھی مجھ کو ہی جان۔ اور کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا یعنی وِکار سہت پرکرتی اور پُرش کا جو گیان ہے۔ وہی میرے خیال میں گیان ہے۔ (۲)

دوہا

بھارت سرب کھشیتر میں کھشیتر گیہ مجھے جان (۲) کھشیتر کھشیتر گیہ گیان ہے مو متی میں گیان

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक् च यद्विकारि यश्च यत् ॥
स च यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥३॥

प्रकृतिं पुरुषं चैव क्षेत्रं क्षेत्रज्ञमेव च ॥
एतद्वेदितुमिच्छामि ज्ञानं ज्ञेयं च केशव ॥

(ارجن اُوواچ)

پرکرتم۔ پُرشم۔ چیو۔ کھشیترم۔ کھشیتر گیئم ایو چا (۱) ایتد ویدتُم اِچّھامی گیانم گیئے ام چا کیشوا

ترجمہ۔ ارجن نے پوچھا۔ ہے کیشو! میں پرکرتی۔ پُرش۔ کھشیتر۔ کھشیتر گیہ۔ گیان اور گیئے کو جاننا چاہتا ہوں۔

دوہا

کھشیتر کھشیتر گیہ پُرش اور پرکرتی کا گیان (۱) گیئے اور گیا تا سہت بود دیجے اے بھگوان

یہ شلوک صرف مہابھارت میں ہے۔ شری مد بھگوت گیتا شنکر بھاشیہ۔ رامانج۔ شری دھر۔ نیل کنٹھ وغیرہ کسی بھی ٹیکا کے بھاشیہ میں یہ شلوک نہیں ملتا۔ چونکہ یہ تفسیر مہابھارت کے سلسلے میں ہے اسلئے حاشیہ میں اس شلوک کو درج کر دیا گیا ہے (پبلشر)

اردو میں

تت کھشیترم۔ یچ چہ۔ یادرک چا۔ یدوِ کاری یت شچ یت (٣) ساچایو۔ یت۔ پر بھاوشچ۔ تت۔ سماسین مے شرنُو

ترجمہ (اس لئے) وہ کھشیتر جو ہے اور جیسا ہے اور جن وکاروں والا ہے اور جس کارن سے جو ہوا ہے۔ اور وہ کھشیتر گیہ بھی جو ہے اور جس پر بھاو والا ہے وہ سب اختصار سے تو مجھ سے سُن (٣)

دوہا

کھشیتر کیا کیسے اور کِس سے ہووے بیر (٣) کھشیترگیہ کیا؟ یہ سبھی اب مجھ سے سُن دھیر

تعلق۔ جگیاسو میں اس کھشیتر۔ کھشیترگیہ گیان میں رُوچی پیدا کرنے کے لئے اس کی استُتی کرتے ہیں۔

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छंदोभिर्विविधैः पृथक ॥

ब्रह्मसूत्रपदैश्चैव हेतुमद्भिर्विनिश्चितैः ॥४॥

اردو میں

رِشی بھر بہُودا گیتم۔ چھندوبھر وِودھئی پرتھک (٤) برہم سُوتر پدئی شچیو ہیتُو مدبھی ر۔ وِ۔ نِشچتئی ہ

ترجمہ رشیوں نے بہت پرکار سے اسے کہا ہے (سمجھایا ہے) اور بہت طرح کے وید منتروں سے الگ الگ کر کے گایا ہے۔ اور اچھی طرح سے نِشچے کئے ہوئے یکتی یکت (دلیل) برہم سوتروں میں بھی کئی طرح سے اس کا ورنن کیا گیا ہے (٤)

دوہا

رِشیوں نے گایا اسے بھِن بھِن چھندوں ماہیں (٤) بہُو پرکار سے ہے کہا۔ برہم سُوتروں ماہیں

کھشیتر کا سروپ

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ॥

इंद्रियाणि दशैकं च पंच चेंद्रियगोचराः ॥५॥

इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ॥

एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥६॥

اردو میں

مہا بھُوتانی۔ اہنکارو۔ بُدھی۔ اوِیکتم ایوچاہ (٥) اِندریانی دِش ایکم چا پنچ چا اِندریہ گوچرا

اِچھا دویشاہ۔ سُکھم۔ دُکھم۔ سنگھاتاہ۔ چیتنا دھرتی (٦) ایتت کھشیترم سماسین۔ سوِکارم اُداہرتم

ترجمہ پانچ مہا بھوت (پرتھوی[1]۔ جل[2]۔ تیج[3]۔ وایو[4]۔ آکاش[5]) اہنکار[6]۔ بدھی[7] اور مُول پرکرتی[8]۔ دس اندریاں (پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں) ایک من[19] اور پانچ اندریوں[24] کے وِشے (شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس اور گندھ) (٥) اور اِچھا[25]۔ دویش[26]۔ سکھ اور دکھ[27]۔ سنگھات[28] (ستھول دیہہ) اور چیتنا (جیت کی پرورِتی) اور دھرتی[31]

انہیں کے مجموعے کو وکار سہت کھشیتر کہتے ہیں (۵-۶)

دوہا

مہا بھوت بدھی اویکت اہنکار - اویکت (۵) دس اندریاں پانچوں وشے اور ایک ہے چت
سکھ دکھ اچھا دویش تن دھرتی چیتنا بیر (۶) کھشیتر یہ سوِکار ہے سنکشیپ سے دھیر

تشریح (۱) اچھا - جس طرح کا سکھ دائی وشے پہلے بھوگا ہو - پھر ویسے ہی پدارتھ کو پراپت ہونے پر اس کو سکھ کا کارن سمجھ کر انسان اُسے لینا چاہتا ہے - اس چاہ کا نام اچھا ہے - جو انتہ کرن کا دھرم ہے - اور گئے ہونے کے کارن کھشیتر ہے - (۲) دویش - جس طرح کے پدارتھ کو دکھ کا کارن سمجھ کر پہلے انوبھو کیا ہو - پھر اسی جاتی کے پدارتھ کے پراپت ہونے پر جو اس سے انسان نفرت کرتا ہے - اسی بھاو کا نام دویش ہے - وہ بھی گئے (جاننے کی چیز) ہونے سے کھشیتر کہلاتا ہے (۳) اسی طرح سکھ جو مرغوب خوشی مجسم اور ساتوک ہے - گئے ہونے کے باعث کھشیتر ہی ہے - اور اس کے مخالف دکھ بھی گئے ہونے کے کارن کھشیتر ہی ہے - جسم اور اندریوں کا سموہ سنگھات کہلاتا ہے - اس میں پرکاشت ہوئی جو انتہ کرن کی ورتی ہے - جو کہ اگنی سے تپائے ہوئے لوہے کے گولے کی طرح آتم چیتن کے آبھاس کے رس سے ویاپت ہے - وہ چیتنا بھی "گئے" ہونے کے کارن کھشیتر ہی ہے

گیان کیا ہے؟

اب جس سے کھشیتر گیہ جانا جاتا ہے - اور جس کے پربھاو سہت جان لینے سے انسان امرت روپ ہو جاتا ہے وہ گیان کیا ہے - یہ کہتے ہیں:

अमानित्वमदंभित्वमहिंसा क्षांतिरार्जवम् ॥
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्मविनिग्रहः ॥७॥
इंद्रियार्थेषु वैराग्यमनहंकार एव च ॥
जन्ममृत्युजराव्याधिदुःखदोषानुदर्शनम् ॥८॥
असक्तिरनभिष्वंगः पुत्रदारगृहादिषु ॥
नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥९॥
मयि चानन्ययोगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ॥
विविक्तदेशसेवित्वम रतिर्जनसंसदि ॥१०॥
अध्यात्मज्ञाननित्यत्वं तत्वज्ञानार्थ दर्शनम् ॥
एतज्ज्ञानमिति प्रोक्तमज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥ ११ ॥

شلوک اردو میں

اَمانِتوَم - اَدمبھتوَم اہنسا کھشانتی آرجوَم (۷) آچاریوپاسنم - شوچم - ستھیریم - آتم وِنگرہا
اِندریارتھیشو - ویراگیم - اَن - اہنکار - ایوچا (۸) جنم مرتیو - جرا ویادھی - دُکھ دوش انودرشنم
اَسکتی اَن ابھِشونگا - پُتر دارا گرہ آدی شُو (۹) نتیم چا سم چِتّت - توَم - اِشٹ آنشٹ اُپ پتیشو
مئی چا - اننیہ یوگین - بھگتی ر - اویبھچارنی (۱۰) وِوِکت دیش سیوِت وَم اَرتی ارجن سنسدی
ادھیاتم گیان نِتیہ توَم - تتو گیان آرتھ درشنم (۱۱) ایتت گیانم اِتی پروکتم - اگیانم یدتو انیتھا

ترجمہ (اور ہے ارجن) (۱) اپنی سریشٹتا (عزت یا بڑائی) کی خواہش نہ رکھنا (۲) دھرم کا جھوٹا سوانگ نہ رچنا (ریاکاری نہ کرنا) (۳) پرانی ماتر کو کسی طرح سے بھی دُکھ نہ دینا (۴) دُوسروں کے قصوروں کو معاف کرنا (۵) سب سے سچا سلوک کرنا (من - بانی کی سرلتا) (۶) گوشش سادھن کا اُپدیش کرنے والے ست گورو کی سیوا کرنا (۷) اندر باہر سے شدھ رہنا (۸) اپنے من کو ستھر رکھنا (۹) ہمیشہ جسم کو بھلے کاموں میں لگائے رکھنا (۱۰) اِندریوں کے وشیوں میں ویراگ (۱۱) اہنکار نہ ہونا (۱۲) اور جنم مرن - بڑھاپا اور روگ وغیرہ میں دکھ رُوپی دوشوں کا بار بار وچار کرنا - (۱۳) پتر - استری گھر اور دھن وغیرہ میں آسکتی ارتھات موہ کا نہ ہونا (۱۴) کرم پھل میں ممتا کا نہ ہونا (۱۵) اور اِشٹ - انشٹ (بھلے بُرے) کی پراپتی میں سدا ہی چت کا سم (یکساں رہنا) ارتھات من کے موافق یا مخالف کسی بات کے ہونے پر ہرش شوک وغیرہ وکاروں کا نہ ہونا - (۱۶) مجھ پرمیشور میں ایکی بھاو (گہری شردھا) سے دھیان یوگ کے ذریعے اویبھچارنی (کبھی نہ بدلنے والی) بھگتی ہونا (۱۷) ایکانت اور شدھ دیش میں رہنے کا سوبھاو اور وِشے واسناؤں میں[۱۸] پھنسے ہوئے لوگوں میں پریم (رغبت) کا نہ ہونا (۱۹) ادھیاتم[۲] (آتما کے) گیان میں سدا لگے رہنا اور (۲۰) تتو گیان کے پھل پرماتما کو سب جگہ دیکھنا - یہ سب تو گیان[۳] ہے - اور جو اس کے برخلاف ہے وہ اگیان ہے (۷ - ۱۱)

دوہا

اہنسا کھشما ارو سرلتا - مان دمبھ سے رہت (۷) گورو سیوا ارو شُدھتا آتم نگرہ سہت
وِشیوں سے ویراگ ارو اہنکار نہ ہوئے (۸) جنم مرن جرا روگ میں لکھے دوش نرجوئے
سنگ ارو ممتا رہت ہو دارا سُت گرہ ماہیں (۹) چِت کو رکھنا سم سدا اِشٹ انشٹ کے ماہیں
مجھ میں سچے بھاو سے اننیہ بھگتی کر بیر (۱۰) کرنا واس ایکانت میں دُشٹوں سے بچ دھیر
رہنا آتم گیان ارو تتو گیان میں لین (۱۱) گیان یہی اگیان ہے اور سبھی پربین

---

(۱) صرف ایک سرو شکتیمان پرمیشور کو ہی اپنا سوامی مانتے ہوئے سوارتھ اور ابھیمان کا تیاگ کرکے شردھا اور بھگتی سے اور پریم سے بھگوان کا سدا نرنتر چنتن کرنا یہ اویبھچارنی بھگتی ہے۔

(۲) جس گیان کے ذریعے آتما اور اناتما (جڑ) کا گیان ہوتا ہے - اس کا نام ادھیاتم گیان ہے۔

(۳) شلوک ۷ سے گیارہ تک جو یہ بیس سادھن کہے ہیں - یہ تتو گیان کی پراپتی کا سادھن ہونے سے گیان کہلاتے ہیں اور مندرجہ بالا گیان کے سادھنوں کے برخلاف جو [illegible] گیان کے نام سے کہے گئے ہیں۔

تشریح

مندرجہ بالا بیس سادھنوں کی تشریح حسب ذیل ہے۔

۱۔ امانتوم۔ مان۔ بڑائی۔ عزت۔ ناموری وغیرہ کی چاہ نہ ہونا۔ اپنا بڑپن نہ دکھانا۔

۲۔ اہنسا۔ کسی جیو کو نہ مارنا۔ نہ دُکھ دینا۔ من میں بھی کسی کا بُرا نہ سوچنا۔

۳۔ کھشما بھاو۔ دوسروں سے دکھ یا تکلیف ہونے پر ناراض نہ ہونا۔

۴۔ دمبھ نہ کرنا۔ ارتھات دھرم کا جھوٹا سوانگ نہ رچنا۔ دکھاوے کا جپ تپ پوجا اور بھگتی نہ کرنا

۵۔ سرل سوبھاو۔ جو دل میں ہو۔ اسے ہی باہر کر دینا۔ چھل کپٹ نہ رکھنا

۶۔ گورو سیوا۔ برہم ودیا سکھلانے والے گورو کی تن۔ من اور دھن سے سیوا کرنا۔

۷۔ شوچ۔ ارتھات پوترتا۔ دو طرح کی ہوتی ہے بیرونی اور اندرونی۔ جل اور مٹی سے جسم کی شُدھی کرنا۔ بیرونی اور وشیوں میں موکھ دوش دیکھ کر من کو راگ دویش وغیرہ سے پاک رکھنا۔ اندرونی شوچ کہلاتا ہے۔

۸۔ ستھرتا۔ سب طرف سے من ہٹا کر صرف پرمارتھ میں ہی لگا دینا۔ بار بار رکاوٹیں اور مصیبتیں آنے پر بھی پرمارتھ کی راہ پر ڈٹے رہنا۔

۹۔ آتم نگرہ۔ جسم اور من کا سوبھاو ہے۔ کہ وہ سب طرف جاتے ہیں۔ انہیں سب طرف سے ہٹا کر پرمارتھ کی راہ پر لگانے کو آتم نگرہ کہتے ہیں۔

۱۰۔ اندریوں کے وشیوں میں ویراگیہ۔ اس لوک اور پرلوک کے سارے بھوگوں میں آسکتی ارتھات موہ کا تیاگ۔

۱۱۔ اہنکار۔ غرور۔ تکبر اور گھمنڈ وغیرہ کا نہ ہونا۔

۱۲۔ ا۔ جنم۔ ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک رہنا اور پھر باہر نکلنا۔ اس میں جو کشٹ ہوتا ہے اس کا وچار کرنا

ب۔ مرتیو۔ جسم کے چھوٹنے کے وقت مرم ستھان میں چھیدنے کی سی پیڑا ہونا ارتھات مرتیو میں دوش دیکھنا

ج۔ بڑھاپا۔ جس عمر میں بُدھی مند ہو جائے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں۔ اور گھر بار کے لوگ انادر اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس حالت کا نام بڑھاپا ہے۔

۱۳۔ روگ۔ بخار۔ کھانسی۔ بدہضمی وغیرہ بیماریاں جو جسم کو بہت دکھ دیتی ہیں۔

د۔ دُکھ۔ من بھاتی چیز کی جُدائی۔ اور بُری (ناپسند) چیز کے ملاپ سے جو چت میں افراتفری بے چینی ہوتی ہے۔ اس کا نام دکھ ہے۔

جنم مرن۔ بڑھاپا اور روگ کے دوشوں کا بار بار وچارنا یہ ہے۔ کہ جنم کے وقت نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہنا۔ پھر خوب سکڑ کر چھوٹی راہ سے باہر نکلنا۔ ماں کے پیٹ میں رہتے وقت مل موتر رکت وغیرہ میں رہنا۔ .... اور وہاں کے مل کے کیڑوں سے کاٹا جانا اور ماتا کی جٹھر اگنی سے جلنا وغیرہ۔ اسی طرح موت کے وقت ساری نسوں کا کھنچاؤ ہونا۔ مرم ستھانوں میں بچھوؤں کے کاٹنے کی طرح درد ہونا۔ اوپر کا سانس چلنا۔ بھاری تکلیف کی وجہ سے بے ہوشی ہونا۔ بیہوشی میں پڑے ہوتے ہی مل موتر نکل جانا وغیرہ دکھوں پر وچار کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بڑھاپے میں جسم کا کمزور ہو جانا۔ آنکھوں سے دکھائی نہ دینا۔ کانوں سے سنائی نہ دینا۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ کا نکما ہو جانا

سانس چڑھنا۔ اُٹھنے کی کوشش کرنا اور گر پڑنا۔ جسم کا پھنپنا۔ بھوک کم ہو جانا۔ ہر دم کھانسی کے مارے کھوں کھوں کرنا گھر کے لوگوں کا اناور کرنا وغیرہ دوشوں کا وچار کرنا چاہیئے۔ اس طرح روگوں میں دکھ پانا اور دکھوں سے جو گھبراہٹ ہوتی ہے اس پر وچار کرنا۔ ان سب باتوں پر بار بار وچار کرنے سے جب ویراگیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تب انسان پرمارتھ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس لئے یہ بھی گیان کے سادھن کہے گئے ہیں۔

۱۳ - ۱۴ - آسکتی و ممتا کا ابھاو - یہ چیز میری ہے۔ ایسا سمجھ کر کسی چیز میں پریتی نہ رکھنا۔ استری۔ دھن۔ بیٹا۔ نوکر۔ محل و مکان وغیرہ سے من کو الگ رکھنا۔

۱۵ - اشٹ۔ انشٹ - اچھی اور پیاری چیز کے ملنے پر خوش نہ ہونا۔ اور بُری اور ناپسند چیز کے ملنے پر دکھی نہ ہونا۔ یہ چت کی یکسوئی بھی گیان کو بڑھاتی ہے۔

۱۶ - بھگوان میں بھگتی - سمتر اور اٹل من سے بھگوان میں بھگتی رکھنا۔ کسی بھی حالت میں کسی بھی وجہ سے بھگوت بھگتی سے چت الگ نہ ہونا۔ اور بھگوان کو ہی اپنی پرم گتی سمجھنا

۱۷ - ایکانت سیون - جہاں سانپ چیتے اور چوروں وغیرہ کا ڈر نہ ہو۔ جہاں کسی طرح کی جھنجھٹ نہ ہو۔ ایسے ندی کے کنارے یا بن میں اکیلے رہنا۔ کیونکہ آتما کا دھیان ایکانت میں اچھا ہوتا ہے۔

(۱۸) ڈاکوؤں اور رہزنوں - جوئے بازوں۔ رنڈی بازوں وغیرہ بُرے آدمیوں سے ہمیشہ الگ رہنا۔

(۱۹) سدا مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا۔ جس سے گیان کی بردھی ہوتی ہے

(۲۰) پرماتما کے مست - چت اور آنند سروپ کا بار بار من میں وچار کرنا۔

یہ سب گُن چونکہ گیان کے سادھن ہیں۔ اس لئے گیان نام سے کہے گئے ہیں۔ اب اس گیان کے ذریعے جو جاننے یوگیہ ہے۔ اُس گئے ارتھات برہم کا سوروپ کہتے ہیں

گئے ارتھات برہم کا سروپ

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्षामि यज्ज्ञात्वाऽमृतमश्नुते ॥
अनादिमत्परं ब्रह्म सत्तन्नासदुच्यते ॥ १२॥

اردو میں

گئے اَم یت تت پروکھشیامی یت گیاتوا امرتم اشنوتے (۱۲) اناوی مت پرم برہم نہ سن نہ اسد اُوچیہ تے

ترجمہ - اور ہے ارجن! جو جاننے کے یوگیہ ہے - جس کو جان کر انسان امر بھاو کو پراپت ہوتا ہے۔ اس کو اچھی طرح کہونگا۔ وہ آدی رہت (اناوی) پرم برہم (دیکھنے سننے کا مضمون نہ ہونے سے) نہ تو ست (کہا جاتا ہے) اور نہ اسست ہی کہا جاتا ہے (۱۲)

دوہا

گہوں سوئی جو گئے ہے ملے موکھش جیہہ جان (۱۲) نہ وہ ست اسست ہے اُسے اناوی مان

تشریح برھم کا شدھ (حقیقی) سروپ کیا ہے - یہ کہنے میں زبان گنگ ہے - وہ ست است کچھ نہیں کہہ سکتی - جو من کی بھی پہنچ سے بہت پرے ہے - اسے بانی کیا کہے گی؟ وہ پرھم (کھشیتر گیہ) سارے وشو میں ویاپک ہے اس لئے

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम्॥
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥१३॥

اردو میں

سروتاہ - پانی پادم - تت سروتو - اکھشی شِرو - مُکھم (۱۳) سروتاہ شُرتی مل لوکے سروم آورتیہ تِشٹھتی

ترجمہ اس پربرھم کے سب طرف ہاتھ اور پاؤں ہیں - اس کے سب طرف آنکھیں - سر اور مکھ ہیں - سب طرف اس کے کان ہیں - اور وہ سنسار میں سب کو ویاپت کئے (گھیرے) ہوئے ہے (۱۳)

دوہا

ہر جا کر پد ہر جگہ آنکھیں سر مکھ ہیر (۱۳) ہر جا اُس کے شُروتر ہیں سب گھٹ میں وہ دھیر

تشریح یہاں ہاتھ - پاؤں النکار کے طور پر کہے ہیں - مطلب یہ کہ اس کی رکھشا کا ہاتھ ہر جگہ ہے - اس کی پہنچ سب جگہ ہے - وہ ہر ایک پر نگاہ رکھتا ہے - اور ہر ایک کی بات سنتا ہے - اس کا سندر مکھ سند روپ ہر جگہ گیان کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے - وہ سب جگہ حاضر و ناظر اور ہمہ گیر ہے - پھر وہ پرماتما

सर्वेन्द्रियगुणाभासं सर्वेन्द्रियविवर्जितम्॥
असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥१४॥

اردو میں

سروِیندریہ گُنا بھاسم سروِیندریہ وِورجِتم (۱۴) اسکتم سروبھرچ چیوَ - نِرگنم - گُن بھوکتری چا

ترجمہ سمپورن اندریوں کے وشیوں کو جاننے والا ہے - (مگر حقیقت میں) سب اندریوں سے رہت ہے اور آسکتی رہت اور گُنوں سے اتیت (بالاتر) ہوا بھی اپنی یوگ مایا سے سب کو دھارن پوشن کرنے والا اور گُنوں کا بھوگنے والا ہے (۱۴)

دوہا

سرب اِندریہ گُن سہت اُرو سرب اِندریہ ہت (۱۴) گن آتیت گُن بھوگتا اور آسکتی رہت

پھر وہ پرماتما کیسا ہے؟

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च॥
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत्॥१५॥

اردو میں

بہی رانتشچ - بھُوتانام - اچرم - چرم - ایوچا
سُوکھشم توات - تت اوِگئے - ام - دُور ستھم چ - انتکے چ تت

۱ - ہاتھ ۲ - کان

ترجمہ (اور وہ پرماتما) چراچر سب بھوت پرانیوں کے باہر اندر بھرپور ہے۔ اور چر اور اچر روپ بھی وہی ہے۔ وہ سوکھشم ہونے سے جاننے میں نہیں آتا۔ اور بہت ہی نزدیک[2] اور بہت ہی دُور[3] بھی وہی ہے (۱۵)

دوہا

باھر بھیتر ہے وہی چراچر وہ بیر (۱۵) درشٹی اگوچر۔ سوکھشم۔ نکٹ دُور وہ دھیر

अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम् ॥
भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥ १६ ॥

اردو میں

اَوی بھکتم چا بھوتیشو۔ وِ بھکتم اِو۔ چہ ستھتم (۱۶) بھوت بھرتری چہ تج جےٗ ام۔ گرسشنو پربھوشنو چہ

ترجمہ وہ پرماتما[1] آدی بھگت یعنی ایک رس ہے۔ (اس کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے) پھر بھی آکاش کی طرح سب چراچر پرانیوں کے اندر الگ الگ (منقسم) ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ وہی جاننے یوگیہ پرماتما ہی وشنو روپ سے سب بھوتوں کا دھارن پوشن کرنے والا اور رُدر روپ سے سب کا فنا کرنے والا اور برھما روپ سے سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ (۱۶)

دوہا

سب بھوتوں میں ایک رس بٹا ہوا ہے ایش (۱۶) دھارک اُتپادک اَرو ناشک سے گئے جگدیش

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ॥
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य धिष्ठितम् ॥ १७ ॥

اُردو میں

جیوتی شام اپی تج۔ جیوتی۔ تمساہ پرم اُچیہ تے (۱۷) گیانم گئے ام۔ گیان۔ گمیئم ہردی سروسیہ دھشٹتم

ترجمہ (اور) وہ برھم جیوتیوں کا بھی جیوتی۔ مایا (تاریکی) سے بہت ہی پرے کہا جاتا ہے۔ پھر وہ پرماتما بودھ سروپ اور جاننے کے یوگیہ ہے۔ اور تتو گیان (گیان کے مندرجہ بالا بیس[2] سادھنوں) سے پراپت ہونے والا اور سب کے ہردے میں واس کرتا ہے (۱۷)

دوہا

جیوتیوں کی جیوتی پرے تم سے اس کو جان (۱۷) گئے سکل ہردے بست گیان گمیہ ارو گیان

---

[1] - جیسے مہا آکاش غیر منقسم شدہ ہو کر بھی گھڑوں میں الگ الگ کی مانند پرتیت ہوتا ہے۔ ویسے ہی پرماتما سب بھوتوں میں ایکی روپ سے بھرپور ہوا بھی الگ الگ کی طرح پرتیت ہوتا ہے۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

[1] جیسے سورج کی کرنوں میں ٹھیرا ہوا پانی سوکھشم ہونے سے سادھارن آدمیوں کے جاننے میں نہیں آتا۔ ویسے ہی سروویاپی پرماتما بھی سوکھشم ہونے سے معمولی آدمیوں کے جاننے میں نہیں آتا۔ [2] پرماتما سب جگہ بھرپور اور سب کا آتما ہونے کی وجہ سے بہت ہی نزدیک ہے [3] اور شردھارہت اگیانی پُرشوں کے لئے نہ جاننے کی وجہ سے وہ بہت دُور بھی ہے۔

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः।

मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥१८॥

اردو میں

اِتی کھشیترم تتھا گیانم گیئے ام۔ چوکتم سماستاہ (۱۸) مدبھگتاہ ایتدو گیائے مدبھاوائے اُپ پدیتے

ترجمہ — ہے ارجن! یہ کھشیتر[1] اور گیان[2] اور گیئے[3] (جاننے یوگیہ پرماتما) کا سروپ اختصار سے کہا گیا ہے۔ اس کو تتو سے جان کر میرا بھگت میرے سروپ کو پراپت ہوتا ہے۔ ارتھات مجھ میں ہی مل جاتا ہے (۱۸)

دوہا

کہا یہی سنکھشپ سے کھشیتر گیئے ارو گیان (۱۸) مور بھگت یہ جان کر مم پراپت ہو جان

تشریح — شلوک ۱۲ سے ۱۷ تک میں گیئے ارتھات برہم کا سوروپ کہا گیا ہے کہ وہ پرماتما انادی ہے۔ اس کا آغاز وانجام نہیں ہے۔ وہ سب سے پرے ارتھات سب کا آدھار ہے۔ بانی اُسے نہ ست کہہ سکتی ہے نہ است ارتھات وہ کہنے سننے میں نہیں آتا۔ لیکن اس سے اگر کوئی یہ شنکا کرے۔ کہ وہ ہے ہی نہیں تو اس کے لئے کہتے ہیں۔ وہ سب طرف ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ سر۔ منہ اور کان والا ہے اور سارے برہمانڈ کو ویاپت کرکے ستھت ہے۔ مطلب یہ کہ سب پرانیوں کے ہاتھ پاؤں وغیرہ اندریوں میں شکتی اُسی کی کام کر رہی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ برہم ہاتھ پاؤں وغیرہ اُپادھی والا ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ سب اِندریوں کے گنوں سے پرتیت ہونے والا ہے۔ مگر سب اِندریوں سے رہت ہے۔ جیسا کہ شویتاشویترا اپنشد میں کہا ہے۔" وہ ایشور بنا پاؤں اور ہاتھ کے چلتا اور گرہن کرتا ہے۔ بنا آنکھ کے دیکھتا ہے۔ بنا کانوں کے سُنتا ہے۔" مطلب یہ کہ وہ سب سمرتھ ہے۔ پھر وہ گیئے روپ برہم اسنگ رہت ارتھات سب طرح کے سمبندھوں سے رہت ہے۔ اس کے باوجود وہ سب کا دھارن کرنے والا ہے۔ وہ نرگن ارتھات ستو رج اور تم۔ ان تینوں گنوں سے اتیت ہے۔ تو بھی وہ گنوں کا بھوگتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کسی بات کا احساس ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر وہ برہم سب پرانیوں کے اندر باہر ویاپک ہے۔ تو کیا بیچ میں نہیں ہے؟ اس پر کہتے ہیں۔ کہ سب چراچر روپ بھی وہی ہے۔ ارتھات رجو میں سرپ کی طرح پرتیت ہونے والے جو چراچر روپ شریر کے آبھاس ہیں۔ وہ بھی اس گیئے کا ہی سوروپ ہیں۔ اس پر یہ شنکا ہوتی ہے کہ جب چراچر سب کچھ وہی ہے۔ تو وہ صاف طور پر جانا کیوں نہیں جاتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل سارا جگت اسی کا سوروپ ہے تو بھی وہ آکاش کی مانند بہت ہی سوکھشم ہے۔ اس لئے سوکھشم درشٹی گیانی ہی اس کو جان سکتے ہیں۔ استھول درشٹی اگیانی ہزاروں۔ کروڑوں سالوں تک بھی اس کو نہیں جان سکتے۔ پھر وہ برہم سب پرانیوں میں آکاش کی طرح غیر منقسم اور ایک ہے۔ مگر سب پرانیوں میں منقسم ہوا سا رہتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ سب پرانیوں کا دھارن

---

[1] شلوک ۵ و ۶ میں وِکار سہت کھشیتر کا سروپ کہا ہے [2] شلوک ۷ سے گیارہ تک گیان یعنی گیان کا سادھن کہا ہے

[3] شلوک ۱۲ سے ۱۷ تک گیئے یعنی کھشیتر گیہ کا سروپ کہا گیا ہے

پالن کرنے والا۔ پرلے کال میں سب کا سنگھار کرنے والا اور سب کا پیدا کرنے والا بھی ہے۔ اگر سب جگہ موجود ہوتے ہوئے بھی برمھ پرتکش نہیں ہوتا۔ تو کیا وہ اندھکار ہے؟ اس پر کہتے ہیں۔ کہ نہیں۔ وہ پرماتما جیوتیوں کا بھی پرم جیوتی ہے۔ کیونکہ اس برمھ کی شکتی سے ہی یہ سورج وغیرہ سب جیوتیاں پرکاشت ہو رہی ہیں۔ جیساکہ شویتاشوتر اُپنشد میں کہا ہے۔ جس کے تیج سے سورج تپتا ہے۔ اس برمھ کے پرکاش سے یہ سب جگت پرکاشت ہو رہا ہے۔ اور وہ برمھ تم ارتھات اگیان سے بہت پرے ارتھات اچھوتا ہے ۔۔

گیان وغیرہ کا پراپت کرنا بہت کٹھن ہے۔ اس خیال سے مایوس ہوتے ہوئے جیت والے سادھک کی ہمت بڑھانے کے لئے آخیر میں کہتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا صفات والا برمھ ہی گیان۔ گئے اور گیان گمیہ سب کچھ ہے۔ اور وہ بہت دور نہیں ہے۔ بلکہ سب پراݨی ماتر کے ہردے میں خاص طور سے براجمان ہے۔ اس لئے اس کی پراپتی میں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

برمھ کا سروپ جاننے کے لئے مندرجہ بالا برمھ کے گنوں کا چنتن کرنا چاہیئے۔

تعلق۔ ساتویں ادھیائے میں ایشور کی کھشیتر اور کھشیتر گیہ روپ اپرا اور پرا دو پرکرتیاں بتلائی گئی ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دونو پرکرتیاں سب پرانیوں کی یونی (کارن) ہیں۔ اب یہ بات بتلائی جاتی ہے۔ کہ وہ کھشیتر اور کھشیتر گیہ روپ دونو پرکرتیاں سب بھوتوں کی یونی کس طرح ہیں؟

پرکرتی اور پرش

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि।
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसंभवान ॥१९॥

اردو میں

پرکرِتم پُرشم چیو۔ وِدّھی۔ انادی۔ اُبھاوپی (۱۹) وِکارانشچ اگنانش چیو۔ وِدّھی پرکرتی سمبھوان

ترجمہ — پرکرتی ارتھات ترگن منی میری مایا اور پُرش ارتھات جیو آتما۔ ان دونو کو تو انادی جان۔ راگ دویش وغیرہ وکاروں کو اور ترگن آتمک (تینوں گنوں والے) سارے پدارتھوں کو تو پرکرتی سے ہی پیدا ہوا جان

(۱۹)

دوہا

پرکرتی ارتھ پرش یہ جان انادی دوئے (۱۹) وکار ار گن کی اُپتی پرکرتی سے ہوئے

تشریح — پرکرتی اور پُرش یہ دونو پرمیشور کی شکتیاں ہونے کی وجہ سے انادی ہیں۔ اور دونو ہی سنسار کی اُپتی ستھتی اور پرلے کی کارن ہیں۔ ان میں سے راگ دویش وغیرہ وکار اور ستو۔ رج۔ تم وغیرہ گن ارتھات سب جڑ وستوئیں پرکرتی سے پیدا ہوتی ہیں

पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥ २० ॥

اردو میں

کاریہ کرن کرترتوے ہیتو پرکرتی اُچیہ تے (۲۰) پُرشاہ سُکھ دُکھانام۔ بھوکتری توے ہیتُور اُچیہ تے

ترجمہ کاریہ[1] اور کرن[2] کے پیدا کرنے میں ہیتُو پرکرتی کہی جاتی ہے۔ اور پُرش (جیو آتما) سُکھ دُکھ کے بھوگنے میں ہیتیو کہا جاتا ہے (۲۰) مطلب یہ کہ پرکرتی سے پیدا ہوئے اس شریر میں جیو آتما سُکھ دُکھ کے بھوگنے والا ہے (۲۰)

دوہا

ہیتُو کاریہ کرن میں پرکرتی ہے بیر (۲۰) سُکھ دُکھ بھوگے جیو یہ کہیں گیانی دِھیر

تشریح کاریہ شریر کو کہتے ہیں۔ اور اس میں رہنے والے من بُدھی۔ اہنکار اور دس اندریاں یہ تیرہ کرن ہیں۔ ان کی اُتپتی کا کارن پرکرتی ارتھات بھگوان کی ترگن متی مایا ہے۔ اور پُرش (جیو۔ کھشیترگیہ بھوگتا وغیرہ جس کے نام ہیں) سکھ دُکھ وغیرہ بھوگوں کے بھوگتاپن میں ارتھات ان کا انوبھو کرنے میں کارن کہا جاتا ہے۔ صاف طور پر کہا جائے تو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ سکھ دُکھ کا بھوگ ہی یہ سنسار ہے۔ اور پرش میں جو سکھ دُکھ کا بھوگتاپن ہے۔ یہی اس کا سنساری پن ہے۔

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुंक्ते प्रकृतिजान्गुणान ॥
कारणं गुणसंगोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥ २१ ॥

اُردو میں

پُرشاہ پرکرتی ستھو ہی بھُنکتے پرکرتی جان گُنان (۲۱) کارنم گُن سنگو اسیہ۔ سداُسد یونی جنمسُو (۲۱)

ترجمہ پرکرتی میں[3] سھتت (رہتا ہوا) پُرش ہی پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گنوں والے سب پدارتھوں کو بھوگتا ہے (اور ان) گُنوں کا سنگ (لگاؤ) ہی اس جیو آتما کے اچھی بُری جُونیوں میں جنم لینے میں۔ کارن[4] ہے۔

دوہا

پرکرتی ستھت پُرش ہی پرکرتی گُن بھوگ (۲۱) کر کے لیوے بھلی بُری یونی جنم سنجوگ

تشریح پُرش (جیو آتما) پرکرتی میں سھتت ہے۔ ارتھات پرکرتی کو ہی اپنا سوروپ مانتا ہے۔ اس لئے وہ پرکرتی سے پیدا ہوئے سکھ دُکھ اور موہ رُوپی وکاروں اور گُنوں کو اپنا مانتا ہوا اُن کا بھوگ کرتا ہے ارتھات میں سُکھی ہوں۔ میں دُکھی ہوں میں پنڈت ہوں میں مُوکھ ہوں۔ اس طرح مانتا ہوا سُکھی یا دُکھی ہوتا ہے۔ اور اس کے مطابق بھلی

---

[1] آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل۔ پرتھوی۔ یہ پنچ مہابھوت ہیں جن کے شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس اور گندھ۔ یہ پانچ کاریہ ہیں [2] بدھی۔ اہنکار۔ اور من[3]۔ کان[4]۔ چمڑہ[5]۔ زبان۔ آنکھ۔ ناک۔ اور واک[9]۔ ہاتھ[10]۔ پاؤں[11]۔ اُپستھ[12] اور گدا[13]۔ کان تیرہ کا نام کرن ہے [3] یہاں پرکرتی لفظ کا ارتھ گیتا ادھیائے ۷۔ شلوک ۱۴ میں کہی ہوئی بھگوان کی ترگن متی مایا سمجھنی چاہیئے [4] مطلب یہ کہ ستوگن کے تعلق سے دیو یونی میں۔ رجوگن کے تعلق سے منش جونی میں اور تموگن کے تعلق سے پشو پکھشی وغیرہ نیچ جونیوں میں جنم ہوتا ہے

برسی جونیوں کو بھی پاتا ہے

उपद्रष्टानुमंता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ॥
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥२२॥

اردو میں

اُپ دَرِشٹا۔ اَنُومنتا چا۔ بھرتا۔ بھوگتا مہیشورہ (۲۲) پرماتم ایتی چاپی اُکتو دیہے۔ اسمن پُرشاہ پرہ

ترجمہ (اصل میں تو یہ) پُرش (جیو یا الشعر) اس دیہہ میں رہتا ہوا بھی پرے اربھات ترگن متی مایا سے الگ ہی ہے۔ صرف ساکھشی (درشٹا) ہونے سے دیکھنے والا۔ انومتی دینے والا ہونے سے انومنتا (صلاح دینے والا) سب کو دھارن کرنے والا ہونے سے بھرتا (پالک) جیو رُوپ سے بھوگتا (بھوگنے والا) برہما وغیرہ کا بھی سوامی ہونے سے مہیشور اور سچدانند ہونے سے پرماتما کہا گیا ہے (۲۲)

دوہا

درشٹا پالک بھوگتا اُنومنتا ہے بیر (۲۲) پرم پُرش اس دیہہ سے پَرے ہی جانو دھیر

پُرش اور پرکرتی کو اس طرح الگ الگ جاننے کا پھل کیا ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ॥
सर्वथा वर्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥२३॥

اُردو میں

یا ایوم ویتی پُرشم۔ پرکرتم۔ چا گُنیہ سہہ (۲۳) سروتھا ورتمانو اَپی۔ نہ سا بھُویو۔ ابھی جائیتے

ترجمہ اس طرح پُرش کو اور گنوں کے سہت پرکرتی کو جو منش تتو سے جان لیتا ہے۔ وہ سب طرح سے برتتا ہوا (سنسار کے کام کرتا ہوا) بھی پھر جنم نہیں لیتا ہے۔ (۲۳)

دوہا

جو جانے یہ پُرش اُرو پرکرتی گُن سہت (۲۳) سرب کرم کرتا ہوا جنم نہیں پُن لیت

تشریح یہ جو سارا سنسار دکھائی دے رہا ہے۔ پرکرتی (مایا) کا کاریہ ہونے سے ناپائیدار فانی۔ جڑ اور تغیر پذیر ہے۔ اور جیو آتما نتیہ۔ چیتن۔ نِروکار۔ اوناشی اور شدھ بُدھ سروپ سچدانند گھن پرماتما کا ہی انش ہے۔ اس طرح سمجھ کر سمپورن مایا کے پدارتھوں کا سنگ بالکل ترک کر کے پرم پُرش پرماتما میں ہی ایکی بھاو سے مگن رہنے کا نام پرکرتی اور پُرش کو تتو سے جاننا ہے۔ اس طرح جو پرکرتی اور پرش کو جان لیتا ہے وہ مکت ہو جاتا ہے۔ اس کا پھر جنم نہیں ہوتا۔ پرش اور پرکرتی کا بھید بتلا کر اب پرم پُرش پرماتما کی پراپتی کے سادھن بتلاتے ہیں

ادھکاری بھید سے پرماتما کے جاننے کے سادھن

ध्यानेनात्मनि पश्यंति केचिदात्मानमात्मना ॥

अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे ॥ २४ ॥

اردو میں

دھیانین آتمنی پشینتی۔ کیچد۔ آتمانم۔ آتمنا (۲۴) اَنیئے سانکھیئن یوگین کرم یوگین چا اپرے

ترجمہ (ہے ارجن! اس پرم پُرش) پرماتما کو کتنے ہی منش تو شدھ ہوئی سوکھشم بدھی سے دھیان کے ذریعے ہردے میں دیکھتے ہیں۔ اور کتنے ہی گیان یوگ کے ذریعے دیکھتے ہیں (اسی طرح) کتنے ہی (اس پرماتما کو) نشکام کرم یوگ کے ذریعے دیکھتے ہیں (۲۴)

دوہا

دھیان یوگ سے لکھت کو اپنے اندر ایش (۲۴) کرم یوگ ارو سانکھیہ سے کوئی لکھیں جگدیش

تشریح اونچے درجے کے یوگی یا اُتم ادھکاری سب طرف سے چت کو ہٹا کر اُسے آتما میں لگا دیتے ہیں۔ اس طرح دھیان کا پرواہ لگاتار جاری رہنے سے ان کا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ تب انہیں اپنے ہی اندر آتما۔ پرماتما دکھائی دینے لگتا ہے۔ اس کی ودھی ادھیائے چھ شلوک ۱۱ تا ۱۳ میں بتلائی گئی ہے۔

سانکھیہ ارتھات گیان یوگ والے ایسا وچار کرتے ہیں۔ کہ ست۔ رج اور تم تین گن ہیں۔ آتما سناتن اور ان کے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔ اور اُن گنوں سے الگ ہے۔ اس طرح وچار کرنے والے آتما میں آتما کو آتما کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ اس کا بیان ادھیائے ۲ شلوک ۱۱ سے ۳۰ تک میں وستار پُوروک کیا گیا ہے۔ تیسرے کرم یوگی ہیں۔ جو سارے کرم ایشور کے نمت کرتے ہیں اور پھل کی خواہش کو ترک کر کے نشکام کرموں کے ذریعے اپنے چت کو شدھ کر کے پرماتما کو پا لیتے ہیں۔ ان کا ذکر ادھیائے ۲ شلوک ۴۰ سے اخیر تک تفصیل سے کیا گیا ہے

अन्ये त्वेवमजानन्तः श्रुत्वान्येभ्य उपासते ॥
तेऽपि चातितरन्त्येव मृत्युं श्रुतिपरायणाः ॥ २५ ॥

اردو میں

اَنیئے تُو ایوم اَجانَنتاہ شرُتوا۔ انیئے۔ اُپاستے (۲۵) تے اَپی۔ چا۔ اَتی۔ ترنتی ایو۔ مرتیوم شرتی پرایناہ

ترجمہ مگر جو دھیان۔ گیان اور کرم یوگ کچھ نہیں جانتے۔ (ان میں سے) کئی تھوڑی عقل والے پُرش اس طرح نہ جانتے ہوئے دوسروں سے (تتو گیانی پُرشوں سے) سُن کر ہی اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ شردھا سے سُن کر اس پر عمل کرنے والے پُرش بھی مرتیو رُوپی سنسار ساگر سے بلاشبہ تر جاتے ہیں (۲۵)

دوہا

جو یہ سب نہ جان کر بھجن کریں سُن بیر (۲۵) شروَن پرائن پُرش وہ بھی تر جاویں دھیر

---

۱ شبد وغیرہ وشیوں سے کان وغیرہ اندریوں کو ہٹا کر ان کا من میں نرودھ کر کے اور من کو انتر آتما میں نرودھ کر کے جو ایکاگر بھاد سے آتم چنتن کرنا ہے۔ اس کا نام دھیان ہے۔

تشریح مطلب یہ کہ جو انپڑھ ہیں۔ گیان ۔ دھیان کچھ نہیں جانتے ۔ وہ بھی مہاتماؤں کا ستسنگ کر کے اُن کے کہنے کے مطابق شردھا سے بھگوان کی بھگتی کر کے اس سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں ۔ بھگوان کا دربار گیانی اگیانی اعلےٰ ادنےٰ سب کے لئے کھلا ہے ۔ کسی کو اس میں آنے کی ممانعت نہیں ہے

سنسار کے سارے پدارتھ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے سنیوگ سے ہی پیدا ہوتے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں ۔

यावत्संजायते किंचित्सत्त्वं स्थावरजंगमम् ॥
क्षेत्र क्षेत्रज्ञसंयोगात्त द्विद्धि भरतर्षभ ॥ २६ ॥

اردو میں

یاوت سنجایتے کنچت ستوم ستھاور جنگمم (۲۶) کھشیتر کھشیتر گیہ سنیوگات تدودھی بھرت ارشبھ

ترجمہ ہے ارجن! اس سنسار میں جو کچھ بھی ستھاور جنگم وستو پیدا ہوتی ہیں ۔ ان سبھوں کو تو کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے سنیوگ سے ہی پیدا ہوا جان (۲۶) مطلب یہ کہ پرکرتی اور پرش کے باہمی سمبندھ سے ہی سارا جگت قائم ہے ۔ حقیقت میں تو سارا جگت فانی اور ناپائیدار ہے (۲۶)

دوہا

جو کچھ اُتپن ہوت ہے چراچر جگ مان (۲۶) کھشیتر کھشیتر گیہ یوگ سے اُتپن ارجن جان

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठंतं परमेश्वरम् ॥
विनश्यत्स्वविनिश्यंतं यःपश्यति स पश्यति ॥ २७ ॥

اردو میں

سمم سرویشو بھوتیشو ۔ تشٹھنتم پرمیشورم (۲۷) ونشئت سو ۔ اوی نشئتم یاپشئتی سا پشئتی

ترجمہ (اس طرح جان کر) جو پُرش نشٹ ہوتے ہوئے (تغیر پذیر) سب چراچر بھوتوں میں ناش رہت پرمیشور کو سم بھاو سے موجود دیکھتا ہے ۔ وہی دیکھتا ہے (۲۷) مطلب یہ کہ جو فانی اور تغیر پذیر چیزوں میں بھی لافانی پرماتما کو ایک جیسا دیکھتا ہے ۔ وہی گیانی ہے ۔ اور وہی موکھش پراپت کرتا ہے ۔ (۲۷)

دوہا

سب بھوتوں میں ایشور رہنا ایک سمان (۲۷) ناشی میں اوناشی جو جانے گیانی مان

اس طرح برمھ کے سروپ کو جاننے کا پھل کہتے ہیں ۔

समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ॥
न हिनस्त्यात्मनात्मानं ततो यति परां गतिम् ॥

اردو میں

سمم پشئین ہی سروتر ۔ سم اوستھتم ایشورم (۲۸) نہ ہنستی آتمنا آتمانم تتو یاتی پرام گتم

ترجمہ ۔ کیونکہ وہ (برمھ گیانی) پُرش سب میں سمان بھاو سے موجود پرمیشور کو دیکھتا ہوا اپنے آپ

کو نشٹ نہیں کرتا ہے (ارتھات جسم کے نشٹ ہونے پر آتما کا ناش ہونا نہیں مانتا ہے)۔ اس لئے وہ پرم گتی کو پاتا ہے۔ (۲۸) مطلب یہ کہ برمھ گیانی جانتا ہے کہ یہ جگت فانی اور تغیر پذیر ہے اور آتما لافانی اور لاتغیر ہے جسم کے نشٹ ہونے پر آتما کا ناش نہیں ہوتا۔ ایسا جان کر وہ گیانی پرش فانی جگت کے بندھن سے آزاد ہو کر امر ہو جاتا ہے۔

دوہا

سب میں ادبن جو لکھے ایشور کو سم بھاو (۲۸) نشٹ کرے نہ آپ کو پرم گتی سو پاو

سنسار میں جو اختلاف نظر آتا ہے۔ وہ پرکرتی کے ذریعے کئے گئے کرموں کی وجہ سے ہوتا ہے یہ کہتے ہیں۔

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ।।
य पश्यति तथात्मानंकर्तारं स पश्यति ॥ २९ ॥

اردو میں

پرکرتیو چا کرمانی۔ کریا مانانی۔ سروشاہ (۲۹) یا پشیتی۔ تتھا تمانم اکرتارم سا پشیتی

ترجمہ — اور جو پرش سارے کرموں کو سب طرح سے پرکرتی (مایا) سے ہی کئے ہوئے دیکھتا ہے اور آتما (کھیشتریہ) کو اکرتا (نہ کرنے والا) دیکھتا ہے وہی دیکھتا ہے ارتھات وہی گیانی پرمارتھ درشی ہے (۲۹)

دوہا

کرتی ہے سارے کرم پرکرتی ہی بیر (۲۹) جیو اکرتا جو لکھے سو گیانی ہے دھیر

تعلق۔ پھر بھی اسی بیچار تتھ گیان کی دوسری طرح سے ویاکھیا کرتے ہیں :-

यदा भूतपृथग्भावमेकस्थमनुपश्यति ॥
ततएव च विस्तारं ब्रह्म संपद्यते तदा ॥ ३० ॥

یدا بھوت پرتھگ بھاوم۔ ایک ستھم انوپشیتی (۳۰) تت ایو چا وستارم برھم سمپدیتے تدا

۲۹۔ ارتھات اس بات کو تتو سے سمجھ لیتا ہے کہ پرکرتی سے پیدا ہوئے سارے گن ہی گنوں میں برتتے ہیں اور آتما نرلیپ اور نردکار ہے

۲۸۔ سوال کوئی بھی پرانی خود اپنے کو نشٹ نہیں کرتا۔ پھر یہ غیر ضروری بات کیوں کہی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو نشٹ نہیں کرتا؟

جواب یہ غیر ضروری نہیں ہے۔ بلکہ سچ بات یہ ہے کہ اگیانی اپنا آپ ہی دشمن ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو نشٹ کرتا ہے۔ سبھی اگیانی سروتر برا جمان حاضر و ناظر پرماتما کا ترسکار کر کے جسم وغیرہ فانی پدارتھوں کو آتم بھاو سے ماننے لگتے ہیں اور پھر دھرم ادھرم کا آچرن کر کے اس پراپت کئے ہوئے شریر روپی آتما کو پراپت کرتے ہیں۔ پھر اس کا بھی ناش کر کے دوسرے شریر کو پاتے اور پھر اس کا بھی ناش کر کے تیسرے شریر کو پراپت کرتے ہیں۔ اس طرح بار بار شریر روپی آتما کو پراپت کر کے اس کی ہنسا کرتے ہیں ... گیانی ... اپنے آپ کو نشٹ کرنے والے ہی ہیں۔

ترجمہ (اور یہ گیانی پُرش) جس کال میں بھوتوں کے نیارے نیارے بھاووں (اختلافات) کو ایک پرماتما کے سنکلپ کے آدھار سے ہی قائم دیکھتا ہے۔ اور اس پرماتما کے سنکلپ سے ہی سارے برہمانڈ کا وستار دیکھتا ہے۔ اس کال میں وہ برہم کو پراپت ہوتا ہے (۳۰)

دوہا

سب بھُوتوں کو ایک میں تھِر جانے وِستار (۳۰) اسی ایک سے لکھت جو ہو بھوساگر پار

تشریح جس وقت گیانی پرش پرانیوں کے الگ الگ بھاووں کو ایک آتما میں ہی دیکھتا ہے۔ ارتھات شاستر اور گورو کے اُپدیش سے منن کر کے آتما کو اس طرح پرتیکش دیکھتا ہے۔ کہ "یہ سب کچھ آتما ہی ہے" (چھاندوگیہ ۷-۲۵-۲) اور اس آتما سے ہی سارا وِستار سب کی پیدائش دیکھتا ہے۔ ارتھات جس وقت آتما سے ہی پران آتما سے ہی وِشا۔ آتما سے ہی کام۔ آتما سے ہی آکاش۔ آتما سے ہی تیج۔ آتما سے ہی جل۔ آتما سے ہی اَنّ۔ آتما سے ہی سب کا پرگٹ اور لین ہونا" وغیرہ سارا وِستار آتما سے ہی ہوا دیکھتا ہے۔ اس وقت وہ برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ ارتھات برہم رُوپ ہو جاتا ہے۔

سوال۔ اگر ایک ہی آتما سب شریروں کا آتما مانا جائے۔ تو اس کا اُن سب کے دوشوں سے بھی بندھن ہوگا؟ جواب۔ یہ بات نہیں ہے۔ سنو:۔

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्मायमव्ययः ॥
शरीरस्थोऽपि कौंतेय न करोति न लिप्यते ॥ ३१ ॥

اردو میں

اَنادِت۔ وان۔ نِرگُن تواتِ۔ پرماتما۔ ایم اَدیہ یا (۳۱) شریر ستھو۔ اپی۔ کونتیہ نہ کروتی نہ لپیہ تے

ترجمہ ہے ارجن! انادی ہونے سے اور گُن اتیت (نِرگُن) ہونے سے یہ اوناشی پرماتما شریر میں رہتا ہوا بھی حقیقت میں نہ تو کچھ کرتا ہے اور نہ لپائیمان ہوتا ہے (کسی کرم کا اُسے بندھن نہیں ہوتا۔) (۳۱)

دوہا

انادی نِرگُن وہ پربھو اوناشی ہے بیر (۳۱) دیہہ میں بندھن رہت اُرو۔ رہے اکرتا دھیر

کیسے وہ لپائیمان نہیں ہوتا۔ اسے مثال سے واضح کرتے ہیں۔

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्यादाकाशं नोपलिप्यते ॥
सर्वत्रावस्थितो देहे तथात्मा नोपलिप्यते ॥ ३२ ॥

اردو میں

یتھا سرو گتم۔ سَو کھشمیاد آکاشم نو اُپ لپیہ تے (۳۲) سروتر اَوستھتو دیہے تتھا آتما نو اُپ لپیہ تے

ترجمہ جس طرح سب جگہ ویاپک (پھیلا) ہوا آکاش سُوکھشم (لطیف) ہونے کے کارن لپائیمان نہیں ہوتا۔ ویسے ہی دیہہ میں سب جگہ پھیلا ہوا آتما بھی (نرگُن ہونے کے کارن دیہہ کے گُنوں سے) لپائیمان نہیں ہوتا (۳۲)

دوہا

آکاش [۱]

جیسے سوکھشم سروگت ویوم لپت نہ ہوئے (۳۲) تیسے ایشور دیہہ میں ارجن لپت نہ ہوئے

اب سورج کی مثال سے سب جگہ اس کا پرکاش دکھاتے ہیں۔

यथा प्रकाशयत्येक: कृत्स्नं लोकमिमं रवि: ॥

क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥ ३३ ॥

اُردو میں

یتھا پرکاشیتی ایکا۔ کرتسنم لوکم اِمم روی (۳۳) کھشیترم کھشیتری تتھا کرتسنم پرکاشیتی بھارت

ترجمہ: ہے ارجن! جس طرح ایک سورج اس سارے سنسار کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح ایک ہی آتما سارے کھشیتر کو روشن کرتا ہے (۳۲) مطلب یہ کہ نتیہ بودھ سروپ ایک آتما کی ہی ستا سے سرشٹی کی ساری جڑ وستوئیں پرکاشت ہوتی ہیں۔ (۳۳)

دوہا

جیسے اِک روی کرت ہے سب جگ میں پرکاش (۳۳) ویسے کھشیترگیہ کرت ہے کھشیتر میں پرکاش

نوٹ:- یہاں آتما میں سورج کی مثال دو طرح سے گھٹتی ہے آتما سورج کی طرح سب شریروں میں ایک ہے۔ اور الپت بھی ہے۔

اب سارے ادھیائے کا خلاصہ مطلب اس آخری شلوک میں کہتے ہیں۔

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोरेवमंतरं ज्ञानचक्षुषा ॥

भूतप्रकृतिमोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम् ॥ ३४ ॥

اردو میں

کھشیتر کھشیترگیور ایوم۔ انترم گیان چکھشوشا (۳۴) بھوت پرکرتی موکھشم چا یے وِدُر یانتی تے پرم

ترجمہ: اس طرح کھشیتر اور کھشیترگیہ کے بھید کو اور وکار سہت پرکرتی سے چھوٹنے کے اُپائے کو جو پُرش گیان کی آنکھوں سے تتو سے جانتے ہیں۔ وہ مہاتما جن ہی پر برہم پرماتما کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۳۴)

دوہا

کھشیتر کھشیترگیہ بھید جو گیان چکھشو سے بیر (۳۴) جائیں بندھن رہت ہو مو پراپت ہوں دھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا کھشیتر کھشیترگیہ وبھاگ یوگ نامی

(تیرھواں ادھیائے ختم ہوا)

---

[۱] ارتھات کھشیتر کو جڑ۔ وکاری۔ تغیر پذیر اور فانی جاننا اور کھشیترگیہ کو نتیہ چیتن وکار رہت اور اوناشی جاننا ہی اُن کے بھید کو جاننا ہے

تیرھویں۱۳ ادھیائے کا خلاصہ

کھشیتر ارتھات جسم یا یہ وشو برہمانڈ (رُوپی جسم) کیا ہے؟ یہ بتلانے کے لئے چھٹے شلوک میں پرکرتی کے ۲۴ تتو گنائے ہیں۔ مگر ان چوبیس۲۴ تتوؤں سے ہی تمام جگت کا سروپ سامنے نہیں آتا۔ ۲۴ تتوؤں سے بنے ہوئے اس جسم یا جڑ جگت کے پرے جو پُرش یا پرم پُرش ہے۔ وہ تو ہے ہی۔ مگر اس جسم کے جو کارن ہیں۔ ارتھات اِچھیا۔ دویش۔ سکھ دُکھ وغیرہ اُن کا بھی وچار ہونا چاہیئے۔ ساتویں شلوک میں ان سب کو کھشیتر کا بھاو ہی بتلایا ہے۔ اور اس طرح سے تمام ستھول اور سوکھشم جگت کا بودھ کرایا ہے۔ اس طرح وِکاروں سہت کھشیتر کا بیان کر کے یہ بتلایا کہ جس پرش کو اس کھشیتر کا اس طرح کا عملی گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ گیانی پرش کے جو لکشن ہیں ان کا اسی لئے شلوک ۸ سے ۱۲ تک میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کھشیتر گیہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ یہ جو کھشیتر ہے اسی کھشیتر گیہ سے پھیلایا گیا ہے۔ اسی کا گیان ہی سچا گیان ہے۔ وہی گیے (جاننے لایق) ہے۔ وہ ست بھی نہیں ہے اور اَست بھی نہیں ہے ارتھات وہ فانی یا تغیر پذیر پرکرتی (مادہ) بھی نہیں ہے اور انادی مول پرکرتی بھی نہیں۔ اس لئے سب اندریوں کے وشیوں میں اس کا آبھاس ہونے پر بھی وہ اندریہ رہت ہے۔ وہ سب کو دھارن کرتا اور ضبط میں رکھتا ہے۔ مگر خود تمام قیود (بندھنوں) سے آزاد ہے۔ گنوں کا بھوگتا ہے۔ مگر نرگن ہے۔ مطلب یہ کہ سگن۔ نرگن ویکت (ظاہر) اَویکت (باطن) ست۔ اَست سب کچھ وہی ہے۔ وہ دُور ہے۔ کیونکہ مایا سے ڈھکا ہونے کے باعث دکھائی نہیں دیتا۔ مگر وہ نزدیک بھی ہے اور اتنا نزدیک ہے۔ کہ اس سے زیادہ دُوسری کوئی چیز نزدیک نہیں ہے کیونکہ وہ سب جگہ حاضر ناظر ہے۔ سب کے دلوں میں موجود ہے۔ وہ ایک ہے۔ مگر سب میں ہے۔ اور انیک رُوپوں میں دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح اٹھارھویں شلوک تک کھشیتر گیہ کا بیان کیا۔

اس کے بعد کھشیتر۔ کھشیتر گیہ ارتھات پرکرتی اور پرش کا باہم کیا تعلق ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے شری بھگوان نے فرمایا۔ کہ پرکرتی اور پُرش دونو ہی انادی ہیں۔ ست۔ رج اور تم تینوں گن اور ان کا دستار (پھیلاؤ) پرکرتی سے ہی ہوتا ہے۔ پرش پرکرتی میں رہ کر ان گنوں کی وجہ سے ہی اچھی بُری جونیوں (جسموں) کو حاصل کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ آزاد ہے۔ گن (ست۔ رج اور تم) ہی سب کچھ کرتے کراتے ہیں۔ مگر اس کا کارن کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا سنیوگ ہے۔ یہ سنیوگ پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح انادی کال سے سرشٹی کا یہ کارخانہ چل رہا ہے۔ روزانہ کئی طرح کے تغیر و تبدل ہو رہے ہیں۔ مگر آتما سمان رُوپ سے رہتا ہے۔ اور انادی اور نرگن ہونے کی وجہ سے جسموں میں رہ کر بھی یہ نہ تو کچھ کرتا ہے۔ اور نہ اسے کسی کرم کا بندھن ہی ہوتا ہے کھشیتر اور کھشیتر گیہ میں یہی فرق ہے۔ آتما آزاد ہے اور پرکرتی مقید ہے اور موکھش نام پرکرتی سے چھوٹنے کا ہے۔ یہ گیان جس کو ہو جاتا ہے۔ وہ آتم رُوپ میں لین ہو جاتا ہے۔ ارتھات موکھش کو حاصل کر لیتا ہے۔

"اوم شم"

چودھواں ادھیائے۔ گُن ترئی وبھاگ یوگ

تیرھویں ادھیائے میں کھشیتر۔ کھشیترگیہ وبھاگ بتلاتے ہوئے یہ کہا جاچکا ہے۔ کہ جنم مرتیہ وغیرہ تمام سرشٹی کا کارن پرکرتی ہے۔ اسی پرکرتی کے گنوں سے یہ سارا کاروبار چل رہا ہے (ادھیائے ۱۳۔ شلوک ۲۱) اس لئے اب یہ بتلانے کی ضرورت ہوئی۔ کہ یہ گُن کیا چیز ہیں؟ اور کس طرح ان سے سب کرم ہوا کرتے ہیں اس لئے اس ادھیائے میں گُن ترئی وبھاگ (ست۔ رج اور تم) تینوں گنوں کا بھید بتلایا جائے گا۔ جس سے اس دُنیا کے بننے بگڑنے کا راز معلوم ہو جائے گا۔ اور گنوں کے پرے جو گنوں سے آناد (نرگُن) برہم ہے۔ اس کا دھیان آسان ہو جائے گا۔ یہ سب ارجن کو بتلانے کے لئے شری بھگوان بولے :-

श्री भगवानुवाच॥ परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानां ज्ञानमुत्तमम् ॥
यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धिमितो गताः ॥१॥

شری بھگوان اوواچ

پرم بھویہ پروکھشیامی گیانانام گیانم اُتمم (۱) یج جیاتوا منیا سروے۔ پرام سِدھم اِتو گتاہ

ترجمہ: اس کے بعد شری کرشن بھگوان بولے ہے ارجن! پھر تم کو سب گیانوں میں بھی بہت ہی اتم پرم گیان (آگے) کہونگا جس کو جان کر سب مُنی لوگ اس سنسار سے (مکت ہوکر) پرم سِدھی کو پا گئے ہیں۔ (۱)

دوہا

پھر میں کہتا ہوں تجھے وہ سرب اُوتّم گیان (۱) جان جسے مُنی سب ہوئے اُوتّم سدھی دان

اس گیان کی یہ کتنی بڑی مہما ہے۔ کہ

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्यमागताः ॥
सर्गेऽपि नोपजायंते प्रलये न व्यथंति च ॥ २॥

اردو میں

رادم گیانم اُپاشرتیا۔ مم۔ سادھرمیم۔ آگتاہ (۲) سرگے اَپی نوپ جائنتے پرلیئے نہ وِتھنتی چا

ترجمہ: اس گیان کا آشرہ لے کر اور مطابق گیان کے سادھنوں کا انوشٹھان کر کے جو پُرش میرے سروپ کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ سرشٹی کے آدی کال میں بھی جنم نہیں لیتے۔ اور پرلے کال میں بھی بیاکل (دُکھی) نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں میرے سوائے (یا مجھ سے الگ) اور کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ (۲)

دوہا

پراپت ہوں مم بھاؤ کو پاکر یہ گیان (۲) سرشٹی میں نہ جنم لیں پرلے دُکھ نہ مان

سرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوتی ہے؟

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन्गर्भं दधाम्यहम्॥
संभवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत॥ ३॥

اردو میں

مم یونر مہد برمھ ۔ تسمن گربھم ددھامی اہم (۳) سمبھوہ سرب بھوتانام تتو بھوتی بھارت

ترجمہ ہے ارجن! میری مہد برمھ روپ پرکرتی ارتھات ترگن مئی مایا (سب بھوت پرانیوں کی) یونی اگر بھادھان کا استھان یا جنم کا کارن ہے (اندر) ہیں اس میں گربھ (چیتن روپ بیج) کو رکھتا (استھاپن کرتا) ہوں۔ اس سے ہے ارجن! سب پرانی پیدا ہوتے ہیں (۳)

دوہا

پرکرتی یونی مری ماہیں بھارت . بیر (۳) میرے گربھا دھان سے پرانی جنمیں دھیر

تشریح پرکرتی یونی ہے۔ اس میں گربھ ارتھات چیتنا کو پرماتما ڈالتے ہیں۔ اس طرح سے سب جیووں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہے ارجن! صرف سرشٹی کے آغاز میں ہی میں اس طرح جیووں کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ سدا ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ

सर्वयोनिषु कौंतेय मूर्तयः संभवंति याः॥
तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता॥ ४॥

اردو میں

سرب یونیشو کونتے مورتیاہ سمبھونتی یاہ (۴) تا سام برمھ مہد یونی راہم بیج پردا پتا

ترجمہ ہے ارجن! (دیو ۔ پتر ۔ منش ۔ پشو وغیرہ) ساری یونیوں میں جتنی بھی شورتیاں (شریر) پیدا ہوتے ہیں ان سب کی ترگن مئی مایا (مہد برمھ روپ میری مایا یا پرکرتی) تو گربھ کو دھارن کرنے والی ماتا ہے۔ اور میں بیج دینے والا پتا ہوں۔ (۴)

دوہا

سب یونیوں میں مورتیں جو جو جنمیں بیر (۴) سب کی ماتا پرکرتی اور پتا میں دھیر

सत्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृतिसंभवाः॥
निबध्नंति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम्॥ ५॥

۱؎ سب کاریوں سے ارتھات پیدا ہوئی چیزوں سے بڑی ہونے کے باعث اور اپنے وکاروں کو دھارن کرنے والی ہونے سے پرکرتی مہد برمھ کہلاتی ہے

اردو میں

ستوم ۔ رجس تم ۔ اتی گناہ ۔ پرکرتی ۔ سمبھولہ (۵) نبدھنتی مہا باہو ۔ دیہے ۔ دیہی نم ۔ اویہ ایم

ترجمہ: ہے مہا باہو ارجن ! ستوگن ۔ رجوگن اور تموگن ایسے یہ پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گن اس اوناشی (لافانی) آتما کو شریر میں باندھتے ہیں (۵)

دوہا

ست ۔ رج ۔ تم پرکرتی سے پیدا ہوویں بیر (۵) دیہہ میں باندھیں آتما اوناشی کو دھیر

سوال ۔ پہلے کہا ہے ۔ کہ دیہی (یہ آتما) گنوں میں لپت نہیں ہوتا ۔ پھر یہاں الٹی بات کیسے کہدی ۔ کہ اس کو گن باندھتے ہیں ؟

جواب ۔ حقیقت میں گن نرگن آتما کو نہیں باندھ سکتے ۔ بلکہ محض باندھتے ہوئے سے پرتیت ہوتے ہیں یہ مطلب ہے

تینوں گنوں کے سوبھاو اور کرم

तत्र सत्त्वं निर्मलत्वात्प्रकाशकमनामयम् ॥
सुखसंगेन बध्नाति ज्ञानसंगेन चानघ ॥ ६ ॥

اردو میں

تتر ستوم نرمل توات پرکاشکم اناما یم (۶) سکھ سنگین بدھناتی گیان سنگین چانگھا

ترجمہ: ہے نشپاپ ارجن ! ان تینوں گنوں میں سے ستوگن نرمل ہونے سے پرکاش کا کرنے والا اور نردوش ہے یہ سکھ اور گیان کی لالسا سے (دیہی ارتھات جیو کو دیہہ) میں باندھتا ہے (۶)

دوہا

پرکاشک ۔ نرمل اور شدھ ستو ہے بیر (۶) گیان اور سکھ سنگ سے دیہہ میں باندھے دھیر

تشریح: مطلب یہ کہ ستوگن کی حالت میں انسان کو سکھ اور گیان سے لگاؤ (موہ) ہو جاتا ہے ۔ اس لئے ان کی لالسا سے بندھا ہوا وہ شریر میں آتا ہے ۔ وشے روپ سکھ کا دشئی آتما سے "میں سکھی ہوں" اس طرح کا سمبندھ جوڑنا یہ آتما کو متھیا ہی سکھ میں باندھتا ہے ۔ یہی اودیا ہے ۔ کیونکہ درحقیقت وشے کے دھرم وشئی میں کبھی نہیں ہوتے (شنکر آچاریہ)

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासंगसमुद्भवम् ॥
तन्निबध्नाति कौंतेय कर्मसंगेन देहिनम् ॥ ७ ॥

---

۱ جس کی بھجائیں بہت ہی ہرشٹ پشٹ اور گھٹنوں تک لمبی ہوں ۔ اس کا نام مہا باہو ہے ۔

اردو میں

رجو راگ آتمکم ودّھی ترشنا سنگ سمدبھوم (۷) تن نبدھناتی کونتئے کرم سنگین دیہی نم

ترجمہ: ہے ارجن! راگ (موہ) روپی رجوگن کو تو کامنا اور آسکتی (لگاؤ) سے پیدا ہوا جان - وہ اس دیہی ارتھات آتما کو کرموں کے پھل کی آسکتی (لالسا) سے باندھتا ہے (۷)

دوہا

راگ روپ رج جان تو ترشنا سنگ سے بیر (۷) کرم سنگ سے جیو کو باندھے ہے یہ دھیر

تشریح: مطلب یہ کہ رجوگن سے کرم میں رغبت پیدا ہوتی ہے اور کرم کے پھل کی اچھا جیو کو شریر میں باندھتی ہے۔ ناحاصل چیز کے حاصل کرنے کی خواہش کا نام ترشنا ہے۔ اور حاصل شدہ چیز میں پریتی یا سنیہہ کا نام آسکتی ہے۔ جس کا دوسرا نام راگ ہے۔ مطلب یہ کہ رجوگن اس شریر دھاری کھشتریہ (جیو) کو کرم پھل کی کامنا سے باندھتا ہے

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्वदेहिनाम् ॥
प्रमादालस्यनिद्राभिस्तन्निबध्नाति भारत ॥ ८ ॥

اردو میں

تمس تو اگیان جم ۔ ودّھی ۔ موہنم سرب دیہی نم (۸) پرماد آلسیہ نِدرابھس ۔ تن نبدھناتی بھارت

ترجمہ: اور ہے بھارت! تموگن کو اگیان (جہالت) سے پیدا ہوا جان - یہ سب جیووں کو موہنے والا (دھوکہ میں ڈالنے والا) ہے۔ اور پرماد - آلس[1] اور نیند کے ذریعے سے یہ دیہی کو (دیہہ میں) باندھتا ہے۔ (۸)

دوہا

اگیان روپ تم جان تو موہک ہے یہ بیر (۸) آلس نیند پرماد سے دیہہ میں باندھے دھیر

تشریح: مطلب یہ کہ تموگن ۔ پرماد ۔ نیند اور آلس پیدا کرتا ہے ۔ اور ان کے موہ سے کھچا ہوا جیو جسم میں باندھا جاتا ہے ۔ اب اگلے شلوک میں تینوں گنوں کے کرم بتلاتے ہیں۔

सत्त्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत ॥
ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे संजयत्युत ॥ ९ ॥

اردو میں

ستوم سکھے سنجیتی ۔ رجہ کرمنی بھارت (۹) گیانم آورتیہ تو تمہ پرمادے سنجیتی اُت

ترجمہ: ہے ارجن! ستوگن سکھ میں لگاتا ہے ۔ رجوگن کرم میں لگاتا ہے ۔ تموگن گیان (سُدھ بدھ) کو ڈھک کر پرماد - آلس[2] یا غفلت میں لگاتا ہے (۹)

---

[1] انندریوں اور انتہ کرن کی ویرتھ چیشٹا (عبث حرکات) کا نام پرماد ہے اور [2] اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرنے یا سستی کرنے کا نام آلسیہ ہے۔

دوہا

ستو گن سُکھ میں اُرو رجو کرم میں بیر (۹) گیان ڈھانپ، پرماد میں ڈالے تم اے دھیر

تشریح

اوپر کے شلوک میں تینوں گنوں کے الگ الگ کرم بتلائے گئے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ تینوں گن الگ الگ رہتے ہیں۔ یہ تینوں گن ایک ساتھ ہی رہتے ہیں۔ مگر سب برابر برابر نہیں رہتے کم و بیش رہتے ہیں۔ اگر یہ برابر رہیں۔ تو اس وشو برہمانڈ (کائنات) کا ہی خاتمہ ہو جائے۔ کیونکہ تینوں گنوں کے کام ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ ایک دوسرے کو کاٹنے والے ہیں۔ جیسے ستوگن (گیان) + تموگن (اگیان) = صفر۔ اور سُکھ + دُکھ = صفر۔ اسی طرح کرم + آلسیہ = صفر

یہی وجہ ہے۔ کہ جب تک یہ سرشٹی قائم ہے۔ یہ گن برابر برابر مقدار میں کبھی نہیں رہ سکتے۔ پس ہر ایک پرانی میں یہ تینوں گن برابر برابر کبھی نہیں رہتے۔ کسی میں ایک گن زیادہ ہوتا ہے۔ اور باقی دو کم ہوتے ہیں۔ گنوں کی یہ کمی بیشی بے شمار طرح کی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے دنیا میں بے شمار مزاج۔ عادات اور مختلف چال چلن کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ بات اگلے شلوکوں میں بالتشریح بیان کی گئی ہے

रजस्तमश्चाभिभूय सत्त्वं भवति भारत ॥

रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥ १० ॥

اردو میں

رجس تمشچ۔ ابھی بھُویہ۔ ستوم۔ بھوتی بھارت (۱۰) رجہ ستوم تمشچیو۔ تمہ ستوم۔ رجس تتھا

ترجمہ

اور ہے ارجن! رجوگن اور تموگن کو دبا کر ستوگن بڑھتا ہے۔ اس طرح رجوگن اور ستوگن کو دبا کر تموگن بڑھتا ہے۔ اور ویسے ہی تموگن اور ستوگن کو دبا کر رجوگن بڑھتا ہے۔ (۱۰)

دوہا

رج اُرو تم کو روک کر ستو ہو پردھان (۱۰) ست اُرو تم سے رج اُرو۔ تم ست رج سے جان

تشریح

جس میں جو گن زیادہ ہوتا ہے۔ وہ اسی گن والا سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے کام بھی خاص طور پر اسی گن کے مطابق ہوتے ہیں۔ کرموں سے پہچانا جاتا ہے۔ کہ کون پرش ساتوکی ہے کون راجسی اور کون تامسی۔ اس لئے اب تینوں گنوں کے لکشن بتلاتے ہیں۔ جس سے ستوگنی، رجوگنی اور تموگنی پرش پہچانے جاتے ہیں

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते ॥

ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥ ११ ॥

اردو میں

سرب دوارلیشو دیہے اسمن پرکاش اُپجایتے (۱۱) گیانم یدا تدا ودیاد ودِردھم ستوم اِتی اُت

ترجمہ

جس وقت اس جسم کے سب دروازوں ارتھات اَنتہ کرن اور اندریوں میں گیان کا پرکاش پیدا ہو جاتا ہے۔ (گیان کے پرکاش سے جب سب اندریاں نرمل ہو جاتی ہیں) تب سمجھنا چاہیے۔ کہ ستوگن بڑھا ہے

ہے (ایسا پرش ستوگنی پرکرتی والا سمجھنا چاہیئے -(۱۱)

دوہا

سب دواروں میں دیہہ کے جب ہو گیان پرکاش (۱۱) تب جانو پردھان ہے ستوگن پرکاش

लोभः प्रवृत्तिरारंभः कर्मणामशमः स्पृहा ॥
रजस्येतानि जायंते विवृद्धे भरतर्षभ ॥१२॥

اردو میں

لوبھا پرورتی آرنبھا کرمنام - اشماہ سپرہا (۱۲) رجسی ایتانی جائنتے وِورِدھے بھرت ارشبھ

ترجمہ — (او مہے بھرت سریشٹ! رجوگن کے بڑھنے پر لوبھ اور پرورتی (سنسار میں رغبت) کرموں کو (سوارتھ بدھی ارتھات پھل کی خواہش سے) کرنا۔ اشانتی (من کی چنچلتا) اور وشے بھوگوں کی ترشنا یہ سب پیدا ہوتے ہیں (۱۲)

دوہا

لوبھ پرورتی کرم اروَ ترشنا اشما[1] بیر (۱۲) رج کے بڑھنے سے سبھی یہ پیدا ہوں دھیر

تشریح — مطلب یہ کہ جس پرش میں لوبھ زیادہ ہے۔ سنسار میں رغبت زیادہ ہے۔ اور جو سوارتھ بدھی سے کرم کرتے ہوئے نہیں تھکتا جس کا من چنچل رہتا ہے۔ اور جس میں وشے بھوگوں کی لالسا بہت ہے۔ وہ راجسک پرکرتی کا پرش ہے

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ॥
तमस्येतानि जायंते विवृद्धे कुरुनंदन ॥१३॥

اردو میں

اپرکاشو - اپرورتیش چ - پرمادو - موہ ایو چا (۱۳) تمسیتانی جائنتے وِورِدھے کروُ نندن

ترجمہ — ہے ارجن! تموگن کے بڑھنے پر (انتہ کرن اور اندریوں میں اندھکار (حد درجے کی مُوڑھتا) کام میں جی نہ لگنا اور پرماد (فرائض منصبی میں کوتاہی) اور موہ ارتھات بے سمجھی یہ سب علامات پیدا ہوتی ہیں۔ (۱۳)

دوہا

اندھکار - پرماد اروَ آلس موہ ہوں بیر (۱۳) تم سے پیدا جان یہ اے کروُ نندن دھیر

تشریح — جو پرش اگیانی ہے۔ بھلے برے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ جو فضول باتوں اور کاموں میں اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔ آلسی ہے۔ بہت سوتا ہے۔ اور ہر وقت موہ (جہالت) میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ تامسی پرکرتی والا ہے۔

یہ تینوں گنوں کے لکشن ہے۔ یہی تین گن ہی اچھی بری جونیوں میں جنم لینے کے کارن ہیں۔ اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ کس گن کے پربھاو سے جیو کسی جونی یعنی قالب میں جنم لیتا ہے۔

[1] من کی چنچلتا کا نام ہی اشما ہے

کس گن سے کیا گتی ملتی ہے؟

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ॥
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥ १४ ॥

اردو میں

یدا ۔ ستوے ۔ پروردھے تُو ۔ پرلیَم یاتی دیہہ بھرت (۱۴) تدوُتم وِدام لوکان ۔ اَملان پرتی پدیتے

ترجمہ جب یہ جیو آتما ستوگن کی بڑھتی (زیادتی) میں مرتا ہے ۔ تب اُتّم کرم کرنے والوں کے دِویہ (نرمل) سُورگ وغیرہ لوکوں کو پراپت ہوتا ہے (۱۴)

دوہا

ست کی بڑھتی میں مرے جو جن ارجن بیر (۱۴) دیو لوک کو ہوت ہے سو جن پراپت دھیر

रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसंगिषु जायते ॥
तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ॥ १५ ॥

اردو میں

رجسی پرلیَم گتوا ۔ کرم ۔ سنگشُو ۔ جائیتے (۱۵) تتھا پرلین اُس تمسی ۔ مُوڑھ ۔ یونیشُو جائیتے

ترجمہ رجوگن کے بڑھنے پر (جس وقت رجوگن بڑھا ہوا ہوتا ہے ۔ اس وقت) موت ہونے پر کرموں میں آسکتی (موہ) والے پُرشوں میں پیدا ہوتا ہے ۔ اور تموگن کے بڑھنے پر مرا ہوا پُرش کیڑے مکوڑے پشو وغیرہ) موڑھ یونیوں میں پیدا ہوتا ہے (۱۵) اس لئے رجوگن اور تموگن کو گھٹانے اور ستوگن کے بڑھانے کی کوشش سب کو کرنی چاہیئے ۔

دوہا

رج کی بڑھتی میں مرے کرم سنگ جن ہوئے (۱۵) تم بڑھتی میں مر پُرش مُوڑھ یونی لے سوئے

اب ساتوک راجسک اور تامس تینوں قسم کے کرموں کا پھل کہتے ہیں

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ॥
रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ॥ १६ ॥

اردو میں

کرمنا سکرتسیہ آہُو ۔ ساتوکم نرملم پھلم (۱۶) رجسس تُو پھلم دُکھم ۔ اگیانم تمسا پھلم

ترجمہ ساتوک (نیک کرموں) کا پھل تو ساتوک اور نرمل بتلایا گیا ہے اور راجس کرم کا پھل دُکھ اور تامس کرم کا پھل اگیان ارتھات جہالت ہے (۱۶)

دوہا

ساتوک کا تو ساتوک نرمل پھل ہے بیر (۱۶) رج کا دُکھ اور تم کا جڑتا ہے پھل دھیر

ان گنوں سے کیا کیا پیدا ہوتا ہے - یہ کہتے ہیں -

सत्त्वात्संजायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ॥
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥ १७ ॥

اردو میں

ستّوات - سنجایتے - گیانم - رجسو - لوبھ ایوچا (۱۷) پرماد موہو - تمسو بھوتو - اگیانم ایوچا

ترجمہ — ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگن سے بلاشبہ لوبھ پیدا ہوتا ہے اور تموگن سے پرماد اور موہ پیدا ہوتے ہیں - اور اگیان بھی پیدا ہوتا ہے (۱۷)

دوہا

تمج سے پیدا لوبھ ارُو ستّو سے ہو گیان (۱۷) تم سے موہ پرماد ارُو ہو پیدا اگیان

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठन्ति राजसाः ॥
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छन्ति तामसाः ॥ १८ ॥

اردو میں

اُوردَھوم گچھنتی ستّو ستھا مدھے تشٹھنتی راجساہ (۱۸) جگھنیا گُن ورتی ستھا - ادھو گچھنتی تامساہ

ترجمہ — (اس لئے) ستوگن میں ٹھیرے ہوئے پرش اوپر کو جاتے ہیں - ارتھات ترقی کرتے ہیں یا دیوتاؤں کا قالب پاتے ہیں - رجوگنی درمیان میں رہتے ہیں - ارتھات انسان کی جونی میں ہی آتے ہیں - ادنیٰ سوبھاو ارتھات نیند - پرماد اور آلس میں رہنے والے تموگنی لوگ نیچے گرتے ہیں - ارتھات ترقئے معکوس کرتے ہیں یا پشو پکشی وغیرہ ادنےٰ جونیوں کو پراپت ہوتے ہیں (۱۸)

دوہا

اوپر سا لوگ جات ہیں مدھیہ راجسی بیر (۱۸) نیچے گرتے ہیں سدا پرش تامسی دھیر

تینوں گنوں کے پربھاو سے ادتم - مدھیم اور ادھم جونی میں جنم کا ہونا بتلا کر اب جس بیتھارتھ گیان سے موکش ملتی ہے - اس کا بیان کرتے ہیں -

नान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टानुपश्यति ॥
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥ १९ ॥

اردو میں

نہ انیم گُنے بھیاہ - کرتارم یدا درشٹا انوپشیتی (۱۹) گُنے بھیشچ پرم ویتی مدبھاوم سو ادھی گچھتی

ترجمہ — (اور ہے ارجن) جس کال میں درشٹا (پرش) ان تینوں گنوں کے سوائے دوسرے کسی کو کرتا (فاعل) نہیں دیکھتا ہے ارتھات گُن ہی گُنوں میں برتتے ہیں - دیہی (آتما) کچھ کرتا دھرتا نہیں ہے ایسا دیکھتا ہے اور تینوں گنوں سے بہت پرے سچدانند گھن سروپ مجھ پرماتما کو تتّو سے جانتا ہے اس کال میں وہ پرش میرے سروپ (موکش) کو پراپت ہوتا ہے

دوہا

بھن گنوں سے نہ لکھے درشٹا کرتا بھاو ۔ جانے جو پر گنوں سے موربھاو کو آو

تشریح یہی دیکھتا ہے ۔ کہ سب حالتوں میں یہ تینوں گن ہی سب کرموں کے کرتا ہیں ۔ اور وہی ارتھات آتما کیول درشٹا ہے ۔ جو گنوں سے بالکل پرے ہے ۔ ایسا ورشٹا میرے بھاو کو پراپت ہوتا ہے ارتھات مکتی پا جاتا ہے ۔

پرم آنند کی پراپتی کب ہوتی ہے؟

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान्

जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥ २० ॥

اردو میں

گنان ایتان اتیتیا ۔ ترین ۔ دیہی ۔ دیہہ سمد بھوان (۲۰) جنم مرتیو جرا دکھئی ر ۔ دمکتو امرتم اشنوتے

ترجمہ (اور یہ) پرش جب ان تینوں گنوں (ست ۔ رج ۔ تم) کو جن سے سارے دیہہ (اجسام) پیدا ہوتے ہیں پار کر جاتا ہے ۔ تب جنم ۔ مرتیو ۔ بڑھاپا اور دکھوں سے چھوٹ کر امرت (موکھش روپی پرم آنند) کو پراپت کرتا ہے (۲۰)

دوہا

جب دیہی ان گنوں کو پار کرت ہے بیر (۲۰) جنم مرن دکھ آدی تج بھوگے امرت دھیر

تشریح مطلب یہ کہ بدھی ۔ اہنکار ۔ من اور پانچ گیان اندریاں ۔ پانچ کرم اندریاں ۔ پانچ مہا بھوت ۔ پانچ اندریوں کے وشے ۔ اس طرح ۲۳ تتووں کا پنڈ روپ یہ ستھول شریر ہے ۔ جو کہ پرکرتی سے پیدا ہونے والے تینوں گنوں کا ہی کام ہے ۔ اس لئے یہ تینوں گن ہی شریر کو پیدا کرتے ہیں ۔ جو پرش ان تینوں گنوں کو پار کر جاتا ہے ۔ ان سے اپنا تعلق ہٹا لیتا ہے ۔ وہی امرت روپ پرمانند کو پاتا ہے ۔ اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ تینوں گنوں کو پار کئے ہوئے پرم آنند سروپ (جیون مکت) پرش کی پہچان کیا ہے؟ اس کو کیسے دوسرے آدمیوں سے تمیز کر سکتے ہیں؟ یہی سوال ارجن شری بھگوان سے کرتا ہے ۔

अर्जुन उवाच ॥

कैर्लिंगैस्त्रीन्गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ॥

किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन्गुणानतिवर्तते ॥ २१ ॥

اردو میں

کیئر لنگئی س ۔ ترین گنان ۔ ایتان ۔ اتیتو ۔ بھوتی پربھو (۲۱) کم آچارہ کتھم چ ۔ ایتانس ترین گنان اتی ورتتے

ترجمہ اس طرح بھگوان کے بچنوں کو سن کر ارجن نے پوچھا کہ ہے پرشوتم! ان تینوں گنوں سے پار ہوا پرش کن کن لکشنوں والا ہوتا ہے ۔ اور کس طرح کے آچرن (چال چلن) والا ہوتا ہے اور ہے پربھو! انسان

کس اپائے سے ان تینوں گنوں سے پار ہو سکتا ہے (۲۱)

دوہا

گن اتیت جن ہوت ہے کیسا؟ کیا آچار (۲۱) رکھتا ہے کس طور ہو تین گنوں سے پار؟

ارجن نے اس شلوک میں تین سوال کئے ہیں (۱) گن اتیت پرش کن لکشنوں والا ہوتا ہے (۲) اس کا چال چلن (بیوہار) کیسا ہوتا ہے (۳) کس اپائے سے انسان تینوں گنوں سے پار ہو سکتا ہے؟

بھگوان آگے چار شلوکوں میں پہلے دو سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔

گن اتیت پرش کے لکشن

श्रीभगवानुवाच ॥

प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पांडव ॥
न द्वेष्टि संप्रवृत्तानि न निवृत्तानि कांक्षति ॥ २२ ॥
उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ॥
गुणा वर्तन्त इत्येव यो ऽवतिष्ठति नेंगते ॥ २३ ॥
समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकांचनः ॥
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिंदात्मसंस्तुतिः ॥ २४ ॥
मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ॥
सर्वारंभपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥ २५ ॥

اردو میں

پرکاشم۔ چا پرورتم چا۔ موہ میو چا پانڈو (۲۲) نہ دویشٹی سمپرورتانی نہ نورتانی کانکھشتی
اوداسین ود آسینو گنئیریو نہ وچالیہ تے (۲۳) گنا ورتنت اِتی ایو۔ یو۔ اوتشٹھتی نینگتے
سم دکھ سکھ۔ سوستھا۔ سم لوشٹھ آشم کانچناہ (۲۴) تلیہ پریا پریو دھیرس تلیہ نند آتم سنستتی
مان آپمان یوس تلیہ تلیو متراری پکھشیوہ (۲۵) سرب آرمبھ پری تیاگی۔ گناتیتاس اُچیہ تے

ترجمہ (اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری بھگوان بولے) ہے ارجن! (جو پرش) ستوگن کے کام پرکاش کو رجوگن کے کام پرورتی (رغبت) کو اور تموگن کے کام موہ (مُوڑھتا) کو نہ تو (اُن کے) پراپت ہونے پر برا سمجھتا ہے۔ اور نہ (اُن کے) نِورت ہونے (نہ پراپت ہونے) پر ان کی خواہش کرتا ہے (۲۲) اور جو اداسین (ستغنی پرش)

۱۔ انتہ کرن اور اندریوں وغیرہ میں آلسیہ نہ ہو کر جو ایک طرح کی چیتنا پیدا ہوتی ہے اس کا نام پرکاش ہے۔
۲۔ نیند اور آلسیہ وغیرہ کی کثرت سے انتہ کرن اور اندریوں وغیرہ میں چیتنا شکتی کے گم ہو جانے کا نام موہ ہے۔
۳۔ جو آدمی ایک سچدانند گھن پرماتما ہی میں سدا ایکی بھاؤ سے لگا ہوا ان ترگن مئی مایا کے پرپنچ روپی سنسار سے

کی طرح ان تینوں گنوں سے ہلایا نہیں جاسکتا - بلکہ گن ہی گنوں میں برتتے ہیں (مجھ سے کوئی واسطہ نہیں) ایسا سمجھتا ہوا جو اپنے سروپ (یا سچدانند برہم کے سروپ) میں ہی سدا مگن رہتا ہے - اور اس حالت سے کبھی ڈولتا نہیں ہے۔ (۲۳) اور جو) سدا آتم بھاو (آتم چیتنن) میں قائم (محو) ہوا دکھ سکھ کو یکساں سمجھنے والا ہے - جس کے لئے مٹی پتھر اور سونا برابر ہے - جو دھیرج والا (مستقل مزاج) ہے اور جو پریہ اور اپریہ (مرغوب اور نامرغوب) کو یکساں سمجھتا ہے - اور اپنی نندا اور استتی (مذمت یا تعریف) کو ایک جیسا جانتا ہے (۲۴) جو مان اور اپمان (عزت و بے عزتی) میں یکساں رہتا ہے - دوست اور دشمن میں یکساں بھاو والا ہے - اور جس نے سب کامیہ کرموں (پھل کی کامنا والے کرموں یا دنیوی دھندوں) کو چھوڑ دیا ہے - ایسا پرش گن اتیت (تینوں گنوں سے پار پہنچا ہوا) کہا جاتا ہے (۲۵)

دوہا

پرکاش پرورتی موہ سے جو اے ارجن بیر (۲۲) دویش کرے نہ کانکھشا تین گنوں سے دھیر
اُداسین سم رہ گنوں سے وچلت نہ ہوئے (۲۳) گن ہی برتیں گنوں میں جان نہ ڈولے جوئے
سکھ دکھ سم ورڈھ آتما - سونا پتھر بیر (۲۴) پریہ اپریہ نندا استتی کو سم جانے دھیر
مان اپمان ارو متر اری میں سم جو نہ ہوئے (۲۵) تیاگی سرب آرمبھ کا گن اتیت ہے سوئے

تشریح جب تک یہ جسم ساتھ رہتا ہے - تب تک گنوں کے بھی کام جاری رہتے ہیں - مگر جس کے راگ دویش مٹ گئے ہیں - اس کا چت اتنا گمبھیر (اونچا) ہو جاتا ہے - کہ گنوں کے کرم اس پر اثر نہیں کر سکتے ہیں - کسی گن کا کام اپنے آپ ہوتا رہے یا مٹ جائے - اس کو کسی کی چاہ نہیں ہوتی ہے اور نہ کسی سے دویش ہی ہوتا ہے - جو کچھ قدرتی طور پر ہوتا رہے ہوتا رہے - ایسا پرش تینوں گنوں سے پار پہنچا ہوا کہا جاتا ہے

ارجن کے دو پہلے سوالوں کا جواب دیکر اب تیسرے سوال کا جواب دیتے ہیں - کہ پرش ان تینوں گنوں کو پار کیسے کر سکتا ہے

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेण सेवते ॥
स गुणान्समतीत्यैतान् ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ २६॥

انوئے

مام چا یو - اوِبھچارین بھگتی - یوگین سیوتے (۲۶) سا گناں سم اتی تیا - اتیان - برہم بھویائے کلپتے
ترجمہ - جو پرش اوبھچاری (نہ بدلنے والی اٹل) بھگتی مدپ یوگ کے ذریعے سدا (سب بھوت پرانیوں کے ہردے

بالکل اوپر ہو گیا ہے - اس گن اتیت پرش کے ابھیمان رہت انتہ کرن میں تینوں گنوں کے کام پرکاش - پرورتی اور موہ وغیرہ کے گھٹے ہونے یا نہ ہونے کسی حالت میں بھی راگ دویش وغیرہ وکار پیدا نہیں ہوتے - یہی اس کے تینوں گنوں سے اوپر ہونے کا بڑا لکشن ہے (۲۵) ترگن مئی مایا سے پیدا ہوئے انتہ کرن سمیت اندریوں کا اپنے اپنے وشیوں میں ورتنا ہی گنوں کا گنوں میں برتنا ہے
۲۶ - صرف ایک سرو شکتی مان پرمیشور کو ہی اپنا سوامی ماننا اور ابھیمان کو تیاگ کر شردھا اور بھگتی سے بڑے پریم سے بھگوان کا چنتن کرنا اوبھچاری بھگتی یوگ کہلاتا ہے

میں پراجمان مجھ پرمیشور نارائن کی) سیوا کرتا ہے۔ وہ ان تینوں گنُوں کو اچھی طرح پار کر کے سچدانند گھن برہم میں ایکی بھاو ہونے (برہم پد یا موکھش) پانے کے یوگیہ ہوتا ہے (۲۶)

دوہا

سچی بھگتی سے کرے میری سیوا جوئے (۲۶) تین گنُوں کو تیاگ کر مُکت ہوئے نرسوئے

تشریح بھجن کا نام بھگتی ہے یہی یوگ ہے اس بھگتی یوگ کے ذریعے جو میری سیوا کرتا ہے۔ وہ تینوں گنوں کو پار کر کے مکتی جیسا اموُلیہ پدارتھ پا سکتا ہے۔ گویا ان تینوں گنُوں سے پار ہونے کا سچا وسیلہ یہ ہے کہ انسان سچے دل سے میری بھگتی کرے۔ سدا مجھ پرمیشور میں ہی من کو لگائے رکھے۔ کیونکہ اصل میں تو ہے ارجن

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च ।
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥ २७ ॥

اردو میں

برہمنو ہی پرتشٹھا اہم امرتسیہ اویہ اسیہ چا (۲۷) شاشوتسیہ چا دھرم اسیہ سُکھسیا ایکانتی کسیہ چا

ترجمہ او ناشی پربرہم کا اور امرت (ہمیشہ رہنے والی موکھش) کا اور نتیہ (سناتن) دھرم کا اور اکھنڈ ایک رس آنند (پرم سُکھ) کا میں ہی آدھار (آشرہ) ہوں (۲۷) مطلب یہ کہ برہم۔ امرت۔ اوناشی اور سناتن دھرم اور ایکانت سُکھ یہ سب میرے ہی نام ہیں۔ اس لئے ان کا میں پرم آشرہ ہوں۔ پس جو سب کچھ چھوڑ کر صرف میری ہی بھگتی اور سیوا کرتا ہے۔ وہ تینوں گنُوں سے پار ہو کر بلاشبہ مجھے پا جاتا ہے (۲۷)

دوہا

کیونکہ میں پربرہم اور امرت کا اے بیر (۲۷) اوناشی دھرم اور سُکھ کا آشرہ ہوں دھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا گُن تریَ وِبھاگ یوگ نامی چودھواں ادھیائے ختم ہوا۔

چودھویں ادھیائے کا خلاصہ

اس ادھیائے میں شری بھگوان نے ست۔ رج اور تم تینوں گنُوں کے لکشن۔ ان کے کام اور ان کے نتائج (پھل) بتلا کر برہم کے پراپت کرنے کا یہ آسان طریقہ بتلایا کہ ان تینوں سے پار ہو کر کیول بھگوت چنتن میں لگا رہے ان تینوں گنوں سے اوپر ہو جانے پر جو حالت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا شری مہاراج نے بڑی خوبی سے ذکر کرتے ہوئے گُن اتیت (پہنچے ہوئے) پرُش کے لکشن بتلائے اور یہ بتلایا کہ یہ حالت اسے حاصل ہو سکتی ہے۔ جس نے سم بدھی حاصل کر لی ہے اور جو گہری انینہ بھگتی سے بھگوان کی سیوا کرتا ہے۔ اس گہری بھگتی سے گُن اتیت ہونے پر صرف کم آنندی آنند کی حالت پراپت ہوتی ہے اور اسی سے اس پرم پرش (پرشوتم) کے درشن ہوتے ہیں جس کا ذکر پندرھویں ادھیائے میں کیا گیا ہے

پندرہواں ادھیائے - پرشوتم یوگ

پچھلے ادھیائے میں یہ ذکر ہوا - کہ سم بدھی یوگ سے گن اتیت حالت (گنوں سے پرے کی حالت) پراپت ہوتی ہے - برہم کی سچی گہری بھگتی سے بھی یہ حالت حاصل ہوتی ہے - دونو باتیں ایک ہی ہیں - کیونکہ پرماتما کی گہری بھگتی ہوئے بغیر سم بدھی نہیں ہو سکتی - اور سم بدھی کے بغیر سچی بھگتی نہیں ہو سکتی - ایسی سچی بھگتی اور سم بدھی کس طرح پراپت ہو سکتی ہے - جب تک کہ اس جگت جیو اور پرماتما کا باہمی تعلق سمجھ میں نہ آ جائے - اسی لئے اس ادھیائے میں پہلے جگت پھر جیو اور پھر پرمیشور کا ورنن کیا گیا ہے - اور یہ بتلایا گیا ہے - کہ ان باتوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر سنسارک وشیوں کا سنگ تیاگ دینا ہی اس پرشوتم کی پراپتی کا سیدھا مارگ ہے اس میں جگت جیو اور ایشور کی علیحدہ علیحدہ تعریف کر کے ایشور کی شرن میں جانے کا مارگ بتلایا ہے ۰ اس لئے اس ادھیائے کا نام پرشوتم یوگ ہے -

श्री भगवानुवाच ॥ ऊर्ध्वंमूलमधःशाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ॥

छंदांसि यस्यपर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥ १॥

(شری بھگوان اوواچ)

اُوردھو مُولم اَدھاہ شاکھم اشوتھم پراہُور اَویَائم (۱) چھندانسی یسیہ پرنانی یس تم وید سا ویدوت

ترجمہ: سنسار کو برکش روپ سے ورنن کرتے ہوئے شری کرشن بھگوان بولے - ہے ارجن! آدی پُرش پرمیشور روپی جڑ والا اور نیچے (مہتتو - اہنکار - تن ماترا وغیرہ) شاخوں والے جس مایا مے سنسار روپی پیپل کے درخت کو اوناشی[۳] کہتے ہیں (اور) وید جس کے پتے[۴] ہیں - اس سنسار روپی درخت کو جو پرش (جڑ سمیت) تتو سے جانتا ہے - وہی وید[۵] کے تتو کو جاننے والا (گیانی) ہے ۰ (۱)

۱؎ آدی پُرش بھگوان ہی نتیہ انت اور سب کے آدھار ہونے کی وجہ سے اور سب سے اوپر (پرم گیانی) ہونے کی وجہ سے اُوردھو نام سے کہے گئے ہیں - وہ مایا پتی سرو شکتی مان پرمیشور ہی اس سنسار روپی درخت کے کارن ہیں - اس لئے اس سنسار برکش کو اُوردھو مُول (اوپر جڑ) والا کہتے ہیں -

۲؎ اس آدی پرش پرمیشور سے پیدا ہونے کی وجہ سے اور انتیہ (تغیر پذیر) ہونے کی وجہ سے ہرنیہ گربھ روپ برہما کو پرمیشور کی نسبت نیچے کہا ہے - اور وہی سنسار کا وستار کرنے والا ہونے سے اس کی مکھیہ شاکھا (تنا) ہے ۰ اس لئے اس سنسار کو ادھو شاکھا (نیچے شاخوں والا) کہتے ہیں - بقول شری شنکر آچاریہ مہتتو - اہنکار اور تن ماترا وغیرہ نیچے کی شاخیں ہیں -

۳؎ یہ سنسار برکش اوناشی اس لئے ہے کہ اس کا مُول کارن اوناشی پرماتما ہے اور اناد ی کال سے ہے اسکی پرم پرا چلی آتی ہے

۴؎ وید میں بیان کئے گئے یگیہ وغیرہ کرموں کے ذریعے اس درخت کی رکھشا اور بڑھتی ہوتی ہے - اس لئے ویدوں کو اس درخت کے پتے کہا ہے - جیسے درخت کی [illegible] ایسے ہی [illegible] ویدوں سے ہے -

دوہا

نیچے شاکھا مول اُپر برکھش اوناشی جوئے (ا) پتے وید جو جانتا ویدوت نر سوئے (ا)

تشریح یہاں سنسار کو پیپل کے گھنے سایہ دار درخت کی شکل میں بیان کیا ہے ۔ کہ یہ سنسار ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ ایشور جو کہ گیان کی سیڑھی پر چڑھتے چڑھتے سب کے آخر میں ملتا ہے ۔ اس لئے وہ سب سے اوپر ہے ۔ سب لوک لوکانتر اور ان میں رہنے والے پرانی اس کی شاخیں ہیں جو (بلحاظ گیان کے) نیچے کی طرف ہیں ۔ یہ سنسار کا درخت پرواہ رُوپ سے انادی ہے ارتھات ہمیشہ سے بنتا اور بگڑتا آیا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا ۔ وید (گیان کے سدھانت) اس کے پتے ہیں ۔ جن سے اس کی رکھشا ہوتی ہے اور یہ پھلتا پھولتا ہے ۔ مطلب یہ کہ جیسے پتے درخت کی رکھشا کرتے ہیں ۔ ویسے ہی وید دھرم ادھرم ۔ ان کے کارن اور پھل کا اُپدیش کرنے والے ہونے سے اس سنسار رُوپی درخت کی رکھشا کرنے والے ہیں ۔ جو اس درخت کی ماہیت کو اچھی طرح جان لیتا ہے ۔ وہ سچا گیانی ہے ۔

अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखा गुणप्रवृद्धा विषयप्रवालाः
अधश्च मूलान्यनुसंततानि कर्मानुबंधीनि मनुष्यलोके ॥ २ ॥

اُردو میں

ادھشچو اُوردھوم پرسر تاس تسیہ شاکھا ۔ گن ۔ پرورِدھا ۔ وشیا پروالا
ادھشچ مُولانی ۔ انوسنتتانی کرم انوبندھینی منشیہ لوکے (۲)

ترجمہ اور ہے ارجن ! اس سنسار برکھش کی تینوں گن رُوپی پانی سے بڑھی ہوئی اور وشے بھوگ رُوپی کونپلوں والی دیوتا انسان حیوان وغیرہ جونیوں رُوپی شاخیں نیچے اور اوپر سب جگہ پھیلی ہوئی ہیں ۔ اور منش جونی میں کرموں کے انوسار باندھنے والی اہنسا ۔ ممتا اور واسنا رُوپی جڑیں بھی نیچے کی طرف سبھی لوکوں میں (دُور دُور تک) پھیلی ہوئی ہیں (۲)

دوہا

اُوپر نیچے گنوں سے بڑھی اور پھیلی بیر (۲) شاخیں مول اس لوک میں پُرش ہو باندھیں دھیر

ع۵ ۔ بھگوان کی یوگ مایا سے پیدا ہوا یہ سنسار ناپائیدار (تغیر پذیر) فانی اور دُکھ رُوپ ہے ۔ اس کے موہ کو تیاگ کر صرف پرمیشور کا سدا پریم اور بھگتی سے چنتن کرنا ۔ وید کے تتو کو جاننا ہے

ع۶ شبد ۔ سپرش ۔ رس ۔ رُوپ اور گندھ یہ پانچوں ستھول دیہہ اور اندریوں کی نسبت سوکھشم ہونے کی وجہ سے ان کی شاخوں کی کونپلوں کے رُوپ میں کہے گئے ہیں

ع۷ مول شاخ (تنے) برھما یا مہ تتو سے سارے لوکوں سمیت دیہہ منش اور حیوان وغیرہ قالبوں کی پیدائش اور بڑھتی ہوتی ہے ۔ اس لئے ان کا یہاں لفظ شاخوں کے بیان کیا گیا ہے

न रूप मस्येह तथोपलभ्यतेनान्तो न चादिर्न च संप्रतिष्ठा ॥
अश्वत्थमेनं सुविरूढमूलम संगशस्त्रेण दृढेन छित्त्वा ॥ ३ ॥
ततः पदं तत्परिमार्गितव्यं यस्मिन्गता न निवर्तन्ति भूयः ॥
तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥ ४ ॥
निर्मानमोहा जितसंगदोषा अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः ॥
द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञैर्गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत् ॥ ५ ॥

اردو میں

نہ رُوپم - اسیہ - اِیہہ - تتھو - اُپ لبھیہ تے نہ انتو نہ چا آدی رنہ چا سمپرتشٹھا
اَشوتھم ایِنم - سُو وِرُوڑھ مُولم - اسنگ - شستریِن - درڑھین - چھِتوا (۳)
تتہ پدم تت پری مارگ توئیم - یسمِن گتا نہ نِورتنتی بھُویاہ
تمیو چا - آدیم پُرُوشم - پرپدیے - یتاہ - پرہ ورِتی - پرسرتا - پُرانی (۴)
نِرمان موہا - جِت سنگ دوشا - ادھیاتم نِتیا - وِنی ورِت کاما
دوندوئی رو مُکتا - سُکھ دُکھ سنگئی رگچھنتی امُوڑھا پدم اویہ یم تت (۵)

ترجمہ

اس سنسار برکش کا سروپ (جیسا کہا ہے) ویسا یہاں (وچارنے سے) نہیں[۹] پایا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ (تو) اس کا آغاز[۱۰] ہے اور نہ انجام[۱۱] ہے اور نہ یہ اچھی طرح سے ستھت[۱۲] (قائم) ہی ہے اس لئے اس اہنکار ممتا اور واسنا رُوپی بہت ہی مضبوط جڑوں والے سنسار رُوپی پیپل کے درخت کو مضبوطی کے ساتھ ویراگیہ رُوپی[۱۳] ہتھیار سے

ع۸ - اہنکار - ممتا اور واسنا رُوپی جڑوں کو صرف منش جونی میں کرموں کے انوسار باندھنے والی کہنے کا کارن یہ ہے - کہ دوسری سب جونیوں میں تو صرف پہلے کئے ہوئے کرموں کے پھل کو بھوگنے کا ہی ادھکار ہے اور منش جونی میں نئے کرموں کے کرنے کا بھی ادھکار ہے -

ع۹ - اس سنسار کا جیسا سروپ شاستروں میں بیان کیا گیا ہے - اور جیسا دیکھا سنا جاتا ہے - ویسا تو گیان ہونے کے بعد نہیں پایا جاتا جس طرح آنکھ کھلنے کے بعد خواب کا سنسار نہیں پایا جاتا -

ع۱۰ اس کا آغاز نہیں - یہ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی پرم پرا کب سے چلی آتی ہے اس کا کوئی پتہ نہیں ہے

ع۱۱ - اس کا انجام نہیں ہے - یہ کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ اس کی پرم پرا کب تک چلتی رہیگی - اس کا کوئی پتہ نہیں ہے

ع۱۲ اس کی اچھی طرح ستھتی (قیام) بھی نہیں ہے - یہ کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ درحقیقت یہ تغیر پذیر اور فانی ہے لمحہ لمحہ میں بدلتا رہتا ہے -

ع۱۳ معمولی سے معمولی دُنیوی بھوگ سے لے کر برہم لوک تک سارے بھوگ تغیر پذیر اور فانی ہیں - ایسا سمجھ کر اس سنسار کے سارے وشے بھوگوں [illegible] ہی ویراگ کا ہتھیار ہے -

ذریعے کاٹ کر (۳) اس کے بعد اس پرم پد کو اچھی طرح کھوجنا چاہیئے۔ کہ جس میں گئے ہوئے پرش پھر پیچھے سنسار میں نہیں آتے ہیں۔ اور جس پرمیشور سے (یہ) پراچین سنسار برکھش کی پرورتی پھیلی ہوئی ہے۔ اس ہی آدی پرش نارائن کی میں شرن میں ہوں" اس طرح (مضبوط ارادہ۔ عزم بالجزم کر کے) (۴) نشٹ ہو گیا ہے۔ مان اور موہ جن کا (اور) جیت لیا ہے (پتر دھن وغیرہ میں) آسکتی (موہ) رُوپی دوش جنہوں نے اور پرماتما کے سروپ میں ہے نتیہ دھیان جن کا (اور) اچھی طرح سے نشٹ ہو گئی ہے۔ کامنا جن کی (ایسے وہ) سکھ دُکھ نامی دوندوں سے آزاد ہوئے گیانی جن اس اوناشی پرم پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ (۵)

دوہا

رُوپ انت آدی اُرُو ستھتی نہ جانے کوئے (۳) سنگ شستر سے کاٹ وِرڈھ برکھش اشوتھ ہے جوئے
تب اُس پد کی کھوج کر پھریں نہ جو پد پائے (۴) آدی پُرش کی شرن لے جن یہ سرشٹی اُپائے
ادھیاتم رت مان موہ کام سنگ سے رہت (۵) سُکھ دُکھ آدی دوندو سے چھوٹ پرم پد لیت

وہ پرم پد کیسا ہے۔ یہ بتلاتے ہیں۔

न तद्भासयते सूर्यों न शशांको न पावक: ॥
यद्गत्वा न निवर्तंते तद्धामपरमं मम ॥ ६ ॥

اردو میں

نہ تد بھاسیتے سُوریو نہ ششانکو نہ پاوکاہ (۶) یدگتوا نہ نورتنتے تد دھام پرمم مم (۶)

ترجمہ: اس (سویم پرکاش سروپ پرم پد کو) نہ سُورج پرکاشت کر سکتا ہے۔ نہ چاند اور نہ آگ ہی پرکاشت کر سکتی ہے۔ اور جس پرم پد کو پراپت ہو کر منش پیچھے سنسار میں نہیں آتے ہیں۔ وہی میرا پرم[15] دھام ہے (۶)

دوہا

سُور ششی اگنی بھی جہاں چمکیں ناہیں بیر (۶) جس میں جا نہیں لوٹتے پرم دھام مم دھیر

جیو ایشور کا انش ہے

ममैवांशो जीवलोके जीवभूत: सनातन: ॥
मन: षष्ठानींद्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥ ७ ॥

ممیوانشو۔ جیو لوکے جیو بھوتاہ سناتناہ (۷) مناہ ششٹانی اِندریانی پرکرتی ستھانی کرشتی

[14] ستھاور جنگم وغیرہ سب طرح کے سنسار کے چینتن کا اور انادی کال سے اگیان کے ذریعے مضبوط جمی ہوئی اہنکار ممتا اور واسنا رُوپی جڑوں کا تیاگ کرنا ہی سنسار کے درخت کا جڑوں سمیت کاٹنا ہے

[15] اس کے ارتھ کے لئے دیکھو۔ ادھیائے ۸۔ شلوک ۲۱

ترجمہ (اور ہے ارجن) اس دیہہ (جسم) میں یہ جیو آتما میرا ہی سناتن انش ہے۔ اور وہی ان ترگن مئی مایا میں قایم پانچوں اندریوں اور چھٹے من کو (بھوگ بھوگانے کے لئے) اپنی طرف کھینچتا ہے۔ (۷)

دوہا

اس دیہہ میں یہ جیو مم انش سناتن بیر (۷) من اَرو اندریہ کو کرے آکرشن اے دھیر

تشریح جیسے اگنی کو اگر پرماتما تصور کریں۔ تو ایک معمولی سی چنگاری جیو کی مانند ہے۔ یہ جیو ترگن مئی پرکرتی سے پانچ گیان اندریوں اور چھٹے من کو حاصل کرکے بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے۔ بھگوان کہتے ہیں

शरीरं यद्वाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ॥
गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गंधानिवाशयात् ॥ ८ ॥

اردو میں

شریرم۔ یَد اَواپنوتی۔ یچ چا اَپی اُتکرامتی ایشورا (۸) گرہیتوا۔ اتیانی۔ سنیاتی۔ وایُو رگندھان اِواَشیات

ترجمہ ہوا گندھ (خوشبو) کی جگہ سے جیسے خوشبو کو (گرہن کرکے لے جاتی ہے۔ ویسے ہی) جسم کا ایشور (جیو آتما) بھی جس پہلے جسم کو تیاگتا ہے۔ اس سے وہ من سمیت پانچوں اندریوں) کو گرہن کرکے پھر جس جسم کو پراپت کرتا ہے۔ اس میں جاتا ہے (۸)

دوہا

پراپت ہنتا تیاگتا گرہن کرے یہ بیر (۸) وایُو جیسے گندھ کو ویسے ان کو دھیر

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च ॥
अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते ॥ ९ ॥

اردو میں

شروترم چکھشوہ سپرشنم چا۔ رسنم۔ گھرانم ایوچا (۹) ادھشٹائے مناچا ایم۔ وِشیان اُپ سیوتے

ترجمہ (اور اس جسم میں رہتا ہوا) یہ جیو آتما کان۔ آنکھ۔ توچا (لمس) زبان۔ ناک اور من کو آشرے کرکے ارتھات ان چھ اندریوں کے سہارے سے ہی وشیوں کو بھوگتا ہے (۹)

دوہا

کان۔ ناک۔ رسنا اَرو توچا چکھشو اَرچیت (۹) ان کے آشرت بھوگتا جیو بھوگ ہے نت

ع۱ جیسے غیر منقسم شدہ آکاش بھی گھڑوں میں الگ الگ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب بھوت پرانیوں میں ایکی بھاو سے موجود ہوا پرماتما بھی الگ الگ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے جسم میں رہنے والے آتما کو بھگوان نے اپنا سناتن انش کہا ہے۔

آتما کو صرف گیانی دیکھتا ہے

تعلق۔ اس طرح اس دیہہ دھاری جیو آتما کو:-

उत्क्रामंतं स्थितं वापि भुंजानं वा गुणान्वितम् ॥
विमूढा नानुपश्यंति पश्यंति ज्ञान चक्षुषः ॥ १० ॥

اردو میں

اُت کرامنتم ستھتم واپی بھنجانام واگناں وِتم (۱۰) وِموڑھا نہ انوپشینتی پشینتی گیان چکھشوشاہ

ترجمہ: شریر چھوڑ کر جاتے ہوئے یا شریر میں ٹھہرے ہوئے یا شبد آدی دشیوں کو بھوگتے ہوئے یا (ست رج - تم) تینوں گنوں میں برتتے ہوئے (اس جیو آتما) کو اگیانی لوگ نہیں جانتے ہیں (صرف) گیان کی آنکھوں والے (گیانی مہاتما ہی) تتو سے جانتے ہیں (۱۰)

دوہا

بھوگ بھوگتے نکلتے رہتے دیہہ میں بیر (۱۰) موڑھ نہ جانیں آتما گیانی جانیں دھیر

کیونکہ بنا کوشش اور من کی پوترتا کے یہ جیو آتما دیکھا نہیں جا سکتا۔

यतंतो योगिनश्चैनं पश्यंत्यात्मन्यवस्थितम् ॥
यतंतोऽप्यकृतात्मानो नैनं पश्यंत्यचेतसः ॥ ११ ॥

اردو میں

یتن تو یوگی نش چینم پشینتی آتمنی اوستھتم (۱۱) یتن تو اپی اکرت آتمانو نہ اینم پشینتی اچیتساہ

ترجمہ: (کیونکہ) یوگی لوگ بھی اپنے ہردے میں ستھت ہوئے اس آتما کو کوشش کر کے ہی تتو سے جانتے ہیں۔ اور جنھوں نے (تپ اور اندریہ نگرہ وغیرہ سادھنوں سے) اپنے انتہ کرن کو شدھ نہیں کیا ہے۔ ایسے اگیانی لوگ تو کوشش کر کے بھی اس آتما کو نہیں جانتے ہیں (۱۱)

دوہا

یتن وان یوگی اسے دیکھیں آتم ماہیں (۱۱) مند متی کر یتن بھی اس کو دیکھیں ناہیں

تعلق۔ جو آتما جیو روپ سے جسم کو پرکاشت کرتا ہے۔ وہی برہم سوروپ سے سارے برہمانڈ کو پرکاشت کرتا ہے یہ کہتے ہیں

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ॥
यच्चंद्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥ १२ ॥

اردو میں

یدآدتیہ گتم تیج۔ جگت بھاسیہ تے اکھلم (۱۲) یچ چندرمسی یچ۔ اگنو تت تیجو وِدھی مامکم

ترجمہ اور ہے ارجن، جو تیج سورج میں رہ کر سارے جگت کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور جو تیج چاند میں رہتا ہے اور جو تیج آگ میں ہے۔ اس کو تو میرا ہی تیج جان (۱۲) مطلب یہ کہ سورج چاند اور اگنی میں جو تیج ہے وہ بھگوان کا ہی تیج ہے۔

دوہا

سورج کا یہ تیج جو کرے جگت پرکاش (۱۲) چندر اگنی میں جان تو میرا ہی پرکاش

गामाविश्य च भूतानि धारयाम्यहमोजसा ॥

पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमो भूत्वा रसात्मकः ॥ १३॥

گام آوِشیہ چا بھوتانی دھاریامی اہم اوجسا (۱۳) پشنامی چا اوشدھی سروا۔ سومو۔ بھوتوا رساتمکا

ترجمہ اور میں ہی پرتھوی میں داخل ہوا اپنی شکتی سے چراچر سب بھوتوں کو دھارن کرتا ہوں۔ اور رس روپ سوم (امرت مئے چندرما) ہو کر (انّ۔ جڑی بوٹی وغیرہ سب) اوشدھیوں (بنپتیوں) کو پشٹ کرتا ہوں (۱۳)

دوہا

پرتھوی میں رہ اوج سے سب کو پالوں بیر (۱۳) اوشدھیوں کو سوم بن پشٹ کروں میں دھیر

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ॥

प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥ १४

اہم ویشوانرو بھوتوا۔ پرانی نام۔ دیہم آشرتا (۱۴) پران اپان سمایکتاہ پچامی انم چترودھم

ترجمہ (اور) میں (ہی) سب پرانیوں کے جسم میں رہ کر ویشوانر[1] اگنی روپ (جٹھر اگنی) ہو کر پران اور اپان کے ساتھ مل کر چار طرح[2] کے اناج (بھوجن) کو پچاتا ہوں (۱۴)

دوہا

دیہہ میں بن جٹھر اگنی سہت پران، اپان (۱۴) چار طرح کے انّ کو ہضم کروں بلوان (۱۴)

सर्वस्य चाहं हृदी सन्निविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ॥

वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदांतकृद्वेदविदेव चाहम् ॥ १५॥

سروسیہ چا اہم ہردی سن وشٹو۔ متا سمرتی گیانم۔ اپوہنم چا

ویدئیش چ سروئی ر اہم ایو۔ ویدیو۔ ویدانت کرد۔ ویدود ایو چا اہم

---

(۱) جو سب رسوں کا آتما ہے۔ رس ہی جس کا سوبھاو ہے، جو سب رسوں کی کھان ہے۔ وہ سوم یا چندرما ہے۔

(۲) ویشوانر اتھات جٹھر اگنی۔ اُس اگنی کا نام ہے۔ جو سب پرانیوں کے پیٹ میں رہتا اور کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ اگر جٹھر اگنی نہ ہو۔ تو کسی کو بھوک نہ لگے اور کھایا پیا ہضم نہ ہو۔ (۳) چار طرح کے اناج بھکش، بھوجیہ، لیہیہ اور چوشیہ جو دانتوں سے چبا کر کھایا جاتا ہے وہ بھکش جیسے روٹی وغیرہ۔ جو بنا دانتوں سے چبائے نگلا جاتا ہے۔ وہ بھوجیہ جیسے دودھ وغیرہ اور جو زبان سے چاٹا جاتا ہے وہ لیہیہ جیسے چٹنی وغیرہ۔ اور جو چوسا جاتا ہے۔ وہ چوشیہ جیسے گنا وغیرہ۔

ترجمہ اور میں ہی سب پرانیوں کے ہردے میں انتریامی روپ سے براجمان ہوں (اور) مجھ سے ہی سمرتی گیان اور اپوہن[1] (بھرم کا ناش ہوتا ہے) (اور سب ویدوں کے ذریعے میں ہی جاننے کے یوگیہ ہوں۔ اور میں ہی ویدانت[2] کا کرتا اور ویدوں کے ارتھ کا سمجھانے والا (بھی) میں ہی ہوں۔ (۱۵)

دوہا

میں سب کا ہردیش ہوں اور سمرتی گیان (۱۵) وید وشے ویدانت میں ویدارتھ ہوں جان

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ॥
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥ १६ ॥

اردو میں

دوا۔ اِمؤ۔ پُرشو لوکے۔ کھشرشچ اکھشر ایوچا (۱۶) کھشرہ سروانی بھوتانی۔ کوٹستھو اکھشر اُچیہ تے

ترجمہ (اور ہے ارجن!) اس سنسار میں ناشوان (فانی) اور اوناشی (لافانی) یہ دو طرح کے پُرش ہیں۔ (ان میں) سارے بھوت پرانیوں کے شریر تو ناشوان ہیں اور غیر متبدل (جیو آتما) اوناشی کہا جاتا ہے (۱۶)

دوہا

کھشر اکھشر دو پُرش ہی جگ میں ہیں اے بیر (۱۶) کھشر تو یہ سب بھوت ہیں جیو اکھشر ہے دھیر

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मेत्युदाहृतः ॥
यो लोकत्रयमाविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥ १७ ॥

اردو میں

اُتّما پُرشس تُو انیا۔ پرماتم ایتی اُداہرتاہ (۱۷) یو لوک ترئیم آوشیہ۔ وِبھرتی۔ اویہ۔ ایشورا

ترجمہ (اور ان دونوں سے) اُتم پُرش تو (ایک تیسرا) اور ہی ہے (کہ) جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے (وہی) اوناشی پرمیشور اور پرماتما ہے۔ ایسا کہا گیا ہے (۱۷)

دوہا

ان دونوں سے بھن ہے پُرشوتم جگدیش (۱۷) ترلوکی میں پالتا سب کو ہے وہ ایش

यस्मात्क्षरमतीतोऽहमक्षरादपि चोत्तमः ॥
अतोऽस्मि लोके वेदे च प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥१८ ॥

اردو میں

یسمات کھشرم اتیتو اہم۔ اکھشرادپی چو اُتّماہ (۱۸) اتو اسمی لوکے ویدے چا پرتھتا پُرشوتماہ

---

[1] ارتھات جن دھرماتما لوگوں کو اُن کے شبھ کرموں کے مطابق گیان اور سمرتی پراپت ہوتے ہیں۔ اور جن پاپیوں کے گیان اور سمرتی کا اُن کے پاپ کرموں کے مطابق ناش ہوتا ہے، یہ دونوں کام مجھ سے ہی ہوتے ہیں (شنکر آچاریہ)

[2] ویدانت ارتھ کے سمپردائے کا کرتا۔

ترجمہ: کیونکہ میں ناشوان پدارتھوں (کھشیتر یا پرکرتی) سے تو بالکل پرے ہوں اور (مایا میں جکڑے ہوئے) اناشی جیو آتما سے بھی اُدتم ہوں۔ اس لئے لوک میں اور ویدوں میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں۔ (۱۸)

دوہا

ناشی او ناشی سبھی سے ہوں اُوتم بیر (۱۸) لوک وید پرسدھ ہوں پرشوتم میں دھیر

ایسا پرماتما جو کہ کھشر اور اکھشر دونو سے اُدتم ہے۔ اس کے جاننے کا پھل کہتے ہیں۔

यो मामेवमसंमूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ॥

स सर्वविद्भजति मां सर्व भावेन भारत ॥ १९ ॥

اردو میں

یومام ایوم اسموڑھو جاناتی پرشوتم (۱۹) سا سروود بھجتی مام سرو بھاوین بھارت

ترجمہ: ہے بھارت! اس طرح تتو سے جو گیانی پُرش مجھ کو پرشوتم جانتا ہے۔ وہ سرو گیہ پرش سب طرح سے سدا مجھ پرمیشور کی ہی بھگتی کرتا ہے۔

دوہا

اس پرکار نشچت متی پرشوتم موہے بیر (۱۹) گیانی پورن بھاو سے جان بھجے ہم دھیر

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्तं मयानघ ॥

एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान्स्यात्कृतकृत्यश्च भारत ॥ २० ॥

اردو میں

اِتی گوہیہ تمم شاسترم اِدم اُکتم میا انگھ (۲۰) ایتید بُدھوا۔ بدھیمان سیات کرت کرتیہ شچ بھارت

ترجمہ: ہے نشپاپ ارجن! ایسا یہ بہت ہی گوڑھ رہسیہ والا (پُراسرار مخفی) شاستر میں نے تم سے کہا ہے۔ اس کو تتو سے جان کر (انسان) گیان وان اور کرتارتھ ہو جاتا ہے (۲۰) ارتھات اس کو اور کچھ بھی کرنا باقی نہیں رہتا۔ اس کا جیون سپھل ہو جاتا ہے

دوہا

گوہیہ تم یہ شاستر تجھے سنایا بیر (۲۰) جان اسے گیانی ہوئے کرتارتھ لے دھیر

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا پرشوتم یوگ نامی پندرھواں ادھیائے ختم ہوا)

ع۱ اگرچہ ساری گیتا کا نام ہی شاستر کہا جاتا ہے۔ مگر یہاں استتی کے لئے یہ پندرھواں ادھیائے ہی شاستر نام سے کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس ادھیائے میں سارے گیتا شاستر کا لب لباب کہا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔ اس میں سب ویدوں کا ارتھ بھی سماپت ہو گیا ہے۔ یہ کہا بھی ہے۔ کہ جو اُسے (برہم کو) جانتا ہے۔ وہی وید کو جاننے والا ہے۔ سب ویدوں سے بھگوان ہی جاننے یوگیہ ہیں۔ بھگوان نے ایسا مخفی شاستر ارجن سے کہا ہے۔ کہ جس کو جان کر ہی انسان بدھیمان اور رشاد کام ہو جاتا ہے

پندرھویں ادھیائے کا خلاصہ

پہلے پانچ شلوکوں میں سنسار برکھش کا بیان کر کے سری بھگوان نے یہ بتلایا - کہ جو آدمی وشے واسناؤں میں پھنسا ہوتا ہے - وہ اس اننت برکھش کی بے شمار شاخوں میں ہی بھولتا بھٹکتا رہتا ہے - اسے اس کی اوپر کی جڑ ارتھات پرمیشور کے گیان کا پتہ نہیں لگتا - مگر جو وشیوں کے موہ سے آزاد ہو چکا ہے - جو سنگ رہت (بے تعلق) ہو گیا ہے وہ اس جڑ سوروپ پرم اوناشی پد کو پراپت کر لیتا ہے - پھر نانویں شلوک تک اس اوناشی پرماتما جیو آتما اور مختلف شکلوں میں دکھائی دینے والی مایا اور ان سب کا باہمی تعلق کیسا ہے - یہ بتلایا ہے - کہ جیو آتما ایشور کا ہی سناتن انش ہے سناتن سے یہ مطلب ہے - کہ ایشور کے نت سے نئے انش ہو کر جیو آتماؤں کی سرشٹی (پیدائش) نہیں ہوا کرتی - بلکہ یہ جیو سرشٹی ہی سناتن (قدیمی) ہے - اور ایشور کا یہ وہ انش ہے - جسے جیو بھوت انش کہتے ہیں - انش کا ارتھ الگ الگ ٹکڑے نہیں ہیں - بلکہ یہ انش ویسا سمجھنا چاہیئے - جیسے سرو ویاپی آکاش کا انش گھٹ آکاش ہے - گھٹ آکاش آکاش کا ایسا انش نہیں ہے - جو سمپورن آکاش سے الگ ہوا ہو - سارا آکاش ایک ہی ہے گھٹ کے کارن کھنڈ (ٹکڑوں) کی کلپنا ہوتی ہے - اسی طرح جیو کو ایشور یا پرماتما کا انش کہا ہے - اسی لئے آٹھویں شلوک میں جیو کو ایشور بھی کہا ہے - جیو میں آتما اور پرکرتی کا سنیوگ ہے - آتما کی طرح پرکرتی بھی پرماتما کا ہی انش ہے - جو پرکرتی بھوت ہے اور پرکرتی سے ہی پرش کا سوکشم اندریوں اور انتہ کرن والا لنگ شریر بنتا ہے استھول شریر چھوڑ دینے پر بھی یہ لنگ شریر بنا رہتا ہے - مگر آتما نہ یہ سوکشم شریر ہے اور نہ استھول شریر ہے وہ اس کے پرے ہے - اور سب جگہ ہے - اس لئے دسویں شلوک سے پندرھویں شلوک تک آتما اور پرماتما کا ابھید روپ سے ذکر کیا ہے - مگر سولھویں شلوک میں پھر جیو اور پرکرتی کا بھید جتلانے کے لئے بھید روپ کا ورنن کر کے بتلایا ہے کہ ہر ایک جیو آتما اوناشی اور اس کی پرکرتی وناشی (فانی) اور بدلنے والی ہے - اس کے آگے پرکرتی اور پرش سے پرے جو پرشوتم ہے - اس کا بیان ہے - جو تینوں لوکوں میں داخل ہو کر سارے سنسار کو دھارن کئے ہوئے ہے - اور جس کی پراپتی سنسار برکھش کے موہ کے چھوٹنے سے ہی ہوتی ہے۔

اوم شم

سولھواں ادھیائے - دیو آسر سمپد و بھاگ یوگ

پرماتما اور جیو آتما کے بیچ میں سنسار کے موہ کا پردہ پڑا ہوا ہے - جیو آتما پرکرتی کا گیان پراپت کر کے اسے ہٹا سکتا ہے - اور پھر پرماتما کے درشن کر سکتا ہے - اس لئے سری کرشن بھگوان نے اس سے پہلے گن تریہ و بھاگ یوگ میں تینوں گنوں کا بیان کر کے بتلایا کہ ستوگن گیان کا پرکاش کرنے والا ہے - اس لئے

ہر ایک انسان کو اپنے میں دوسرے دو گنوں (تموگن اور رجوگن) کو دبا کر ستوگن کو بڑھانا چاہیئے۔ اس سے پہلے ستوگن کے تھوڑے سے لکشن آ گئے ہیں۔ انہیں کا یہاں کچھ تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ ستوگن والے منش کی پرکرتی کو دیٹوی پرکرتی کہتے ہیں۔ اسی دیٹوی پرکرتی کے لکشن اس ادھیائے میں بتلائے جائیں گے اور ساتھ ساتھ تامسی لکشن بھی دکھلا دئے گئے ہیں۔ جس سے لوگ ان آسری باتوں (برائیوں) سے بچیں۔ اس ادھیائے کا یہی مضمون ہے اور اسی لئے اس کا نام دیو آسر سمپد وبھاگ یوگ ہے۔

श्री भगवानुवाच ॥

अभयं सत्त्वसंशुद्धिर्ज्ञानयोगव्यवस्थितिः ।

दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥ १ ॥

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।

दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥ २ ॥

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।

भवन्ति संपदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥ ३ ॥

شری بھگوان اوواچ

ابھیَم ستّو سنشدھی گیان یوگ ویوستھتی (۱) دانم دمشچ یگیہ شچ سوادھیائے تپ آرجوم
اہنسا ستیم۔ اکرودھا۔ تیاگاہ۔ شانتی راپیشنم (۲) دیا بھوتیشو۔ الولپتوم۔ ماردوم۔ ہری رچاپلم
تیجاہ۔ کھشماہ۔ دھرتی۔ شوچم۔ ادروہو۔ ناتی مانتاہ (۳) بھونتی۔ سمپدم دیٹویم۔ ابھی۔ جاتسیہ۔ بھارت

ترجمہ شری بھگوان بولے۔ (ہے ارجن!) (۱) نربھیتا یعنی بےخوفی۔ کسی سے نہ ڈرنا (۲) انتہ کرن (من) کی اچھی طرح سے شدھی (صفائی) (۳) گیان یوگ (آتم انوبھو) کے لئے دھیان یوگ میں سدا لگے رہنا (۴) ساتوک دان (۵) اندریوں کا دمن (روکنا) (۶) یگیہ (نشکام بھاو سے اگنی ہوتر آدی کرموں کا کرنا) (۷) سوادھیائے (وید شاستر آدی کا پٹھن پاٹھن اور بھگوان کے نام اور گنوں کا کیرتن) اور (۸) تپ (ادائیگی فرض میں مشکلات کا برداشت کرنا (۹) سادگی (چھل کپٹ) سے رہت ہونا (۱۰) اہنسا (من بانی اور جسم سے کسی طرح بھی کسی جیو کو دکھ نہ دینا (۱۱) ستیہ (سچی اور میٹھی بات کہنا (۱۲) اپنا برا چاہنے والے پر بھی غصہ نہ کرنا (۱۳) تیاگ (کرموں میں کرتاپن کے ابھیمان کا تیاگ) (۱۴) اور شانتی (چت میں چنچلتا کا نہ ہونا) (۱۵) کسی کی نندا یا چغلی نہ کرنا (۱۶) سب پرانیوں پر دیا بھاو رکھنا (۱۷) سنسارک وشئے واسناؤں کیساتھ تعلق ہونے پر بھی ان میں پھنس نہ جانا (۱۸) کومل سوبھاو اور (۱۹) برے کرم کرنے میں شرم محسوس کرنا اور (۲۰) عبث ہاتھ پاؤں نہ ہلاتے رہنا (فضول حرکات کا تیاگ) (۲۱) تیج (روحانی رعب داب) (۲۲) کشما (۲۳) دھیرج رکھنا (مستقل مزاجی) (۲۴) اندر باہر کی شدھی (۲۵) کسی سے بھی دشمنی نہ کرنا (۲۶) ابھیمان یعنی تکبر کا نہ ہونا۔ یہ سب دیٹوی سمپدا کو پراپت ہوئے پرش کے لکھشن ہیں۔ (۱ - ۳)

دوہا

چت شدھی۔ نربھیتا۔ گیان یوگ رتی بیر (۱) دان۔ دم یگیہ۔ سوادھیائے تپ سرلتا دھیر
اہنسا ستیہ اکرودھ ارو تیاگ شانتی بیر (۲) دیا اپیشن۔ ماردم۔ لجا۔ اچپلتم دھیر!
تیج کشما۔ دھرتی شوچ ارو دروہ مان سوں رہت (۳) سو نر ارجن ہوت ہے دیٹوی سمپد سہت

تعلق ۔ یہ دیوی سمپدا کے گن سب مل کر ۲۶ ہوتے ہیں ۔ اب آسُری سمپدا کا بیان کرتے ہیں

दंभो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च ॥
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ संपदमासुरीम् ॥ ४ ॥

اردو میں

دمبھو درپو ابھیمانسچ ۔ کرودھا ۔ پارُوشیم ایوچا (۴) اگیانم چا ۔ ابھی جاتسیہ ۔ پارتھ سمپدم آسُریم

ترجمہ: اے ہے پارتھ! دمبھ (پاکھنڈ) درپ (گھمنڈ) ابھیمان ۔ کرودھ اور پارُوشیہ (کٹھور بانی) اور اگیان یہ سب آسُری سمپدا کو پراپت ہوئے پُرش کے (لکھشن) ہیں (۴)

دوہا

دمبھ درپ ابھیمان ارُو کرودھ ارُو اگیان (۴) کٹُو بانی ۔ یہ آسُری سمپد ارجن جان

اب دیوی اور آسُری سمپداؤں کا الگ الگ کام بتلاتے ہیں ۔

दैवी संपद्विमोक्षाय निबंधायासुरी मता ॥
मा शुचः संपदं दैवीमभिजातोऽसि पांडव ॥ ५ ॥

اردو میں

دیوی سمپد ومُوکھشائے نِبندھا آسُری متا (۵) ماشُچا سمپدم دیویم ابھیجا تو سی پانڈو (۵)

ترجمہ: (ان میں سے) دیوی سمپدا تو موکھش کے لئے اور آسُری سمپدا (سنسار میں) باندھنے کے لئے مانی گئی ہے اس لئے ہے ارجن! تو رنج مت کر کیونکہ تُو دیوی سمپدا کو لے کر پیدا ہوا ہے (۵) تیرا تو مستقبل میں کلیان ہی ہوگا

دوہا

دیوی سمپد موکھش ارُو آسُری بندھن بیر (۵) دیتی ہے مت شوک کر دیوی جنم تُو دھیر

آسُری سمپدا والے پُرشوں کے لکشن

द्वौ भूतसर्गौ लोकेऽस्मिन्दैव आसुर एव च ॥
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ६ ॥

اردو میں

دوؤ بھوت سرگو ۔ لوکے ۔ اسمن ۔ دیوہ ۔ آسُر ۔ ایو ۔ چا (۶) دیوو ۔ وستر شاہ ۔ پروکتا آسُرم پارتھ مے شرنو

ترجمہ: ہے ارجن! اس لوک میں منشیوں کے سوبھاؤ دو پرکار کے مانے گئے ہیں ۔ ایک تو دیوی (دیوتا جیسا) اور دوسرا آسُری (اسُروں اور راکھشسوں جیسا) ان میں سے دیوی سوبھاؤ کا تو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اب اسُروں کے سوبھاؤ کو (بھی) تفصیل کے ساتھ مجھ سے سُن (۶)

دوہا

جیوسرشٹی جگت میں دیئو آسُری ہوئے (۶) دیئوی توکہ دی سنئو آسُر سمپد جو سے

پرجاپتی (پرمیشور) کی دو سنتان ہیں۔ دیو اور اسُر۔ دیو ارتھات دیوتا دبھلے پُرش) تو دیئوی سمپد کا آشرے لیتے ہیں۔ اور اسُر آسُری سمپد کو گرہن کرتے ہیں۔ بھگوان نے پہلے تین شلوکوں میں دیئوی سمپد کا بیان تفصیل سے کیا ہے۔ اب آسُری سمپد کا بیان اس لئے کرتے ہیں تاکہ بھگوان کا بھگت ان کو جان کر ان کا تیاگ کر سکے۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः॥

न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ ७ ॥

اردو میں

پَروِرتّم چا نِوِرتّم چا جَنا نہ وِدُور آسُرا (۷) نہ شوچم نہ اپی چا آچارو نہ ستیم تیشُو وِدیہ تے

ترجمہ

(ہے ارجن!) آسُری سوبھاو والے لوگ نہ تو یہ جانتے ہیں۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور نہ یہ جانتے ہیں۔ کہ کیا نہ کرنا چاہیئے اس لئے اُن میں نہ تو اندر باہر کی شدھی ہی ہوتی ہے اور نہ اُن میں سداچار اور سچائی ہی ہوتی ہے (۷)

دوہا

پرورتی نہ جانتے نہ نورتی نرپر! (۷) ست شوچ آچار سے رہت اسُر جن دھیر

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम्॥

अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम्॥ ८ ॥

اردو میں

استیم اپرتِشٹھم تے جگت آہُور انیشورم (۸) اپرسپر سمبھوتم کِم انیت کام ہیتُوکم

ترجمہ

اور وہ آسُری پرکرتی والے لوگ کہتے ہیں (کہ) جگت آدھار رہت ہے اور جھوٹا ہے۔ اس کا کوئی ایشور نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنے آپ استری پُرش کے سینوگ سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے صرف بھوگوں کے بھوگنے کے لئے ہی ہے۔ اور اس کے سوا اور کیا ہے ارتھات کچھ نہیں ہے۔ (۸)

۱۔ ایسا لوکائیک سمپردائے کے لوگ مانتے ہیں۔

دوہا

جھوٹا ہے یہ جگت سب بن ایشور بن مول (۸) کیول کارن جگت کا ایک کام ہے مول

एतां दृष्टिमवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्पबुद्धयः॥

प्रभवन्त्युग्रकर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः॥ ९ ॥

اردو میں

ایتام درشٹم اوشٹبھیا نشٹ آتمانو۔ الپ بُدھیا (۹) پربھونتی اُگر کرمانا۔ کھشیائے جگتو اہِتا

ترجمہ

اس طرح اس متھیا گیان کا آشرہ کر کے نشٹ ہوگیا ہے سوبھاو جن کا ارتھات چت ناپاک ہوگیا ہے۔ اور جو کم عقل ہیں (ارتھات جن کی بدھی صرف بھوگوں کو ہی چاہتی ہے) ایسے سب کے ساتھ برائی کرنے والے دُشٹ لوگ صرف جگت کا ناشش کرنے کے لئے ہی پیدا ہوتے ہیں (۹)

دوہا

مند متی نشٹ آتما ان بھاووں سے بیر (۹) شترو بن لیں جنم جگ نشٹ کرن کو دھیر

कामममाश्रित्य दुष्पूरं दंभमानमदान्विता: ॥

मोहाद्गृहीत्वासद्ग्राहान्प्रवर्तंतेऽशुचिव्रता: ॥१०॥

اُردو میں

کامم آشرِتیہ دُش پُورم۔ دمبھ مان مدآن وِتا (۱۰) موہاد گرہتیا۔ اسد گراہان پرورتنتے اشُچی ورتاہ

ترجمہ

(اور وہ دُشٹ لوگ) دمبھ (ریاکاری) مان (تکبر) اور مد (مستی) میں آ کر کسی طرح بھی پوری نہ ہونے والی کامناؤں کا آسرا لیتے ہیں (اور) جہالت کی وجہ سے جھوٹے سد معانتوں (اشبھ سنکلپوں) کو گرہن کر کے بُرے کرم کرتے ہوئے سنسار میں برتتے ہیں۔ ارتھات اپنے منش جنم کو عبث گنواتے ہیں (۱۰)

دوہا

دمبھ مان مدیکت ہو جھوٹا نشچے دھار (۱۰) کرتے جھوٹی کامنا جھوٹے ہی برت دھار

चिंतामपरिमेयां च प्रलयांतामुपाश्रिता: ॥

कामोपभोगपरमा एतावदिति निश्चिता: ११ ॥

اُردو میں

چِنتام اپری مئے یام چا۔ پرلیان تام اُپا شرِتا (۱۱) کام اوپ بھوگ پرما۔ اتیاوِد۔ اِتی نشچتاہ

ترجمہ

(اور وہ) جب تک جیتے ہیں سنسار کی بے شمار چنتاؤں میں ہی غرق رہتے ہیں۔ اور وشے بھوگوں کے بھوگنے میں غلطاں رہتے ہوئے یہ مانتے ہیں۔ کہ (سنسار میں) جو کچھ ہے۔ وہ صرف اتنا ہی آنند ہے (ارتھات جو کچھ ہے کام بھوگ ہی ہے (۱۱) جو کچھ آنند ہے۔ وہ سب زر۔ زن اور زمین میں ہی ہے۔ ایسا مانتے ہیں۔

دوہا

جیون بھر کرتے رہیں چنتا ہی وہ لوگ (۱۱) کام بھوگ ہی مانتے جیون کا اُدیگ

आशापाशशतैर्बद्धा: कामक्रोधपरायणा: ॥

ईहंते कामभोगार्थमन्यायेनार्थसंचयान् ॥१२॥

اردو میں

آشا پاش شتئی ربدّاہ۔ کام کرودھ پرایناہ (۱۲) اِی ہنتے کام بھوگ آرتھم انیائین آرتھ سنچیان

ترجمہ (اس لئے) وہ آشا روپی سیکڑوں زنجیروں میں بندھے ہوئے اور کام کرودھ سے مغلوب ہوئے وشئے بھوگوں کے بھوگنے کے لئے بے انصافی سے دھن وغیرہ بہت سے سنساری پدارتھوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں (۱۲)

دوہا

جکڑے آشا پاش میں کام کرودھ آدھین (۱۲) انیائے سے وہ کریں دھن سنچے پروین

تعلق - ایسے آسری لوگوں کی خواہشیں اور امنگیں اس طرح کی ہوتی ہیں :- کہ

इदमद्य मया लब्धमिमं प्राप्स्ये मनोरथम् ॥

इदमस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥१३॥

اردو میں

اِدم اَدیہ میا لبدھم اِدم پراپسئے منورتھم (۱۳) اِدم استی اِدم اَپی مے بھوِشتی پنر دھنم

ترجمہ میں نے آج یہ تو لے لیا ہے ۔ اب اس منورتھ کو بھی پورا کروں گا ۔ اتنا دھن تو میرے پاس ہے ہی اگلے سال اتنا اور ہو جائے گا اس سے میں لوگوں میں دھنوان مشہور ہو جاؤں گا ۔ (۱۳)

دوہا

یہ پایا اب پاؤں گا وہی منورتھ بیر (۱۳) یہ دھن میرا اور وہ میرا ہوگا ڈھیر

असौ मया हतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ॥

ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहं बलवान्सुखी ॥१४

اردو میں

اسؤ میا ہتاہ شترو رہنشئے چاپران اَپی (۱۴) ایشورو اہم اہم بھوگی ۔ سدھو اہم ۔ بلوان سکھی

ترجمہ اس (جانی) دشمن کو تو میں نے مار لیا ۔ اب دوسرے (بزدل اور کمینے) دشمنوں کو بھی مار ڈالوں گا ۔ وہ بیچارے میرا کیا کریں گے ؟ کیونکہ) میں ایشور ہوں (عیش عشرت) بھوگنے والا ہوں ۔ سب سدھیوں والا بلوان اور (پتر پوتر ۔ دھن دھان سے) سکھی ہوں ۔ (بھلا میرا مقابلہ کون کر سکتا ہے ؟) (۱۴)

دوہا

اس کو مارا اور سب شترو ڈاروں مار (۱۴) سوامی بھوگی سدھ میں بلی سکھی ہوں یار

आढ्योऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ॥

यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञान विमोहिताः ॥ १५ ॥

اردو میں

آڈھیہ اَبھی جنوان اسمی ۔ کو ۔ انیو استی سدرشو میا (۱۵) یکھشئے داسیامی مودِشیہ ۔ اِتی ۔ اگیان وِموہتاہ

ترجمہ (اور میں) بڑا دھنوان اور بڑے کنبے والا (اور کلین) ہوں ۔ میرے برابر دوسرا کون ہے ؟ میں یگیہ کروں گا ۔ دان دوں گا ۔ خوشی (رنگ رلیاں) ہی منانگا (موج کروں گا) ۔ (اس طرح) اگیان سے موہت ہیں (۱۵)

دوہا

مَیں ہی دھنی کُلین ہُوں موسم اور ہے کوئے (۱۵) یگیہ دان دوں کھاؤں گا کہ اگیانی بوئے

تشریح: یگیہ اس لئے کرونگا۔ کہ جس سے دُوسروں کا اپمان ہو۔ ولیشیاؤں اور نٹوں وغیرہ کو دان دونگا جس سے میری خوب شہرت ہوگی اور میں خوب عیش و عشرت (مزے) کی زندگی گذاروں گا۔ اگیانی (بے سمجھ لوگ) ایسی ایسی بھاونائیں کیا کرتے ہیں۔

अनेकचित्तविभ्रांता मोहजालसमावृताः ॥
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतंति नरकेऽशुचौ ॥ १६ ॥

اردو میں

انیک چت وِبھرانتا موہ جال سماورِتاہ (۱۶) پرسکتاہ کام بھوگیشو۔ پتنتی نرکے اشُوچو

ترجمہ: ان کے چت میں طرح طرح کی بھرمانیوالی لہریں اُٹھا کرتی ہیں۔ اور وہ سدا موہ جال میں پھنسے ہوئے وِشے بھوگوں میں حد درجہ غلطان رہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے انجام کار گھور نرک میں گرتے ہیں (۱۶)

دوہا

بھرم لہر چت میں اُٹھے موہ بھوگوں کے ماہیں (۱۶) پھنسے رہتے ہیں سدا گریں نرک میں جاہیں

आत्मसंभाविताः स्तब्धा धनमानमदान्विताः ॥
यजंते नामयज्ञैस्ते दंभेनाविधिपूर्वकम् ॥ १७ ॥

اُردو میں

آتم سمبھاوِتا۔ ستبدا۔ دھن مان مد آنوِتا (۱۷) یجنتے نام یگیئس تے دمبھین اَودھی پُوروکم

ترجمہ: (اور وہ) اپنے آپ کو ہی سب سے بڑا ماننے والے گھمنڈی پُرش دھن اور مان (دولت اور مرتبہ) کی مستی میں ہی پھولے رہتے ہیں اور شاستر ودھی سے رہت صرف نام کے لئے (برائے نام) دکھاوے کے طور پر یگیہ (دان اور پُوجا وغیرہ) کیا کرتے ہیں (۱۷)

دوہا

مان۔ بڑائی میں رہیں اور گرب دھن لین (۱۷) نام ماتر کو دمبھ سے یگیہ کریں متی ہین

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ॥
मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषंतोऽभ्यसूयकाः ॥ १८ ॥

اردو میں

اہنکارم۔ بلم۔ درپم۔ کامم۔ کرودھم چا سنشرتا (۱۸) مام آتم پر دیہہ یشو پردوشنتو ابھیہ سُوئیکاہ

ترجمہ: اہنکار۔ بل (طاقت) درپ (مغروری) کام اور کرودھ سے مغلوب ہوئے دوسروں کی نندا کرنے والے وہ لوگ اپنے اور دوسروں کے جسموں میں رہنے والے مجھ انتر یامی پرماتما سے دویش کرنے والے ہیں (۱۸)

دوہا

اہنکار بل درپ اور کام کرودھ رت بیر (۱۸) موسے نج پر دیہہ میں دویش کریں وہ دھیر

ان آسُری سوبھاؤ والوں کا آخری کیا انجام ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہیں :-

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ॥
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥ १९ ॥

اردو میں

تان اہم دِوِشتاہ۔ کرُوران۔ سنسار یشُو نرادھمان (۱۹) کھشپامی۔ اجسرم۔ اشُوبھان۔ آسُریشُو ایو یونیشُو

ترجمہ: ان دویش کرنے والے (حاسد) پاپ آچاری (دُشٹ) اور ظالم نیچ لوگوں کو میں سنسار میں بار بار آسُری یونیوں میں ہی گراتا ہوں۔ ارتھات سؤر وغیرہ نیچ جونیوں میں پیدا کرتا ہوں۔ (۱۹)

دوہا

دویشی۔ کرُور۔ اشبھ۔ ادھم ان پرُشوں کو بیر (۱۹) میں بھی دیتا ڈال ہوں اسر جونی میں دھیر

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ॥
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥ २० ॥

اردو میں

آسُریم یونی مانپنّا مُوڑھا جنمنی جنمنی (۲۰) مام اپراپیہ ایو کونتیئے تتو یانتی ادھمام گتم

ترجمہ: (اس لئے) ہے ارجن! وہ مُوڑھ پُرش جنم جنمانتر میں آسری یونیوں کو پراپت ہو کر مجھے[1] نہ پاکر اس سے نیچ ترین گتی کو ہی پراپت ہوتے ہیں (مطلب یہ کہ جوں جوں زیادہ پاپ کرتے ہیں۔ توں توں نیچے ہی گھور نرک میں گرتے جاتے ہیں (۲۰)

دوہا

آسُری یونی میں رہیں جنم جنم میں بیر (۲۰) مجھ سے دُور سدا رہیں ادھم گتی میں دھیر

اب ساری آسُری سمپتی کی جڑ کام وغیرہ کے نشٹ کرنے کا اُپدیش کرتے ہیں۔ کیونکہ سب انرتھوں کے کارن یہ کام کرودھ اور لوبھ ہی ہیں :-

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ॥
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥ २१ ॥

اردو میں

تری ودھم نرکسیہ اِدم دوارم ناشنم آتمنا (۲۱) کامہ کرودھس تتھا لوبھس تسمات ایتت ترئم تیجیت

---

[1] مجھے نہ پاکر" ایسا کہنے کا مطلب ہے کہ میری پراپتی کی بات تو کیا انکو میری پراپتی کا کان ہی نہیں ہے (انکو جائے)

ترجمہ (اور ہے ارجن) کام - کرودھ اور لوبھ یہ تین طرح کے نرک کے دروازے آتما کو ادھوگتی (تنزل کے گڑھے) میں لے جانے والے ہیں (جن میں داخل ہو کر آتما کا ناش ہوتا ہے۔ ارتھات کسی پُرشارتھ کے یوگیہ نہیں رہتا اس لئے ان تینوں کو ہی تیاگ دینا چاہیئے۔ (۲۱)

دوہا

تین دروازے نرک کے آتم ناشی بیر (۲۱) کام کرودھ اُرو لوبھ ہیں تیاگو ان کو دھیر

تعلق - ان تینوں کو تیاگ دینے سے کیا ہوتا ہے۔

एतैर्विमुक्तः कौंतेय तमोद्वारैस्त्रिभिर्नरः ॥

आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥ २२ ॥

اردو میں

ایتئے رِومُکتا کونتئے تموُدواریُ ترِبھی رنرہ (۲۲) آچرتی آتمنا شریے اس تتو۔ یاتی پرام گتم

ترجمہ ہے ارجن! ان تینوں (دُکھ اور موہ رُوپی تاریک) نرک کے دروازوں سے جو پُرش بچتا ہے۔ وہ اپنی بھلائی کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اس سے وہ پرم گتی (موکش) کو پراپت ہوتا ہے۔ (۲۲)

دوہا

ان دواروں سے نرک کے جو بچتا ہے بیر (۲۲) اپنا کر کلیان وہ پرم گتی لے دھیر

تعلق - آسُری سمپتی کا تیاگ اور بھلائی میں لگنا یہ سب کچھ شاستر پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ شاستر کے پرمان سے ہی یہ دونوں باتیں جانی جا سکتی ہیں۔ اس لئے :-

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ॥

न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥ २३ ॥

اُردو میں

یا شاستر وِدھم اُتسرجیہ - ورتتے کام کارتاہ (۲۳) نہ سا سِدھم اَواپنوتی نہ سُکھم نہ پرام گتم

ترجمہ (اور) جو شاستر کی ودھی کو تیاگ کر اپنی من مانی کرتا ہے - وہ نہ تو سِدھی کو پراپت ہوتا ہے اور نہ پرم گتی کو اور نہ سُکھ ہی پاتا ہے (۲۳)

دوہا

شاستر وِدھی تیاگ جو اپنی اِچھا دھار (۲۳) برتے پاوے سِدھی نہ نہ سُکھ گتی کو پار

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ ॥

ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥ २४ ॥

۱؎ سب انرتھوں کی جڑ اور نرک میں لے جانے والے ہونے کی وجہ سے یہاں کام کرودھ اور لوبھ ان تینوں کو نرک کا دروازہ کہا ہے۔

۲؎ - کرتویہ اکرتویہ کے گیان کا کارن جو ودھی نشیدھ بودھک (بھلے بُرے میں تمیز کرانیوالا) آدیش ہے اسے شاستر کہتے ہیں۔

اردو میں

تسماچ چھاستر م پرمانم تے کاریا کاریہ وَیہ وستھتو (۲۴) گیاتوا شاستر ودھان اوکتم کرم کرتم ایہہ ارہسی

ترجمہ اس لئے تیرے اس کرنے لائق اور نہ کرنے لائق کرم کے سمجھنے میں شاستر ہی پرمان ہے (گیان پراپتی کا سادھن ہے) ایسا جان کر تو شاستر ودھی سے مقرر کئے ہوئے کرم کو ہی کرنے کے یوگیہ ہے (شاستر ودھی کے مطابق کرم کرنا ہی تیرے لئے مناسب ہے (۲۴)

دوہا

کاریہ اور اکاریہ میں شاستر ہے پرمان (۲۴) شاستر ریتی سے کرو کرم سدا بلوان

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا دیوا سُر سمپد وبھاگ یوگ نامی سولھواں ادھیائے ختم ہوا

سولھویں ادھیائے کا خلاصہ

یوں تو اس سنسار میں سینکڑوں طرح کے لوگ ہیں۔ مگر کون ایشور کے مارگ پر ہے اور کون اس کے خلاف اس نکتہ سے اس منش لوک کے دو حصے کئے جا سکتے ہیں (۱) دیو جو ساتوک پرکرتی والے ہیں اور (۲) اسُر جن کا یہ خیال ہے کہ

यावज्जीवेत्सुखंजीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ॥
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

ترجمہ۔ جب تک جیوے۔ سُکھ سے جیوے۔ قرض لے کر بھی گھی پیوے۔ چولا جب چھوٹ جائے گا تب پھر تھوڑے ہی آنا ہوگا؟

آسُری سمپتی بندھ جونی میں ڈالتی ہے اور دیوی سمپتی موکش دلاتی ہے۔ اس لئے دیوی سمپتی کا سادھن کرنا چاہیئے۔ دیوی سمپتی کیا ہے۔ یہ اسی ادھیائے کے شروع میں بتلایا ہے۔ اور پھر تفصیل سے آسری سمپتی کے لکشن گناتے ہیں۔ تاکہ ہر ایک سادھک ان لکشنوں میں سے ہر ایک کو اپنے اندر سے ڈھونڈ ڈھونڈ نکال کر باہر کر دے۔ آخر میں اختصار کے ساتھ بتلا دیا۔ کہ آسری جونی کا کارن کام کرودھ اور لوبھ ہیں۔ ان سے جو بچے گا۔ وہ پرم گتی کے مارگ پر گامزن ہوگا۔ اور ان سے بچنے کا جو اُپائے ہے۔ وہ یہی ہے کہ شاستر کو پرمان مان کر اس کے مطابق اپنے فرائض منصبی کو ادا کرے۔

ستارھواں ادھیائے شردھاترئی وبھاگ یوگ

دیو ادماسُر - اس طرح کے دو بھید انسانوں میں کیوں ہوتے ہیں؟ اس کا کارن پرکرتی کے ست - رج - تم تین گنُ ہی ہیں - جن کا گنُ ترئی وِبھاگ یوگ میں بیان کیا گیا ہے - مگر وہاں یہ نہیں بتلایا - کہ سوبھاو - رُچی (رجحان) اور شردھا میں جو بھید ہوا کرتا ہے - جس بھید کے باعث منش لوک دیو اور اسُران دو حصوں میں بٹ جاتا ہے - اس بھید کا کارن بھی انہیں تین گنوں سے بننے والی انسان کی یہ شردھا ہی ہے - جس کے مطابق اس کی زندگی بنتی ہے - اس لئے شردھا کی اقسام کا ذکر اس ادھیائے میں کیا جائے گا - اسی وجہ سے اس کا نام شردھا ترئی وبھاگ یوگ ہے

अर्जुन उवाच॥ ये शास्त्रविधिमुत्सृज्य यजंते श्रद्धयान्विताः॥
तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्त्वमाहो रजस्तमः ॥१॥

ارجن اوواچ

یے شاستر وِدھم اُتسرجیہ یجنتے شردھیا وِتا (۱) تیشام نِشٹھا تُو کا کرشن! ستوم آہو رجس تماہ

ترجمہ (اس طرح بھگوان کے بچنوں کو سن کر ارجن بولا) ہے کرشن! جو پرش شاستر ودھی کو تیاگ کر صرف شردھا کے ساتھ یگیہ وغیرہ کرتے ہیں - ان کی کیا حالت ہوتی ہے - ساتوکی راجسی یا تامسی؟ (۱)

دوہا:

شاستر وِدھی تیاگ کر یگیہ کریں شردھا یُت بیر (۱) اُن کی نِشٹھا کون ہے ست یا رَج تم دھیر؟

تشریح جو سادھارن لوگ شرتی سمرتی وغیرہ شاستروں کو نہیں جانتے - لیکن بڑے بوڑھوں سے سن کر شردھا کے ساتھ دیو پوجا کرتے ہیں - ان کی وہ دیو پوجا کیسی ہے؟ ساتوکی - راجسی یا تامسی؟ ارجن کا یہ سوال صرف ایسے ہی انجان شردھالو لوگوں کے بارے میں ہے - شاستر ودھی کو جان کر بھی اس کے برخلاف چلنے والوں کے بارے میں یہ سوال نہیں ہے - کیونکہ کسی بات کو جان کر اس کے مطابق کام نہ کرنا - اس میں تو شردھا کا بالکل ابھاو ہی ہے - یہ سوال اگرچہ سادھارن آدمیوں کے بارے میں ہے - تو بھی اس کا جواب بنا وبھاگ کئے دینا ٹھیک نہیں - اس غرض سے شری بھگوان بولے -

श्री भगवानुवाच॥

त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभावजा॥
सात्त्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां शृणु ॥ २ ॥

شری بھگوان بولے

تِروِدھا بھوتی شردھا دیہی نام سا سوبھاو جا (۲) ساتوکی راجسی چیو تامسی چیتی تام شرنو

(اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری کرشن بھگوان بولے - ہے ارجن! آدمیوں میں سوبھاو سے ہی ساتوکی راجسی

اور تامسی تین طرح کی شردھا ہوتی ہے۔ اس کو تو مجھ سے سن (٢)

دوہا

ساتوک۔ راجس۔ تامسک شردھا تین پرکار (٢) دیہہ دھاری میں ہے سبھاو پیر سو بھاو انوسار

सत्त्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ॥

श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥ ३ ॥

اردو میں

ستو انوروپا سرو سیہ شردھا بھوتی بھارت (٣) شردھا میو ایم پرشو یو یچھردھا۔ سا۔ ایو ساہ

ترجمہ

ہے بھارت! سبھی آدمیوں کی شردھا ان کے اپنے اپنے انتہ کرن کے (سنسکاروں کے) مطابق ہوتی ہے (دراصل) یہ پُرش شردھا مئے (شردھا کا پتلا) ہی ہے۔ اس لئے جس میں جیسی شردھا ہوتی ہے۔ وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ ارتھات جس کی جیسی شردھا ہے۔ اس کا ویسا ہی سروپ ہے (٣)

دوہا

سب کی شردھا ہوت ہے پرکرتی انوسار (٣) شردھا مئے نر ہے وہی جیسی شردھا دھار

تعلق۔ اس لئے ہر ایک آدمی کے کاموں سے ہی اس کی شردھا کا انومان کر لینا چاہیئے۔ جیسے کہ

यजंते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः ॥

प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजंते तामसा जनाः ॥ ४ ॥

اردو میں

یجنتے ساتوکا دیوان۔ یکش۔ رکشانسی راجساہ (٤) پریتان بھوت گنانشچ انیئے یجنتے تامساہ جناہ

ترجمہ

(ان میں) ساتوکی پُرش تو دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اور راجسی پُرش یکشوں اور راکششوں کو پوجتے ہیں اور باقی جو تامسی لوگ ہیں۔ وہ پریتوں اور بھوتوں کی پوجا کرتے ہیں (٤)

دوہا

ساتوک پوجیں دیو ار و اسر راجسی بیر (٤) بھوت پریت کو تامسی جن پوجیں لے دھیر

अशास्त्रविहितं घोरं तप्यंते ये तपो जनाः ॥

दंभाहंकारसंयुक्ताः कामरागबलान्विताः ॥ ५ ॥

कर्षयंतः शरीरस्थं भूतग्राममचेतसः ॥

मां चैवांतः शरीरस्थं तान्विद्ध्यासुर निश्चयान् ॥ ६ ॥

اردو میں

اشاستر وہتم گھورم تپینتے یے تپو جناہ (٥) دمبھ اہنکار سنیکتا کام راگ بلان وتاہ

کرشینتاہ شریر ستھم بھوت گرام اچیتساہ (٦) مام چیو انتہ شریر ستھم تان ودھی آسُر نشچیان

ترجمہ (اور) جو لوگ شاستر ودھی کو تیاگ کر (من گھڑت) گھور تپ کو تپتے ہیں۔ اور دمبھی (ریاکار) اور اہنکاری ہیں۔ اور کامنا (ہوس) آسکتی (موہ) اور بل (طاقت) کے ابھیمانی ہیں (۵) اور جو جسم میں رہنے والے پنچ مہابھوتوں کو اور انتہ کرن میں رہنے والے مجھ انتریامی (پرماتما) کو بھی کمزور کرنے والے ہیں۔ ان اگیانیوں کو تو آسری سوبھاو والے جان (۶)

دوہا

کام راگ بل دمبھ اَتو اہنکار یُت ہوئے (۵) شاستر ودھی تیاگ کے گھور کریں تپ جوئے
بھوتوں کو اَرو دیہہ میں رہتے مجھ کو پیر (۶) دیتے ہیں دُکھ جان وہ آسری جن ہیں دھیر

تشریح عبث مون دھارن کرنا۔ کانٹوں پر سونا۔ کیلوں پر بیٹھنا۔ درختوں میں لٹکنا۔ چاروں طرف آگ سلگا کر بیچ میں بیٹھنا۔ عبث (بلا ضرورت) فاقہ کر کے جسم کو کمزور کرنا اور دھونی رما کر اوپر لٹکنا ان میں سے کسی کا بھی شاستر میں ذکر نہیں ہے۔ ایسا کرنے والے لوگ عبث اپنے جسم کو اور آتما کو کشٹ دے کر پاپ سمیٹتے ہیں۔ پھل کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کا سنگ تیاگ دینا چاہیئے۔

تعلق۔ اب ساتوکی۔ راجسی اور تامسی تین طرح کے آہار بتلاتے ہیں۔ ان کو پہچان کر تامسی اور راجسی آہار کو تیاگ کر صرف ساتوکی آہار ہی کرنا چاہیئے۔ ایسے ہی یگیہ۔ دان اور تپ کے بھی تین تین بھید بتلاتے جاتے ہیں۔ ان میں تامسی اور راجسی بھید کو تیاگ کر صرف ساتوکی یگیہ۔ تپ اور دان کو گرہن کرنا چاہیئے۔

अहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधि भवति प्रिय: ॥
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेदमिमं शृणु ॥ ७ ॥

اُردو میں

آہارس تو اپی سروسیہ ترِودھو بھوتی پریہ (۷) یگیہ تپاہ تتھا دانم۔ تیشام بھید اِمم شرنو

ترجمہ اور ہے ارجن! جیسے شردھا تین پرکار کی ہوتی ہے۔ ویسے ہی بھوجن بھی سب کو (اپنی اپنی پرکرتی کے مطابق) تین ہی طرح کا پیارا ہوتا ہے۔ اور ویسے ہی یگیہ۔ تپ اور دان بھی تین طرح کے ہی ہوتے ہیں۔ ان کے بھید کو تم مجھ سے سنو (۷)

دوہا

یگیہ دان اَر تپ اَرو۔ سب کا پریہ آہار (۷) ہووے تین پرکار کا سن کُنتی سُکمار

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ॥
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः ॥ ८ ॥

اُردو میں

آیوہ ستّو۔ بل۔ آروگیہ۔ سُکھ۔ پریتی۔ وِوردھنا (۸) رسیا سنگدھا ستھراہ ہردیا آہارا ساتوک پریہ

ترجمہ۔ آیو۔ بدھی۔ بل۔ آروگیہ سُکھ اور پریتی کو بڑھانے والے اور رس بھرے چکنے اور ستھر رہنے والے

(جسم میں دیر تک قایم رہنے والے) اور سوبھاو سے ہی دلپسند۔ ایسے آہار (بھوجن کرنے کے پدارتھ) ساتوک پُرشوں کو پیارے ہوتے ہیں (۸)

دوہا

آیو ستو - پرییت بل آروگیہ بڑھاون ہار (۸) رسیلے چکنے میشٹ تھِر ساتوک پریہ آہار

कट्वम्ल लवणात्युष्णातीक्ष्णरूक्ष विदाहिनः ॥
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामय प्रदाः ॥ ९ ॥

اُردو میں

کٹو - امل - لون - اَتی اُشن تیکشن رُوکش - ودا ہناہ (۹) آہارا راجسیہ اِشٹا - دُکھ شوک آمیا پردا

ترجمہ: (اور بہت) کڑوے - بہت کھٹے - بہت نمکین - بہت گرم - بہت رُوکھے (خشک) اور داہ کرنے والے - دکھ - چنتا اور روگوں کو پیدا کرنے والے آہار (کھانے) راجسی پُرشوں کو پیارے ہوتے ہیں (۹)

دوہا

کڑوے کھٹے لون اُشن خشک وِداہی کھار (۹) دُکھ شوک اَرو روگ دا - راجس پریہ آہار

यातयामं गतरसं पूती पर्युषितं च यत् ॥
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामस प्रियम् ॥ १० ॥

اُردو میں

یات یامم گت رسم پُوتی پریُشتم چا یت (۱۰) اُچھشٹم اپی چا امیدھیم بھوجنم تامس پریم

ترجمہ: اور جو بھوجن ادھ پکا - رس رہت (جس کا رس یا سار نکال لیا گیا ہے) بدبودار - باسی - جوٹھا اور اپوتر (ناپاک) ہے - وہ تامسی پُرشوں کو پیارا ہوتا ہے - (۱۰)

نوٹ - جس کھانے کو پکے ہوئے ایک رات گذر گئی ہو - وہ باسی کہلاتا ہے۔

دوہا

باسی - دُرگندھی - اَرو جُوٹھا اَرگت سار (۱۰) اپوتر بھوجن پریہ تامس جن آہار!

अफलाकांक्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ॥
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्विकः ॥११॥

اُردو میں

اپھلا کانکھشی بھی ریگیو - ودھی - درشٹو یا اجیہ تے (۱۱) یشٹویم اِو - اِتی - مناہ - سمادھائے سا - ساتوِکاہ

ترجمہ: (اور ہے ارجن!) جو شاستر ودھی کے انوسار بھاو کرنا فرض ہے (ارتھات فرض منصبی سمجھ کر کیا جاتا ہے کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں) اور صرف من کے سادھان (شانتی) کے لئے پھل کی خواہش نہ کر کے کیا جاتا ہے وہ ساتوک یگیہ ہے (۱۱)

دوہا

شاستر کے انوکول اَرو رہت پھل اِچھا جوئے (۱۱) نشچت ہی کرتویہ ہے یگیہ ساتوک سوئے

अभिसंधाय तु फलं दंभार्थमपि चैव यत् ॥
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥ १२॥

اردو میں

ابھی سندھائے تُو پھلم دمبھ آرتھم اپی چیئیو یت (۱۲) اجیہ تے بھرت سریشٹ تم یگیئم وِدھی راجسم

ترجمہ

اور ہے ارجن! جو یگیہ دکھاوے (پاکھنڈ) کے لئے یا پھل کی خواہش رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس یگیہ کو تُو راجسی جان (۱۲)

دوہا

پھل اچھا یا دمبھ کے ہیت یگیہ جو ہوئے (۱۲) ارجن ایسا یگیہ ہی یگیہ راجسی ہوئے

विधिहीनमसृष्टान्नं मंत्रहीनमदक्षिणम् ॥
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते ॥ १३॥

اردو میں

وِدھی ہینیم اسر شٹانم منتر ہنیم۔ آدکھشنم (۱۳) شردھاوِرہتم۔ یگیئم تامسم پری چکھشتے

ترجمہ

(اور) شاستر ودھی سے ہین۔ ان۔ دان سے رہت۔ بنا منتر اور بنا دکھشنا کے اور بنا شردھا کے کئے ہوئے یگیہ کو تامس یگیہ کہتے ہیں (۱۳)

دوہا

وِدھی ہین۔ دان۔ ان۔ ارو منتر ہین جو ہوئے (۱۳) دکھشنا شردھا رہت ہی یگیہ تامسی ہوئے

اب تین طرح کے تپ کے بھید بتلاتے ہیں:-

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ॥
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥ १४॥

اردو میں

دیو۔ وِدج۔ گورُو پراجیہ۔ پوُجنم۔ شوچم۔ آرجوم (۱۴) برھم چریئم اہنسا چا شریرم تپ اُچیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) دیوتا۔ براہمن۔ گورو (ماتا۔ پتا آچاریہ اور دیگر بزرگ وغیرہ) اور گیانی مہاتماؤں کی پوجا پوترتا۔ سرلتا (سادگی) برہمچریہ اور اہنسا یہ جسم سمبندھی (شاریرک) تپ کہلاتا ہے (۱۴)

دوہا

دیو دِوج گورُو۔ وِگیہ کی پوُجا۔ شُدھی جو ہوئے (۱۴) برھم چریہ اہنسا سرلتا۔ شاریرک تپ سوئے

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ॥
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥ १५॥

اُدویگ کرم واکیئم۔ ستیئم۔ پریہ ہتم چایت (۱۵) سوادھیائے ابھیاسنم چیوہ۔ وانگمیئم تپ اُچیہ تے

ترجمہ - اور جو کسی کے دل کو نہ دکھانے والی سچی پیاری اور ہتکاری بانی (تقریر) ہے اور (سوادھیائے) وید شاستر کا پڑھنا اور ایشور کے نام کے جپ کا ابھیاس۔ یہ بلاشبہ بانی سمبندھی تپ کہلاتا ہے (۱۵)

دوہا

ابھے ستیہ پریہ ہت بچن ارجن بولے جوئے (۱۵) سوادھیائے جپ سہت ہے واچک تپ ہی سوئے

تشریح - مطلب یہ کہ جو بچن سچا ہو بے چینی پیدا کرنے والا نہ ہو۔ اور پیارا اور ہتکاری بھی ہو۔ وہ بانی سمبندھی پرم تپ ہے۔ جیسے "ہے بیٹا! تو شانت ہو۔ سوادھیائے اور یوگ میں دھیان دے تیرا کلیان ہوگا" وغیرہ

मनःप्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ॥
भाव संशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥ १६ ॥

اردو میں

مَناہ پرساداہ سومیتوم مونم۔ آتم وِنگرہا (۱۶) بھاوسنشُدھی رِ۔اِتی۔ ایتت تپو مانسم اُوچیہ تے

ترجمہ - (اور من کی پرسنتا۔ شانت بھاو۔ مون ارتھات بھگوت چنتن کرنے کا سوبھاو (غیبت یک بک سے باز رہنا) من کو قابو میں رکھنا اور انتہ کرن کی پوترتا۔ ایسے یہ من سمبندھی تپ کہلاتا ہے (۱۶)

دوہا

من پرساد شُبھ شیلتا۔ آتم نگرہ جوئے (۱۶) مون۔ بھاو کی شدھتا مانس تپ یہ ہوئے

اس طرح کایک واچک اور مانسک تین طرح کا تپ کہ کراب ست۔ رج اور تم کے بھید سے تپ کے تین بھید کہتے ہیں

श्रद्धया परयातप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ॥
अफलाकांक्षिभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥ १७ ॥

اردو میں

شردھیا۔ پریا تپتم تپس تت۔ تروِدھم نرئی (۱۷) اپھلا کانکھشی بھی رُکتئی۔ ساتوکم پری چکھشتے

ترجمہ - (اب ہے ارجن!) یہ (مندرجہ بالا) تین طرح کے تپ۔ جب پرم شردھا کے ساتھ (آستک بھاو سے) پھل کی خواہش نہ رکھنے والے نشکام پُرشوں کے ذریعے کئے جاتے ہیں۔ تب ان کو ساتوک تپ کہتے ہیں (۱۷)

دوہا

پرم شردھا سے کرے تینوں تپ نر جوئے (۱۷) ایکاگر چت رہت پھل ساتوک تپ ہے سوئے

सत्कारमानपूजार्थं तपो दम्भेन चैव यत् ॥
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमध्रुवम् ॥ १८ ॥

اردو میں

ستکارمان۔ پوُج آرتھم۔ تپو دمبھین چا۔ ایویت (۱۸) کری یاتے تت اِیہہ۔ پروکتم راجسم۔ چلم۔ ادھروُدم

ترجمہ - اور جو تپ ستکار مان اور پوجا کے لئے یا صرف پاکھنڈ (دکھاوے) کے لئے ہی کیا جاتا ہے وہ

غیر یقینی[۱] پھل والا اور تھوڑے پھل والا (ناشوان) تب راجسی تپ کہلاتا ہے (۱۸)

دوہا

پوجا مان بڑائی کے ہیت دمبھ سے جو ہے (۱۸) کرتا ہے نر تپ وہی نشپھل راجس ہوئے

تشریح — یہ بڑا سریشٹ پُرش ہے - تپسوی ہے - برہمن ہے - اسی طرح کی جو بڑائی کی جاتی ہے - اس کا نام ستکار ہے - آتے دیکھ کر کھڑے ہو جانا - اور پرنام وغیرہ کرنا - ایسے سمان کا نام مان ہے - پاؤں دھونا - ارچن کرنا - بھوجن کرانا وغیرہ کا نام پوجا ہے - ان سب کے لئے جو تپ کیا جاتا ہے - ایسا دکھاوے کے لئے کیا جانے والا ناپائیدار تپ ہی راجسی تپ کہلاتا ہے

मूढग्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ॥
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामसमुदाहृतम् ॥ १९ ॥

اردو میں

مُوڈھ گراہین آتمنو - یت - پیڈیا - کریئتے تپاہ (۱۹) پرسیو اُتسادن آرتھم وا - تت تامسم اُدا ہرتم

ترجمہ — اور جو تپ مُوڈھتا ار تھات ہٹ سے من - بانی اور جسم کو دکھ دے کر یا دوسرے کا ناش کرنے کے لئے کیا جاتا ہے - وہ تامسی کہا گیا ہے (۱۹)

دوہا

ہٹھ سے رنج کو کشٹ دے یا اوروں کے جو ہے (۱۹) نشٹ ہیت تپ کرت ہے تامس تپ ہے سوئے

اب آگے دان کے بھی تین بھید کہتے ہیں -

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ॥
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥ २० ॥

اردو میں

داتویَم - اِتی - ید - دانم - دیئتے - انوپکارِنے (۲۰) دیشے کالے چا پاترے چا تد دانم ساتوکم سمرتم

ترجمہ — اور اے ارجن! دان دینا ہی فرض ہے - اس بھاو سے جو دان دیش کال اور پاتر کا وچار کر کے بدلے کا خیال نہ کر کے (انشکام بھاؤ) سے دیا جاتا ہے - وہ دان ساتوک کہا گیا ہے (۲۰)

دوہا

دینا ہے "اس بھاو سے پرتی اُپکار بھلائے (۲۰) دیش کال اور پاتر کو ساتوک دان کہلائے

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ॥
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥ २१ ॥

---

[۱] غیر یقینی پھل والا ... [illegible] ... دیش اور جس کال میں جس چیز کی ضرورت ہو

اُردو میں

یت تو پرتی اُپکار آرتھم پھلم اُدّشیہ وا پُناہ (۲۱) دِیئتے چا پری کلِشٹم تد دانم راجسم سمرتم

ترجمہ۔ اور جو دان کلیش پُوروک یا بدشے کے خیال سے (بدلے میں فائدہ اٹھانے کے لئے) اور کسی پھل کی خواہش سے دیا جاتا ہے۔ وہ دان راجسی کہا گیا ہے۔ (۲۱)

دوہا

پھل ارو پرتی اپکار ہت دُکھ پُوروک جوئے (۲۱) دیا جاوے دان سو دان راجسی ہوئے

अदेशकाले यद्दानम पात्रेभ्यश्च दीयते ॥

असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

اردو میں

ادیش کالے ید دانم اپاترے بھیشچ دِیئتے (۲۲) است کرِتم۔ اوگیاتم۔ تت۔ تامسم۔ اُداہرتم

ترجمہ: اور جو بنا ستکار کئے یا ترسکار پوروک (انادر یا جھڑکی سے) دیش اور کال کا وچار نہ کرکے کُپاتر (غیر مستحق) کو دیا جاتا ہے۔ وہ تامسی دان کہا گیا ہے۔ (۲۲)

دوہا

بنا دیش بن کال کے بن آدر کے جوئے (۲۲) دیوے دان کُپاتر کو دان تامسی ہوئے

اب آگے یگیہ دان اور تپ وغیرہ کو سارتھک (سپھل) بنانے کے لئے یہ اُپدیش دیا جاتا ہے۔

اُدم تت۔ ست کے ارتھ وِدھا

یگیہ دان اور تپ میں اگر بدھم بھاونا نہ ہو۔ تو ان سے موکش نہیں مل سکتی۔ ان میں برہم کی بھاونا کیسے کرنی چاہیئے۔ یہ بتلاتے ہیں

وہی دیش اور وہی کال اس چیز کے ذریعے پرانیوں کی سیوا کرنے کے لئے یوگیہ سمجھا جاتا ہے۔

جیسے بھوکے اناتھ۔ دُکھی۔ روگی۔ اسمرتھ اور بھکشک وغیرہ تو ان کپڑا اور دوائی یا جس چیز کی جس کے پاس کمی ہو۔ اس چیز کے ذریعے سیوا کرنے کے یوگیہ سمجھے جاتے ہیں اور سرلیشٹ آچرن والے ودوان براہمن وغیرہ دھن آدی سب طرح کی چیزوں کے ذریعے سیوا کرنے کے مستحق سمجھے جاتے ہیں

مثلاً۔ جیسے آجکل کے زمانہ میں چندوں۔ چٹھوں وغیرہ کی شکل میں دان دیا جاتا ہے۔ جو دینے کو دل تو نہیں چاہتا مگر مجبوری سے دیا جاتا ہے۔ بدلے میں شہرت یا ناموری یا کسی اور دُنیوی کام میں کامیابی کے خیال سے دان دینا (۶) سُورگ پراپتی یا پُتر پراپتی یا کسی روگ کی نورتی کے لئے دان دینا۔ ارتھات شراب [illegible] وغیرہ کے [illegible] دان دیا جاتا ہے۔

ओं तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ॥
ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥ २३ ॥

اردو میں

اوم تت ست اِتی نِردیشو برہمناہ - ترِ وِدھا سمرِتا (۲۳) براہمنس - تین وید اشچ - یگیاہ شچ وہتا پرا

ترجمہ (اور ہے ارجن!) اوم تت - ست" ایسے یہ تین طرح کا سچدانند گھن برہم کا نام کہا گیا ہے - اس سے سرشٹی کے آدی کال (شروع) میں براہمن اور وید اور یگیہ وغیرہ رچے گئے ہیں - (۲۳)

دوہا

پر برہم کا نردیش ہے اوم تت ست بیر (۲۳) براہمن وید اور یگیہ ہوئے اس سے بنا دھیر

اب الگ الگ اوم تت ست کی مہما بیان کرتے ہیں -

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदान तपः क्रियाः ॥
प्रवर्तंते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥ २४ ॥

اردو میں

تسمات اوم اِتی اُداہرتیہ - یگیہ دان تپاہ کریا (۲۴) پروِرتنتے وِدھان اوکتا ستتم - برہم وادی نام

ترجمہ اس لئے وید کے کتھن کرنے والے پرشوں (برہم وادیوں) کی شاستر ودھی کے مطابق یگیہ دان اور تپ کی کریائیں سدا اوم ایسے (اس پرماتما کے نام کو) اُچارن کرکے شروع ہوتی ہیں (۲۴) مطلب یہ کہ یگیہ دان اور تپ جو بھی کام شروع کیا جاوے - اس میں پہلے اوم پرماتما کا نام لینا چاہیئے - (۲۴)

دوہا

اتہ اوم یہ بول کر کریا یگیہ تپ دان (۲۴) برہم وادی منی کرت ہیں شاستر ودھی وِدھان

तदित्यनभिसंधाय फलं यज्ञतपः क्रियाः ॥
दानक्रियाश्च विविधः क्रियंते मोक्षकांक्षिभिः ॥ २५ ॥

اردو میں

تد اِتی - اَن بھی سندھائے - پھلم یگیہ تپا کریا (۲۵) دان کریا شچ وِدِوِدھاہ - کری انتے موکھش کانکھشی بھی

ترجمہ تت ارتھات تت نام سے پکارے جانے والے پرماتما کا ہی یہ سب کچھ ہے - اس بھاو سے پھل کی چاہ نہ کرکے طرح طرح کی یگیہ - تپ اور دان وغیرہ کی کریائیں کلیان چاہنے والے پرشوں کے ذریعے کی جاتی ہیں (۲۵) مطلب یہ کہ کلیان چاہنے والے مہاتما لوگ یگیہ دان اور تپ کے سارے کرم پھل کی خواہش نہ کرکے "تت" ارتھات اس پرماتما کے نام ارپن کرکے ہی کرتے ہیں

-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-.-

عہ اوم کے پورے ارتھ - اوم کی مہمان [illegible] نامی کتاب پڑھئے [illegible]

دوہا

"تت" اُچارن کر کریں پھل اچھا سے رہت (۲۵) مکتی ہیت یگیہ دان اُرو تپ آدی ودھی سہت

اوم اور تت شبد کا پریوگ تو کہا گیا۔ اب ست شبد کا پریوگ کہا جاتا ہے:۔

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ॥
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥ २६ ॥

اردو میں

سد بھاوے۔ سادھو بھاوے چا "سد" اِتی ایتت پریجیہ تے (۲۶) پرشستے کرمنی تتھا سچ چھبدا پارتھ یجیہ تے

ترجمہ (اور) "ست" یہ (پرماتما کا نام) ستیہ بھاو میں (مثلاً پتر وغیرہ کے پیدا ہونے میں) اور سرشیشٹ بھاو میں کہا جاتا ہے۔ اور اے پارتھ! اُتم (بیاہ وغیرہ منگل) کاریوں میں بھی ست شبد کا استعمال کیا جاتا ہے (۲۶)

دوہا

ست اُرو سادھو بھاویں "ست" اُچارت ہوئے (۲۶) منگل کرموں میں تتھا ست اُچارت ہوئے

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ॥
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥ २७ ॥

اردو میں

یگیے تپسی دانے چا ستھتی سد اِتی اُچیہ تے (۲۷) کرم چیویہ۔ تدارتھی اکم۔ سد۔ اِتی۔ ایوہ ابھی دھی اتے

ترجمہ اور یگیہ تپ اور دان میں جو ستھتی (لگ جانا) ہے وہ بھی "ست" ہے۔ ایسے کہا جاتا ہے۔ اور اس پرماتما کے نمت کیا ہوا کرم تو نشچے پوروک (یقینی طور پر) "ست" ایسے کہا جاتا ہے (۲۷) مطلب یہ کہ جو بھی شبھ کرم پھل کی اِچھا نہ کر کے پرماتما کے نمت کیا جاتا ہے۔ وہ ست کہلاتا ہے۔ اس لئے ہر ایک شبھ کرم کے پہلے ست۔ شبد کا اُچارن کرنا چاہیئے (۲۷)

دوہا

یگیہ دان تپ میں ستھتی ارجن "ست" کہلائے (۲۷) ایشور ارپن کرم سب نشچے "ست" کہلائے

تشریح چونکہ (موکش یا کلیان کی پراپتی کے لئے) یگیہ دان اور تپ وغیرہ ہر ایک شبھ کام میں برہم کی بھاونا رکھنی ضروری ہے۔ اس لئے ہر ایک شبھ کرم کرتے وقت اس کے شروع میں "ॐ تت ست" اس پرماتما کے نام (مہاواک) کا اُچارن کرنا چاہیئے۔ مطلب یہ کہ جو شبھ کرم ہم کرنے والے ہیں۔ وہ پرماتما کے نمت ہے۔ وہی اس کو پورا کرنے والا ہے۔

اس طرح کئے ہوئے یگیہ اور تپ وغیرہ کرم اگر ساتوک اور پوری ودھی کے انوسار نہ بھی ہوں۔ تو بھی شردھا پوروک پرماتما کے تینوں ناموں کے پریوگ سے ساتوک اور شبھ ہو جاتے ہیں (شنکر آچاریہ)

کیونکہ سبھی جگہ شردھا کی پردھانتا سے ہی سب کچھ کیا جاتا ہے۔ اس لئے شردھا سے رہت کرم کی نندا کرتے ہیں:۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ॥
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥ २८ ॥

اردو میں

اَشردھیا ہتم دتم تپس تپتم کرتم چا یت (۲۸) "اسد" اتی اُچیہ تے پارتھ نہ چا تت پریتیہ نو اِیہہ

ترجمہ

اور ہے ارجن! بنا شردھا کے کیا ہوا ہَون ۔ دیا ہوا دان اور تپا ہوا تپ اور جو کچھ بھی کیا ہوا کرم ہے ۔ وہ سب "است" ایسے کہا گیا ہے ۔ اس لئے وہ نہ تو اس لوک میں لابھ دایک ہے اور نہ مرنے کے بعد ہی لابھ دایک ہے۔ (۲۸) مطلب یہ کہ جس کرم میں برہم کی بھاونا نہیں کی جاتی ۔ وہ نشپھل اور دکھدائی ہوتا ہے ۔ اس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے ۔ کہ سچدانند گھن پرماتما کے نام کا ہی سدا چنتن کرتا ہوا نشکام بھاو سے صرف پرمیشور کے لئے شاستر ودھی کے مطابق شبھ کرم شردھا اور بھگتی کے ساتھ کرتا رہے ۔

دوہا

شردھا ہین یگیہ تپ اُرو دان آدی ہے جوئے (۲۸) "است" کرم ایسا سدا پارتھ نشپھل ہوئے

(یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا شردھا تریٔ وبھاگ یوگ نامی ستارھواں ادھیائے ختم ہوا)

ستارھویں ادھیائے کا خلاصہ

منش ماتر شردھا مئے ہے ۔ اس کے سب کرم شردھا سے ہی پورے ہوتے ہیں ۔ پرکرتی کے تین گن ہیں اس لئے یہ شردھا بھی تین طرح کی ہے ۔ مگر یہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ کی بات ہے ۔ کہ اپنی اس شردھا کو اگر چاہے ۔ تو بدل سکتا ہے ۔ جیسے تامسی شردھا والے انسان کو تامس آہار ہی اچھا لگتا ہے ۔ لیکن اگر کسی کارن سے اس کو ساتوک آہار ملے ۔ تو اس کی تامسی پرکرتی بدل کر ساتوک ہونے لگ جاتی ہے ۔ انسان جیسا ان کھاتا ہے ویسی ہی اس کی بدھی ہو جاتی ہے ۔ جیسے چراغ اندھیرے کو کھا کر سیاہی پیدا کیا کرتا ہے ۔ اسی طرح چھاندوگیہ اُپنشد میں لکھا ہے ۔ کہ آہار شدھ ہونے سے انتہ کرن شدھ ہوتا ہے ۔ یعنی انسان ساتوک بن جاتا ہے ۔ اور اس کے سب کرم بھی ساتوک ہو جاتے ہیں موکھش دلانے والی دیوی سمپتی پھر اُسے پراپت ہو سکتی ہے ۔ اس لئے آسُری پرکرتی سے رہائی حاصل کر کے دیوی پرکرتی کے حاصل کرنے کا مارگ اس ادھیائے میں شردھا کے تین بھاگ کر کے بتلایا ہے ۔ یگیہ دان اور تپ کے بھی ساتوک ۔ راجسک اور تامسک تین بھید بتلائے ہیں ۔ اور یہ بتلایا ہے ۔ کہ ہر ایک شبھ کرم میں برہم کی بھاونا رکھنی چاہیئے ۔ اور سب کام شردھا سے کرنے چاہئیں

اوم ۔ تت ۔ ست

۱۸
اٹھارھواں اَدّھیائے

موکھش سنیاس یوگ

اس ادھیائے میں ان سب باتوں کا خلاصہ تبلایا جاوے گا ۔ جو پچھلے ادھیاؤں میں کہی گئی ہیں ۔ پہلے جو کچھ کہا گیا ہے ۔ اس کا مقصد موکھش کی سدھی (حصول نجات) کا سادہن تبلانا ہے جو کہ ہر ایک انسان کا پرم پُرشارتھ ہے ۔ اور اس کا مطلب یہی ہے ۔ کہ پھل کی خواہش چھوڑ کر ایشور ارپن بُدھی سے سب کرم کرے ۔ یہ جو پھل کی خواہش کا ترک کرنا ہے ۔ یہی اس گیتا شاستر میں سنیاس ہے ۔ ایسے سنیاس کا جو اُپدیش اس سے پہلے کیا گیا ہے اسی کا خلاصہ اس ادھیائے میں بتلاتا ہے ۔ اس لئے اس ادھیائے کا نام موکھش سنیاس یوگ ہے ! ارتھات جس طرح کے سنیاس سے موکھش ملتی ہے ۔ اس سنیاس کا بیان اس ادھیائے میں ہے ۔

میدان جنگ میں ارجن کو جس طرح کا سنیاس گرہن کرنے کی خواہش ہوئی تھی ۔ وہ سچا سنیاس نہیں ہے وہ تو سب کرتویہ کرموں (فرائض منصبی) کو تیاگ کر کے دُکھ سے چھوٹنا چاہتا تھا ۔ یوگیشور شری کرشن بھگوان نے اسے کرم پھل کے تیاگ رُوپ سنیاس کا اُپدیش دیا ۔ کرم کے تیاگ کا اُپدیش نہیں دیا ۔ اور اس ادھیائے میں سب سے پہلے ارجن نے انہیں دو طرح کے سنیاسوں میں درحقیقت کیا فرق ہے ۔ یہی سوال کیا ہے ۔ اور اس کے جواب میں گیتا کے پچھلے ادھیاؤں کا خلاصہ شری بھگوان نے اُپدیش کیا ہے ۔

سنیاس اور تیاگ کا بھید

अर्जुन उवाच ॥ सन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि वेदितुम् ॥
त्यागस्य च हृषीकेश पृथक्केशिनिषूदन ॥१॥

(ارجن اوواچ)

سنیاسسیہ مہاباہو تتوّم اِچھامی ویدتُم (۱) تیاگسیہ چاہرشی کیش پرتھک کیشی نشوُدن !

ترجمہ ۔ (اس کے بعد ارجن بولا) ہے مہاباہو ! ہے انتریامی ! ہے کیشی نشُودن ! میں سنیاس (سنیاس شبد کے ارتھ کا

---

۱ بھگوان واسودیو نے چھل سے گھوڑے کا روپ دھارن کرنے والے کیشی نامی اسُر کو مارا تھا ۔ اس لئے ان کا نام کیشی نشودن بھی ہے

اور تیاگ (تیاگ شبد کے ارتھ کا) تتو (سوروپ) بھی الگ الگ جاننا چاہتا ہوں (۱)

دوہا

تیاگ اور سنیاس کا کہیئے اے بھگوان (۱) تتو بھن پرکار سے ہرشی کیش بلوان (۱)

سنیاس اور تیاگ کا سپشٹ ارتھ بتلانے کی خواہش سے شری بھگوان بولے۔

श्रीभगवानुवाच ॥ काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं कवयो विदुः ॥
सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः ॥ २ ॥

شری بھگوان اوواچ

کامیانام کرمنام نیاسم سنیاسم کویو ودُو (۲) سرو کرم پھل تیاگم پراہوس تیاگم وچکھشناہ

ترجمہ (اس طرح ارجن کے پوچھنے پر شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن! کتنے ہی) پنڈت لوگ تو کامیہ کرموں کے تیاگ کو سنیاس جانتے ہیں اور (کتنے ہی) وچارشیل پُرش سب کرموں کے پھل کے تیاگ کو تیاگ کہتے ہیں (۲)

دوہا

کوئی کہیں سنیاس ہے کامیہ کرم کا تیاگ (۲) سرو کرم پھل تیاگ کو کہت نپُن جن تیاگ

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः ॥
यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यमिति चापरे ॥ ३ ॥

تیاجیئم دوش وَدِاتی ایکے کرم پراہور منیشناہ (۲) یگیہ دان تپہ کرم نہ تیاجیئم اِتی چاپرے

ترجمہ (اور) کئی ایک وِدوان ایسے بھی کہتے ہیں۔ کہ کرم (سبھی) دوش والے (بندھن کا ہیتو) ہونے کی وجہ سے تیاگنے کے لائق ہیں۔ اور دوسرے وِدوان ایسا کہتے ہیں۔ کہ یگیہ دان اور تپ کے کرموں کو نہیں چھوڑنا چاہیئے (۳)

دوہا

تیاجیہ دوش وَت کرم ہیں کہتے کچھ وِدوان (۳) تیاگیہ نہیں یگیہ دان تپ اَنیہ کہیں وِدوان

یہ تو دوسرے وِدوانوں کی رائے ہوئی۔ اب شری بھگوان اپنی رائے کہتے ہیں۔

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरतसत्तम ॥
त्यागो हि पुरुषव्याघ्र त्रिविधः संप्रकीर्तितः ॥ ४ ॥

عا - استری - پتر - دھن وغیرہ پیاری چیزوں کی پراپتی کے لئے اور بیماری مصیبت وغیرہ سے بچنے کے لئے جو یگیہ دان تپ اور اُپاسنا وغیرہ کرم کئے جاتے ہیں۔ ان کا نام کامیہ کرم ہے۔

عا - ایشور بھگتی - دیوتاؤں کا پوجن ماتا پتا وغیرہ گورو جنوں کی سیوا۔ یگیہ۔ دان اور تپ اور ورن آشرم کے انوسار کوئی روزگار کرکے گرہستی کا گذارہ کرنا اور شریر سمبندھی کھان پان وغیرہ جتنے کرم ہیں۔ ان سب میں اس لوک و پرلوک کی ساری کامناؤں کے تیاگ کا نام سب کرموں کے پھل کا تیاگ ہے

اردو میں

نشچیئم شرنو مے تتر تیاگے بھرت ستم (۴) تیاگو ہی پرش ویاگھر تری ودھا سمپر کیرتتا

ترجمہ (اب) ہے بھرت سریشٹ ارجن! اس تیاگ کے بارے میں (تو) میرے (مجھ پرمیشور کے) نشچے کو سُن۔ ہے پرش سریشٹ! وہ تیاگ بھی (ساتوک - راجس اور تامس) تین طرح کا ہی کہا گیا ہے (۴)

دوہا

اس میں میرا مت سُنو اے ارجن کرو بیر (۴) تین طرح کا تیاگ بھی کہلاتا ہے دھیر!

تشریح ہے ارجن! تیاگ اور سنیاس کا تتو بہت گوڑھ ہے۔ سادھارن لوگ اس کے تتو کو بتلانے کی سامرتھ نہیں رکھتے۔ وہ تو بندھن کاری ہونے کی وجہ سے سب کرموں کے تیاگ دینے کو ہی تیاگ کہتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں تو مجھ ایشور کا شاستروں کے مطابق نشچے کیا ہوا بچن سُن:-

यज्ञदानतपःकर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ॥
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥ ५ ॥

اردو میں

یگیہ دان - تپہ کرم نہ تیاجیئم کاریم ایوتت (۵) یگیو دانم تپہ چیئو - پاونانی منیشیام

ترجمہ یگیہ دان اور تپ کے کرم نہیں تیاگنے چاہئیں۔ یہ کرم ضرور کرنے ہی چاہئیں۔ کیونکہ یگیہ دان اور تپ یہ تینوں کرم بُدھیمان[1] پُرشوں کو پوتر کرنے والے ہیں (۵)

دوہا

یگیہ دان تپ کے کرم تیاگے ناہیں بیر (۵) سجن کو پاون کریں یگیہ دان تپ دھیر

एतान्यपि तु कर्माणि संगं त्यक्त्वा फलानि च ॥
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥ ६ ॥

اردو میں

ایتان اَپی تو کرمانی سنگم - تیکتوا پھلانی چا (۶) کرتویانی - اِتی مے پارتھ نشچیتم متم اُتمم

ترجمہ (اس لئے) ہے پارتھ! یہ یگیہ دان اور تپ روپی کرم اور دوسرے بھی سارے شبھ کرم آسکتی اور لگاؤ اور پھل کو تیاگ کر (ضرور) کرنے چاہئیں۔ یہ میرا اچھی طرح سے نشچے کیا ہوا اُتم مت ہے (۶)

دوہا

پارتھ یہ سب کرم بھی کرنے چاہئیں بیر (۶) پھل اور سنگ تیاگ ہم یہ اُتم مت دھیر

اب پہلے تیاگ کے تین بھید دکھلاتے ہیں:-

---

[1] بُدھیمان پُرش وہ ہے جو بِنا پھل آسکتی کے کرم کرتا ہوا کسی بھی بندھن میں نہ آئے اور نشکام کرم کرے۔

नियतस्य तु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ॥
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः ॥ ७ ॥

اردو میں

نیئت اَسیہ تُو سنیا ساہ کرمنو۔ نواُپ پدیہ تے (۷) موہات تسیہ پری تیاگاس تامساہ پری کیرتتاہ

ترجمہ اور ہے ارجن! نیئت (ضروری کرنے یوگیہ نتیہ کرموں) کا تیاگ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے موہ سے اُن کا تیاگ کرنا تامسی تیاگ کہا گیا ہے (۷) مطلب یہ کہ نت کرموں کے تیاگ سے پاپ ہوتا ہے۔

دوہا

یوگیہ نہیں کرنا کبھی نِت کرم کا تیاگ (۷) موہ سے اس کا تیاگ ہی ہووے تامس تیاگ

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत् ॥
स कृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत् ॥ ८

اردو میں

دُکھم اِتی ایویت کرم۔ کایا کلیش بھیات تیجیت (۸) ساکرتوا راجسم تیاگم نیئو تیاگ پھلم لبھیت

ترجمہ اور اگر کوئی (آدمی) یہ سمجھ کر کہ "سب کرم دکھ رُوپ ہی ہیں" جسم کو کشٹ ہونے کے بھئے سے اُن (کرموں کو) تیاگ دیتا ہے۔ تو اس پُرش کا وہی تیاگ راجسی تیاگ ہے۔ ایسے تیاگ کا اُسے کوئی پھل نہیں ملتا ہے (۸) مطلب یہ کہ اس کا وہ تیاگ عبث جاتا ہے۔

دوہا

شریر کشٹ کے بھئے سے کرے کرم کا تیاگ (۸) نشپھل ارجن ہوت ہے ایسا راجس تیاگ

اب ساتوک (سچے تیاگ) کے بارے میں کہتے ہیں۔

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन ॥
संगं त्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः ॥ ९ ॥

اردو میں

کاریَم اِتی ایویت کرم نیئتم کری اَتے اَرجُن (۹) سنگم تیکتوا پھلم چیئو سا تیاگا ساتوِکو متاہ

ترجمہ (اور) ہے ارجن! کرنا فرض ہے (ایسا سمجھ کر) جو شاستر ودھی کے مطابق ضروری کرم آسکتی (لگاؤ) اور پھل کی خواہش کو تیاگ کر کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوک تیاگ مانا گیا ہے۔ (۹)

مطلب یہ کہ کرم تو یہ کرموں کو سروپ سے نہ تیاگ کر ان میں جو آسکتی اور پھل کا تیاگ ہے۔ وہی ساتوک (سچا) تیاگ مانا گیا ہے۔

دوہا

کرتے چاہئیں کرم جو نیئت ان میں بیر (۹) سنگ اور پھل کا تیاگ ہے تیاگ ساتوک دھیر

پس اے ارجن! میری رائے میں تو سچا تیاگی وہی ہے۔ جو

न द्वेष्टय कुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ॥
त्यागी सत्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥१०॥

اردو میں

نہ دویشٹی اکُشلم کرم کُشلے نہ انُوشجّتے (۱۰) تیاگی ستّو سماوِشٹو میدھاوی چھِنّ سنشیاہ

ترجمہ جو اکلیان کاری (دکھدائی) کرموں سے تو دویش (نفرت) نہیں کرتا۔ اور کلیان کاری (سکھدائی) کرم میں پریتی (موہ) نہیں رکھتا (وہ) شُدھ ستوگنی پرش تمام سنشے (شکوک) سے رہت ہوا ہی سچا گیانی اور تیاگی ہے

دوہا

اکُشل کرم میں دویش نہ پریت کُشل میں بیر (۱۰) میدھاوی گیانی اُرہ ساتوک تیاگی دھیر

تشریح اکلیان کاری کرموں سے وہ دویش نہیں کرتا۔ ارتھات کامیہ کرم پُنر جنم دینے والے ہونے کے کارن سنسار کے کارن ہیں۔ ان سے مجھے کیا غرض ہے۔ اس طرح ان سے نفرت نہیں کرتا۔ اور کُشل (شبھ) نتیہ کرموں میں پریتی نہیں رکھتا۔ ارتھات انتہ کرن کی شُدھی۔ گیان۔ پراپتی کا سادھن ہونے سے نتیہ کرم موکھش کا سادھن ہیں۔ اس طرح ان سے پریتی نہیں کرتا۔ ارتھات ان میں اپنا کوئی پریوجن نہیں رکھتا۔

مطلب یہ کہ کرم کا تیاگی تیاگی نہیں ہے۔ بلکہ پھل کا تیاگی ہی سچا تیاگی ہے۔ کیونکہ

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥ ११ ॥

اردو میں

نہی دیہہ بھرِتا شکیئم تیکتُم کرمانی اشیشتاہ (۱۱) یستو کرم پھل تیاگی سا تیاگی اِتی۔ ابھی دھی اَتے

ترجمہ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ دیہہ دھاری پُرش سارے کرموں کو سروپ سے تیاگ دے۔ اس لئے جو پُرش کرموں کے پھل کا تیاگی ہے۔ وہی تیاگی ہے۔ ایسے کہا جاتا ہے۔ (۱۱)

دوہا

تیاگ سکے نہ کرم سب دیہہ دھاری اے بیر (۱۱) کرموں کا پھل تیاگ دے تیاگی وہ ہے دھیر

अनिष्टमिष्टं मिश्रं च त्रिविधं कर्मणः फलम् ॥
भवत्यत्यागीनां प्रेत्य नतु संन्यासिनां क्वचित् ॥१२॥

اردو میں

اَنشٹم اِشٹم۔ مِشرم چا۔ ترِودھم کرمنا پھلم (۱۲) بھوَتی اتیاگی نام پریتیہ ناتُو سنیاسی نام کوچت

ترجمہ کیونکہ سکامی پرشوں کے کرم کا ہی اچھا بُرا اور ملا ہوا ایسے تین طرح کا پھل مرنے کے بعد (بھی) ہوتا ہے۔ اور تیاگی (کرموں میں پھل کے تیاگی نہ کہ کرم کے تیاگی) پُرشوں کے (کرموں کا پھل) کسی کال میں بھی نہیں ہوتا (۱۲) کیونکہ ان کے ذریعے ہونے والے کرم درحقیقت کرم ہی نہیں ہیں (۱۲)

دوہا

اِشٹ اَنِشٹ مشرت کرم کا جو پھل ہے بیر (۱۲) کامی تو بھوگیں اسے نشکامی نہ دھیر

کرم کی اُپتی کیسے ہوتی ہے؟

کریا - کارک اور پھل وغیرہ آتما میں اودیا سے آروپت ہونے کے کارن آتم گیانی ہی سمپورن کرموں کا کلّی طور پر تیاگی ہو سکتا ہے۔ کرم کرنے والے ادھشٹھان وغیرہ کارکوں کو آتم بھاو سے دیکھنے والا اگیانی سمپورن کرموں کا کلّی طور پر تیاگ نہیں کر سکتا - یہ بات اگلے شلوکوں میں دکھلاتے ہیں :-

पंचैतानि महाबाहो कारणानि निबोध मे ॥
सांख्ये कृतांते प्रोक्तानि सिद्धये सर्वकर्मणाम् ॥१३॥
अधिष्ठानं तथा कर्ता करणं च पृथग्विधम् ॥
विविधाश्च पृथक्चेष्टा दैवं चैवात्र पंचमम् ॥१४॥

اردو میں

پنچیتانی مہاباہو - کارنانی نبودھ مے (۱۳) سانکھیے کرتانتے پروکتانی - سدّھئے سرو کرمنام
ادھشٹھانم تتھا کرتا کرنم چا پرتھگ ودھم (۱۴) ودھاشچ پرتھک چیشٹا دیوم چیواتر پنچمم

ترجمہ: ہے مہاباہو! سارے کرموں کی سدّھی کے لئے یہ پانچ ہیتو سانکھیہ سدھانت (ویدانت شاستر) میں بیان کئے گئے ہیں - ان کو تو مجھ سے اچھی طرح جان لے - (۱۳) ادھشٹھان (جس کے سہارے سارے کرم کئے جاتے ہیں - ارتھات شریر) (۲) کرتا (اپادھی سہت بھوگتا جیو) (۳) مختلف کرن ارتھات شبدادی وشیوں کو گرہن کرنے والے کان وغیرہ الگ الگ بارہ کرن (۴) کئی طرح کی الگ الگ چیشٹائیں - شواس پرشواس وغیرہ الگ الگ وایو سمبندھی کریائیں اور (۵) دیو (شبھ اشبھ کرموں کے سنسکاروں کا نام دیو ہے)

دوہا

سب کرموں کی سدّھی کے ہیت سانکھیہ میں بیر (۱۳) کہے گئے ہیں پانچ ہی کارن سن اے دھیر
ادھشٹھان کرتا - کرن طرح طرح کے بیر (۱۴) طرح طرح کی چیشٹا دیو پانچواں دھیر

शरीरवाङ्मनोभिर्यत्कर्म प्रारभते नरः ॥
न्याय्यं वा विपरीतं वा पंचैते तस्य हेतवः ॥१५॥

شریر وانگ منو بھِر یت کرم پراربھتے نراہ (۱۵) نیایم وا وپریتم وا پنچیتے تسیہ ہیتواہ

ترجمہ: انسان من بانی اور شریر سے شاستر کے مطابق یا شاستر کے خلاف جو کچھ (بھی) کرم کرتا ہے - اس کے یہ پانچ ہی کارن ہوتے ہیں (۱۵)

دوہا

من بانی اور شریر سے کرم کرے نر جوئے (۱۵) بھلے برے یہ پانچ ہی ہیتو اس میں ہوئے

तत्रैवं सति कर्तारमात्मानं केवलं तु यः ॥
पश्यत्यकृतबुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥ १६ ॥

اردو میں

تترَیوَم ستی کرتارم۔ آتمانم کیولم تُو یاہ (۱۶) پشیتی اکرت بدھی توان۔ نہ سا پشیتی درمتی ہ

ترجمہ

مگر ایسا ہونے پر بھی جو پرش اشُدھ بدھی کی وجہ سے اس بارے میں صرف شُدھ سروپ آتما کو ہی (کرموں کا) کرتا دیکھتا ہے۔ وہ کم عقل (اگیانی) پُرش ٹھیک نہیں دیکھتا ہے۔ (۱۶)

دوہا

اس پر بھی کرتا لکھے کیول آتم جوئے (۱۶) دُر بُدھی اور دُرمتی ٹھیک لکھے نہ سوئے

تشریح

جیسا کہ بھگوان نے شلوک ۱۳ و ۱۴ میں کہا ہے۔ کہ کرم کے تو یہی ادھشٹھان وغیرہ پانچ کارن ہیں۔ مگر موڑکھ آدمی اپنی اگیانتا کی وجہ سے ان پانچوں کارنوں کو بھول کر اپنی آتما کو ہی کرتا سمجھتا ہے۔ جو در اصل۔ اسنگ اور وِکار رہت ہے۔ ایسے اگیانی کو بار بار جنم مرن کے چکر میں تب تک گرنا پڑتا ہے۔ جب تک کہ اسے پورے طور پر گیان نہیں ہو جاتا۔ تعلق تو پھر حقیقت میں (ٹھیک) دیکھنے والا سچا گیانی کون ہے؟

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ॥
हत्वापि स इमाँल्लोकान्न हन्ति न निबध्यते ॥ १७ ॥

اردو میں

یسیہ نہ اہنکرتو۔ بھاوو۔ بُدھی یسیہ نہ لپیہ تے (۱۷) ہتوا پی سا۔ اِمان لوکان نہ ہنتی نہ نبدھیہ تے

ترجمہ

(اور ہے ارجن!) جس پُرش کے (انتہ کرن میں) میں کرتا ہوں (ایسا) بھاو نہیں ہے (اور) جس کی بدھی (سنسارک پدارتھوں اور سارے کرموں میں) لپایمان نہیں ہوتی۔ وہ پُرش ان سب لوگوں کو مار کر بھی (اصل میں) نہ تو مارتا ہے اور نہ پاپ میں ہی بندھتا ہے (۱۷)

دوہا

لپت نہیں جا کی متی۔ اہنکار نہیں جاہی (۱۷) سب لوگوں کو ہت نہیں ہتے نہ بندھن تاہی

- -

۱؎ ست سنگ اور شاستر کے ابھیاس سے اور بھگوان کے نمت کرم اور اُپاسنا کے کرنے سے انسان کی بدھی شُدھ ہوتی ہے اس لئے جو مندرجہ بالا سادھنوں سے رہت ہے۔ اس کی بدھی اشُدھ ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔

۲؎ جیسے آگ ہوا اور پانی کے ذریعے پاربدھ بس کسی پرانی کی ہنسا ہوتی دیکھنے میں آوے تو بھی وہ حقیقت میں ہنسا نہیں کہلاتی ہے۔ ویسے ہی جس پُرش کے جسم میں کرتاپن کا ابھیمان نہیں ہے۔ اور بے غرضانہ طور پر اور تمام سنسار کی بھلائی کے

تشریح جب کرم میں سنگ اور پھل کا تیاگ کر دیا۔ تب کرم میں راگ و دویش اس کے پریرک نہیں ہوتے۔ بلکہ قدرتاً ہی جو اس سے کرم ہوتا ہے۔ اس میں اس کا کرتاپن (میں کرتا ہوں) کا ابھیمان نہیں ہوتا نہ اس کی بدھی پر اس کرم کا اثر ہوتا ہے۔ اس حالت میں پرش جو کچھ کرتا ہے۔ وہ اس کے لئے نہ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ اس سے قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ راگ و دویش سے نہیں۔ جیسے اس وقت سانس اندر لینے اور باہر نکالنے سے جو جیووں (جرمز) کا ناش ہوتا ہے۔ اس سے ہم لپت نہیں ہوتے۔ یہاں مار کر بھی نہیں مارتا ہے۔ یہ استعارہ ہے۔ ارتھات اس کا ہر ایک کرم اکرم ہوتا ہے۔ چونکہ بھگوان ارجن کو لڑنے کو ترغیب دے رہے ہیں۔ اسی لئے ایسا کہا ہے۔ اس سے پہلے ادھیائے ۴ شلوک ۲۰ اور ادھیائے ۵ شلوک ۱۰ میں بھی ایسا ہی کہ آئے ہیں۔

ज्ञानं ज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्मचोदना ॥
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्मसंग्रहः ॥ १८ ॥

اردو میں

گیانم گئے ام پری گیاتا۔ تری ودھا کرم چودنا (۱۸) کرنم۔ کرم کرتیتی۔ تری ودھا کرم سنگریا

ترجمہ اور ہے بھارت! گیاتا[۱]۔ گیان[۲] اور گئے[۳]۔ یہ تینوں تو کرم کے پریرک ہیں۔ ارتھات ان تینوں کے تعلق سے تو کرم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور کرتا[۴]۔ کرن[۵] اور کریا[۶] (فعل) یہ تینوں کرم کے سنگرہ ہیں۔ ارتھات ان تینوں کے تعلق سے کرم بنتا ہے (۱۸)

دوہا

کرم پریرک تین ہیں گیاتا گئے اور گیان (۱۸) کرتا۔ کرن اور کرم ہیں کرم سنگرہ جان

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः ॥
प्रोच्यते गुणसंख्याने यथावच्छृणु तान्यपि ॥ १९ ॥

اردو میں

گیانم کرم چا کرتا چا۔ تری دھیو گن بھید تاہ (۱۹) پروچیہ تے گن سنکھیانے یتھا وچ چھرنو تانیا پی

لئے ہی جس کے سارے کرم ہوتے ہیں۔ اس پرش کے جسم اور اندریوں کے ذریعے اگر کسی پرانی کی ہنسا ہوتی ہوئی لوک درشٹی میں دکھائی دے۔ تو بھی حقیقت میں وہ ہنسا نہیں ہے۔ کیونکہ موہ (آسکتی) خود غرضی اور اہنکار کے بغیر کسی پرانی کی ہنسا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور بنا کرتاپن کے ابھیمان کے کیا ہوا کرم حقیقت میں اکرم ہی ہے۔ اس لئے وہ پرش پاپ میں نہیں بندھتا ہے۔

---

[۱] جاننے والے کا نام گیاتا ہے [۲] جس کے ذریعے جانا جائے اس کا نام گیان ہے [۳] جاننے میں آنے والی چیز کا نام گئے ہے [۴] کرم کرنے والے کا نام کرتا ہے [۵] جن [illegible] [۶] کرم کرنے کا نام کریا یا فعل ہے۔

ترجمہ گیان اور کرم اور کرتا بھی گنوں کے بھید سے سانکھیہ شاستر میں تین تین طرح کے کہے گئے ہیں۔ ان کو بھی تو مجھ سے گنوں کے مطابق ہوں کے توں سن (۱۹)

دوہا

تین گنوں کے بھید سے کرتا کرم اَرُو گیان (۱۹) سانکھیہ کہے جیسے سُنو ویسے اسے بلوان

ساتوک ۔ راجس اور تامس گیان

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ॥
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥ २० ॥

اردو میں

سَروبھوتیشو یین ایکم بھاوم ۔ اویَیم ایکھشتے (۲۰) اَوِی بھکتم وِبھکتیشو تج جیانم وِدھی ساتوکم

ترجمہ (ہے ارجن) جس گیان سے انسان الگ الگ سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی اوناشی پرماتم بھاو کو سم بھاو سے سمت دیکھتا ہے۔ اس گیان کو تو ساتوک گیان جان (۲)

دوہا

اوناشی اَوِی بھکت اَرُو ایک بھاو ہے جوئے (۲۰) سارے بھوتوں میں وہی گیان ساتوک سوئے

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान्पृथग्विधान् ॥
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ॥ २१ ॥

اردو میں

پرتھک توین تُو یج جیانم نانا بھاوان پرتھگ ودھان (۲۱) ویتی سرویشو بھوتیشو ۔ تج جیانم وِدھی راجسم

ترجمہ اور جو گیان ارتھات جس گیان کے ذریعے انسان سارے بھوت پرانیوں میں الگ الگ بھاووں کو الگ الگ کر کے جانتا ہے۔ اس گیان کو تو راجسی جان (۲۱)

دوہا

بھِن بھِن بھوتوں میں لکھے ارجن بھِن بھِن گیان (۲۱) بھِن بھاووں سے گیان وہ ہیر راجسی جان

تشریح جو گیان سب بھوت پرانیوں میں بھن بھن پرکار سے بھن بھن بھاووں کو آتما سے الگ الگ دیکھتا ہے۔ ارتھات ہر ایک شریر میں الگ الگ رہنے سے دوسرا آتما دیکھتا ہے یا سمجھتا ہے۔ وہ گیان راجسی ہے۔

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन्कार्ये सक्तमहैतुकम् ॥
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

اردو میں

ت تو کرتسن ودت ایک اسمن۔ کاریے سکتم اہیتوکم (۲۲) اتتو آرتھ ود۔ الپم چا تت تامسم۔ اداہرتم

ترجمہ — اور جو گیان ایک کاریہ روپ (شریر) ہیں ہی پوری طرح سے رہا ہوا ہے سارتھات جس اُلٹے گیان کے ذریعے انسان ایک فانی تغیر پذیر جسم کو ہی آتما جان کر اسے ہی سب کچھ سمجھ کر اسی میں غلطاں رہتا ہے) جو بے دلیل (غلط) تتوارتھ (اصلیت) سے خالی اور تنگ (محدود) ہے۔ وہ گیان تامسی ہے (۲۲)

دوہا

یک وستو ہیں موہ سے لکھے ہیتو بن جوئے (۲۲) الپ۔ جھوٹ بہت اَرتھ جو گیان تامسی سوئے

مطلب یہ کہ کسی محدود چیز جسم یا جسم سے باہر کسی مورتی وغیرہ میں آتم بھاو کر کے یہ سمجھنا۔ کہ بس آتما اتنا ہی ہے۔ یا محض اپنے فانی جسم میں آتما کو محدود کر کے اسی کی پرورش میں لگے رہنا۔ یہ بے دلیل۔ اصلیت سے خالی اور محدود یا چیز (گیان ہی تامسی گیان کہلاتا ہے

کرم کے تین بھید

नियतं संगरहितमरागद्वेषतः कृतम् ।
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्विकमुच्यते ॥ २३ ॥

اردو میں

نیتم۔ سنگ۔ رہتم۔ راگ۔ دویشتاہ کرتم (۲۳) اپھل پریپسونا کرم یت۔ تت ساتوکم اُدچیہ تے

ترجمہ — (اور ہے ارجن!) جو کرم شاستر ودھی سے مقرر کیا ہوا اور کرتاپن کے ابھیمان سے رہت۔ پھل کو نہ چاہنے والے پرش کے ذریعے راگ اور دویش کو تیاگ کر کیا جاتا ہے۔ وہ کرم ساتوک کہا جاتا ہے (۲۳)

دوہا

سنگ ہین نیئت اتھ راگ دویش نہ ہین (۲۳) رہت پھل اچھا کرم تو ساتوک ہے پروین

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः ।
क्रियते बहुलायासं तद्राजसमुदाहृतम् ॥ २४ ॥

اردو میں

یت تو کامیپسونا۔ کرم۔ ساہنکارین واپناہ (۲۴) کریئتے بہولا یاسم۔ تد راجسم اُداہرتم

ترجمہ

جو کرم بہت محنت طلب ہے ارتھات کرنے والا جس کو بہت محنت سے کر پاتا ہے اور جو پھل کو چاہنے والے اہنکاری (میں کرتا ہوں" ایسا کہنے والے) پرش کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ وہ کرم راجسی کہا گیا ہے (۲۴)

دوہا

پھل کی اچھا سے ارو اہنکار سے جوئے (۲۴) اَتی پریشرم سے کیت ہی کرم راجسی ہوئے

अनुबंधं क्षयं हिंसामनवेक्ष्य च पौरुषम् ॥
मोहादारभ्यते कर्म यत्तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २५ ॥

اردو میں

انوبندھم۔ کھشیئم ہنسام۔ اَن ویکھشئے چاپوروشم (۲۵) موہاد۔ آربھیہ تے کرم یت تت تامسم اُداہرتم

ترجمہ اور جو کرم پرینام (برے بھلے انجام) ہانی (لالچھ) ہنسا (اہنسا) اور اپنی سامرتھ (قابلیت) کو نہ وچار کر صرف موہ (جہالت یا ہٹھ) سے شروع کیا جاتا ہے۔ وہ تامسی کرم کہا جاتا ہے (۲۵)

دوہا

ہانی ہنسا اور موہ کے بس ہو کے بیر (۲۵) بنا سوچ بن سامرتھ کرم تامسی دھیر!

تین طرح کے کرتا

मुक्तसंगो ऽनहंवादी धृत्युत्साहसमन्वितः ॥
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विक उच्यते ॥ २६ ॥

اردو میں

مکت سنگو۔ اَن اہم وادی۔ دھرتی۔ اُتساہ سمن وِتاہ (۲۶) سِدّھی اَسِدّھیو۔ نِروِکارہ۔ کرتا۔ ساتوک۔ اُوچیہ تے

ترجمہ (اور ہے ارجن جو کرتا) آسکتی (موہ) سے رہت اور اہنکار کے بچن نہ بولنے والا۔ دھیرج اور اُتساہ والا کرم کے پورا ہونے اور نہ ہونے میں خوشی اور رنج (سکھ دکھ) وغیرہ وکاروں سے رہت ہے۔ وہ کرتا ساتوک کہا جاتا ہے (۲۶)

دوہا

اہنکار سنگ رہت ارو دھرتی اُدّیم یُت جوئے (۲۶) سِدّھی اَسِدّھی سَم وُہی ساتوک کرتا ہوئے

تشریح جس نے آسکتی (لگاؤ) کو تیاگ دیا ہے۔ جو کرتاپن کا ابھیمان نہیں کرتا۔ جو بُدھی مان۔ دھیرج وان اور مستعد ہے۔ جو کامیابی یا ناکامی میں خوشی اور رنج نہیں کرتا۔ وہ ساتوک کرتا کہلاتا ہے۔

रागी कर्मफलप्रेप्सुर्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः ॥
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः ॥ २७ ॥

اردو میں

راگی۔ کرم پھل پریپسُر لُبدھو ہنسا آتمک اشُچی (۲۷) ہرش شوک آنوِتاہ کرتا راجساہ۔ پری کیرتتاہ

ترجمہ (اور جو) آسکتی (موہ) رکھنے والا۔ کرموں کے پھل کو چاہنے والا اور لوبھی ہے۔ نیز دُوسروں کو دُکھ دینے کے سبھاد والا۔ اشُدھ آچاری (بُرے چال چلن والا) اور خوشی و غمی (سُکھ و دُکھ) میں پھنسا ہوا ہے۔ (جو دلپسند چیز کو پاکر خوش ہوتا ہے اور ناپسند چیز کو پاکر دُکھ مانتا ہے) وہ راجس کرتا کہا گیا ہے (۲۷)

دوہا

اشُدھ کرم پھل آرتھی ۔ راگی ہنسک جو ئے (۲۷) لوبھی سُکھ دُکھ سہت نر کرتا راجس ہوئے

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः ॥
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते ॥ २८ ॥

اُردو میں

اُیکتاہ ۔ پراکرتاہ ۔ ستبدھاہ شٹھو ۔ نیش ۔ کرتکوہ اَلساہ (۲۸) وِشادی دِیرگھ سُوتری چا کرتا تامس اُوچیہ تے

ترجمہ (اور جو) ڈانواں ڈول چیت والا شکشا سے رہت ارتھات جسمانی سُکھ کو ہی سُکھ ماننے والا (بچوں جیسی کچی بُدھی والا) گھمنڈی (ڈنڈے کی طرح کسی کے سامنے نہ جھکنے والا) دُھورت (کپٹی) دُوسروں کی روزی مارنے والا ہمیشہ رنج کرنے کے سبھاؤ والا ارتھات ہمیشہ غمگین (محرمی) صورت بنائے رکھنے والا آلسی اور دیرگھ سُوتری (آج کے کام کو کل پر چھوڑ دینے والا) وہ تامس کرتا کہا گیا ہے (۲۸)

دوہا

اُدویکی شٹھ آلسی دُھورت پرودھی جوئے (۲۸) کام چور دُکھی اُجڈ کرتا تامس سوئے

تین طرح کی بُدھی

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ॥
प्रोच्यमानमशेषेण पृथक्त्वेन धनंजय ॥ २९ ॥

اُردو میں

بُدھے ربھیدم دُھرتے شچَیوَ گُنتس تِروِدھم شرنو (۲۹) پروچیہ مانم ۔ اشیشین پرتھکتوین دھننجے

ترجمہ اور ہے دھننجے[1]! بُدھی اور دھرتی (دھارن شکتی) کے بھی ستو وغیرہ گُنوں کے مطابق تین تین طرح کے بھید پُورے طور سے الگ الگ میں کہتا ہوں ۔ تُو سُن (۲۹)

دوہا

بُدھی بھید اُرو دھرتی کے گُن سے تین پرکار (۲۹) ہوتے ہیں سُن بھنّ بھنّ مجھ سے سہت وچار

---

[1] دگوجے کے وقت ارجن نے منشیوں اور دیوتاؤں کا بہت سا دھن جیتا تھا ۔ اس لئے اس کا نام دھننجے ہوا ۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ॥
बंधंमोक्षं च योवेत्ति बुद्धिःसा पार्थ सात्त्विकी ॥३०॥

اُردو میں

پرورِتّم چا۔ نورِتّم چا۔ کاریہ۔ اکاریے بھیا بھئے (۳۰) بندھم موکھشم چا یا ویتّی بدّھی سا پارتھ ساتوِکی

ترجمہ: ہے پارتھ! پرورتی مارگ اور نورتی مارگ کو کرتویہ اور اکرتویہ کو بھئے اور ابھئے کو بندھ اور موکھش کو جو بدّھی تتو سے جانتی ہے۔ وہ ساتوک بدّھی ہے۔ (۳۰)

دوہا

پرورِتی نورتی اُرو کاریہ اکاریہ بیر! (۳۰) بندھ موکھش سم بھئے۔ اَبھئے بدّھی ساتوکی دھیر

यया धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च ॥
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥३१

اُردو میں

یَیا دھرمم اَدھرمم چا کاریم چا اکاریہ میو چا (۳۱) اَیتھاوَت پرجاناتی بدّھی سا پارتھ راجسی

ترجمہ: ہے پارتھ! جس بدّھی کے ذریعے انسان دھرم اور ادھرم کو اور کرتویہ اور اکرتویہ کو بھی اچھی طرح سے نہیں جانتا ہے۔ وہ راجسی بدّھی ہے (۳۱)

دوہا

جس سے دھرم ادھرم اُرو کاریہ اکاریہ بیر (۳۱) یتھاوت جانے نہیں راجس بدّھی دھیر

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसा वृता ॥
सर्वार्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥३२॥

اردو میں

ادھرمم دھرمم اِتی یا منیہ تے تمسا ورِتا (۳۲) سرو آرتھان وپریتانشچ۔ بدّھی سا پارتھ تامسی

ترجمہ: ہے ارجن! جو تموگن سے ڈھکی ہوئی بدّھی ادھرم کو دھرم ایسا مانتی ہے اور سارے ارتھوں کو اُلٹا سمجھتی (اور) ہے (ارتھات بھلے کو بُرا اور بُرے کو بھلا۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ مانتی ہے) وہ تامسی بدّھی ہے (۳۲)

دوہا

مانے دھرم ادھرم کو ڈھکی پاپ سے بیر (۳۲) ارتھ لکھے وپریت سب تامس بدّھی دھیر

---

۱ گرہست میں رہتے ہوئے پھل اور آسکتی (لگاؤ) کو تیاگ کر بھگوت ارپن بدّھی سے صرف رفاہ عام کے لئے راجہ جنک کی طرح کرم کرنے (زندگی بسر کرنے) کا نام پرورتی مارگ ہے ۲۔ دیہہ وغیرہ ابھیمان کو تیاگ کر صرف سچدانند گھن پرماتما میں ایک بھاؤ سے محو ہوئے شری شکدیو جی اور سنک وغیرہ کی طرح سنسار سے الگ ہو کر رہنے کا نام نورتی مارگ ہے۔

دھرتی (دھارن شکتی) کے تین بھید

धृत्या यया धारयते मनः प्राणेंद्रिय क्रियाः॥
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिःसा पार्थ सात्त्विकी ॥३३॥

اردو میں

دھرتیا یبا دھاریتے - منہ پران اِندریہ کریاہ (۳۳) یوگین اویبھچارنیا - دھرتی ساپارتھ ساتوکی

ترجمہ: (اے) ہے پارتھ! دھیان یوگ کے ذریعے جس اویبھچارنی (کبھی نہ بدلنے والی اٹل دھارنا) کے ذریعے انسان من - پران اور اندریوں کی کریاؤں کو دھارن کرتا ہے - وہ دھارنا ساتوکی ہے (۳۳)

دوہا

اچل دھرتی سے یوگ کے دوارہ دھارن بیر (۳۳) من پران اِندریہ کو کرے دھرتی ساتوکی دھیر

यया तु धर्मकामार्थान्धृत्या धारयतेऽर्जुन ॥
प्रसंगेन फलाकांक्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥३४॥

اردو میں

یبا تُو دھرم کام آرتھان - دھرتیا دھاریتے آرجن (۳۴) پرسنگین پھل آکانکھشی دھرتی وہ ساپارتھ راجسی

ترجمہ: اور ہے پارتھ ارجن! پھل کی خواہش والا آدمی آسکتی (موہ) سے جس دھارنا کے ذریعے دھرم ارتھ اور کام تینوں طرح کے پرشارتھوں کو دھارن کرتا ہے - وہ دھارنا راجسی ہے (۳۴)

دوہا

جب سے دھارن کرت ہے دھرم ارتھ اور کام (۳۴) پھل اور سنگ کی چاہ سے دھرتی راجسی نام

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मदमेव च ॥
न विमुंचति दुर्मेधा धृतिःसा पार्थ तामसी ॥ ३५॥

اردو میں

یبا سوپنم بھیم شوکم وِشادم مدمیوچا (۳۵) نہ وِمُنچتی درمیدھا - دھرتی ساپارتھ تامسی

ترجمہ: اور ہے پارتھ! دشٹ بدھی (برے سوبھاؤ والا) آدمی جس دھارنا کے ذریعے نیند - خوف - چنتا - دکھ اور مد (مستی یا غرور) کو بھی نہیں چھوڑتا ہے - ارتھات دھارن کئے ہی رہتا ہے - ارتھات وشئے بھوگ کو اپنے کا مقصد

ے۱ بھگوان کے دھیان کے سوائے دیگر کسی وشئے کا دھیان کرنا وِبھچار دوش ہے اس دوش سے جو رہت ہے وہ اویبھچارنی دھارنا والا ہے

ے۲ - من پران اور اندریوں کو بھگوت پراپتی کے لئے بھجن دھیان اور نشکام کرموں میں لگا کر ان کی کریاؤں کو دھارن کرتا ہے

جان کر المست کی طرح جو بُری عادتوں کو ہی اچھا سمجھ کر اُن کو چھوڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ایسے پُرش کی وہ دھارنا تامسی کہی گئی ہے (۳۵)

دوہا

بھے اروشوک وشاد کو۔ مد کو جس سے بیر (۳۵) دُربدھی نرنہ تجے دھرتی تامسی دھیر

سُکھ کے تین بھید

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ॥
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखांतं निगच्छति ॥ ३६ ॥
यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ॥
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्म बुद्धिप्रसादजम् ॥ ३७ ॥

اردو میں

سُکھم تو ادانیم ترودھم شرنو مے بھرت ارشبھ (۳۶) ابھیاساد رمتے یتر۔ دُکھانتم۔ چانگچھتی یت تد اگرے وشم اِو پرینامے امرت اوپم (۳۷) تت سُکھم ساتوکم پروکتم آتم بدھی پرسادجم

ترجمہ (ہے ارجن!) اب سُکھ بھی تو تین طرح کا مجھ سے سُن۔ ہے بھرت سریشٹ! جس سُکھ میں سادھک پُرش دھیان۔ بھجن اور سیوا وغیرہ کے ابھیاس سے رمن کرتا ہے اور سارے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے (۳۶) جو سُکھ پہلے پہل (سادھنا کے شروع میں) تو زہر کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ مگر انجام کار وہی امرت کی مانند ہو جاتا ہے۔ ایسا آتم بدھی (بھگوان کی بھگتی یا آتم گیان) کے پرشاد سے پیدا ہوا سُکھ ساتوک کہا گیا ہے (۳۷)

دوہا

اب سُکھ تین پرکار کے مجھ سے سن اے بیر (۳۶) جس میں یوگ ابھیاس سے سب دُکھ ناشے دھیر
پہلے وش کے تلیہ جو انت ہوئے امرت ہوئے (۳۷) آتم بدھی سے ہوا سُکھ ساتوک سوئے

विषयेंद्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ॥
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥ ३८ ॥

اردو میں

وِسے اِندریہ سینوگا دیت تد اگرے امرت اوپم (۳۸) پرینامے وشم اِو۔ تت سُکھم۔ راجسم سمرتم

ترجمہ اور جو سُکھ وشے اور اندریوں کے سنیوگ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ پہلے پہل (بھوگ کال میں) امرت کی مانند لگتا ہے مگر انجام کار زہر کی مانند ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ سُکھ راجسی کہا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ بل۔ ویریہ۔ رُوپ۔ بدھی میدھا۔ دھن اور پُرشارتھ کو نشٹ کرنے والا ہونے سے اور ادھرم ہونے کی وجہ سے نرک میں لے جانے والا ہونے

کے باعث انجام کار زہر کی مانند ہی ہو جاتا ہے

دوہا

وِشے اندریہ سینوگ سے پرتھم سُدھا سم جوئے (۳۸) انت ہوء وِش سم راجسی سُکھ ارجن ہے سوئے

यदग्रे चानुबंधे च सुखं मोहनमात्मनः ॥
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ ३९ ॥

اردو میں

یَد اگرے چانُوبندھے چا سُکھم موہنم آتمنا (۳۹) نِدرا آلسیہ پرماد اُتھم۔ تَت تامسم اُداہرتم

ترجمہ (جو سکھ بھوگنے کے وقت) اور انجام کار بھی (شروع سے آخیر تک) آتما کو موہنے والا ہے اور نیند۔ آلس اور پرماد سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ سکھ تامس کہا گیا ہے (۳۹)

دوہا

آدوانت تک جیو کو موہ کاری سُکھ جوئے (۳۹) نیند آلس پرماد سے پیدا تامس سوئے

न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ॥
सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥ ४० ॥

اُردو میں

نہ تد استی پرتھویام وا - دِوی - دیویشُو وا پُنہ (۴۰) ستوم پرکرتی جیئ رُمکتم یدایبھی سیات ترِبھی رگُنئیہ

ترجمہ (اس لئے ہے ارجن!) پرتھوی میں یا سُورگ میں دیوتاؤں میں ایسا کوئی بھی پرانی نہیں ہے۔ جو کہ ان پرکرتی سے پیدا ہوئے تینوں گُنوں سے رہت ہووے، کیونکہ یہ سارا جگت ترِگُن مئے مایا کا ہی وِستار ہے (۴۰)

دوہا

نہ نرلوک نہ دیو میں کوئی پرانی بیر (۴۰) ان پراکرتک گنوں سے بچا ہوا ہے دھیر

چاروں ورنوں کے سوبھاو کرم

ब्राह्मणक्षत्रियविशां शूद्राणां च परंतप ॥
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभावप्रभवैर्गुणैः ॥ ४१ ॥

اردو میں

براہمن کھشتریا وِشام۔ شُودرانام چ پرنتپ (۴۱) کرمانی پرَوِبھکتانی سوبھاو پربھوَیرگُنئیہ

۱؎ جیسے کھیل کے شوقین بچے کو لکھنا پڑھنا اگیانتا کی وجہ سے پہلے پہل زہر کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ ویسے ہی وشیوں میں آسکتی (موہ) والے پرش کو بھگوت بھجن سیوا وغیرہ سادھنوں کا [illegible] زہر کی مانند معلوم ہوتا ہے [illegible] پرم شانتی دینے والا ہوتا ہے

ترجمہ ہے پرنتپ ارجن! براہمن کھشتری - ویش اور شودروں کے بھی کرم سوبھاؤ (پرکرتی) سے پیدا ہوئے گنوں کے مطابق ہی بانٹے گئے ہیں (۴۱)

دوہا

براہمن کھشتری ویش ارُو شودر کے بھی پیر (۴۱) سوبھاوک گنُ سے ہی بٹے ہوئے کرم ہیں دھیر

تشریح پرکرتی یا ترگُن مئی مایا کو ہی سوبھاؤ کہتے ہیں - اور اس کے مطابق ہی براہمن وغیرہ ورنوں کے شم دم وغیرہ کرم وضع کیے گئے ہیں - مثلاً براہمن سوبھاؤ کا کارن ستوگن ہے - ویسے ہی کھشتری سوبھاؤ کا کارن ستو ملا ہوا رجوگن ہے - ویش سوبھاؤ کا کارن تمو ملا ہوا رجوگن ہے اور شودر سوبھاؤ کا کارن رجوگن ملا ہوا تموگن ہے - کیونکہ چاروں ورنوں میں بتدریج شانتی - الشیدیہ - چیشٹا اور موڈھتا یہ الگ الگ سوبھاؤ پائے جاتے ہیں - یا یوں سمجھنا چاہئیے - کہ سابقہ جنموں میں کئے ہوئے کرموں کا پھل جو اس جنم میں پرگٹ ہوتا ہے - اس کا نام سوبھاؤ ہے -

سوال - براہمن وغیرہ ورنوں کے کرم تو شاستر کے ذریعے منقسم کئے گئے ہیں - پھر یہ کیسے کہا جاتا ہے - کہ یہ ستو وغیرہ تینوں گنوں سے وضع کیے گئے ہیں -

جواب - یہ سوال نہیں بن سکتا - کیونکہ شاستروں میں بھی براہمن وغیرہ کا شم دم وغیرہ گنُ بھید ستو وغیرہ گنوں کے مطابق ہی کیا گیا ہے - ارتھات شاستر دوارہ مقرر کئے گئے کرم بھی ستو وغیرہ گنوں کے مطابق ہی وضع کئے گئے ہیں -

اب آگے براہمن کے سوبھاوک کرم کہتے ہیں -

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ॥
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ ४२ ॥

اردو میں

شمو - دمس - تپہ - شوچم - کھشانتی - آرجوم ایوچا (۴۲) گیانم وگیانم آستیکم برمھ کرم سوبھاوجم

ترجمہ شم (من کی شانتی) دم (اندریوں کا روکنا) شوچ (اندر باہر کی شدھی) تپ (دھرم کے لئے کشٹ اٹھانا) کشما بھاو من اندریوں اور جسم کی سادگی - آستک بدھی - گیان (شاستر کا گیان) اور وگیان (اپنے انوبھو کا گیان) یہ تو براہمنوں کے سوبھاوک کرم ہیں - (۴۲)

دوہا

شم دم تپ ارُو سرلتا گیان ارُو وگیان (۴۲) کھشما شوچ براہمن کرم سوبھاوک ہیں جان

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ॥
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रंकर्म स्वभावजम् ॥ ४३ ॥

اردو میں

شوریم تیجو - دھرتر - داکھشیم یدھے چا - اپی اپلاینم (۴۳) دانم ایشوربھاوشچ - کھشاترم کرم سوبھاوجم

ترجمہ - شوربیرتا - تیج (دوسروں سے کو دبنے کا سوبھاؤ) دھیرج (استقلال) چترائی اور یدھ میں پیٹھ نہ دکھانا - دان

دینا اور سوامی بھاو (رعایا کی نشکام بھاو سے پالنا کرنا اور دُشٹوں کو ڈنڈ دینا) یہ کھشتری کے سوبھاوک کرم ہیں (۴۳)

دوہا

شوریہ۔ تیج۔ دھرتی چترپن۔ دان اور ایشور بھاو (۴۳) رن میں پیٹھ نہ موڑنا۔ کھشاتر کرم سو بھاو

कृषिगोरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ॥
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥ ४४ ॥

اردو میں

کرشی گورکھشیہ وانجیئم ویش کرم سوبھاوجم (۴۴) پری چریہ آتمکم کرم شُودرسیہ اپی سوبھاوجم

ترجمہ کھیتی۔ گئو رکھشا اور خرید و فروخت کا ستیہ بیوہار (بنج بیوپار) ویش کے سوبھاوک کرم ہیں۔ اور سب ورنوں کی سیوا کرنا۔ یہ شودر کا بھی سوبھاوک کرم ہے (۴۴)

دوہا

گئو پالن کھیتی بنج ویش سوبھاوک کرم (۴۴) سوبھاوک ہے شُودر کا سیوا رُوپی کرم

اپنے اپنے سوبھاوک کرموں کے کرنے سے ہی سدھی ملتی ہے

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ॥
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विंदति तच्छृणु ॥ ४५ ॥
यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ॥
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विंदति मानवः ॥ ४६ ॥

اردو میں

سوے سوے کرمنی ابھی رتاہ سنسدھم لبھتے نراہ (۴۵) سوکرم نرتاہ سدھم یتھا وندتی تچ چھر نو یتا پرورتی ربھوتانام۔ ییں سروم ادم تتم (۴۶) سوکرمنا تم ابھیہ ارچیہ سدھم وندتی مانواہ

ترجمہ ان (مندرجہ بالا) اپنے اپنے سوبھاوک کرموں میں لگا ہوا آدمی گیان نشٹھا رُوپ سدھی کو پراپت ہو جاتا ہے۔ مگر جس طرح سے اپنے سوبھاوک کرم میں لگا ہوا آدمی اس پرم سدھی کو پراپت ہوتا ہے۔ اس ودھی کو تو مجھ سے سُن (۴۵) جس پرماتما سے سب بھوت پرانیوں کی اتپتی ہوتی ہے۔ اور جو اس سنسار میں سب جگہ دیاپک ہے۔ اس پرمیشور کی اپنے اپنے سوبھاوک کرموں کے ذریعے پوجا کر کے ہی آدمی (گیان نشٹھا رُوپی) پرم سدھی کو پراپت کرتا ہے۔ (۴۶)

۱۔ جیسے پتی برتا استری پتی کو ہی سب کچھ سمجھ کر پتی کا چنتن کرتی ہوئی پتی کی آگیا انوسار پتی کے ہی لئے من بانی اور شریر سے کرم کرتی ہے۔ ویسے ہی پرمیشور کو ہی سب کچھ سمجھ کر پرمیشور کا ہی چنتن کرتے ہوئے پرمیشور کی آگیا کے انوسار من بانی اور شریر سے پرمیشور کے ہی لئے سوبھاوک کرتویہ کرم کرنا کرم کے ذریعے پرمیشور کی پوجا کرنا ہے

دوہا

اپنے اپنے کرم میں رت سدھی کو بیر (۴۵) پاتا ہے جیسے سنو مجھ سے ارجن دھیر
جس سے یہ سنسار ہے ویا پک جو جگ ماہیں (۴۶) پوجا اپنے کرم سے کر سدھی نر پاہیں!

ایسا ہونے کا کارن کیا ہے؟ یہ بتلاتے ہیں:-

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ॥
स्वभाव नियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्विषम् ॥ ४७ ॥

اردو میں

شریان سودھرمو وگناہ، پردھرمات سوانوشٹھتات (۴۷) سوبھاو نیتم کرم۔ کروَن نہ آپنوتی کلوشم

ترجمہ: اس لئے اچھی طرح سے آچرن کئے ہوئے دوسرے کے دھرم سے گن رہت بھی اپنا دھرم سریشٹھ ہے۔ کیونکہ اپنے سوبھاوک دھرم روپی کرم کو کرتا ہوا آدمی پاپ کا بھاگی نہیں ہوتا ہے (۴۷)

دوہا

اُتم ہے پردھرم سے اپنا نیچا دھرم (۴۷) لیت نہ ہو نر پاپ ہیں کر سوبھاوک کرم

تشریح: جیسے زہر میں پیدا ہوئے کیڑے کے لئے زہر دوش کارک نہیں ہوتا۔ اسی طرح سوبھاو سے مقرر کئے ہوئے کرموں کو کرتا ہوا منش پاپی نہیں ہوتا۔

सहजं कर्म कौंतेय सदोषमपि न त्यजेत् ॥
सर्वारंभा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृताः ॥ ४८ ॥

اردو میں

سہجم کرم کونتیے سدوشم اَپی نہ تجیت (۴۸) سرب آرمبھا ہی دوشین دھومین اگنی ریو آورتا

ترجمہ: (پس) ہے کنتی نندن! دوش یکت (والے ہونے پر) بھی اپنے سوبھاوک کرم کو نہیں تیاگنا چاہیئے۔ کیونکہ (ساتھ ہی پیدا ہونے کی وجہ سے) دھوئیں سے آگ کی طرح (دراصل) سبھی کرم دوش والے ہیں (۴۸)

دوہا

سہج کرم تیاگے نہیں دوش یکت بھی بیر (۴۸) دوش یکت سب کرم ہیں دھوم اگنی سم دھیر

تشریح: مطلب یہ کہ اپنے سوبھاوک دھرم کے تیاگ کرنے اور دوسرے کا دھرم گرہن کرنے سے بھی دوش سے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سبھی کرم دوش والے ہیں اور دوسرے کا دھرم بھے دینے والا (خوفناک) بھی ہے۔ اور گیانی آدمی سارے کرموں کا پورے طور پر تیاگ کر بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اپنے سوبھاوک کرم ہی کرتے ٹھیک ہیں۔ مگر جیسے دھوئیں کے دوش کو دور کر کے آگ کا پرتاپ ہی تاریکی اور سردی وغیرہ کو دور کرنے کے لئے سیون کیا جاتا ہے۔ اس طرح کرم میں سے بھی دوش کا انش دور کر کے گن کا انش ہی چت کی شدھی کے لئے سیون کیا جاتا ہے (شریدھر)

اب کس طرح کے کرم کرنے سے دوش کا انش دور ہو کر گن کا انش باقی رہ جاتا ہے۔ یہ کہتے ہیں

असक्त बुद्धि सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृहः ॥
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥ ४९ ॥

اردو میں

اسکت بُدھی سروترجت آتما وگت سپرہاہ (۴۹) نیشکرمیہ سِدّھم پرمام سنیاسین اُدھی گچھتی

ترجمہ

سب جگہ آسکتی رہت بُدھی والا پُرش کہ جس نے اپنے انتہ کرن کو جیت لیا ہے۔ اور جس کے دل میں کوئی واسنا یا خواہش نہیں رہی ہے۔ سنیاس ارتھات سانکھیہ یوگ کے ذریعے پرم نِش کرمتا رُوپ سِدھی کو پراپت ہوتا ہے (۴۹) ارتھات کرمیا رہت شُدھ سچدانند گھن پرماتما کی پراپتی رُوپ پرم سدھی کو پراپت ہوتا ہے۔ پھر اسے کرم کا کوئی بندھن نہیں ہوتا (۴۹)

دوہا

اسکت بُدھی جت آتما۔ نِزاچھا نہ جوئے (۴۹) پھل اور سنگ تیاگ سے پرم سِدھی لے سوئے
تعلق۔ ایسی پرم سدھی کا پھل ہی برھم پراپتی ہے۔ یہ کہتے ہیں:۔

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाप्नोति निबोध मे ॥
समासेनैव कौंतेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा ॥ ५० ॥

اردو میں

سِدّھم پراپتو یتھا برھم تتھا آپنوتی نِبودھ مے (۵۰) سماسین ایو کونتئے نِشٹھا گیانسیہ یا پرا

ترجمہ

اس لئے ہے کنتی نندن! انتہ کرن کی شُدھی کو پراپت ہوا پرش جس طرح (گیان کے ذریعے) سچدانند گھن برھم کو پراپت ہوتا ہے۔ اور جو تتو گیان کی پرا نشٹھا (سب سے اُونچی حالت) ہے۔ اس کو بھی تو مجھ سے اختصار سے سُن (۵۰)

دوہا

سدھی پراپت برھم کو پاوے جیسے بیر (۵۰) پراکاشٹا گیان کی بھی سُن ارجن دھیر
کون برھم کو پراپت ہوتا ہے۔ پہلے یہ کہتے ہیں:۔

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्य च ॥
शब्दादीन्विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौ व्युदस्य च ॥ ५१ ॥
विविक्तसेवी लघ्वाशी यतवाक्कायमानसः ॥
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः ॥ ५२ ॥
अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम् ।
विमुच्य निर्ममः शांतो ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ ५३ ॥

اردو میں

بُدّھیا وِشُدّھیا یکتو دھرتی آتمانم نیمئے چا (۵۱) شبد آدین وِشیانس تیکتوا راگ دویشو ویُدسیہ چہ

وِوِکت سیوی لگھو آشی یت واک کائے مانساہ (۵۲) دھیان یوگ پرو نتیم ویراگیم سم اُپاشرتا
اہنکارم بلم درپم کامم کرودھم پری گرہم (۵۳) وِموچیئے نرمماہ شانتو۔ برھم بھویائے کلپتے

ترجمہ (ہے ارجن) شدھ بدھی والا - ایکانت اور شدھ ویش کا سیون کرنے والا - مت آہاری (ہلکا اور تھوڑا بھوجن کرنے والا) جیتے ہوئے من بانی اور جسم والا - پوری طرح سے ویراگ کو دھارن کرنے والا (پورن ویراگی) پُرش سدا دھیان یوگ میں لگا ہوا ساتوک دھارنا سے انتہ کرن کو بس میں کر کے اور شبد آدی سب وشیوں کو تیاگ کر اور راگ دویش وغیرہ برائیوں کو نشٹ کر کے۔
(۵۱ - ۵۲) اہنکار - بل - گھمنڈ - کرودھ - سنگرہ یعنی دُنیوی کام بھوگ کے سادھنوں کا اکٹھا کرنا - ان سب کو تیاگ کر موہ ممتا سے رہت ہو کر شانت انتہ کرن والا ہوا سچدانند گھن برھم کو پراپت ہونے کے یوگیہ ہوتا ہے - (۵۳)

دوہا

شدھ بدھی یت دھرتی سے روک آتما بیر (۵۱) شبد آدی وشے اور سب راگ دویش تج دھیر
لگھو بھوجن ایکانت پریہ جیت من بانی کائے (۵۲) دھیان یوگ میں رت سدا ویراگ آشرے آئے
کام پری گرہ درپ بل کرودھ تتھا اہنکار (۵۳) ممتا تج لے شانتی پاوے برھم ادِھکار

برھم پراپتی کے سادھن کہہ کر اب اس برھم پراپتی کا پھل کہتے ہیں۔

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति ।।
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ।।५४।।

اردو میں

برھم بھوتا پرسنّ آتما نہ شوچتی نہ کانکھشتی (۵۴) سمہ سرویشو بھوتیشو مد بھکتم لبھتے پرام

ترجمہ (پھر وہ) برھم بھاو کو پراپت ہوا پرسن چت والا پرش نہ تو (کسی چیز کے لئے) شوک یا رنج کرتا ہے اور نہ کسی چیز کی خواہش ہی کرتا ہے۔ بلکہ سب بھوتوں میں سم بھاو ہوا میری پرا بھکتی کو پراپت ہوتا ہے (۵۴)

گیان کی پراکاشٹا - پرم نشکام برھمی اور پرم سدھی وغیرہ ہی سے یہاں پرا بھکتی مراد ہے۔

دوہا

برھم بھوت پرسن چت شوک اچھا گت بیر (۵۴) سب بھوتوں میں سم پرم بھکتی پاوے دھیر

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः ।।
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनंतरम् ।। ५५ ।।

اردو میں

بھکتیا مام ابھی جاناتی یاوان یشچا اسمی تتوتاہ (۵۵) تتو مام تتو گیاتوا - وشتے تدانتترم (۵۵)

ترجمہ اور اس پرا بھکتی کے ذریعے مجھ کو تتو سے ٹھیک طرح جانتا ہے۔ کہ میں جو اور جس پربھاو والا ہوں - اور اس بھکتی سے مجھ کو تتو سے جان کر فوراً ہی مجھ میں مل جاتا ہے (۵۵)

مطلب یہ کہ اپنے آپ ... کی نگاہ میں مجھ پرماتما کے سوائے

اور کچھ بھی نہیں رہتا (٥٥)

دوہا

اس بھگتی سے وہ مجھے تتو تا لے جان (٥٥) جیسا جو ہوں جان یہ ملے مجھی میں آن (٥٥)

सर्व कर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ।।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ।।५६।।

اُردو میں

سرو کرمانیہ اَپی سدا۔ کُروانو مدوَیاپا شریا (٥٦) مت پرسادات۔ اواپنوتی۔ شاشوتم پدم اَویہ ایم

ترجمہ (اور) میرے پرایَن ہوا کرم یوگی تو سارے کرموں کو سدا کرتا ہوا بھی میری کرپا سے سناتن اونا شی پرم پد کو پراپت ہو جاتا ہے (٥٦)

دوہا

نت کرم کرتا ہوا مم آشرت ہے جو ہے (٥٦) اَجر امر پد لیت ہے مم کرپا سے سو ہے
تعلق۔ جب یہ بات ہے۔ تو ہے ارجن! تو بھی

चेतसा सर्वकर्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ।।
बुद्धियोगमुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ।।५७।।

اردو میں

چیتسا سرب کرمانی مئی سنئیہ مت پرا (٥٧) بُدھی یوگم اُپاشریتیا۔ مت چِتّا۔ سَتتم بھو

ترجمہ (درشٹ اور ادرشٹ پھل والے) سب کرموں کو من سے (یا وویک بدھی سے) مجھ میں ارپن کر کے میرے پرایَن ہو کر (مجھے ہی پرم گتی مان کر) سدا مجھ میں ہی چیت والا ہو (مجھ میں ہی اپنے من کو سدا لگائے رکھ)

دوہا

سب کرموں کو کر مرے من سے ارپن بیر (٥٧) مم ارپن مم آشرے مم چیت ہو اے دھیر

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ।।५८।।

اردو میں

مچِتّا سرب دُرگانی۔ مت پرسادات ترشیہ سی (٥٨) اتھ چیت توم اہنکاران نہ شروشیہ سی ونکشیہ سی

ترجمہ (اس طرح) تو مجھ میں سدا من لگا کر میری کرپا سے جنم مرتیو وغیرہ سب دکھوں کو پار کر جائیگا۔ اور اگر اہنکار کی وجہ سے (اپنے آپ کو پنڈت مان کر) تو (میرے بچنوں کو) نہیں سنے گا۔ تو نشٹ ہو جائیگا۔ ارتھات پرمارتھ کی شاہراہ سے بھرشٹ ہو جائیگا (٥٨)

دوہا

مم چیت ہو مم کرپا سے تر جاؤ گے بیر (٥٨) اہنکار وناش کو پراپت ہو گے دھیر

تعلق تجھے یہ بھی نہیں سمجھنا چاہیئے - کہ میں آزاد ہوں - دوسرے کی بات کیوں مانوں؟ کیونکہ

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यसे ॥
मिथ्यैष व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥ ५९ ॥

اردو میں

یدؔ اہنکارم آشرتیہ نہ یوتسیہ اِتی منیہ سے (۵۹) متھیا ایش - ویؔیو سایاس تے پرکرتس توام نیوکشیہ تی

ترجمہ اگر تو اہنکار کا آشرے کر ایسے مانتا ہے - کہ میں یدھ نہیں کرونگا" تو یہ تیرا نسچے (خیال) جھوٹا (عبث) ہے کیونکہ تمہاری پرکرتی ارتھات کھشاتری پن کا سوبھاو تم کو زبردستی یدھ میں لگادے گا (۵۹) کیونکہ

دوہا

اہنکار وش تو یدی کرے نہ یدھ اے بیر (۵۹) متھیا ہے سوبھاو وش کرنا ہوگا دھیر

स्वभावजेन कौंतेय निबद्धः स्वेन कर्मणा ॥
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात्करिष्यस्यवशोऽपि तत् ॥ ६० ॥

اردو میں

سوبھاو جین کونتیے - نبدّھا سوین کرمنا (۶۰) کرتم نیچھسی ین موہات کرشیہ سی اوشوءاپی تت

ترجمہ ہے ارجن! جس کرم کو تو موہ سے نہیں کرنا چاہتا ہے - اس کو بھی تو اپنے (شوربیرتا وغیرہ) سوبھاوک کرموں کے ذریعے بندھا ہوا مجبور ہو کر کریگا (۶۰)

دوہا

رنج سوبھاوک کرم سے بندھے ہوئے ہے بیر (۶۰) جو نہ چاہو موہ سے - کرنا ہوگا دھیر

جیووں کے سوبھاوک کرموں کے مطابق ہی ایشور اس سنسار کو چلاتا ہے - یہ کہتے ہیں -

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ॥
भ्रामयन्सर्वभूतानि यंत्रारूढानि मायया ॥ ६१ ॥

اردو میں

ایشور ہا سروبھوتانام - ہردیشے - آرجن تشٹھتی (۶۱) بھرامین سروبھوتانی ینتر آروڑھانی مائیا

ترجمہ ہے ارجن! جسم روپی کل (مشین) پر چڑھے ہوئے سارے پرانیوں کو انتریامی پرمیشور اپنی مایا سے (ان کے کرموں کے مطابق) گھماتا ہوا سب بھوت پرانیوں کے ہردے میں رہتا ہے (۶۱) مطلب یہ کہ ایشور سب پرانیوں کے دل میں بستا ہے اور اپنی مایا کے بل سے انہیں (جسم روپی) چاک پر چڑھے ہوئے گھڑے کی طرح گھماتا ہے

دوہا

سب بھوتوں کے ہردے میں بیٹھے ایشور بیر (۶۱) سب کو مایا چکر پہ سدا گھماویں دھیر

त्वमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ॥

तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥ ६२॥

اردو میں

تمیو شرنم گچھ۔ سرب بھاوین بھارت (۶۲) تت پرسادات پرام شانتم ستھانم پراپسیسی شاشوتم

ترجمہ (اس لئے) ہے بھارت! تو سب طرح سے اس پرمیشور کی ہی شرن پکڑلے (ارتھات سنسار کے سب کلیشوں کا ناش کرنے کے لئے من۔ بانی اور شریر سب طرح سے اسی ایشور کا ہی آشرہ لے) پھر اس بھگوان کی کرپا سے تمہیں پرم شانتی پراپت ہوگی۔ اور سناتن دھام (مکتی) کو حاصل کر لوگے (۶۲)

دوہا

بھارت سب پرکار سے شرن پربھو کی آئے (۶۲) پرم دھام ارو شانتی پرم اُسی سے پائے

اب شری بھگوان گیتا کے امرت اُپدیش کو سماپت کرنے سے پہلے لب لباب کے طور پر کچھ راز کی باتیں کہتے ہیں

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया ॥
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ॥ ६३॥

اردو میں

اِتی تے گیانم آکھیاتم۔ گوہیاد۔ گوہیہ ترم۔ میا (۶۳) ومرشیہ ایتد۔ اشے شین یتھے۔ اچھسی تتھا کرو

ترجمہ اسی طرح یہ مخفی سے بھی مخفی (پرم گوہیہ۔ بہت ہی مخفی) گیان میں نے تیرے لئے کہا ہے۔ اس راز (مندرجہ بالا شاستر کو) پوری طرح سے وچار کر (پھر) تو جیسے چاہتا ہے۔ ویسے ہی کر۔ ارتھات جیسی تیری مرضی ہے ویسے ہی کر۔ (۶۳)

دوہا

گوہیہ سے گوہیہ تجھے یہ بتلایا گیان (۶۳) کر وِچار جیسے چہے ویسے کر بلوان

پھر بھی میں نہایت اختصار سے آگے چلکر کہتا ہوں سُن کر

گیتا کا پرم رہسیہ

سب طرح سے ایشور کے ہی ہو کر پرمیشور پر بھروسہ رکھ کر ساری باگ دوڑ اُسی کے ہاتھ میں سونپ دینا گیتا کا پرم رہسیہ ہے۔ وہی پرم رہسیہ اب آخر میں بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔

सर्वगुह्यतमं भूयः शृणु मे परमं वचः ॥
इष्टोऽसि मे दृढमिति ततो वक्ष्यामि ते हितम् ॥ ६४॥

اردو میں

سرو گوہیاتمم بھویا شرنو مے پرمم وچاہ (۶۴) اِشٹو اسی مے درڑھم اِتی تتو۔ وکھشیامی تے ہتم

ترجمہ ہے ارجن! اب سب سے ہو گوہیہ (مخفی) میرے پرم (رہسیہ والے۔ پراسرار) وچن ہیں۔ وہ بھی سُن۔ تو

مجھے بہت ہی پیارا ہے۔ اس لئے یہ سب پرم ہتکاری بچن میں تیرے لئے کہتا ہوں (۶۴)

دوہا

سب گوہیوں سے گوہیہ تم اور بچن سن بیر (۶۴) پرم پیارے ہو مرے اس سے کہوں اے دھیر

تعلق۔ وہ بچن کون سے ہیں۔ سو کہتے ہیں

मनमना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ॥६५॥

اردو میں

من منا بھو مدبھگتو مدیاجی مام نمسکرو (۶۵) مام ایو ایشیہ سی ستیم تے پرتی جانے پریوُاسی مے

ترجمہ

صرف مجھ سچدانند گھن پرماتما میں ہی اننیہ پریم سے من کو لگاؤ۔ مجھ پرمیشور کی ہی سچی شردھا اور نشکام بھاؤ کے ساتھ بھگتی کرو۔ من۔ بانی اور شریر کے ذریعے سب کچھ میرے ہی ارپن کر کے پریم کے ساتھ مجھ پرماتما کی ہی پوجا کرو اور سرب شکتیمان۔ سب گنوں کے بھنڈار مجھ ایشور کو ہی ونے پوروک بھگتی سہت پرنام کرو۔ ایسا کرنے سے تم مجھے پراپت ہو جاؤ گے۔ یہ میں تمہارے لئے سچی پرتگیا کرتا ہوں۔ کیونکہ تم میرے بہت ہی پیارے (سکھا) ہو (۶۵)

دوہا

مجھ میں من مم بھگت مم نمن یجن کر بیر (۶۵) موکو پاویگا کہوں ستیہ بچن اے دھیر

تشریح

مطلب یہ کہ اس طرح بھگوان کو سچی پرتگیا کرنے والا جان کر اور یہ سمجھ کر کہ بھگوان کی بھگتی کا پھل یقینی طور پر موکش ہی ہے۔ انسان کو ایک ماتر بھگوان کی شرن ہی لے لینی چاہیئے۔

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ॥
अहं त्वा सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः॥ ६६ ॥

اردو میں

سرو دھرمان پری تیجیہ مام ایکم شرنم ورج (۶۶) اہم توام سرو پاپے بھیو موکش یشیامی ماشُچاہ

ترجمہ

(اس لئے) سب دھرموں کو ارتھات سارے کرموں کے آشرے کو تیاگ کر صرف ایک مجھ سچدانند گھن پرماتما کی ہی شرن میں آجاؤ۔ میں تم کو سب طرح کے پاپوں سے مُکت کر دونگا۔ تم رنج مت کرو (۶۶)

دوہا

سارے دھرم تیاگ لے ایک شرن مم دھیر (۶۶) میں تجھ کو سب پاپ سے مُکت کروں گا دھیر

تشریح

یہ بھگوان کا ارجن کے لئے آخری اُپدیش ہے۔ مطلب یہ کہ سارے کرموں میں آسکتی اور پھل کی اچھا کو تیاگ کر تم مجھ ایشور کے پرائن ہو کر سب کرم کرو۔ اس طرح میں پرمیشور تجھے سارے پاپوں سے بچاؤنگا تو رنج مت کر

گیتا شاستر کے اُپدیش کا ادھکاری

इदं ते नातपस्काय नाभक्ताय कदाचन ॥
न चाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ॥६७॥

اردو میں

اِدم تے نہ اَتپسکائے نہ ابھگتائے ۔ کداچن (۶۷) ناچا اشرُوشوے واچیم نہ چا مام یو اَبھےسُویتی

ترجمہ (اے ارجن) یہ جو کچھ (گیتا شاستر) میں نے بتلایا ہے ۔ یہ ہرگز کسی ایسے آدمی سے نہ کہنا ۔ جو تپ ہین ہو ۔ جو ایشور کا بھگت نہ ہو ۔ جو سُننا نہ چاہتا ہو یا جو میری (مجھ پرمیشور کی) نندا کرتا ہو ۔ (۶۷)

دوہا

تپ اُر شردھا رہت جو نندک بھگتی شُونیہ (۶۷) ان کو نہ بتلائیے گیان مرا یہ امولیہ

مگر جن میں یہ سب دوش نہیں ہیں ۔ ایسے بھگتوں کے لئے بڑے پریم کے ساتھ یہ گیان کہنا چاہئے ۔ کیونکہ

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ॥
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥६८॥

اردو میں

یا اِمم پرمم گُوہیم مدبھگتیشُو ۔ ابھی دھاسیرتی (۶۸) بھکتم مئی پرام کرتوا ۔ مام ایو ۔ ایشیہ تی اسنشیہ

ترجمہ جو پُرش مجھ میں پرم پریم رکھ کر اس پُراسرار (گیتا شاستر) کو میرے بھگتوں میں کہے گا ۔ ارتھات نشکام بھاو سے پریم پُوروک ارتھات پرم گورو بھگوان کی میں یہ سیوا کرتا ہوں ۔ ایسا سمجھ کر میرے بھگتوں کو پڑھا دے گا یا ارتھ کی ویاکھیا کر کے اس کا پرچار کرے گا ۔ وہ بلاشبہ مجھ کو ہی پراپت ہوگا ۔ (۶۸)

دوہا

پرم گُوہیہ یہ گیان جو مم بھگتوں میں بیر (۶۸) کہے سنے گا پریم سے مو پراپت ہو دھیر

न च तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ॥
भविता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥६९॥

اردو میں

ناچا تسمات مُنشئے شُو ۔ کشچن مے پریہ کرتما (۶۹) بھوِتا نہ چا مے تسماد انیہ پریہ ترو بھُوی

ترجمہ

جو (میرا پیارا بھگت پریم سے) گیتا کا اُپدیش (اور پرچار) کرتا ہے ۔ اس سے زیادہ پیارا (اچھا) کام کرنے والا منشیوں میں کوئی نہیں ہے ۔ اور نہ اس (اُپدیش) سے زیادہ پیارا اس پرتھوی میں مجھے کوئی دُوسرا اور نہ کوئی ہوگا (۶۹)

دوہا

پر یہ کرتا سب سے بڑا ہے میرا وہ بیر (۶۹) نہ اس سے پیارا کوئی مجھ کو جگ میں دھیر

مطلب یہ کہ جو گیتا شاستر کا یوگیہ ادھکاریوں میں پرچار کرتا ہے۔ وہ بھگوان کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اب گیتا شاستر کے پڑھنے کا پھل کہتے ہیں۔

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ॥

ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥ ७० ॥

اردو میں

ادھیئے شیہ تے چا یا اِمم دھرمیئم سموادم آویوہ (۷۰) گیان یگیین تین اہم اشٹا۔ سیام اِتی مے متی

ترجمہ (ہے ارجن!) جو پرش اس دھرم مئے ہم دونو کے سمواد روپ گیتا شاستر کو پڑھے گا ادھات نِت پاٹھ کریگا۔ اور وچار پوروک اس پر من کریگا۔ میں سمجھونگا۔ کہ اس نے گیان یگیہ سے میری پوجا کی ہے (۷۰)

دوہا

جو اس گیتا شاستر کا پاٹھ کرے گا بیر (۷۰) گیان یگیہ سے کرے گا وہ مم پوجا دھیر

श्रद्धावाननसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ॥

सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान् प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥ ७१ ॥

اردو میں

شردھا وان اَن سُوئیشچ۔ شرنُویادپی یو۔ نراہ (۷۱) سو۔ اَپی مکتاہ شُبھان لوکان۔ پراپنُویات پُنیہ کرمنام

ترجمہ جو پرش شردھا یکت اور دوش درشٹی سے رہت ہو کر (اس گیتا شاستر کو) سُنیگا۔ وہ بھی پاپوں سے چھوٹ کر اچھے کرم کرنے والوں کے سریشٹ لوکوں کو پراپت ہوگا۔ (۷۱)

دوہا

شردھا سے جو سُنے بھی رہت اسُویا بیر (۷۱) سب پاپوں سے مکت ہو پُنیہ لوک لے دھیر

تشریح اب آگے ششیہ نے شاستر کے مدعا کو سمجھا یا نہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لئے بھگوان پوچھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ اگر ششیہ نے شاستر کا مطلب نہ سمجھا ہو۔ تو کسی اور طریقے سے پھر سمجھایا جائے:۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ॥

कच्चिदज्ञानसंमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥ ७२ ॥

اردو میں

کچّد ایتچ چھرتم پاردھ۔ تویا۔ ایکاگرین چیتسا (۷۲) کچّد۔ اگیان۔ سمّوہاہ۔ پرنشٹستے دھننجے

ا گیان یگیہ کے لئے ادھیائے چار کے شلوک ۳۳ کا ارتھ دیکھنا چاہیئے اور گیان یگیہ ادھات دانش یگیہ جو اُپانشد وغیرہ سب یگیوں میں سریشٹ ہے

ترجمہ (اس طرح گیتا شاستر کا مہاتم کہہ کر بھگوان شری کرشن چندر نے ارجن سے پوچھا) ہے پارتھ! کیا یہ (میرا بچن) تم نے ایکاگر چت ہو کر سنا ہے نا؟ اور ہے دھننجے! کیا تیرا اگیان سے پیدا ہوا موہ مٹ گیا یا ابھی کچھ سننے باقی ہے؟ (۷۲)

دوہا

ایکاگر چت ہو سنا کیا تم نے اے بیر (۷۲) نشٹ ہوا اگیان کیا وہ تیرا اے دھیر

تعلق - کرت کرتیہ (نہال) ہوا - ارجن شری بھگوان سے کہنے لگا -

अर्जुनुवाच॥ नष्टोमोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत ॥
स्थितोऽस्मि गतसंदेहः करिष्ये वचनं तव॥७३॥

(ارجن اوواچ)

نشٹو موہا - سمرتر لبدھا - توت - پرساداں میا اچیت (۷۳) ستھتو اسمی گت سندیہاہ کریشئے وچنم تو

ترجمہ (اس طرح بھگوان کے پوچھنے پر ارجن بولا) ہے اچیت! آپ کی کرپا سے میرا سارا موہ نشٹ ہو گیا ہے اور مجھے سمرتی ارتھات گیان کی پراپتی ہو گئی ہے - اب مجھے کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا - اس لئے میں آپ کی آگیا کا پالن کرونگا (۷۳)

دوہا

تو کرپا سے بھول سب دور ہوئی اور گیان (۷۳) اپچاراوں گا یتیکر بچن سبھی بھگوان

تشریح ارجن کہتا ہے بھگون! اگیان سے پیدا ہوا میرا موہ جو کہ ناش کی جڑ تھا - اور سمندر کی طرح ناقابل عبور تھا - نشٹ ہو گیا ہے اور آپکی کرپا سے اب مجھے گیان پراپت ہو گیا ہے - کہ جس سے میرے سب شکوک مٹ گئے ہیں -

اس سوال جواب سے یہ بات نتیجے طور سے دکھائی گئی ہے - کہ اگیان سے پیدا ہوئے موہ کا ناش اور گیان پراپتی ہی سب شاستروں کے پڑھنے پاٹھن اور منن کا پھل ہے -

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا مضمون ختم ہوا - اب کتھا کا سمبندھ دکھلانے کے لئے سنجے بولا -

संजयउवाच॥ इत्यहं वासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मनः॥
संवादमिमम श्रौषमद्भुतं रोमहर्षणाम्॥७४॥

سنجے اوواچ

اِتی اہم واسُدیوسیہ پارتھسیہ چا مہاتمناہ (۷۴) سمواد م اِمم اشرَوشم ادبھتم روم ہرشنم

ترجمہ (اس کے بعد سنجے بولا - ہے راجن!) اس طرح میں نے شری کرشن اور مہاتما ارجن کے اس ادبھت رہسیہ والے اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے سمواد کو سنا (۷۴)

دوہا

اس پرکار سمواد یہ کرشن ارجن کا بیر (۷۴) روما نچت ادبھت سنا میں نے ہے اے دھیر

व्यास प्रसादाच्छ्रुतवानेतद्गुह्यमहं परम॥
योग योगेश्वरात्कृष्णात्साक्षात्कथयतः स्वयम्॥७५

ویاس پرساداچ چھرتوان ۔ ایتد۔ گوہیئم۔ اہم۔ پرم (۷۵) یوگم یوگیشورات کرشنات ساکھشات کتھیتاسوئیم

ترجمہ: شری ویاس جی کی کرپا سے اُن سے دِویہ درشٹی پاکر میں نے اس پرم گوہیہ (نہایت اسرار) یوگ کو ساکھشات یوگیشور شری کرشن بھگوان کے شری مکھ سے سُنا ہے۔ (۷۵)

دوہا

ویاس کرپا سے گوہیہ تم یوگ سُنا یہ بیر (۷۵) ساکھشات یوگیشور واسُو دیو سے دھیر

राजन्संस्मृत्य संस्मृत्य संवादमिममद्भुतम् ॥
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहुः ॥७६॥

اردو میں

راجن سنسمرتیہ سنسمرتیہ سمِوادم اِمم اَدبھتم (۷۶) کیشوہ آرجن یو۔ پنیئم ہرشیامی چا مُہر مُہوہ

ترجمہ: (اس لیئے) ہے راجن! شری کرشن بھگوان اور ارجن کے اس کلیان کاری پرم پوتر (سُننے ماتر سے پاپوں کا ناش کرنے والے) ادبھت سمواد کو بار بار یاد کر کے میں بار بار خوش ہوتا ہوں (۷۶)

دوہا

کرشن آرجن سمواد یہ ادبھت پرم پُنیت (۷۶) سمر سمر ہرشت ہوؤں بار بار پُرچیت

तत्र संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ॥
विस्मयो मे महान् राजन् हृष्यामि च पुनः पुनः ॥७७॥

اردو میں

تچ چہ سنسمرتیہ سنسمرتیہ رُوپم ادبھتم ہرے (۷۷) وِسمیوہ مے مہان راجن ہرشیامی چا پنہ پنہ

ترجمہ: (اور) ہے راجن! شری ہری کے اس بہت ہی ادبھت وشو رُوپ کو بھی بار بار یاد کر کے میرے (چت میں) بڑا تعجب ہوتا ہے۔ اور میں بار بار خوش ہو۔ رہا ہوں۔ (۷۷)

دوہا

دیکھ دیکھ پُن پُن ہری کا وہ ادبھت رُوپ (۷۷) آشچریہ بہو ہوت ہے ہرشت ہوں بہو بھوپ

شریمد بھگوت گیتا کو شروع سے اخیر تک سُن کر سنجے اب اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہے راجن! بہت کہنے اور سننے سے کیا؟ سچ تو یہ ہے۔ کہ

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥७८॥

اردو میں

یتر یوگیشورہ کرشنو یتر پارتھو دھنُر دھراہ (۷۸) تتر شری۔ وجیا بھوتی۔ دھروا نیتی مَتر مم

۱۔ جس کی یاد کرنے سے پاپوں کا ناش ہوتا ہے۔ اس کا نام ہری ہے ہری اور ہاتا پاپوں کو ہر لینے والا۔

ترجمہ جہاں یوگیشور شری کرشن بھگوان ہیں۔ اور جہاں گانڈیو دھنش دھاری ارجن ہیں۔ وہیں پر ارتھات اُن پانڈوؤں کے پکھش میں ہی) شری (لکشمی) وجے (فتح۔ کامیابی) وبھوتی (شان و شوکت) اور اچل نیتی (انصاف) ہے۔ ایسا میرا مت ہے۔ (۷۸)

دوہا

یوگیشور جہاں کرشن ہیں جہاں ارجن سے بیر (۷۸) شری وجے سکل ایشوریہ اٹل نیتی تہاں دھیر

یہاں پر شریمد بھگوت گیتا کا موکھش سنیاس یوگ نامی اٹھارھواں ادھیائے

(ختم ہوا)

اٹھارہویں ادھیائے کا خلاصہ

سنیاس لفظ سے شری بھگوان کی مراد کامیہ کرموں کے تیاگ سے ہے۔ نہ کہ نت نیمتک کرموں کے تیاگ سے۔ سب کامیہ کرم موکھش پراپتی میں بادھک ہیں۔ اس لئے کامنا کو تیاگ کر سوبھاوک کرم کرنے چاہئیں۔ یگیہ۔ دان اور تپ کے کرم نہیں تیاگنے چاہئیں۔ بلکہ پھل کی اچھا سے رہت ہوکر کرنے ہی چاہئیں۔ یہ سنسار کرم بھومی ہے۔ یہاں کرم تو سب کو کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر پرکرتی کے گنوں کے بھید سے کرمیوں کے کرموں میں زمین و آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ ساتوک راجس اور تامس جیسا کوئی کرم کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل انسان کو بھوگنا پڑتا ہے۔ مگر جو ساتوک گنوں کو اختیار کرکے پھل کی خواہش کو تیاگ کر کرم کرتا ہے اس کے لئے کوئی بھوگ نہیں۔ کوئی بندھن نہیں وہ سدا آنند میں رہتا ہے وہ ایسا سمجھتا ہے کہ میں کرتا نہیں بلکہ یہ سب پرکرتی کرتی ہے۔ ستو وغیرہ گنوں کی تشریح بھگوان نے نہایت خوش اسلوبی سے کی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے سوبھاوک گنوں سے بندھا ہوا ہے۔ اس لئے جس کا سوبھاوک کرم ہے وہ اُسے کرنا ہی پڑے گا۔ یہ ایشور کی مایا ہے اور سب جیو اس مایا چکر پر چڑھے ہوئے ہیں۔ جدھر چکر گھومیگا۔ ادھر انہیں جانا ہی پڑ لگا۔ اس لئے سوبھاوک کرموں کو ایشور کی آگیا سمجھ کر اس کا پالن کرو۔ سب دھرم کرم کا ادچار چھوڑ کر ایشور کی شرن لو۔ کیونکہ اس کے بغیر دھرم کرم کا گیان کہاں؟

اسی طرح سنیاس۔ تیاگ۔ کرم کا کارن۔ کرتا کا سوروپ۔ نیمت کرم کا بھید وغیرہ بتلا کر آخر میں ساری گیتا کا سار ارتھات پرم گیان بتلا کر ارجن کو کرتارتھ کیا۔ کہ ایشور کی شرن لو کیونکہ ایشور کی شرن لئے بغیر چت شدھ نہیں ہو سکتا۔ جو ایشور کی شرن نہیں لیتا۔ اسے گیتا کے پڑھنے کا حق بھگوان نے نہیں دیا۔ مگر جو ایشور بھگت ہے۔ اس کیلئے گیتا شاستر کا پاٹھ ایک پرم پوتر دھرم ہے۔ ان کا یہ بھی دھرم ہے۔ کہ وہ بھگوان کے اس گیان کو دوسرے ایشور بھگتوں تک پہنچائے

جس گیان سے ارجن کا موہ دور ہو گیا۔ اور وہ بھگوان کے حکم کی تعمیل میں لڑنے کو کھڑا ہے جس گیان کو شن کر سچے کو [illegible] بھگوان کے اس گیان (گیتا شاستر) میں اب بھی وہ شکتی ہے کہ دکھی۔ پژمردہ۔

سب کا کلیان ہووے

پیارے سجنو! شریمد بھگوت گیتا کا استھان دھرم گرنتھوں میں بہت اونچا ہے۔ بھگوان خود اس کے وکتا ہیں۔ اور اُن کا کہنا ہے۔ کہ (गीता मे हृदयं पार्थ) ارتھات ہے ارجن! گیتا میرا دل ہے اس لئے گیتا ہم آریہ ہندوؤں کے گھر کی تو راج راجیشوری ہے ہی۔ دوسرے دھرموں والے اور دیش ودیشانتر واسی بھی اس کی بہت بڑائی کرتے ہیں۔ اس کا دویہ سندیش کسی خاص جاتی یا دیش کے ہی لئے محدود نہیں ہے۔ گیتا کا اُپدیش عالمگیر ہے۔ اپنی اپنی بھاونا کے مطابق بے شمار لوگوں نے گیتا کے اُپدیشوں کو عملی جیون میں لاکر سنسار یا ترا کو مشکھ پوروک پورا کیا ہے۔ اور اس کی مدد سے وہ صرف بھو ساگر سے ہی پار نہیں اُترے۔ بلکہ دوسرے منورتھوں کو بھی پورا کیا ہے۔ گیتا سرب شاستر مئے ہے۔ بھگوان وید ویاس جی نے سب شاستروں کو متھ کر گیتا رُوپی مہا امرت مہابھارت مہاگرنتھ کے عین بیچ میں رکھا ہے۔ اس لئے جو بھی گیتا شاستر کو وچار پوروک پڑھے گا۔ اس کا اوشیہ کلیان ہوگا۔ اس میں شک نہیں۔

اردو زبان میں ابھی تک کوئی ایسی سرل گیتا دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ اس لئے میں نے پہلے پہل اسے مشہور رسالہ مارتنڈ میں اُردو دان اصحاب کے افادہ کے لئے سرل گیتا کو شایع کیا تھا۔ دھرم جگیاسو سجنوں نے اسے اتنا پسند کیا۔ کہ تھوڑے ہی دنوں میں پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ **دوسری دفعہ** یہ سرل گیتا مہابھارت کے سلسلے میں چھپی۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر مقبول عام ہوئی۔ بڑے بڑے گیانی سجنوں اور مہاتماؤں نے مترجم کو آشیرباد دی۔ اب یہ تیسری دفعہ شایع ہو رہی ہے۔ اب کی بار اس میں بہت کچھ سنشودھن اور اضافہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اردو دان اصحاب کے لئے یہ پہلے کی نسبت بھی بہت اُپیوگی ہو گئی ہے۔ میں شری بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ میرے سب بھائیوں کا اس گیتا کے پاٹھ سے کلیان ہووے۔ اگرچہ میں نے اپنی طرف سے سرل گیتا کو بہت ہی سرل بنانے کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی گیتا ہی ہے۔ بھگوت بانی ہے۔ اس لئے جہاں کسی بھائی کو مضمون کے سمجھنے میں دقت محسوس ہو یا کوئی شک پیدا ہو جاوے۔ تو کرپا کر کے مندرجہ ذیل پتہ سے واپسی خط یا جواب کے لئے ٹکٹ بھیجکر اپنے شکوک لکھ بھیجیں۔ اپنی تچھ بدھی انوسار سمادھان کرنے کی کوشش کی جاویگی۔

سب دھرم ابھلاشی سجنوں کا سیوک۔

پرمارتھی۔ ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ

شری کرشن یوگ آشرم۔ چوبرجی لاہور

بھگوان کی بھگتی سے ہی جیون سارتھک ہوتا ہے

جو بھائی بھگتی۔ یوگ۔ گیان۔ دھیان سمبندھی دھرم اپدیش پڑھنا وسان۔ کے مطابق عمل کر [illegible]

پراچین آریہ ہندؤں کا مکمل اتہاس

گیان کا لازوال خزانہ

مہرشی ویدویاس کرت مکمل سنسکرت گرنتھ

مہابھارت

آریوں کا پانچواں وید

مہان پوتر گرنتھ

کا بالکل اصلی شلوک وار - بامحاورہ - سلیس مکمل اور مستند اردو ترجمہ

جو کہ مارچ ١٩٢٧ء سے شروع ہو کر جون ١٩٣٤ء میں ارتھات سوا سات سال کی سخت محنت اور صرف کثیر سے مکمل ہوا ہے۔ اردو میں یہ بالکل نئی اور نایاب چیز ہے - کیونکہ مہابھارت جیسے عظیم الشان گرنتھ کا اردو ترجمہ آج تک نہیں چھپا۔ ہم نے ایشور کی کرپا سے اسے ماہوار رسالہ کی صورت میں سوا سات سال میں مکمل کیا ہے چنانچہ اب یہ مندرجہ ذیل پانچ جلدوں میں مکمل چھپ کر تیار ہے۔

جلد اوّل — اس میں آدی[1] اسبھا[2] - بن[3] اور وراٹ[4] پرب مکمل ہوئے ہیں۔ حجم ١٥٠٨ صفحات قیمت مجلد (کلاتھ باؤنڈ) چھ روپے

جلد دوم — اس میں ادیوگ[5] اور بھیشم[6] پرب مکمل ہوتے ہیں - جس میں بھیشم پرب میں ٢٠ صفحات کی مکمل و مشرح بھگوت گیتا بھی شامل ہے جو کہ اردو میں اپنی قسم کی لاثانی گیتا ہے۔ اول شلوک سنسکرت میں۔ پھر وہی شلوک اردو الفاظ میں۔ پھر ترجمہ۔ پھر دوہا اور پھر تشریح۔ غرضیکہ عجیب چیز ہے۔ حجم ٨٧٦ صفحات کلاں قیمت مجلد (کلاتھ باؤنڈ) صرف چھ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

جلد سوم — اس میں درون[7]۔ کرن[8] شلیہ[9] سوپتک[10] اور استری[11] پرب مکمل ہوئے ہیں۔ حجم ٨٧٢ صفحات کلاں مجلد (کلاتھ باؤنڈ) صرف چھ روپیہ

جلد چہارم — اس میں بہت ہی شانتی دایک اور گیان کی جڑ کاٹنے والا شانتی پرب[12] مکمل ہوا ہے جس کا پاٹھ ہر ایک ہندو بھائی کو کرنا ہی چاہیئے - حجم ٨٠٠ صفحات کلاں - قیمت - للعیہ

جلد پنجم — اس میں انوشاسن[13] - اشومیدھ[14] - آشرم واسک[15] - موسل[16] مہا پرستھانک[17] پرب اور سورگ آروہن[18] پرب مکمل ہوئے ہیں۔ حجم ٥٠٠ صفحات کلاں - قیمت مجلد (کلاتھ باؤنڈ) - چار روپیہ

— پانچوں جلد مکمل مجلد حجم ٤١٠٠ صفحات کلاں - قیمت رعایتی صرف اٹھائیس ٢٨ روپے —

پیارے سجنو! سنسکرت میں مہابھارت کی قیمت سیکڑوں روپے اتنی روپیہ تک ہے مگر اردو میں یہ انمول گیان رتن آپ کو صرف اٹھائیس ٢٨ روپے میں مل رہا ہے۔
[illegible] لیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر یہ کسی قیمت میں بھی نہ مل سکے گا [illegible]

ॐ

مہرشی ویدویاس کرت مکمل سنسکرت گرنتھ

مہابھارت

کا اصلی۔ شلوک وار۔ آسان اُردو ترجمہ

جوکہ مارچ ۱۹۲۷ء سے لیکر جون ۱۹۳۴ء تک پورے سوا سات سال کی سخت محنت اور صرف کثیر سے مکمل ہو[illegible]

مہابھارت آریہ (ہندو جاتی) کا لازوال دھن ہے۔ ویدوں کے بعد مہابھارت ہی ماننیہ گرنتھ ہے۔ یہ پانچواں وید ہے کیونکہ یہ گیان کا سب سے بڑا بھنڈار اور ہندو جاتی کی مہان سبھیتا کا سُوچک ہے۔ مہابھارت میں ہزاروں بہت ہی بڑھیا دھارمک و اخلاقی کتھائیں درج ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا کا لاثانی گیان ہے آریوں کا پراچین اتہاس اور ویدوں۔ شاستروں۔ اُپنشدوں پورانوں کا لب لباب اس مہابھارت میں موجود ہے۔

(۲) مہابھارت میں جو شکشا دی گئی ہے جیسے اُپدیش دیے گئے ہیں۔ اُن پر عمل کر کے بہت سے لوگ شوربیر ہوئے ہیں۔ بہتوں نے آتم گیان پایا ہے۔ اور بہتوں نے مکتی جیسے اصل پدارتھ کو پایا ہے۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو مہابھارت میں نہ ہو۔ اس لئے مہابھارت میں کہا گیا ہے۔ کہ سمپورن جگت مہرشی وید ویاس کا اُچھشٹ ہی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہو سکتی جو مہابھارت [illegible]

مہابھارت کے اُپدیشوں پر عمل کرنے لگ جائیں۔ تو اُن کے سب دکھ درد مٹ جاویں۔

(۳) اگر کوئی پوچھے۔ کہ مہابھارت میں کیا ہے۔ تو ا[illegible] جواب یہی دیا جا سکتا ہے۔ کہ اس مہا پُران میں سب کچھ ہے جو اس میں ہے۔ وہ دُوسری جگہ مل سکتا ہے۔ مگر جو مہابھا[رت] میں نہیں ہے۔ وہ کسی دوسرے شاستر میں نہیں مل سکتا ا[س] لئے پراچین مہاتماؤں کا قول ہے۔ کہ

ایک مہابھارت کے وچار پُورک پڑھ لینے کے بعد [illegible] دُوسرے گرنتھ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس میں ہزار[وں] مہاجوں۔ مہاماجوں کا اتہاس ہے۔ رشیوں منیوں کی [illegible] کتھائیں ہیں۔ ان کی تپسیا کا بیان ہے۔ کہ کس طرح ایک ا[illegible] سادھارن انسان اپنی محنت سے بڑے سے بڑا مہاتما بن سکتا ہے اور کیسے اعلیٰ سے اعلیٰ شکتی والا آدمی [illegible]

نشکام بھاؤ کے اُپدیش - سنسار میں سکھ سے زندگی بسر کرنے کے طریقے - بڑوں - بوڑھوں اور عورتوں کی قدر نہ کرنے کے بدنتائج اور سب سے بڑھ کر موکش کے سادھن جیسے آپ کو مہابھارت میں ملیں گے - ایسے کسی اور گرنتھ میں نہیں مل سکتے۔

(۴) جہاں جنگ و جدل کا بیان ہے - وہاں اس کا پورا ٹھاٹھ آپ مہابھارت میں پائیں گے - جہاں اس میں مل یدھ یا (کشتی) کا ذکر ہے - وہاں آپ کو کشتی کے طرح طرح کے داؤپیچ ملیں گے - جہاں چالاکی اور کارستانی کا ذکر ملے گا - وہاں آپ دنگ رہ جائیں گے اس میں تیرتھوں کا مہاتم پڑھئے تیرتھ یاترا کے لابھ دیکھئے - بھگوان شری کرشن کی لیلائیں اور ان کی نیتی پڑھئے - پرم شانتی کے دینے والے اپدیش پڑھ کر اپنے چت کو پرسن کیجئے - کہیں آپ دگوجے دیکھیں گے کہیں بڑے بڑے سبھا منڈپ دیکھیں گے اور کہیں دان بھوجن وغیرہ کے لاثانی اُتسو دیکھیں گے - جہاں آپ کو اس میں بہت سے دھرماتماؤں کے چرتر ملیں گے - وہیں آپ کو بڑے بڑے دُراچاریوں کے بھی حالات ملیں گے - پھر نیکی کا نیک اور بدی کا برا انجام آپ کو بہت آنند و ٹھیک معلوم ہوگا آپ دیکھیں گے - کہ آخر کار مہابھارت میں دھرم کی جیت اور ادھرم کی ہار ہوتی ہے - ستیہ نے استیہ پر فتح پائی ہے - سداچار نے بدچلنی کو لتاڑا ہے - گھمنڈ میں آ کر چند روزہ جاہ و حشمت کے نشے میں مست ہو کر جنہوں نے خلق خدا کو ستایا تھا - آخر ان کا کوئی نام لیوا تک نہ رہا -

اس عظیم الشان گرنتھ کے مضامین کی فہرست کون بیان کر سکتا ہے - مختصراً یہی کہنا پڑتا ہے - کہ اس کے پڑھنے سے آپ کو دُراچار سے بچ کر سداچار کی شکشا ملے گی ادھرم سے دُور رہ کر دھرماتما بننے کے اُپدیش ملیں گے مہابھارت میں جو کچھ بھی ہے - وہ سب آپ کے کلیان کے لئے ہی ہے

ابھی تک اُردو زبان میں کوئی مکمل مہابھارت شائع نہیں ہوا تھا - ہم نے بھگوان شری کرشن چند آنند کند کی کرپا سے سوا سات سال کی سخت محنت اور صرف کثیر سے اسے مکمل کیا ہے - اور اب یہ مہا گرنتھ بالکل مکمل ہو کر آپ کے پاٹھ کے لئے حاضر ہے - جس کی قیمت وغیرہ کا نقشہ صفحہ ۴۳۶ پر درج کیا گیا ہے -

---

نویدن

شریمد بھگوت گیتا کو سمجھنے کے لئے مہابھارت کا پڑھنا بہت ضروری ہے - کیونکہ گیتا مہابھارت کا ہی ایک چھوٹا سا حصہ ہے - اس لئے جن بھائیوں کو بھگوان نے روپے پیسے سے خوشحال بنایا ہے - ان سے ہمارا نویدن ہے - کہ وہ ضرور ہی مکمل مہابھارت منگوا کر مطالعہ کریں - مکمل مہابھارت کے پاٹھ سے سچ مچ ان کو پرم لابھ ہوگا جو بھائی کسی وجہ سے مکمل مہابھارت پانچوں جلدیں یکمشت نہ منگا سکیں - ان سے ہم نویدن کرتے ہیں - کہ وہ بھی کم از کم شانتی پرب (چوتھی جلد) اور انوشاسن پرب وغیرہ (پانچویں جلد) ضرور منگوا کر پاٹھ کریں - اور اس کے بعد جوں جوں ان کو سہولیت ہو - باقی جلدیں بھی منگوا

[illegible]

[illegible] کل ۳۱ ہوتی ہے - مگر جو بھائی

قیمت رعایتی

مجلد کتاب صرف للعہ ۸ر روپیہ

مہابھارت کا شانتی پرب

یہ شانتی پرب سارے مہابھارت کی جان ہے۔ اس میں راج نیتی۔ دھرم نیتی اور موکش دھرم کے متعلق مکمل گیان درج ہے بھیشم پتامہ جی نے تیروں کی سیج پر لیٹے لیٹے یہ دھرم اُپدیش مہاراج یدھشٹر کو دیا تھا۔ راج نیتی اور موکش دھرم کا ایسا مکمل اُپدیش آپ کو دُنیا کی کسی کتاب میں نہیں ملے گا۔ یہ شانتی پرب سب دُکھوں کی جڑ کاٹنے والا۔ حد درجے کا شانتی دایک اور سب سدھیوں کا داتا ہے اور موکش کے ابھلاشیوں کے لیے تو یہ انمول موتیوں کی مالا ہی ہے۔ اگر آپ ابھی سارا مہابھارت نہیں خرید سکتے۔ تو بھی شانتی پرب تو ضرور خرید لیجئے۔ اس کے مطالعہ سے آپ پرسن ہو جاویں گے۔ اس کا ہر ایک ہندو گھر میں ہونا لازمی ہے۔ حجم ۸۶ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد کتاب للعہ



جن بھائیوں کو برہم ودیا کا شوق ہے۔ وہ اُپنشدوں کا پاٹھ اور سوادھیائے کر کے منش جنم کو سارتھک کر سکتے ہیں۔ شری میان پرمارتھی جی نے اُپنشدوں کا منتروں سمیت لفظی یا محاورہ اور تشریح سمیت اُردو میں ترجمہ کر کے دھارمک پبلک کے لیے اُپنشدوں کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ اب ان سے لابھ اٹھانا دھرم جگیاسو سجنوں کا کرتویہ ہے۔ مندرجہ ذیل اُپنشد تیار ہیں۔

(۱) ایش اُپنشد۔ قیمت صرف ۔ ۱ہر (۲) کین اُپنشد قیمت صرف ۔ ۱ہر
(۳) کٹھ " " ۱۲ر (۴) پرشن " " ۔ ۶۰ر
(۵) مانڈوکیہ " " ۳ہر (۶) منڈک " " ۔ ۸۰ر

نوٹ: مندرجہ بالا چھ اُپنشد مجلد خوبصورت جلد میں۔ قیمت ۔ ۲ر

بھاگوت بھگتی پرکاش

بھگوت بھگتی سے بھرپور۔ بہت ہی منوہر بشکشا دایک کتھائیں ہیں جن کے پڑھنے سے چت پرسن ہوتا ہے۔ قیمت صرف ۔ دس آنے

اناسکتی یوگ ہندی

شریمد بھگوت گیتا کا اردو ترجمہ از مہاتما گاندھی جی



مہاتما بھرتری ہری جی کا نام کس نے نہ سنا ہوگا۔ ان کی زندہ جاوید تصنیف بھرتری ہری شتک اخلاق اور نیتی کی دُنیا بھر میں لاثانی کتاب ہے اس کا ترجمہ بھی شری میان پرمارتھی جی نے تشریح سمیت کیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ ہے۔ مہاتما بھرتری ہری جی کے اپدیش اور اس پر پرمارتھی جی کی تشریح۔ ایسی اخلاقی کتاب آپ نے پہلے نہ پڑھی ہوگی۔ قیمت نیتی شتک ۔ ۸ر ۔ ویراگیہ شتک ۔ ۸ر دونو مجلد کتاب یکمشت ۱ہر۔ رعایتی قیمت صرف ۔ ۱ہ



اس میں شری گرو گوبند سنگھ جی مہاراج کے پِتا نانویں گورو شری تیغ بہادر جی مہاراج کی بھگتی اور ویراگیہ سے پُورن پوتر بانی گرنتھ صاحب سے اخذ کر کے مع تشریح کے دی گئی ہے۔ اور گورو جی کا قابل تقلید جیون چرتر بھی درج ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ

مانڈوکیہ ...